ترجمہ

روضۃ الاولیائے بیجاپور (ہو بہو ترجمہ)

۱۳۱۴ھ

مؤلفہ

حضرت محمد ابراہیم صاحب بیجاپوری

مترجمہ

سید شاہ سیف اللہ صاحب قادری الشطاری الصبغۃ اللہی

حضرت پیر محمدؒ شاہ لائبریری اینڈ ریسرچ سینٹر

پیر محمدؒ شاہ روڈ، پانکور ناکہ، احمد آباد۔ ۳۸۰۰۰۱ (بھارت)

ترجمہ

روضۃ الاولیائے بیجاپور

(ہو بہو بجنسہ)

۱۳۱۴ھ

مؤلفہ

حضرت محمد ابراہیم صاحب بیجاپوری

مترجمہ

سید شاہ سیف اللہ صاحب قادری الشطاری الصبغۃ اللہی

حضرت پیر محمد شاہؒ لائبریری اینڈ ریسرچ سینٹر

احمد آباد

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

نام کتاب : ترجمۂ "روضۃ الاولیائے بیجاپور" ۱۳۱۴ھ (ہو بہو بجنسہ)

مؤلف : حضرت محمد ابراہیم صاحب بیجاپوری

مترجم : سید شاہ سیف اللہ قادری شطاری صبغۃ اللہی

زیرِ اہتمام : سجادہ نشین پیر طریقت حضرت سید شاہ میراں محمد مدرس حسنی حُسینی کاظمی قادری شطاری صبغۃ اللہی (عرف حکیم سید شاہ اقبال پیراں حسینی) (جانشین) ڈاکٹر سید شاہ تقی پیراں حسینی، سید شاہ علی پیراں حسینی، سید شاہ کریم محمد حسینی خانوادۂ سلطان سید شاہ عبد الرحمٰن حسنی حسینی کاظمی قادری شطاری صبغۃ اللہی

زیرِ نگرانی : پروفیسر محی الدین بمبئی والا

سنِ اشاعت : ۲۰۱۰ء

ناشر : حضرت پیر محمد شاہ لائبریری اینڈ ریسرچ سینٹر، احمد آباد۔ فون: 25351772

طباعت : ISB Digital، ۲۸۲۸، شاہپور، احمد آباد-۱

ملنے کا پتہ : (۱) پیر طریقت حضرت سید شاہ میراں محمد مدرس حسنی حُسینی کاظمی قادری شطاری صبغۃ اللہی (عرف حکیم سید شاہ اقبال پیراں حسینی) سجادہ نشین بارگاہِ حضرت سلطان سید شاہ عبد الرحمٰن حسنی حسینی کاظمی قادری شطاری صبغۃ اللہی (آستانہ صبغۃ اللہی المعروف بہ ارکاٹ درگاہ) نزد جامع مسجد بیجاپور (کرناٹک) الہند پن کوڈ-۵۸۶۱۰۴

(۲) حضرت پیر محمد شاہؒ لائبریری اینڈ ریسرچ سینٹر، پانکور ناکا، احمد آباد۔ فون: 25351772

(۳) آمرین بک ایجنسی، جمالپور، احمد آباد-۳۸۰۰۰۱

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

الحمد لله و بحرمة نبي العربي كتاب فيض انتساب لامع المنور موسوم

حسب منشاء جناب آغا محمد جعفر صاحب دام القابه

بترجمه روضة الاولياء بيجالوری

سنه ۱۳۱۲ ہجری

شاه محمد ... قادری المتخلص بقادری الصفدی الہی

حسب خواہش خوشمندان باہتمام فقیر سید شاه روشن علی قادری المتخلص بقادری الصفدی الالہی

صنعت واہب حقیقت آرا کرده آمد
در مطبع الہی ... اعلا ... طبع

تنبیہ

© حضرت پیر محمد شاہ لائبریری اینڈ ریسرچ سینٹر، احمد آباد۔

اس کتاب کو کسی بھی طرح اور کسی بھی قیمت پر نہ تو بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہی کرائے پر دیا جاسکتا ہے اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ دوبارہ نقل نہیں کیا جاسکتا۔ نہ ہی اسٹور کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی بانٹا جاسکتا ہے۔ اور نہ ہی اس کو چھاپا جاسکتا ہے۔ الیکٹرومیڈیا، کیسیٹ، CD, DVD یا فلم کے ذریعہ بھی اس کی نقل کرنا یا کسی بھی صورت میں شائع کرنا یا کروانے کی سخت ممانعت ہے۔

Note

Copyright ©
Hazrat Pir Muhammad Shah Library and Research Centre, Ahmedabad

All rights reserved, except for the quotation of short passages for the purposes of criticism and review, no part of this publication should be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted in any form or by any means, electronical, mechanical, photocopying, recording, or otherwise, it is strictly restricted.

This book is sold subject to the condition that it shall not, by way of trade or otherwise, be re-rent, re-sold, hired out or otherwise circulated without the publisher's prior consent in any form of binding or covering other than that in which it is published and without a similar condition including this condition being imposed on the subsequent purchaser.

Mohammad Hanif Razvi Ragarchi

روضۂ خلد بریں خلوت درویشا نست
مایۂ محتشمی خدمت درویشا نست
حافظ ایں جابا ادب باش کہ سلطان وملک
ہمہ دربندگی حضرت درویشا نست

برائے ایصالِ ثواب

میرے دادا حضور

حضرت سید شاہ محمد حسنی الحسینی کاظمی قادری شطّاری صبغۃ اللّٰہی

میری دادی صاحبہ

(مرحومہ) سیدہ بیجو بی صاحبہ

والدِ گرامی

حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ (ثالث) حسنی حسینی کاظمی قادری شطّاری صبغۃ اللّٰہی سجادہ بیجاپور

والدہ

(مرحومہ) سیدہ ستی بی بی (عرف) سیدہ محبوب بیگم
علیھم الرّحمۃ والرّضوان

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

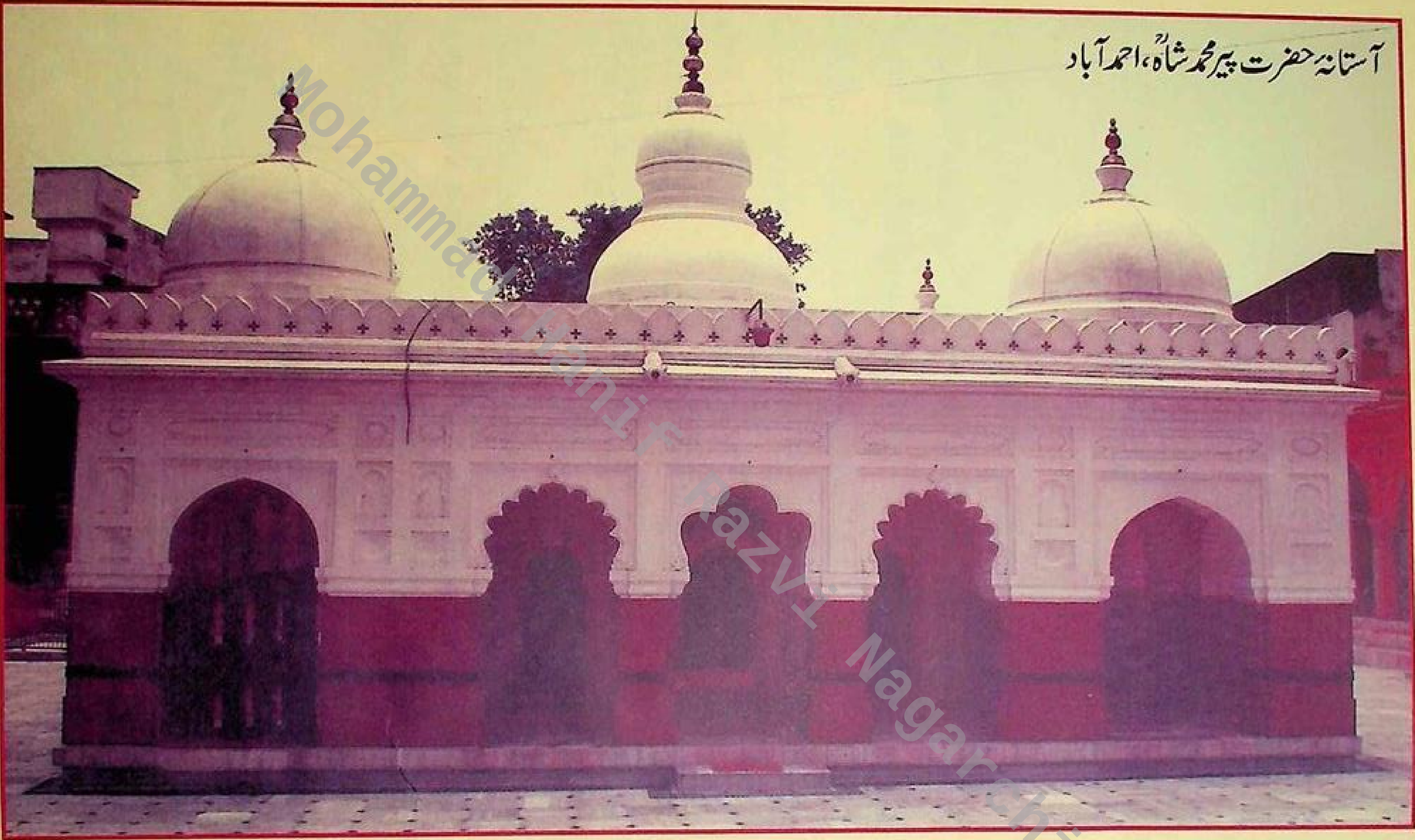

آستانہ حضرت پیر محمد شاہؒ، احمد آباد

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

پیش لفظ

انسان روزِ ازل سے ہدایت اور رہنمائی کا محتاج رہا ہے۔ وہ زمانۂ قدیم کہ جسے تاریخ نے عہدِ سنگین کے نام سے یاد کیا ہے۔ جب انسان تاریک غاروں میں ظلمتوں میں لپٹا ہوا اور جہالت کی چادر اوڑھے اپنے دن رات گذارتا تھا۔ حیوانوں کا شکار کرتا اور درندوں کا خود بھی شکار ہو جاتا۔ تاریخ کے اِن گم شدہ اوراق پر نظر ڈالتے ہیں تب ہیبتناک مناظر سامنے آتے ہیں اُنہیں دیکھ کر دل دہل جاتا ہے۔ مگر اِسی کے ساتھ دل وِجدانی طور پر اِس حقیقت کا بھی قائل ہو جاتا ہے کہ اِسی دورِ ظلمت میں قادرِ مطلق کی تجلیاتِ ربانی نے اس چادرِ ظلمت کے تار و پود میں روشنی کے دھاگے شامل کئے ہوں گے۔ نتیجہ میں ذہنِ انسانی نے رفتہ رفتہ تہذیبی ترقی کی منزلیں طئے کی ہوں گی۔ اِن قیاسات سے شعور کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے تاریخی تجربہ ہمیں اس حقیقت کا یقین دلاتا ہے کہ اس طول طویل تہذیبی سفر کے پس پشت بالیقین روشنی اور ہدایت کی کارفرمائی رہی ہوگی۔

معلوم ہوا کہ بربریت کے زمانے سے لیکر جب کہ انسان خاندانی زندگی کے تصور سے بے خبر رہکر اور آج تک جبکہ مغرب میں یا مغرب زدہ زندگی میں فیملی لائف یا Institution of Kinship منتشر ہو کر رہ گئی ہے۔ یہی روشنی ہدایت، رہنمائی اور باطنی تعلیمات ہمارے لئے بقائے حیات کا سامان پیدا کئے ہوئے ہیں۔

قبل از تاریخ انبیاء علیہ السلام نزول فرماتے رہے اور پیغامات ربانی امتوں کو پہنچاتے رہے پھر وہ دن آیا کہ جب مالکِ کائنات نے اپنے احکامات اور ہدایات جو قرآنی صورت میں لوحِ محفوظ پر مرتسم تھے، اٹھا کر روح الامین حضرت جبرئیل کو یہ کہہ کر سپرد کیں اُنہیں بطورِ امانت محبوبِ الٰہی سرور کائنات فخر الانبیاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہنچادی جائیں خاتم النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Mohammed Hanif Razvi Nagarchi

قرانی آیات کو ایک ایک حرف کے ساتھ اپنی امت تک پہنچایا۔ ان احکامات ربانی اور تعلیمات سنت رسول صلعم کے پایان کار امت محمدی بہترین امت اور گناہوں کے بحر ذخار میں ڈوبا ہوا انسان اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق قرار پایا۔ اللہ کے پیارے حبیب آقائے نامدار فخر کائنات رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بے بصر کائنات کو حسن وصداقت کی روشنی سے جگمگا دیا، نیز اپنے اعمال واقوال مسنونہ کے ذریعہ کونین کے ذرہ ذرہ کو منور کر دیا۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(ترجمہ: سچ ہے حق آ گیا اور باطل دور ہوا اور باطل تو جانے ہی والا تھا)

معلوم ہوا کہ ہدایت اور رہنمائی کا یہ عمل سالہا سال سے جاری ہے۔ آج دورِ بربری کا انسان تہذیبی لباس میں ملبوس ہے اور تمدن کی معراج کو چھوتا ہوا نظر آتا ہے۔ شمس وقمر پر کمندیں ڈالنے کے عظیم الشان منصوبے تیار کرتا ہے مگر باطنی تعلیمات کی کمی کی وجہ سے روحانی اعتبار سے کھوکھلا ہو چکا ہے۔ خاتم النبی حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ اب کوئی نبی نازل ہوگا اور نہ ہی کوئی رسول امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائے گا۔ باری تعالی نے اپنی فیاضیوں اور کرم فرمائیوں کی بدولت اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ رکھی گئی امانات دینیات کے فروغ واشاعت کا فریضہ اشرف المخلوقات کو سونپا گیا اور اس دینی امانت کو بطورِ فریضہ ہمارے اکابرین علماء عظام وصوفیائے کرام نے مخلوقاتِ عالم تک پہنچایا۔ خداوند قدوس کے ان برگزیدہ بندوں کے یہ درخشندہ کارنامے سیر وسوانح کوائف میں آج بھی دلیل کامرانی کے مانند رشد وہدایات کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

ہمارے زبان وادب میں ان بزرگوں کے تواریخ اور تذکروں کی کمی نہیں ہے وافر ذخیرہ اس موضوع پر دستیاب ہوتا ہے مگر دقت یہ ہے کہ وقت کے ظالم تھپیڑوں نے ہماری دینیات کے اس قیمتی سرمایہ کے بڑے حصہ کو یا تو دریابُرد کر دیا ہے یا دیمک کی نذر کر دیا ہے جو بچ رہا ہے ان میں کچھ قابلِ ذکر تذکرات حسب ذیل ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء (حضرت فرید الدین عطار)، سیرُ الاولیاء (سید محمد بن مبارک کرمانی)، خزینۃ الاصفیاء (مولوی غلام سرور)، سیرُ العارفین (جمالی)، گلزارِ ابرار (محمد غوثی شطاری مانڈوی)، اخبار الاخیار (مولوی عبد الحق محدث دہلوی)، اس کے ساتھ برکاتُ الاولیاء، تاریخ اولیائے دکن، تاریخ

اولیائے برہانپور، منازلُ الاولیاء، تاریخ اولیائے نہروال، تاریخ صوفیائے لاہور، تاریخ صوفیائے بلوچستان، تذکرۂ صوفیائے سندھ، وغیرہ بھی محققین حضرات اور علماء کرام کے زیرِ مطالعہ رہا کرتی ہیں۔اسی سلسلے کی ایک بڑی اہم مگر نایاب تالیف روضۃ الاولیاءِ بیجاپور ہے۔ تالیفِ ھٰذا ایک طرح بالاستیعاب ان بزرگوں کے حالات وکوائف کا تذکرہ ہے جنہیں بلواسطہ یا بلاواسطہ بیجاپور سے تعلق خاطر رہا۔

اصل کتاب فارسی میں ہے۔مگر فارسی کا رواج بظاہر دن بہ دن کم ہوتا جارہا تھا چنانچہ اس پراز معلومات کتاب سے کثیر تعداد میں عوام وخواص استفادہ کرسکیں اس غرض سے اسے بزبانِ اردو ترجمہ کیا گیا۔اس بیش بہا مواد کو مستنبط کرکے پیش کرنے کا سہرا حضرت استاد باکمال اور عالمِ بے مثال حضرت محمد ابراہیم صاحب بیجاپوری کے سر ہے جیسا کہ کتاب کے آغاز میں واضح کیا گیا ہے کہ کسی وقت مولف موصوف حضرت شاہ سیف اللہ صاحب کا مقام شہر رائچور، علاقہ حیدرآباد میں اپنے برادرِ دینی سرتاپا علم وعمل جناب سید روشن علی صاحب کے وہاں بطورِ مہمان رہا۔ اُن دنوں تالیف روضۃ الاولیاء بیجاپور (فارسی) ۱۳۱۴ھ میں در مطبع صبغۃ اللہی رائچور میں زیرِ طبع تھی۔سید روشن علی صاحب نے بہ سبب بسیار اس قیمتی علمی سرمایہ کو اردو میں ترجمہ کرنے کے لئے حضرت شاہ سید سیف اللہ صاحب سے مودبانہ گذارش کی جو قبول رکھی گئی اور..... نتیجہ میں یہ اردو ترجمہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ کے طور پر علمی مشغلوں سے درک رکھنے والے حضرات نیز محققین اور مورخین کو دعوتِ فکر ونظر دیتا ہے۔

روضۃ الاولیاء کا ایک بڑا وصف اس کا مستند ہونا ہے۔ دیگر یہ کہ اس میں تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب اہل ائمہ اہلِ نظر صاحبِ دل صاحبِ علوم وعقلیہ ونقلیہ اکابرین دین کے حالات محفوظ کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ اس نادر روزگار تذکرہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اس علاقہ کی پرہیزگار وشب زندہ دار ولی صفت خواتین کا ذکرِ خیر بھی کیا گیا ہے۔ اِن نوعیت کے سوانحی کوائف اور تذکروں کی اشاعت کی غرض وغایت میں سب سے اہم تو یہ ہے کہ اہلِ ذوق حضرات اُس حقیقت سے آشنا ہو پائیں کہ دورانِ حیات اِن علمائے کرام نے طلب وجستجوئے علم کے لئے کیا مصائب جھیلے کیسے کیسے مجادِلے مجاہدے اور ریاضتیں کیں اور راہِ سلوک کی منزلیں طئے کرنے میں کن کن خاردار راہوں سے گزرے تب جا کر یہ سعادت روحانی وباطنی اور سرورِ قلب ونظر حاصل کر پائے ہیں۔

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

ذکر وفکر، اوراد و وظائف اور عشقِ الٰہیہ کے جلال و جمال کی جنت نظیر کیفیتوں کا حال بھی کھل کر سامنے آتا ہے۔ ان بزرگانِ دین و اکابرین ایمان و یقین کے حسب ونسب خاندانی شجرے، نسبتیں، سلسلے وغیرہ کا بھی پتہ چلتا ہے اور ان کے بارے میں صحیح معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں اور آخر میں ان علمائے راسخہ اور صوفیائے عظمہ کی آخری آرام گاہیں مقابرِ مزارات درگاہیں اور ان سے متصل درسگاہیں، جاگیریں وغیرہ کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

امورِ بالا ایسے حقائق ہیں جن کے بیان میں اکثر ۸ غیر ذمہ دار لکھنے والوں نے عدم احتیاط سے کام لیا ہے اور اسے اپنے مفاد کے پیش نظر تاریخی مواد میں ترمیم وتحریف کو روا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے روضۃ الاولیائے بیجاپور کا یہ جدید ایڈیشن بجنسہٖ اصل کے مطابق ہو بہو شائع کیا جارہا ہے تاکہ ہر طرح کا صحیح اور مستند مواد اخذ کیا جاسکے۔

ہم خصوصاً پیرِ طریقت حضرت سیّد شاہ میراں محمد مدرّس حسنی حسینی کاظمی قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی (عرف حکیم سیّد شاہ اقبال پیراں حُسینی) سجادہ نشین بارگاہ حضرت سلطان سیّد شاہ عبد الرحمٰن حسنی حسینی کاظمی قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی (آستانہ صبغۃ اللّٰہی المعروف بہ ارکاٹ درگاہ) صاحب دامت برکاتہم کے بیحد ممنون وشکرگزار ہیں کہ موصوف نے اس گراں قدر تالیف کی اشاعت کا منصوبہ تیار کیا اور ہر طرح احتیاط برتتے ہوئے اُسے اشاعت کی منزل تک پہنچانے میں تعاون فرمایا۔ جزاک اللہ۔ باری تعالیٰ آپ کے اس مساعی جمیلہ کو بارور کرے۔ آمین۔

پروفیسر محی الدین بمبئی والا
ڈائریکٹر
حضرت پیر محمد شاہ لائبریری اینڈ ریسرچ سینٹر
احمد آباد

سجادہ نشین حکیم سیّد شاہ اقبال پیراں حسنی حُسینی صبغۃ اللّٰہی
بیجاپور

Mohammad Hanif Rozvi Jagarchi

فہرست اسمای بزرگواران مندرجہ کتاب روضۃ الاولیاء بیجاپور

صفحہ	نام
۲	دیباچہ مترجم
۴	دیباچہ اصل کتاب
۷	ذکر آثار شریفہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۸	ذکر اولیای متقدمین بیجاپور قدس اللہ اسرارہم
۱۹	ذکر حضرت حاجی رومی صاحب قدس سرہ
۲۱	ذکر حضرت شیخ نیر الدین نصر اللہ ولی قدس سرہ
۲۳	ذکر حضرت پیر میٹھے قدس سرہ
"	ذکر حضرت پیر جمنا قدس سرہ
۲۴	ذکر حضرت پیر معبری کھنڈایت قدس سرہ
۲۵	ذکر حضرت پیر مقصود قدس سرہ
"	ذکر حضرت شیخ ابراہیم سنگانی قدس سرہ
۲۷	ذکر حضرت شیخ عبد اللہ العرنی قدس سرہ
"	ذکر حضرت شیخ الشیوخ ابو العون عین الدین گنج العلم جنیدی قدس سرہ
۲	ذکر حضرت سلطان پیر ضیاء الدین غزنوی قدس سرہ
۱	ذکر حضرت ابو البرکات شاہ حافظ حسینی قدس سرہ
	ذکر حضرت ابو الفضل شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ
	ذکر حضرت شاہ حبیب اللہ کرمانی قدس سرہ

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

صفحہ	نام
۳۷	ذکر حضرت سید علی شہید قدس سرہ
"	**ذکر اون بزرگوارون کا جو سلاطین عادل شاہی کے زمانہ مین بیجاپور تشریف لائے تھے**
"	ذکر حضرت شاہ اصغر اللہ حسینی قدس سرہ
۳۸	ذکر حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ
"	ذکر حضرت قطب الاقطاب شہباز حسینی قدس سرہ
"	ذکر حضرت شاہ ابوالحسن فخرآبادی قدس سرہ
۳۹	ذکر حضرت منتجب الدین قادری الصدیقی الدہولقی مشہور میان باصاحب قدس سرہ۔
۴۰	ذکر حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ
۴۱	ذکر حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ
۴۲	ذکر حضرت شیخ عبدالصمد قادری کنعانی قدس سرہ
۴۴	ذکر حضرت سید السادات منبع السعادات نائب رسول اللہ سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی المدنی قدس سرہ
۶۲	نسب نامہ حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی الممدوح قدس سرہ
"	اسمائے خلفائے حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی قدس سرہ
۶۳	ذکر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ خلیفہ حضرت شاہ ممدوح
۶۳	ذکر حضرت شاہ محمد صبغۃ اللہ ثانی حبیب اللّٰہی مشہور بہ شاہ صاحب فرزند مولانا
۷۶	ذکر حضرت شاہ نورالدین صفوی قدس سرہ
۷۷	ذکر حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سرہ

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

صفحہ	نام
〃	ذکر حضرت شاہ عتیق اللہ قادری قدس سرہ
۷۸	ذکر حضرت سید علی مشہور بابا میر قدس سرہ
〃	ذکر حضرت شاہ علاء الحق لاہوری قدس سرہ
۷۹	ذکر حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ
۸۲	ذکر حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ
۸۶	ذکر حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ
۸۹	ذکر حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ
۹۱	ذکر حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ
۹۴	ذکر حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ
۱۰۷	تذئیل یعنی ذکر حضرت سید شاہ وجیہ الدین حسینی العلوی گجراتی عموی حضرت شاہ ہاشم دستگیر و مرشد حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ قدس سرہ
۱۱۴	اسمائے خلفاء حضرت سید شاہ وجیہ الدین حسینی الممدوح بر حاشیہ
۱۱۷	ذکر حضرت شاہ مرتضیٰ حسینی علوی فرزند کلان حضرت شاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ
〃	ذکر حضرت شاہ مصطفیٰ حسینی علوی فرزند خرد حضرت شاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ
〃	ذکر حضرت شاہ مراد قدس سرہ
〃	ذکر حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ مرشد سکندر عادل شاہ
۱۱۷	ذکر حضرت شاہ احمد میران جی قدس سرہ
۱۱۰	ذکر حضرت شاہ برہان حسینی علوی فرزند شاہ مرتضیٰ قادری یعنی نبیرہ حضرت ہاشم دستگیر قدس اسرارہم
۱۲	ذکر حضرت سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی چشتی قادری قدس سرہ
۱۲۴	ذکر حضرت شاہ میران جی شمس العشاق جد حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس اسرارہم

جناب شیخ وجیہ الدین [illegible] العلوی گجراتی [illegible] قدس سرہ کے تالیف و تصانیف کثرت سے ہیں [illegible] اون کے حاشیہ بیضاوی و [illegible] شرح [illegible] وغیرہ [illegible] صاحب [illegible] عبدالقادر صاحب [illegible] ۱۲

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

صفحہ	نام
۱۲۱	ذکر حضرت شاہ برہان الدین جانم پدر حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس اسرارہم
۱۲۲	ذکر حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس سرہ
۱۲۴	ذکر حضرت شیخ محمود خوش دہان قدس سرہ
؍؍	ذکر حضرت جنید ثانی قدس سرہ
۱۲۵	ذکر حضرت شاہ شریف رنگریزان قدس سرہ
؍؍	ذکر حضرت شاہ غنی قدس سرہ
؍؍	ذکر حضرت شاہ عبدالسلام شطاری قدس سرہ
۱۲۶	ذکر حضرت شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہ
؍؍	ذکر حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ
؍؍	ذکر حضرت سید محمد المعظم ترک قدس سرہ
۱۲۸	ذکر حضرت شاہ موسیٰ قادری فرزند شاہ عبداللطیف قادری لاابالی کرنولی قدس اسرارہم وخسر سید شاہ زین العابدین حسینی ابن سید میران محمد مدرس الحسینی صبغۃ اللّٰہی
؍؍	ذکر حضرت شاہ مصطفیٰ قادری ہمشیرہ زادہ حضرت میران سید محمد مدرس صبغۃ اللّٰہی قدس اسرارہم
۱۲۹	ذکر حضرت شاہ نور اللہ قادری قدس سرہ
؍؍	ذکر حضرت شیخ عبداللطیف قادری فرزند شاہ نور اللہ قادری قدس اسرارہم
؍؍	ذکر حضرت شاہ حضرت قادری فرزند شیخ عبداللطیف قادری قدس اسرارہم
۱۳۰	ذکر حضرت شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ
۱۳۱	ذکر حضرت شاہ منجھن بخاری قدس سرہ
؍؍	ذکر حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ
۱۳۲	ذکر حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ

Mohammad Hanif Razvi Ragarchi

صفحہ	نام
۱۳۶	ذکر حضرت سید ابو بکر با نقیہ قدس سرہ
۱۳۸	ذکر حضرت سید احمد نظیر قدس سرہ
"	ذکر حضرت سید زین مقبل قدس سرہ
۱۳۹	ذکر حضرت شیخ فرید قدس سرہ
"	ذکر حضرت شیخ احمد برقع پوش قدس سرہ
۱۴۰	ذکر حضرت مولانا شیخ صالح قادری قدس سرہ
"	ذکر حضرت مولانا محی الدین قادری قدس سرہ
۱۴۱	ذکر حضرت سید میران خلف سید اسد اللہ گجراتی قدس اسرارہم
۱۴۲	ذکر حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ
۱۴۳	ذکر حضرت سید عبد الرحمن حسینی برادر حقیقی حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ قدس اسرارہم
۱۴۷	ذکر اسمائے خستہ گان حضرت سید عبد الرحمن حسینی ممدوح یعنی ہمشیرہ زادگان سید محمد میران مدرس
	صبغۃ اللّٰہی یعنی میمون شاہ مصطفیٰ قادری ابن سید چاند محمد صاحب۔ احمد شریف صاحب و محمد شریف صاحب
	ابن شیخ عبد الوہاب خطیب و سید احمد صاحب ابن سید محمود صاحب
۱۴۸	ذکر حضرت میران سید محمد مدرس صبغۃ اللّٰہی فرزند حضرت سید عبد الرحمن حسینی ممدوح قدس سرہ
۱۵۷	اسمائے خلفاء سید محمد میران مدرس صبغۃ اللّٰہی قدس اسرارہم
۱۵۸	ذکر حضرت سید زین الدین حسینی عرف شاہ صاحب فرزند کلان حضرت سید میران محمد مدرس ممدوح قدس سرہ
"	ذکر حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی فرزند حضرت سید زین الدین حسینی مع ذکر سید حاجی حسن صاحب
	فرزند شاہ صاحب موصوف قدس سرہ
۱۶۱	ذکر حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی فرزند اوسط حضرت میران سید محمد مدرس قدس اسرارہم
۱۶۸	ذکر فرزندان حضرت سید عبد الرحمن حسینی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

صفحہ	نام
۱۶۹	اسمائے خلفاء حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی ممدوح صبغۃ اللّہی قدس سرہ
۱۷۰	ذکر حضرت سید علی محمد الحسینی ابن حضرت سید عبدالرحمن حسینی ممدوح صبغۃ اللّہی قدس سرہ
۱۷۲	اسمائے خلفاء حضرت سید علی محمد الحسینی ممدوح صبغۃ اللّہی قدس سرہ
۱۷۳	ذکر حضرت سید محمد الثانی الحسینی عرف دستگیر دو عالم فرزند حضرت سید علی محمد الحسینی ممدوح
۱۷۴	ذکر حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی فرزند حضرت سید محمد الثانی ممدوح صبغۃ اللّہی قدس سرہ
۱۷۶	اسمائے خلفاء حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی ممدوح صبغۃ اللّہی قدس سرہ
″	ذکر حضرت سید محمد الحسینی عرف دستگیر دو عالم ثانی فرزند کلان حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی ممدوح
۱۸۰	ذکر حضرت ثالث شاہ صبغۃ اللہ الحسینی فرزند کلان حضرت دستگیر دو عالم ثانی یعنی والد بزرگوار حضرت پیران صاحب قبلہ سجادہ نشین تاجپورہ شریف
″	اسمائے خلفاء دستگیر دو عالم ثانی قدس اسرارہم
۱۸۱	ذکر حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی فرزند خورد حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی یعنی والد بزرگوار حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
۱۸۴	ذکر حضرت میران سید محمد الثانی الحسینی فرزند کلان حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی یعنی اخوی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
۱۸۵	ذکر حضرت پیر دستگیر مرشدنا و مولانا سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری الصبغۃ اللّہی فرزند خورد حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی قدس اسرارہم
۲۰۲	ذکر خلفائے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
۲۰۶	ذکر حضرت سید کریم محمد الحسینی عرف حضرت صاحب فرزند خورد حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ
۲۰۸	اسمائے فرزندان حضرت صاحب موصوف یعنی سید شاہ عبدالقادر صاحب و سید شاہ محمد صاحب و سید شاہ قاسم صاحب و سید شاہ عزیز اللہ صاحب صبغۃ اللّہی قدس سرہ

Mohammad Hanif Fazli Nagarchi

صفحہ	نام
۲۱۰	ذکر حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ
۲۱۲	ذکر حضرت شیخ ابوالمعالی فرزند حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ
۲۱۳	ذکر حضرت شیخ ابوتراب مدرس قدس سرہ
۲۱۴	ذکر حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ
۲۱۶	ذکر حضرت قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ
۲۱۷	ذکر حضرت مولانا محمد زبیری ثانی قدس سرہ
۲۱۸	ذکر حضرت شیخ محمد عرب قدس سرہ
"	ذکر حضرت شیخ منصور قدس سرہ
۲۱۹	ذکر حضرت شیخ اسمٰعیل محدث قدس سرہ
"	ذکر حضرت شیخ عبدالرحمن متقی قدس سرہ
"	ذکر حضرت قاضی عبداللہ قدس سرہ
۲۲۰	ذکر حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ
"	ذکر حضرت شیخ محبّے عرف بڑے صاحب منوری قدس سرہ
"	ذکر حضرت قاضی عسکری قدس سرہ
"	ذکر حضرت قاضی سید سیف اللہ قدس سرہ
۲۲۱	ذکر حضرت النگے مجذوب قدس سرہ
"	ذکر حضرت شاہ ننگے مجذوب قدس سرہ
"	ذکر حضرت میاں بھولے میٹھے قدس سرہ
۲۲۲	ذکر حضرت میاں خاکسار قدس سرہ
"	ذکر حضرت شاہ محمود بڑنگ قدس سرہ

Mohammad Hanif Raiys Nagarchi

صفحہ	نام
〃	ذکر حضرت شاہ محمد چنگی قدس سرہ
〃	ذکر اولیاء زمرہ نسوان بیجاپور قدس اللہ اسرارہا
〃	ذکر حضرت بی بی خواندمان صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا دختر حضرت شیخ عین الدین گنج العلم
۲۲۳	ذکر حضرت بی بی شمس مان صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔
〃	ذکر حضرت راجی لوشتی رحمۃ اللہ علیہا۔
۲۲۴	ذکر حضرت بی بی نعیمہ مشہور بڑی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا والدۂ حضرت مولانا حبیب اللہ قادری صبغۃ اللہی قدس اللہ سرہ
〃	ذکر حضرت بی بی ستی لعاضا عرف ستی ماں صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔
۲۲۵	ذکر حضرت بی بی قادریہ رحمۃ اللہ علیہا۔
〃	ذکر حضرت بی بی صالحہ ماں صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔ اہلیہ شریفہ حضرت ہاشم دستگیر قد
۲۲۶	تذکرۂ مرتبئ فہرست حضرت شاہ ابوالحسن ثانی قادری قدس سرہ معہ تشریح مرتبۂ جدول مرجم
۲۲۷	فہرست اسمائے بزرگواران مندرجۂ فہرست مذکور معہ تاریخ اعراس و مقامات مزارات۔
۲۴۵	خاتمہ کتاب معہ کیفیت ارتحال جناب شاہ سیف اللہ صاحب قادری شطاری صبغۃ اللہی نور اللہ مرقدہ
۲۴۷	کیفیت تاریخ مجملی خاندان والاجاہی روسائے کرناٹک تا زمان نواب محمد منور خان بہادر امیر ارکاٹ
۲۵۱	تقریظ کتاب مستطاب از طبع زاد جناب تفضل آب مولوی تجمل حسین خان بہادر متخلص بہ ایمان دام افضال
۲۵۳	فہرست اسمائے اولیاء اللہ در اکیر علاقہ حیدرآباد نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطانہ

Mohammad Irfan-i Raiyi Nagarchi

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ و بحرمتہ نبی العلی کتاب فیض انتساب لامع النور موسوم بہ

روضۃ الاولیای بیجاپور

۱۳۱۳ھ

حسب خواہش فخر دانشمندان باہتمام فقیر سید شاہ روح علی قادری شطاری صوفی

در مطبع اللطیفی واقع بیجاپور دار الظفر طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد ولایق سپاس وہ خالق بے ہمتا ہی کہ جس نے اپنی امانتوں سے انسان کو مزین ومجلا کرکے
جلوۂ ظہور مین لایا پھر جس شخص نے حق امانت داری ادا کیا اوسکو درجۂ قرب ووصال عطا کیا گیا اور خوف
وحزن سے رہائی ملی۔ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَاۤءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ کی بشارت دیگئی اور جسنے
امانت مین خیانت کی اور تصرف بیجا کیا معتوب وعاصی ہوا جہل کے گڑھے مین جا پڑا بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا کا
مورد بنا اور درود نامحدود روح مقدس پر باعث ایجاد عالم فخر بنی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جسکے نور ہدایت سے راہ نوردان بادیہ کفر وضلالت مین اسلام کی
راہ راست پر آئے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ کا خطاب پائے **امابعد** خاکپای فقرا **شاہ سیف اللہ**
قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی گزارش کرتا ہی کہ اتفاقاً اس فقیر کا مقام رائچور علاقہ حیدرآباد دکن مین آنا
ہوا اور برادر دینی حقایق آگاہ معارف دستگاہ واقف اسرار خفی وجلی جناب سید شاہ روشن علی صاحب
قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی کا بہت روز تک مہمان رہا اس اثنا مین بہائی صاحب موصوف نے ایک روز
کہا کہ کتاب روضۃ الاولیا جو اولیای بیجاپور کا تذکرہ ہی ان دنون بالکل عدیم الوجود ہو گیا ہی اسلئے
بڑی دقت سے ایک نسخہ بہم پہونچا کے نفع عام کے لئے مطبع صبغۃ اللّٰہی واقع رائچور مین چھپوانا شروع
کر دیا گیا ہی اور اسکا پہلا جز طبع بھی ہو چکا یہہ کتاب فارسی زبان مین ہی اگر اسکا اردو مین ترجمہ کر دیا
جائے تو وہی طبع کر دینگے تا خاص وعام اس سے فائدہ اوٹھائین اسکے ساتھ ہی فقیر کو یہہ خیال آیا
کہ اگر یہہ کام کیا گیا تو امید ہی کہ فقیر جس مقصد کے حصول کی تمنا رکھتا ہی اوسمین ان حضرات کے

ارواح مقدسہ کی بھی جسکا ذکر اس کتاب مین ہی مدد ملے دوسرا یہہ کہ اس سے بھائی صاحب موصوف
کو خوش کرنا ہی تیسرا یہہ کہ جسکو اسکے پڑھنے سے کشایش ہوگی وہ فقیر کو دعاء خیر سے یاد کریگا اور یہہ بھی توقع
ہی کہ شاید اُس شخص کی کشایش کے سبب سے فقیر کو زیر خاک آرام ملے پس ان وجوہات سے فقیر بخوشی تمام اس
کام کو قبول کیا جبکہ ترجمہ کرنا شروع کر دیا تو بموجب ہ وقتین پیش جو آئین میرا جی جانتا ہی
محنتین جتنی اُٹھائین میرا جی جانتا ہی۔ بڑی دقتون کا سامھنا ہوا پہلے تو کتابت کی ہی ایسے غلطیان تھین
کہ جنکی تصحیح بڑا دشوار امر تھا اگر کوئی اور دو ایک نسخے دستیاب ہونے تو پھر مقابلہ ہو سکتا تھا یہہ مشکل
انہین بزرگوارون کی تائید سے حاصل ہوی پھر دوسری دقت مقامات کے نامون کے تلفظ مین اور
دوسرے چند ابواب کی دریافت مین پیش آئی تو خود بیجاپور مین تحقیق کر لیگئی سوائے اسکے چند ابواب جو
دوسرے کتب سے یا دریافت سے معلوم ہوئے بلفظ مترجم کے تحت مین لکھدئے گئے تا ناظرین سمجھ
جائین کہ یہہ مضمون اصل کتاب کے علاوہ ہے اس افزایش مین زیادہ لحاظ اس بات کا رکھا گیا ہی کہ اصل
کتاب مین مذکور ہین سو بزرگون کی اولاد سے اب کون کون موجود ہین حتی الامکان اونکے نام و نشان
جہان تک معلوم ہوسکے لکھے گئے یہان یہہ بھی گذارش ہی کہ فقیر کا قصد تھا کہ اپنے مرشدون کے احوال
مین ایک کتاب لکھے لیکن اس کام کے تشفی بخش سرانجام ہونے کے لئے چند کتب کی ضرورت تھی سو وہ
اب تک دستیاب نہ ہوئے اب اس کتاب کے ترجمہ کی نوبت آئی تو صبغۃ اللّٰہی کے خاندان کے بزرگون کے
تذکرہ کے مقام پر دل نہین رخصت دیا کہ اصل کتاب کے مختصر بیان پر ہی اکتفا کرے یہہ کام اگر
مدراس مین ہوتا تو بہت سے حالات لکھتا یہان ایک تو عالم مسافرت ہے دوسرا یہہ کہ فقیر کو مدینہ طیبہ جانا تھا اسلئے جسقدر حالات دستیاب ہوے
داخل کردئے گئے اور اپنے پیر و مرشد سید السادات شیخ السعدا و قطب المحققین برہان الحق والدین جنید کی حضرت
سید شاہ برہان الدین الحسنی القادری شطاری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ العزیز تک مسلسل کردہ
افزایش کیا گیا اب ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ اس کتاب مین جہان کہین غلطی
پائین از راہ کرم قلم اصلاح سے بنائین و جو اسکے پڑھنے سے کشایش خاطر پائین تو
فقیر کو دعاء خیر سے یاد فرمائین ۔

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اوس احد کو اور شکر و سپاس اوس واحد کو ہی کہ جس نے اپنے درگاہ کے مقبولون اور خاصگون کے
وجود کو عالم و عالمیان کے امن و امان کا باعث اور زمین و زمان کے جمعیت و انتظام کا سبب ٹھہرایا اور اپنے
بارگاہ کے دوستون و مقربون کے نفوس کو واسطہ فیضان و ہدایت کا اور وسیلہ ارشاد و کرامت کا کیا تا
گمراہی اور دوری کے جنگل مین بھٹکے ہوے اور نادانی او راندھلے پن کے جنگل کے پریشان اون بزرگون
کی طریق پیروی سے ہدایت کی راہ راست پر اور خدا کو پہونچنے کے سیدھے راستے پر پہونچین اور خدا طلبی کے
جنگل کے پیاسے اور حق کو پہونچنے کے راستون سے چھوٹے ہوے مجاز اور حقیقت پر پہونچنے اور ترقی
پانے سے خوش ہون اور اون ہدایت و راستی کے رہبرون کی صحبت اور ہمنشینی سے ظاہری اور باطنی فیض
و کشایش حاصل کر کے اونکے خوان وجد اور عرفان توحید سے پوری چاشنی اور زیادہ مزہ اوٹھاوین اور
اون راستی و ہدایت کے اماموں کی دوستی اور مریدی سے بلند مقامون اور انتہا درجون کو پہونچین اور
اون کے ساتھ نسبت اور پاک اعتقاد رکھنے مین آخرت کی چھٹکار اور بہتری کا میسر ہونا جانین اور اون
خدا کے مقبولون کے آستان بوسی کی مداومت مین ہدایت و کمال کی ترقی اور اعلی منزل کی آسانی کا حاصل
ہونا سمجھین اور زمینی اور آسمانی سختیون اور حادثون کے پیش آنے اور نازل ہونے کے وقت اون دربانان
بارگاہ کبریائی کے واسطہ اور وسیلے سے بلاؤن کے دفع کرنے واسطے جناب مین دست التجا اور استعانت
اوٹھاوین اور دینی و دنیوی حاجتون اور مطلبون کے حاصل ہونے کے لئے اوس بزرگ طایفہ کے
اسرار کے واسطہ اور وسیلے سے دعاؤن کے قبول کرنے والے کی درگاہ مین زبانی استدعا و استعانت

کھولیں چمکتے جواہر درود اور صلوات کے اور بہترین موتیاں تحفہ اور سلام کے نثار اور بے نیاز عموم ملک وجود
کے قافلے کے سالار مخلوقات اور موجودات کے پیشوا انبیا کی جماعت کے مقتدا امیدواں اصطفا اور اجتبا
کے تماہمواد اسرار وحدت و احدیت کے خزانہ دار اقاف غیب ہویت کے شہباز درجۂ نبوت و رسالت و
برگزیدگی اور ہدایت کی بارگاہ کے سلطان پیدائش کے روسے اول گنتی کے روسے آخر جناب اقدس واطہر
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ اور روحۂ مطہرہ پر اور آپکی پاک آل اخیار پر اور
اصحاب ابرار پر جو ولایت کے بھیدوں کے چشمے ہیں اور ہدایت و کرامت کے انوار کے چراغ ہیں۔
امابعد اصحاب خبرت و آگاہی اور ارباب فطنت و معرفت ہمراہی کے جناب میں عرض کی جاتی ہی کہ
جو وقت مردان خدا کے تعریف اور توصیف میں گذرے اور جو لحظہ خدا کے دوستوں کے اطوار اور
شمائل کے بیان سے معمور ہے تمام وقتوں اور لحظوں سے نہایت افضل ہے اور جو زبان اولیا کی کرامتوں
کے بیان میں گویا ہو اور جو دم خواص اور اتقیا کے حکایات کے بیان میں مصروف رہے وہ تمام زبانوں
اور دموں سے نہایت عزیز ہی کیونکہ اوس سے دلکو ایک وجد اور حلاوت حاصل ہوتی ہی اور سمع کو
اوس سے ذوق اور لذت ملتی ہی من ذکر ولایة من کلایات الاولیا فله کاجر عبادة الثقلین کے
مضمون روشن کے مطابق بیحد اجر و ثواب حاصل ہو اور اوسکے فائدوں اور نتیجوں اور فیضوں اور
برکتوں سے محروم اور بے نصیب نہ رہے اور حدیث شریف من احبّ قوما فهو منهم کے روسے
اس بزرگ طایفہ کی دوستی اور عقیدت اون کے قریب اور ساتھ کرتی ہی اور اس پاک زمرہ میں
شمار کیا جاتا ہی دنیا کو ترک کرنیوالوں کے بادشاہ واصلوں کے مربی سالکوں کے مرشد سلطان ابراہیم
ادہم بلخی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ہاتھ میں کاغذ
رکھائی اور کچھ لکھتا ہی میں نے پوچھا کیا لکھتے ہو اوس نے کہا کہ خدا کے دوستوں کے نام میں نے
کہا کہ میرا بھی نام لکھے ہو اوس نے کہا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ اگرچہ میں اون میں سے نہیں ہوں لیکن
اوسکے دوستوں کو دوست رکھتا ہوں اس قیل و قال میں تھا کہ ایک دوسرا فرشتہ آیا اور کہا کہ
خدا تعالی کا حکم ہوا ہے کہ کتاب از سر نو شروع کر اور ابراہیم کا نام سب سے آگے لکھ کیونکہ ہمارے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

دوستون کا دوست ہی اور ابو عبد اللہ سنجری قدس سرہٗ فرماتے ہین کہ لوگون کو نہایت فائدہ دینے
والی چیز نیکون کی صحبت و افعال و اخلاق مین اونہون کی پیروی اور خدا کے دوستون کے قبرون
کی زیارت ہی اسلئے فقیر حقیر کریم کی رحمت اور کرم کے محتاج اولیاء اللہ سے مدد چاہنے والے محمد
ابراہیم عفی اللہ عنہ نے چاہا کہ جن واصل بزرگوارون اور کامل اولیا نے حضرت بیجاپور کی سرزمین کو
عزت و شرف بخشا اور خلق کی ہدایت اور رہنمائی اور باطنی و ظاہری افاضات کا شغل رکھا اور اس
سواد کرامت مواد مین اپنے خوابگاہین اور آرامگاہین بنائین اونکے تھوڑے سے حالات و مقامات اور
تھوڑی سی کرامتین تحریر کرکے دینی اور دنیوی سعادت حاصل کرے لیکن زمانے کے تفرقے اور
اہل زمان کے انقلاب احوال سے اون کاملان و اصلین کی گروہ کی تاریخون کے مادّے اور حالات و
سیر و مقامات کی تفصیل نہین مل سکی اور اس بزرگ جماعت سے اکثر اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم
غیری کے مضمون کے مطابق بہتون کے ذہن پوشیدہ ہین اونکے احوال کا علم اور اونکے انتقال کے
سنہ اور اونکے مزارون اور مقبرون کے مقام کسی پر ظاہر نہین لیکن تھوڑی سی حکایتین اور کرامتین
بعض مشہور بزرگون کی جنکا تصرف اور فیض ابتک جاری ہی شجرہٗ جنیدیہ اور ملفوظ قدوۃ الکرام قطب الانام
حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہٗ سے اور تھوڑا سا گنج الاسرار ملفوظ شریف قطب الاقطاب
فرید الاحباب پیر دستگیر حضرت ہاشم حسینی علوی قدس سرہٗ العزیز سے منتخب کرلیکے اور جناب مرشدی
سیدی قطبی حضرت شاہ عبد اللہ حسینی علوی ابقاہ اللہ متمکنا علی راسی دروس الناس سے اور
جناب ولی النعمی قبلہ گاہی محمد مرتضی مشہور صاحب حضرت ابقاہ اللہ و امد ظلال برکاتہ سے سنکر دنیوی
سعادت کا وسیلہ اور اخروی ثواب اور دینی حاجتون کی کشایش کا ذریعہ جانکر اس بزرگ کام
اور بڑی سعادت مین قدم رکھا اور اختصار کا رستہ چلا اور تیمنا و تبرکا پہلے حضرت آثار قدسی
انوار معجز شعار جناب سید الابرار علیہ الصلوۃ والتحیات کے شہر بیجاپور مین ابتدائے ورود فرمانے کے
ذکر سے اور زیارت کے اور چہل اعزاز اور کرامتون اور فائدون اور کشایشون کی کیفیتون کے
ذکر سے جو بزرگان عظام کو اوس مقدس تبرک سے رو دئیے تھے اور جو کچھ کتابون اور صحبت

معلوم ہوے تھے اور ان دونوں بزرگ جنابوں سے تحقیق کئے گئے تھے شروع کیا اور اس مختصر
تذکرے کا نام **روضۃ الاولیا** رکھا واللہ للموفق والمعین اللھم انفعنا من برکاتھم
ومواجیدھم واسرارھم ؛

مقدمہ در ذکر آثار شریف

جاننا چاہئے کہ آثار قدسی انوار یعنی موی مبارک ریش شریف حضرت سرور عالم سید اولاد آدم سلطان انبیا روز محشر سالار افراد بشر خیر الموجودات فخر البریات مرشد الاصفیا ختم المرسلین والانبیا سید الوری شافع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت واعجاز سند و دکن میں مشہور ہی اکثر محققین نے اوسکے صحت کا یقینی ثبوت دلائل قطعی و نقلی سے حاصل کیا ؛ بڑے بڑے اولیاء اللہ نے مکاشفوں اور الہاموں اور اشاروں اور بشارتوں سے اوسکی صحت وصدق معلوم کرکے ہمیشہ اوسکے زیارت میں مشغول اور فتوحین اور برکتین پائین اور اوسکے صحت وصدق پر سند بھی کی اوس زمرہ شریفہ میں سے ایک سید السادات طارق العادات قطب الاولیا حضرت شاہ صبغۃ اللہ الحسینی البھروچی المدنی قدس سرہ ہین کہ اوس موے مقدس کی زیارت کے بعد اوسکی صحت وصدق پر اپنی دستخط خاص سے یہہ سند لکھہ دئے کہ فقیر کو اشارت وبشارت سے تحقیق ہوا ہی کہ یہہ موی شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک سے ہی انتہی اور یہہ کاغذ سند صبغۃ اللہی متولی آثار شریف کے پاس موجود ہی اس آثار شریف کو پادشاہ دیندار منتخب سلاطین عادل شاہی سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابراہیم عادل شاہ انار اللہ برہانہ نے اپنی خوش طالعی سے بصرف زر کثیر کمال خواہش وآرزو کے ساتھہ میر صالح ہمدانی سے حاصل کرکے ایک عالیشان محل میں رکھا اور تعظیم کی داد دیتا تھا اور خدمتگذاری کے آداب انتہائی درجے مین بجالاتا تھا اور خدام وحفاظ اور مدرسین وطلبا اور لنگر وغیرہ کے اخراجات کے لئے مبلغ کثیر مقرر کیا اور آثار اہل بیت پاک وائمہ عظام سے چند تبرکات بھی بڑی کوشش سے حاصل کرکے وہین رکھے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

اور اوسکے بعد اوسکے بیٹے سلطان محمد عادل شاہ کے زمانے مین بھی یہی معمول مستمرہ جاری تھا اور عہد سکندر عادل شاہ خاتم طبقہ سلاطین بیجاپور مین جو تنزل دولت و تنزل سلطنت کا زمانہ تھا فرمان شاہی کے رو سے جو مقطعا کاغذ پر کمال تکلف کے ساتھ لکھا ہوا ہے یہہ مصارف جاری تھے یعنی ہر سال ماہ مبارک ربیع الاول مین پہلے روز ایکہزار ہون دوسرے روز دو ہزار ہون تیسرے روز تین ہزار ہون اسی طور پر ہر روز ایکہزار ہون زیادہ کئے جاکے تقسیم ہوتے تھے چنانچہ بارہوین روز بارہ ہزار ہون تقسیم کئے جاتے تھے جسکا جملہ اٹھتر ہزار ہون ہوتا ہی اسی طرح ایام محرم مین پہلے روز ایکہزار ہون اور دوسرے روز اسکا دونا ایسا ہی ہر روز ایکہزار ہون کی زیادتی ہوکر صرف مین آتے تھے جسکا جملہ پچپن ہزار ہون ہوتا ہی اس مبلغ کثیر کے صرف کے سوائے وہان کے خادمون اور عہدہ دارون کے انعام و وظائف و جاگیر مین چار قریئے چھوڑے گئے تھے چنانچہ وہ فرمان سکندری بھی متولی کے پاس موجود ہے جب تک کہ سلطنت عادلشاہی قایم تھی یہہ معمول جاری تھا ختم سلطنت عادل شاہیہ سے اس کتاب کی تالیف کے وقت تک جو سنہ ۱۲۴۱ ایکہزار دوسو اکتالیس ہجری ہی بہرحال اوس مکان متبرک کے معمولی آداب اور لوازم خدمات اور مولود خوانی و ختم فاتحہ خوانی اور پخت طعام و ادائے رسم مبارک اور روشنی وغیرہ ضروری اخراجات چلتے ہین گیارہوین شب کو حجرۂ خاص کا دروازہ کھولا جاتا ہی خاص و عام صندوق مبارک کی زیارت شریف سے مشرف ہوتے ہین صندوق کے کھولنے اور موی مبارک جسمین موی شریف ہی باہر نکالنے کی عادت نہین غرض صندوق و صحت اوس موی مبارک کی جسمین ہے کے پاس ایسی متیقن و مشہور ہی اور خبر متواتر کے مانند پہونچی ہے کہ شک اور شبہہ کی جا ہی نہین رہی اگرچہ ہر جگہہ اور اکثر مقامون مین آثار و تبرکات موی مبارک و قدم رسولؐ موجود ہین لیکن کتنے ہین کہ حجر نشان قدم رسولؐ جو دہلی مین شہزادہ فتح خان خلف فیروز شاہ بادشاہ دہلی کے قبر پر اوسکے سینہ کے مقابل رکھا گیا ہے اور موی مبارک جو بیجاپور مین ہے ان دونون کے مانند دوسرے مقامون اور مشہور جگہون مین جو نقش قدم شریف و موی مبارک کی صحت و ثبوت و تحقیق نہین ہی موی اور اوس موی مقدس کے اعجاز خود اوسکے صدق و صحت کی قطعی دلیل ہین سعادت ازلی جسکی رفیق اور بخت بلند

یاد رہو اور اسپر حضرت رسالتمآب کی مرضی مقدس و توجہ اقدس بہی ہو تو اوس کے روبرو وہ موے
مقدس اوس نَی مبارک سے جسمین کہ وہ رکھے ہوئے ہین بغیر روزن کے خود بخود باہر آکے ایک
نور کے جھاڑ کے مانند ہوکر پھر نَی مبارک کے اندر تشریف لیجاتے ہین محمد قاسم فرشتہ نے لکھا ہے
کہ غرۂ محرم الحرام سنہ ایکہزار پانچ ہجری مین سیادت مرتبت رفیع المنزلت میر محمد صالح ہمدانی بیجاپور
تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت سرور کائنات خلاصۂ موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے چند موے مبارک تھے یہہ خبر سلطان ابراہیم عادل شاہ کے ساعت مین آئی تو بہت خوش
ہوئے اور بنہایت تعظیم وتکریم کے ساتھہ اون بزرگوار سے ملاقات کرکے موے مبارک کی زیارت
کے شرف سے مشرف ہوئے اوسوقت پادشاہ مذکور کے عقیدے کی خوبی اور نیت کی صفائی بخاص و
عام پر ظاہر ہوئی یعنے بعض بڑے بڑے سلاطین جو اون موئے مبارک کی زیارت سے مشرف
ہونے کے لئے ہرچند کوشش کی میسر نہوئی اور اوس نَی مبارک نقروی سے جسمین وہ موی شریف
بند رکھے تھے باہر نہ آئے جب کہ ابراہیم عادل شاہ نے سر صدق کو قدم بناکر لوازم استقبال
بجالائے اور مقربان بارگاہ نے عود وعنبر جلایا اور تحفۂ درود وسلام حضرت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی روح پرفتوح پر بھیجا تو اوس نَی سے کہ جسمین بالکل روزن ہی نہ تھا موی شریف
باہر آکے نور کے مانند ظاہر ہوئے اور ایکہزار پانچ سال کے بعد سلطان عرصۂ محشر کے انوار قدسی آثار
کے شرف زیارت سے شاہ وگدا مفتخر ہوئے اور میر محمد صالح کو بہت سا انعام دیا گیا اور چونکہ
سلطان نیک اعتقاد حسب عادت اوس سال بہی عشرۂ محرم الحرام مین امام الثقلین ابا عبد اللہ
الحسین کی عزاداری کے لوازم مین مشغول ہوئے تو میر محمد صالح کو پیام بھیجے کہ آپ کے جد کا ماتم
کرتا ہون اگر دارالامارہ کو تشریف آوری سے منور کرین اور اس ملک مین جبتک آپ رہتے ہین تشرف قرب سے
ممتاز کرین تو دوستون کی خوشی کا موجب ہوگا اونہون نے بموجب اِذَا دُعِیْتُمْ فَاسْتَجِیْبُوْا
پادشاہ کا التماس قبول کرکے موی عنبر بوی باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قلعہ
بیجاپور مین تشریف لائی سلطان ابراہیم آداب استقبال بجالاکے شکر الٰہی ادا کیا اور ارکان

Mohammad Hanif Raza Nagarchi

دولت کو حکم دیا کہ شرائط خدمت گزاری بر بجا لاتے رہیں اور کبھی کبھی خود بھی میر محمد صالح سے ملاقات
کرکے نقد و جواہرات عطا کیا کرتے تھے جبکہ وہ مہینا ختم ہوا اور صفر کا چاند نمودار ہوا سیادت
پناہ مذکور نے سفر حجاز کا عزم مصمم کیا مکارم اخلاق خسروانہ اس بات کے مقتضی ہوے کہ مہمان
عزیز پھر از سر نو نوازش کرے اس لئے نقد دو ہزار ہون اور بہترین پشمینہ کے چند تھان اور نفیس
تحفے و ہدیئے عنایت کرکے طواف بیت اللہ شریف و زیارت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
و امام المتقین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے لئے جانے
رخصت دی میر صاحب موصوف نے پادشاہ کا احسان بے پایان سے شرمندہ ہو کر رخصت کے
وقت دو موی عنبر بوی حضرت ختمی پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پادشاہ کو عنایت فرمائے
اب وہ موی مبارک روپہلی نئی میں رکھ کر اوسکو بند کر دئے ہیں شب جمعہ اور ایام متبرکہ میں
لوازم زیارت ادا کئے جاتے ہیں اور اوسکی برکت سے فتوحات پادشاہ کے شامل حال
ہو کر اونکے طالع کا ستارہ روز بروز ترقی پر ہے انتہی کلامہ۔ اور قدوۃ عرفای کرام
مربی علمای اعلام حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہما کے ملفوظ میں لکھا ہے کہ سید السادات
منبع الکرامات عمدۃ المحققین نخبۃ الواصلین حضرت شاہ صبغۃ اللہ الحسینی المدنی البھروچی قدس اللہ
سرہ العزیز کے رخصت کے وقت سلطان ابراہیم عادل شاہ نے عرض کی کہ آثار معجز شعار حضرت
رسالت پناہ کی زیارت کرکے تشریف فرما ہوں جب آپ محل آثار میں زیارت کے لئے تشریف
لائے تو پادشاہ کے اشارہ پر خدام آثار مبارک نے وہ روپہلی نلی جسمیں چند تار موے
مبارک مقدس معجز شعار کرامت اطوار حضرت رسالت علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات
مادامت الارض والسموات رکھے حضرت شاہ کے روبرو رکھی آپ نے فرمایا کہ نلی کھولیں
تا دیکھ کر زیارت کروں عرض کئے کہ نلی کو نہیں کھولتے ہیں اوسوقت نلی شریف کو دست
مبارک میں لیکر تھوڑا وقت درود شریف پڑھے وہاں چند شمعیں روشن تھیں اور پچاس
آدمی کے قریب گرد اگرد حاضر تھے حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

بھی اوس مجمع مین حاضر تھا حضرت شاہ قدس سرہ اوسوقت مجھکو نزدیک بلاکر فرمائے کہ آثار
شریف پر خوب نظر کرو دفعتاً دیکھا کہ ڈبی مبارک مین سوراخین ہوکر موی مطہر مقدس حقیقی جو
نہ بہت موٹے نہ بہت باریک نہ بہت سیاہ نہ بہت سفید تھے اور ایک انگل کے مقدار مین لمبے
تھے ڈبی مبارک سے گرداگرد باہر آئے اور وہ ڈبی عود بتی کے جھاڑ کے مانند نظر آتے تھے اور پھر ان سوراخون
ہی ڈبی تین پہر گھڑی بھر تک یہہ موے مطہر مقدس اپنی جگہہ مین نزول فرمائے اور سوراخین بھی گم ہوگئین اس کیفیت زیارت کے
ساتھ مشاہدہ کیا اور یہہ بھی ملفوظ مین دوسری جگہہ پر حضرت مولانا سے منقول ہے کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے خدمت مین ایک شخص نابینا
نابینا کتاب نصوص پڑھتے تھے اور اون بصیر کو حضرت شاہ کے خط شریف کے سواے کچھ بھی
نظر نہین آتا تھا اس لئے آپ اپنے دست خاص سے لکھکر اونکو دیتے تھے اب وہی اوراق کے
چند جزو متبرکہ حضرت کے لکھے ہوئے میرے پاس حاضر ہین ایک وقت اون اجزای متبرکہ سے
پہلا ورق گم ہوگیا ہر چند ڈھونڈا نہ پایا ہمیشہ اسکا افسوس کرتا تھا کیونکہ وہ حضرت شاہ قدس
سرہ کا خط شریف تھا اتفاقاً مین ایک روز محل آثار مبارک مین صندوق آثار شریف کے
نزدیک بیٹھا تھا دفعتاً دیکھا کہ ایک کاغذ ہوا پر اڑتا ہوا آگے میرے گود مین پڑا دیکھتا ہون
تو وہی گم شدہ ورق ہے پس شکر نعمت حق سبحانہ تعالی بجا لایا اور پھر دوسری جگہہ اوسی
ملفوظ شریف مین حضرت مولانا قدس سرہ سے مذکور ہے کہ لوگ قبا کے ہر دو طرف کپڑے کی سی ہوی
پھریاں زینت کے لئے ٹانکتے ہین اور انکو بند قبا کہتے ہین اور یہہ پارچہ ابریشمی اور تافتہ سے بناتے
ہین مجھکو ان ابریشمی بندون کے بارہ مین فکر پیدا ہوی کہ روا ہے یا نہین اور کتب متداولہ فقہ
مین یہہ مسئلہ کہین نہ پایا شکر ہے خدا تعالی کا اوس نے مجھ پر اس طریق سے ظاہر کیا کہ ایک وقت
محل آثار معجز شعار حضرت پیغمبر علیہ السلام مین بیٹھا تھا کہ ایک ایک شخص غیبی مجھ پر ظاہر ہوا اور
کہا کہ تافتہ ابریشمی کے بند قبا لگانا حرام ہے مولف ملفوظ حضرت مولانا قدس سرہ یعنی شیخ
عبد الفتاح حبیب اللہی کہتے ہین کہ بعد اسکے حضرت مولانا اپنے غلام یعنی مولف کو فرمائے کہ اگر
اس مسئلہ کے سننے کے لئے تم مدینہ کو بھی جاوگے تو نہ پاوگے پھر اپنی قبای مبارک اس بندہ کمینہ کے

پاس دیگر فرمائے کہ بند قبا دور کرو ہر چند جو دور ہوا ایک نفس امارہ تھا ہے الحمد للہ تاج امیر فتح یابی اکر
معتبر لوگون سے منقول ہے کہ اوایل مین آثار مقدس گگن محل مین رکھے تھے اور وہ قلعہ ارک
کے اندر سلطان علی عادل شاہ کلان کی بنائی ہوی ایک بلند اور عالیشان حویلی تھی اوسکے
سقف وستون و در و دیوار سب پر طلا کاری کی گئی تھی مبلغ خطیر کے صرف سے وہ حویلی
تیار ہوی اوسمین ہر قسم کے پادشاہی جواہرات و تحایف وغیرہ رکھے تھے اتفاقاً سلطان
محمد عادلشاہ کے زمانہ مین گگن محل مین بغیر سبب ظاہری کی آگ لگ گئی ہر سمت سے شعلے
مداز ہوئے در و دیوار و سقف و ستون جلنے لگے پادشاہی خزانے اور توشک خانے کا
حجرہ بھی جسمین ہزارون لاکھون کا مال و اسباب تھا اور اوسکے ایک حجرہ مین آثار قدسی انوار سحر شعار
بھی رکھے تھے آتش کے جلیون کے صدمون سے جل گیا آگ نے بجید بھڑک جانے اور سقف و بام
کے جلجانے کے بعد خاص و عام کو معلوم ہوا تو بادشاہ کو خبر ہوئے پادشاہ اور ایلچیان وارکان
اس حادثہ ناگہانی کے واقع ہونے سے پریشان ہوکر دوڑتے ہوئے آئے اوسوقت آتش کی
تیزی ایسی تھی کہ اوسکے گرد اگرد بیس بیس ہاتھ تک آدمی کا گذر ممکن نہ تھا ہر ایک شخص دانت مین
انگلی پکڑے عالم حیرت مین حسرت کرتا تھا کچھ فائدہ نہ ہوا اسباب و تحایف وغیرہ کے نکالنے کے
لئے ہر چند تردد کئے کوئی صورت نہ بنی اور کوئی تدبیر کام نہ آئی چارون سمت مین آتش کے شعلے
ایسے جوش زن تھے کہ اگر طایر خیال بھی اوس طرف جاتا تھا تو اوسکے پر و بال جلجاتے تھے سلطان
محمد عادل شاہ نے سب اسباب و تحایف سے ہاتھ اوٹھائے اوسکی پروا نہ کی لیکن آثار شریف
کے لئے اشکبار ہوکے پیچ و تاب کھانے لگا اور از حد زیادہ بیقرار ہو گیا اور اپنے پیچھے دیکھا تو مقربان
درگاہ سے ایک شخص علیخان نامی کھڑا تھا پادشاہ نظر کرنے کے ساتھ اوسنے کمر ہمت چست باندھی
اور دل کو مضبوط کرکے جرأت کو کام فرمایا اور جس حالت مین کہ داہنے بائین نیچے اوپر آتش کی
طغیانی شدت پر تھی سقف و بام سے گنڈے جلکر اور لکڑیان آتش کی شکل بنکے زمین پر گر رہی
تھین علیخان نے حجرۂ آثار مبارک مین جاکر صندوق شریف سر پر اٹھا لیکے سلامتی کے ساتھ

باہر لایا اور اوسکے کپڑون کو اوس جلتے آتش کا کچھ بھی اثر نہ پہونچا اور جناب اقدس نبوی کے طفیل سے اور موی مبارک حقیقی تحقیق کے اعجاز سے اور اون کے صدق اعتقاد کی برکت سے وہ شعلہ زن آتش اوسپر گلزار ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مانند ٹھنڈے ہوگئے یہ محض موے مبارک کا اعجاز و کرامت ہے اور باقی اجناس و اسباب اوس حویلی کے آتش کے صدمہ سے بالکلیہ جلکے خاک ہوگئے سلطان پاک اعتقاد صندوق تبرکات شریف کے سلامتی کے ساتھہ حاصل آنے سے نہایت خوش ہوکر سجدۂ شکرانہ حافظ متعال و منعم ذو الجلال بجالایا اور داد محل مین جو قلعہ ارک کے باہر بنایا گیا تھا رکھا اور علیخان نجل آثار کی حوالہ داری اور اون مکان اشرف کی تولیت و خدمت سے معزز و سرفراز ہوگئے اوس روز سے علیخان آثاری مشہور ہوگئے

ثقہ لوگ سے منقول ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ نور مرقدہ نے اپنے وقت کے اولیاء اللہ سے التماس کیا کہ بندہ ہمیشہ آثار شریف کی زیارت کی سعادت سے مشرف ہوتا ہے لیکن کمال تمنا اس بات کی ہے کہ شرف زیارت جمال آثار قدسی اسرار حضرت سید الابرار علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات حاصل ہو اس مقصد کا حصول اپ حضرات برگزیدگان بارگاہ الٰہی و باریاب جناب رسالت پناہی کے تائید کے بغیر ممکن نہین توجہ فرمائے تا یہہ سعادت عظمی و دولت کبری نصیب ہو اون بزرگوارون سے کسی نے بادشاہ کی درخواست قبول نہ فرمائی مگر دو بزرگ یعنے سید السادات خارق العادات قطب الاقطاب غوث الطلاب حضرت شاہ ہاشم حسینی العلوی اور قطب العارفین اسوۃ الواصلین سید السادات منبع الکرامات حضرت شاہ مرتضی قادری قدس اللہ سرہما نے فرمایا کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین عرض کرتے ہین کہ اگر تمہارے نصیب یاور ہین تو قبولیت ہوجاتی ہے غرض ایک روز دونون حضرات موصوف حجرۂ آثار شریف مین تشریف لیجاکر صندوق مبارک کھول کے اوس موی مبارک کو جسمین موے مقدس محفوظ تھے باہر نکالکر اوسکا سر کھول کے صندوق کے اوپر رکھے اور آپ حجرۂ خاص کے باہر آکے موقف عرض مین کھڑے ہوکے استدعاے ظہور کرنے لگے تو مصداق

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

ع کہ مقبول نزار و نباشد سخن ٭ ترجمہ ع کہ مقبول کار نہین ہے سخن ٭

اون دونون بزرگوارون کی درخواست جناب اقدس نبوی مین مقبول ہوی سلطان محمد عادل شاہ اور چند اکابر و اولیاء اللہ محل مطلا مین جو حجرۂ خاص کے سامنے ہے کھڑے ہو اور چند خواص محل طلائی کے پیچھے کی طنبی مین تھے اور اعیان دارکان بڑے محل مین اور دوسرے سب لوگ حوض کے گرداگرد اپنے اپنے مرتبہ کے موافق کھڑے ہو کر سب کے سب تہلیل و تسبیح و تحمید و سلام و صلوات مین مشغول ہوئے ایسے مین دفعۃً حجرۂ مبارک کے اندر سے جان کو راحت دینے والی مشک کی بو نکل کے عالم کے دماغ کو معطر اور روح کو تازہ کر دی اور بعد ایک گھڑی کے حجرۂ منورہ سے ایک شعلۂ نور باہر آکے محل طلائی مین بھر جا کے اوس مین سے تھوڑا طنبی مین اور تھوڑا بڑے محل اور صحن اور اوسکے روبرو کے میدان مین جا کر تمام حاضر زائرین کو گھیر لیا اور اوس نور کی شعاع و تجلی سے ہر ایک کی آنکھین تاب نظارہ نہ لا کر بند ہو گئین اور ہر شخص پر حالت بیخودی مستولی ہو گئی سب کے سب نے پیشانی زمین پر رکھدی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا کا مضمون حسب حال تھا وہ حالت بیخودی دو گھڑی تک تھی بادشاہ و گدا سب زیارت و اعجاز سے افتخار حاصل کئے پھر اعجاز در اعجاز یہہ ہوا کہ اوس خوشبو سے جو ابتدا مین ظاہر ہوی تھی لوگون کے کپڑے اسقدر مشکبو و معطر ہو گئے کہ تین چار بار دہوبی کے ہاتھ سے دہولائے پر بھی وہ خوشبو اون کپڑون سے نہ گئی اللھم صل وسلم علیہ عطر اللھم قبرہ الکریم ٭ بعد فیہ سندی من صلوٰۃ و تسلیم اس روایت کو بعض ثقہ دوسرے طریق سے ذکر کئے ہین جو شبہ ہے کہ سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ مین چند حضرات اولیاء عصر ہر روز آثار مقدس کی زیارت کے لئے جمع ہو کے صلوٰۃ و سلام و تہلیل و تسبیح مین مشغول ہوتے موی مبارک خود بخودی سے باہر ظہور فرما کر جلوہ گر ہوتے اور یہہ حضرات ذوق و لذت حاصل کرتے غرض اون بزرگوارون کا ہمیشہ یہی معمول تھا سلطان محمد عادلشاہ نے بکمال آرزو اون حضرات

مقدس سے عرض کی کہ آپ بزرگوں کو ہر وقت موی شریف کی زیارت وحضور وقرب و
مصاحبت حاصل ہے بندہ امید وار ہے کہ آپ کے وسیلے اور تائید سے موی مقدس کی زیارت
ومشاہدہ سے مشرف ہو کے افتخار وسعادت دارین حاصل کروں ان حضرات نے بادشاہ کی
التجا قبول کی اور فرمایا کہ جس روز ہم حجرۂ خاص میں مشغول بہ زیارت ہوں اور ذکر تسبیح وتحمید
وتمجید ودرود وسلام میں مشغول ہوں اور درود وتسبیح کی آواز بلند ہو اوسوقت تم آجاؤ اور
شرف زیارت سے مشرف ہو جاؤ کہتے ہیں کہ ایک روز ان بزرگواروں کا زمرۂ شریفہ محمل
آثار مبارکہ میں جمع ہو کر حجرۂ خاص میں داخل ہوا اور حلقہ باندھکے ذکر ودرود وثنا میں
مشغول ہوا اور خادم آثار شریفہ کو فرمایا کہ صندوق مبارک کھول کے حسب عادت نلی مقدس
باہر نکالو اور خادم نے عادتی آداب کے ساتھ صندوق کھول کے نلی مبارک نکال کے طبق میں
رکھدیا اہل حلقہ درود وسلام اور تسبیح وتکبیر میں مشغول تھے کہ یکایک موی مقدس نلی کے اندر سے
باہر ظہور فرما کر کمال روشنی کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے حضرات ممدوح کے آوازیں جوش وذوق
وشوق میں بلند ہوئیں سلطان محمد عادل شاہ نے جو ان حضرات کے حکم کے بموجب طلبی میں حاضر
تھا حصول نعمت عظیم کا وقت جانکر جلدی کے ساتھ محل طلائی میں آیا اور دیکھا کہ موی مقدس
باہر ظہور کر کے طبق میں جلابخش دیدۂ بصیرت اور نور افزای مردمک اہل عقیدت ہیں بادشاہ
کے اندر آنے اور نظر کرنے کے ساتھ ہی موے معجزہ خو طبق میں تھے یا شعلۂ نور ہو کر شرقی
جانب کے دریچے سے باہر نکل کے بڑا محل طی فرما کر آسمان کے طرف تشریف لیگئے بزرگوار ان
اس سانحہ سے پریشان ہوگئے اور مراقبہ کے ذریعہ سے معلوم کئے کہ آج جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مرضی اقدس کے خلاف کام کیا گیا اور جو بات کہ لوازم ادب سے دور تھی
وقوع میں آئی پس آہ وزاری شروع کئے درگاہ ارحم الراحمین اور جناب رحمۃ للعالمین
میں عفو تقصیر کے لئے التجا کرنے لگے تو بمضمون العذر عند کرام الناس مقبول پھر وہ موی
مبارک آسمان پر سے اوتر کے جس راہ سے باہر گئے تھے اودہر سے ہی واپس ہو کر

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

اوسی دریچہ سے حجرۂ خاص مین ورود فرماکے سید السادات مجمع الکمالات غوث الخلائق حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ کی داڑہی سے جو اوسی راہ مین بیٹھے تھے مس کرتے ہوئے نَی کے اندر نزول فرمائے اوسوقت تمام حضرات ملکی صفات نہایت خوشی کے ساتھ شکر عطیہ ونعمت حق جل وعلا بجا لاکے خادم کو فرمائے کہ نَی کو صندوق مین داخل کرین کہتے ہین کہ تمام بزرگان جو اوسوقت حاضر تھے نَی مبارک پر مشک وعنبر سے مہر او ر نشان کئے اور صندوق مین رکھ کر مقفل کر دیئے پھر اوس روز سے نہ نَی کھولی گئی نہ زیارت ہوی منقول ہے کہ محل آثار مبارک مین دو موے شریف دو جدا جدا نَی مین تھے ایک موے مبارک کو جسکی صحت وثبوت کی زیادہ تر شہرت تھی بلورین نَی مین رکھے تھے اور دوسرے موے مبارک کو کہ وہ بھی صحیح اور مشہور ثبوت تھا دوسری نَی مین رکھے تھے جبکہ بادشاہ عالمگیر نے بیجاپور کا قلعہ فتح کیا تو سکندر عادل شاہ نے مغلوب ہو کر ملاقات کو جانے قصد کرکے اپنے ارکان واعیان سے کہا کہ عالمگیر اس ملک کا قابض ہوا ہے اب خاندان عادلشاہی کا پاس اور ہماری تعظیم وتوقیر نہین کریگا ایسی تدبیر بتلاؤ کہ ہماری توقیر ہو اور ہمارے ساتھ عزت اور حرمت سے ملاقات کرے اونہون نے یہہ صلاح بتلائی کہ صندوق آثار شریف سر پہ لیکے ملاقات کو جائین البتہ بادشاہ قدر دان عالمگیر صندوق مبارک کے اعزاز کے غرض سے تعظیم وتوقیر کریگا سکندر عادلشاہ اس رای کو صائب جانکر خادم آثار شریف کو بلاکے کہا کہ صندوق مبارک آثار قدمی اٹھوا لاؤ تا عالمگیر کو ہدیہ دیا جاسے خادم مرد دیرین دوانا تھا خیال کیا کہ یہہ بادشاہ ضعف طالعی اور کم سنی کے سبب اپنا تمام ملک وسلطنت ہاتھہ سے دیدیا اب چاہتا ہے کہ تبرک موے مبارک جسکی صحت واعجاز پر عرب وعجم متفق ہین اور اوسکے بزرگان کمال خواہش وآرزو کے ساتھ لکہو کھا روپیہ صرف کرکے جبس جوہر شریف کو حاصل کئے اور جو اس شہر کے لئے برکات کا باعث ہے ہاتہہ سے دیدے پس وہ موی مبارک کو تبدیل کر دیا یعنے جو موے مبارک کہ بلورین نَی مین تھا دوسری نَی مین رکھہ کر محل آثار مین چھوڑ

رکھا اور نقرئی نی مین تھا سو مبارک بلورین نی مین داخل کرکے سکندر عادل شاہ کے
تفویض کیا اوس نے نی مبارک اپنے سر پر اوٹھا لیکے قلعہ سے عالمگیر کے پاس گیا اخباریون نے
عالمگیر کو خبر دی کہ سکندر عادلشاہ نے آثار شریف حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سر پہ لیے آتا
ہے اوسکے ساتھ ہی بادشاہ نے کارپردازون کو حکم کیا کہ فی الفور خیمہ و خرگاہ سکندر کے راستہ
پر استادہ کرین اور حفاظ و ذاکران اور تمام عہدہ داران حاضر رہکر سکندر سے نی مبارک
لیکر اون خیمون مین رکھین اور عنبر و عود و اگر اور خوشبو کے دوسرے سب چیزین جلائین اور
تلاوت قرآن شریف اور درود و تسبیح مین مشغول رہین اوسی وقت فراش و آبدار و عود سوز
و امین و مشرف وغیرہ مقرر کئے گئے جب سکندر عادل شاہ اوس خیمہ کے قریب گیا تو موجب فرمان
بادشاہی نی آثار شریف اوس کے پاس سے لیکر خیمون مین کمال آداب کے ساتھ رکھے اور خدمت
بجا لائے آخر سکندر عادلشاہ اپنی تعظیم سے مایوس ہوکر عالمگیر کے پاس گیا عالمگیر بادشاہ وہ
موی مبارک دہلی روانہ کیا سماعت مین آیا کہ وہ موی مبارک وہان بھی نہین رہا زبدۃ الصلحا
متاخرین بقیۃ السلف متقدمین حضرت سید مصطفی بروم معروف بہ شاہ طاب ثراہ جو حضرت
والد ماجد کے اوستاد ہین اور محمد پور ارکاٹ کے طرف بطریق سیر گئے تھے علامہ زمان مولوی
امین الدین احمد خان سے نقل کرتے ہین کہ مولوی مذکور نے حکایت کی کہ عالمگیر بادشاہ نے
جو کچھ تبرکات بیجاپور سے حاصل ہوئے تھے دہلی روانہ کئے تھے وہ مسجد کاٹ مین حفاظت
رکھے تھے ایک روز مین اوس مقام پر حاضر تھا اور بہت سے لوگ جمع تھے دفعتاً ایک
بڑی آواز ہوکے مسجد کا چھت پھٹ گیا اور نور کا ایک شعلہ آسمان کے طرف چلے گیا ہم سب
لوگ حیران ہوکے کیفیت معلوم کرنے کے لئے مسجد کے اندر گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ صندوق
مبارک غائب ہوگیا ہے لوگ اوس کے تجسس و تلاش مین اطراف و اکناف مین پھیل گئے
اور دو تین کوس کے فاصلہ پر جنگل مین خالی صندوق ملا لوگ واپس آگئے واللہ اعلم و
علمہ اتم اور وہ موی مبارک جو محل آثار قدسی انوار مین موجود ہے اوسکی بھی چند بار زیارت

ہوی ہے چنانچہ معمور خان ناظم بیجاپور نے عالمگیر بادشاہ کے اجازت سے عارف خدا آگاہ حضرت شاہ مصطفےٰ قادری کو جو ایک واسطے سے سید السادات قطب الخلایق حضرت شاہ مرتضیٰ قادری کے خلیفے ہوتے ہین ہمراہ لیکر مُئی مبارک کی زیارت کی بعد اسکے ثناء اللہ خان نے اپنی صوبہ داری کے زمانہ مین قطب الافراد اعتصام الامجاد حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کے پوتے اور جانشین حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کے حضور مین مُئی مبارک نکال کے شرف زیارت سے افتخار حاصل کیا پھر محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد مین سنہ ایکہزار ایک سو بیالیس ہجری مین قاضی اور سید عبد اللہ مقبل کو نواب آصفجاہ کا حکم ہوا کہ محل آثار شریف کے موجودات دیکھین مذکور عہدہ داران اوس زمانہ کے تمام مشایخین اور اکابرون کو جمع کرکے صندوق مین سے مُئی مبارک نکال کے زیارت سے مشرف ہوئے اوسوقت سے آج تک پھر کسی کو مُئی مبارک کی زیارت نصیب نہ ہوئی لیکن اون تینون زیارتون مین جو اوپر مذکور ہوئین اوس مُئی سے موی مقدس باہر ظہور نہین فرمائے فقط مُئی کی باہر سے زیارت کئے نقل ہے کہ عالمگیر کے طرف سے کوئی سید صاحب خدمت صوبہ داری بیجاپور پر مقرر ہوئے تھے محل آثار شریف مین پنجشنبہ کے روز اور دوسرے ایام متبرکہ مین زایرون کا اژدحام اور تمام ساکنان شہر کی آمد و رفت کی کثرت جو ہوتی ہے اور اپنے سیادت و امارت کے غرور مین بیباکانہ اور بے ادبانہ زبان پر لائے کہ یہہ لوگ بال رسول کے اسقدر آداب بجالاتے ہین اور لوازم عقیدت و خدمت ظاہر کرتے ہین اور کمال اعتقاد و ادب کے ساتھ زیارت کرتے ہین اور تبرک گردانتے ہین لیکن ہماری جو آل رسول ہین کچھہ بھی تعظیم و توقیر کا لحاظ نہین رکھتے اس گستاخانہ کلمے کے زبان سے نکلنے کے ساتھہ ہی اونکو مرض حبس ہوگیا یعنی پیشاب بند ہوگیا اور چند ساعت مین تڑپ کے مرگئے اسیواسطے

بہر گستاخی کسوف آفتاب … شد عزازیل از جرأت رد باب
از ادب معصوم و پاک آمد ملک … وز ادب پر نور گشت این فلک

ذکر اولیاے متقدمین بیجاپور قدس اللہ اسرارہم

Mohammad Hanif Fazli Naqarchi

ذکر حضرت حاجی رومی قدس سرہ ۔ آپ بیجاپور کے بزرگوارون مین بہت قدیم ہین جس زمانے مین کہ دکن محض کفرستان تھا اور یہان کے باشندے فقط ہنود اور حاکم راجگان تھے بتون کی پرستش کے سواے ملت دین حقہ اور پاس اسلام کی پرتو نہین پڑی تھی پہلے آپ ہی ہین جو بیجاپور تشریف لائے اور وہین قیام فرمائے آپ کے ورود فیض آمود کی برکت سے تاریکی کفر دور ہوی اسلام کی روشنی چمکی رفتہ رفتہ اسلام کا غلبہ اس درجہ کو پہونچا کہ رسوم ضلالت وبدعت کے جگہہ ضوابط شرعی وقوانین دین متین مثل اذان ونماز اور تمام احکام اسلامی ہر جگہہ اور ہر طرف رواج پائے کافرون کے بتخانے غازیان اسلام ومجاہدان نیک فرجام کے گھوڑون کی ٹاپون سے خاک در خاک ہوگئے اور بیجاپور بادشاہان دیندار کا دار السلطنت ہوا بڑے بڑے علما وصلحا کا مسکن اور اولیای جلیل القدر کا مورد ہوا نقل ہے جس زمانے مین کہ حضرت حاجی رومی قدس سرہ اپنے چند خادمون کے ساتھہ بیجاپور تشریف لائے تو یہان ہنود کی حکومت تھی حضرت کو آبادی کے اندر ٹھہرنے کے لئے جگہہ نہین دئے آپ شہر کے باہر آبادی کے قریب قیام فرمائے کفار از روی تعصب مذہبی آپ کے خدام کے درپی ہوکے ہر طرح سے رنج وایذا پہونچانے لگے اونہون نے اوس قوم ناہنجار کے جور وظلم پر صبر کیا اور سب طرح کی تکلیفین اوٹھائین ہنود نے دیکھا کہ مسلمانان سب کچھہ سختیان اوٹھا لیتے ہین مگر جگہہ چھوڑتے نہین زیادہ تر سختی پر آمادہ ہوئے شہر اور اطراف واکناف مین تاکید کئے کہ کوئی شخص مسلمانون کے ساتھہ اخلاق سے پیش نہ آئے اور اون کے ہاتھہ غلہ اور دوسرے ضروریات کی خرید وفروخت کا معاملہ نہ کرے تا قوت کے نہ ملنے سے اس مقام سے خود ہی نکلجائین پس سب کے سب ان سے معاملت موقوف کردئے اہل اسلام پر تین روز برابر فاقہ مین گذرے تو تنگ آکر حضرت ممدوح کی خدمت مین عرض کی کہ ہم نے تین روز سے فاقہ کشی کی اب جان بلب ہوگئے ہین اسپر بھوک کی برداشت نہین کرسکتے ہین اوس وقت اتفاقاً ایک فربہ گائے جسکی وہان کا راجہ پرستش کرتا تھا وہان پہونچی اور آپکی نظر اوسپر پڑی تو خدام کو حکم فرمایا کہ اوس گائے کو ذبح کرکے اپنی قوت کرلو لیکن اوسکا چمڑا اور سر اور پانون اٹھا رکھو

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

خدام نے جو تین روز سے فاقہ کشی کی اور بھوک کے غلبہ سے بیقرار ہو گئے تھے یہ فربہ گای دیکھی اور
اوسکے ذبح کے لئے اپنے شیخ کا حکم بھی پایا تو ذبح کرکے حکم کے مطابق اوسکا چمڑا اور سر اور پاؤن اوٹھا
رکھے اور باقی گوشت وغیرہ ناشتہ کر گئے شام کو جو راجہ کی پرستش کا وقت تھا گای کو ڈھونڈھنے
لگے تو کہین نہین ملی آخر اطراف کے دیہات مین اور جنگلون مین تلاش کے لئے لوگ دوڑے آخر
ناکام واپس ہوئے دوسرے روز بالکل حیران و پریشان ہو کر خیال کئے کہ سوای ان مسلمانون کے
جو ہمارے جور و ظلم سہتے ہیں اور تین روز بھوکے رہے دوسرا کون ہے کہ گای ہضم کر جائے غلبہ
ہے کہ یہی جماعت ذبح کر دی ہو گی چاہئے کہ اون سے پوچھکر انپر سختی کرکے اہنین یہانسے نکالدین پس
اس رای پر سب متفق ہو کے حضرت کے خدام کے پاس آکر دریافت کئے اقسام سے ایذا دینے اور
سختی سے پیش آنے لگے خدام نے اون سے انکار کرکے حضرت کے خدمت مین گذارش کی حضرت نے
اوس قوم اشرار کو اپنے حضور مین طلب کرکے فرمایا کہ تم بدین قوم نے اس مسلمانون کی جماعت
پر قوت و غذا اور خرید و فروخت کے ابواب بند کر دئے بیچارے پریشان ہو کر تمہاری گائ
کاٹ کے کہا گئے اب مین وہ گائ تم کو دیدیتا ہون بشرطیکہ پھر تم انکو کسی طرح سے ایذا نہ دین
اوس قوم نے آپ کے کہے مطابق عہد کیا پھر آپ نے خدام کو اشارہ کیا کہ پوست اور سر
اور پاؤن جو امانت رکھے ہین حاضر کرین وہ حاضر کئے حضرت نے اوس چمڑیکو بچھا کے سر اور پاؤن
کو اونکے برابر موقع پر رکھکر لکڑی سے مار کے فرمایا کہ اوٹھہ پھر یکایک گائ آواز کرتی ہوی اوٹھی
اور چلدی کفار اس کرامت سے متحیر ہوے اور آداب بجا لاکر اپنے گھرون کو چلے گئے اور پھر کبھی اپنے
اقرار سے تجاوز نہین کئے مروی ہے کہ آپ مرید ہین حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے جو شیخ
طریقت ہین حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے اور زبان زد خلایق ہے کہ آپکی تاریخ آفتاب ۵۵۵
لاولد ہے جو مذکور روایت سے مطابقت رکھتی ہے بعض ثقہ لوگ سے سننے مین آیا کہ حضرت حاجی روز
و حاجی مکی و حاجی سیف الملک و شیخ صلاح الدین قدس اللہ اسرارہم جو ہر ایک اہنین سے مشہور آفاق
و معدن خوارق و کرامات ہین باتکید برادری طریقت رکھتے ہین اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیا

قدس اللہ سرہ العزیز کے خلفا سے ہین واللہ اعلم اور آپ کا اصل اسم مبارک معلوم نہوا اور اوس محضر
مین جو آپکی اولاد کے پاس ہے اور اوس پر معتبر مشایخین کی مہرین ثبت ہین لکھا ہے کہ موضع بیلاد واقع
پرگنہ کرنجگی آپکی اولاد کی معاش اور آپکے عرس شریف کے اخراجات کے لئے محمد عادل شاہ کلان سے
مقرر ہوا تھا اور اوس موضع مین آپ کے اولاد اور مریدون اور طالبون سے پانچہزار آدمی
مدفون ہین اور محمد کام بخش شہزادۂ عالمگیر نے حضرت حاجی رومی قدس اللہ سرہ کے روضہ پر آنکے
زیارت سے شرف حاصل کیا آپ کے عرس کی تاریخ بائیسوین ذیحجہ ہے روضہ مبارک آپ کا حصار
کے اندر شاہ پیٹھ مین قلعہ ارک کی خندق کے متصل جانب شمال واقع ہے اور حاجی مکی قدس سرہ کی
درگاہ بیجاپور کے مغرب طرف تکوٹہ کے باہر مشہور ہے اور تکوٹہ بیجاپور سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے
اور روضہ حاجی سیف الملک قدس سرہ بیجاپور کے مشرق طرف موضع خیشدرہ مین ہے جو دریاے
بھیمرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے اور حضرت شیخ صلاح الدین قدس سرہ کا مقبرہ پونہ مین مشہور
و معروف ہے **مترجم** تحقیقات سے معلوم ہوا کہ حضرت حاجی رومی قدس سرہ کے اولاد باقی نہین۔

ذکر حضرت شیخ نصیر الدین نصر اللہ ولی قدس سرہ آپ بیجاپور کے قدیم مشایخین اور اولیاے بزرگ
سے ہین اور سلطان الواصلین زبدۃ العارفین حریقۃ المحبت حضرت شیخ فرید الدین مسعود اجودھنی
ملقب بہ شکر گنج قدس اللہ سرہ کے بڑے فرزند اور خلیفے ہین قطب وقت غوث زمان تھے فقر و
ریاضت اور توکل و قناعت مین اپنے زمانہ کے لوگ پر سبقت لیگئے تھے رات دن مستغرق بحق
رہتے تھے دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش تھے آپ حالات شریفہ اور کرامات عالیہ رکھتے ہین۔
نقل ہے کہ پیر نصر اللہ ولی قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کی موجودگی مین خویش و اقارب گھر بار
کو چھوڑ کے حرمین شریفین کو گئے حج اور زیارت شریف سے مشرف ہونیکے بعد خطہ دکن کو تشریف
لاکر بلدۂ بیجاپور مین جسکو اوسوقت قصبۂ بیجاپور کہتے تھے قیام فرماے طالبون اور مستفیضون کے
ارشاد و ہدایت مین مشغول ہوئے آپ کے فیض تربیت سے بہت سے لوگ واصلان حق
و صاحب کشف و کرامت ہوئے آپکی تشریف آوری کی برکت سے عرصۂ قلیل مین ملک دکن

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

سلاطین اسلام کا تخت گاہ ہوا اور بعد اسکے قصبہ بیجاپور بھی بڑا شہر اور پادشاہان اسلام کا دار السلطنت
ہوا اور اسقدر اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے ورود کا محل اور فضلا و صلحا کا مولد ہوا کہ رشک بلاد
دکن ہوا نقل ہے کہ آپ نے ابتدا مین قطب العالمین غوث العارفین شیخ الاقطاب فرید الاحباب
حضرت قطب الملة والدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ ونفعنا برکاتہ کے قبر شریف سے از کمال
اعتقاد و رسوخ جو آپ کے ساتھ مناسبت کی تھی آپ کے والد بزرگوار حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس
اللہ سرہ العزیز نے یہہ کیفیت سنکے ارشاد فرمایا جان بابا لوازم ارشاد و شرائط تربیت سے ایک شیخ کی
حیات جسمانی دنیوی ہے تم کیون اون کاملون مین سے جو ہمارے پیر کا دامن پکڑے ہین اور قید
حیات سے ہین کسی ایک کا دامن نہین پکڑتے تا جلد مقصد کو پہونچین اس ارشاد کے بموجب آپ نے
اپنے والد بزرگوار حضرت شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز کے فیض تربیت حاصل کیا کہتے ہین جسکو سید السادات
غوث العشاق ملاذ المحبین اعتصام الطالبین بندہ نواز گیسو دراز حضرت سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز
دہلی سے دکن تشریف لائے تو بیجاپور پہونچے اور حضرت شیخ نصر اللہ ولی قدس اللہ سرہ کی قبر شریف کی
زیارت کیے اور وہ مکان جسمین کہ حضرت خواجہ نے حضرت شیخ کی زیارت کے بعد دو ایک لمحہ تک
تشریف رکھے (دکھی) تھے اب تک موجود ہے اور حضرت شیخ کی قبر شریف کے مغربی جانب واقع ہے۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِبَرَكَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ آپکا عرس شریف رجب کی چوبیس کو ہے
اور مزار شریف شہر پناہ کے اندر دروازہ شاپور کے متصل مغربی سمت مین واقع ہے اور
مرقد شریف پر ایک چھوٹی سی گنبد تعمیر کیگئی ہے اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اور باعث برکت جانتے
ہین اور حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ جو اپنے وقت کے بڑے مشایخین سے تھے اور جنکا ذکر
جناب حضرت شاہ ہاشم حسنی العلوی قدس اللہ سرہ کے خلفا کے احوال مین آئیگا حضرت شیخ نصر اللہ قدس
سرہ کے قبہ کے قریب مشرقی جانب آسودہ ہین آپ کے مرقد پر بھی مذکور قبہ کے مانند ایک قبہ بنایا
گیا ہے اور سکندر عادل شاہ والی بیجاپور جس سے سلسلہ عادلشاہی ختم ہوا حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ
کا مرید تھا اور آپ ہی کے مزار کے پائین مین مدفون ہے۔

حضرت پیر میٹھے قدس سرہٗ آپ بیجاپور کے قدیم اور مشہور اہل کرامات سے ہین جس زمانہ مین کہ ہنود کا غلبہ ہے اور یہہ لوگ سوای بت پرستون کے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت پیغمبر خدا کی رسالت سے خبر نہین رکھتے تھے اور اپنے قرار دیئے ہوئے معبود موہوم کے سوائے خالق زمین و آسمان کو جو عالم کا پروردگار ہے اور ضد و شریک سے پاک ہے نہین جانتے تھے اوسوقت آپ تشریف لائے اور یہین سکونت اختیار کیئے اور گمراہون کی رہبری کرنے اور دین و ایمان کے طرف کافرون کے دلون کو کھینچنے اور کلمہ توحید تلقین کرنے لگے پہر بعد چند سال کے گذرنیکے ملک دکن ترویج اسلام اور غلبہ مسلمانان کے باعث فخر حاصل کیا اور ہنود کا زور بالیسا ٹوٹا کہ برابر زمین کے ہوگئے بیشک ایسے بزرگون کو ایسے کفرستان مین لانے مین حکمت الٰہی یہی ہے کہ انکے تشریف آوری کی برکت سے کفر کی سخت زمین مین دین و اسلام کا نشان نصب ہو اور دین پاک محمدی کا ڈنکا بجے حضرت پیر میٹھے قدس سرہ رجب کی گیارہوین کو روضہ جنان کے طرف سدہارے آپکا مرقد شریف شہر پناہ کے باہر مشرق کیجانب فتحپور مین واقع ہے اور حاجتمندون کے حصول مقاصد کے بارہ مین بڑے تاثیر رکھتا ہے۔

مترجم آپکی اولاد کوئی نہین ہے لیکن گورنمنٹ انگریزی سے اب کے عرس شریف کے لئے سالانہ ایک روپیہ فتحپور والے سید یوسف صاحب کے ہاتھ دیا جاتا ہے اور انہون آپکا سالانہ فاتحہ کرتے ہین۔

حضرت پیر جمنا قدس سرہٗ آپ بھی یہان کے قدیم بزرگون سے ہین آپکی تشریف آوری بھی اوسی زمانہ مین ہوی جبکہ ہنوز دکن مین اسلام کا ظہور نہین ہوا تھا اور فقط کفرستان تھا ہر کہین بت پرستی کا زور و شور تھا آپ کو اکثر کفار کے ساتھ جہاد کا اتفاق ہوا آخر بمصداق اِذَا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ بیجاپور کی سرزمین چند روز مین کفر و بت پرستی کی کثافت سے پاک ہوی اور دارالاسلام و معدن اولیا ہوگئی اور بزرگان دین کی تشریف آوری گویا باتشیر ظہور صبح اسلام ہوی مزار شریف شہر پناہ کے اندر نواب مصطفٰے خان وزیر سلطان محمد عادلشاہ کی حویلی کے قریب مشرق کے طرف واقع ہے عرس شریف رمضان کی ستائیسوین کو ہوتا ہے اور آپ کے پائین مین چند مزارات آپکے ہمراہیون اور

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

رفیقون کے ہین جو آپ کے ساتھ کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ **مترجم**

آپکی اولاد سے کوئی نہین ہے لیکن نواب مصطفےٰ خان کے اولاد سے نواب زین العابدین خان سالانہ عرس کرتے ہین۔

ذکر حضرت پیر معبری کہنڈایت قدس سرہٗ آپ کا اسم مبارک شیخ محمد ہے آپ یہان کے قدیم بزرگوار ن سے ہین آپکی بزرگی اور زہد و تقویٰ اور کرامات تعریف و توصیف کے محتاج نہین آپ ظاہری اور باطنی علوم و کمالات کے جامع تہے فقر و ریاضت اور توکل و قناعت کے رستہ پر مردانہ وار قدم رکھے تھے اور رات دن حق کی یاد و شہود مین مستغرق رہتے تھے آپ کی رہنمائی اور فیض تربیت سے بہت سے طالبان حق ظاہری اور باطنی کمال حاصل کئے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین یہان رایلون کی حکومت تھی آپ تشریف لاکر اوس قوم سے جہاد کئے اور اپنے لوہے کے کہنڈے سے بہت سے بڑے بڑے رایلون کے سر اور گردن توڑ دئیے اور بہت سے مشرکان جنکے حصے مین ازروی ارادۂ الٰہی ہدایت اور سعادت تہی آپکے دست مبارک پر کفر و ضلالت سے توبہ کرکے شرف اسلام حاصل کئے ایک گروہ آپ کے فرزندون اور رفیقون کا مشرکون کے ہاتھ سے شربت شہادت پیا چنانچہ قلعۂ ارک مین گنج شہیدان موجود ہے آپ کا مرقد مبارک بھی قلعہ ارک کے اندر ہے مزار شریف کے اوپر لکڑی کا چھت بنایا گیا ہے روضۂ مبارک کے متصل ابراہیم عادل شاہ جگت گرو نے ایک محل بنایا آپ معبری مشہور ہونیکا سبب معلوم نہ ہوا حسب ظاہر یہ پایا جاتا ہے کہ معبر آپکی پیدائش اور سکونت کی جگہہ ہو معبر اور دہور سمندر دریا ے شور کے کنارے دو مشہور بندر ہین جو سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ دہلی کے زمانے مین یعنے سنہ سات سو دس ہجری مین لشکر اسلام کے قبضہ مین آئے بہت سا دفینہ و خزینہ مثل روپے سونے کے مسلمانون کے ہاتھ آیا اور اسلام کا غلبہ ہوا بعض لوگ اور توجیہ کرتے ہین کہ اصل لفظ جہبیلے ہے دکہنی مین جس کے معنے بڑے پہلوان کے ہین اور آپ کی قوت و شجاعت ایسی تھی کہ سوا من لوہے کا قبضہ ہاتھ مین رکھتے تھے اس لئے آپ کے زور و قوت کی تعریف مین آپ کو جہبیلے کہتے تہے لیکن زبان کے تغیر سے معبری ہوگیا۔

آپکا عرس رجب کی اکیسوین تاریخ کو ہوتا ہے اور آپکے روضہ مین آپکے بہت سے عزا و اقارب مدفون ہین حضرت موصوف کا تصرف اب تک جاری ہے چنانچہ حال ہین باوئیس سال کے آگے محمد حسن فرزند شیخ محمد بخش بیجاپوری نے جو آپکا روضہ مبارک کا تعمیر کیا مزار شریف کے اطراف مین پتھر کی دیوار کا احاطہ کیا اور اسکا پایہ ڈالتے وقت مزار مبارک کے پاس ہے سوا ایک جھاڑ کی جڑ مرقد معلا کے پائین کے طرف مشرقی و جنوبی سمت مین حائل تھی اوسکو کاٹ دئے بمجرد کاٹنے کے اوس سے خون کا فوارہ جاری ہوا یہ عجیب قصہ اس شہر کے خاص و عام مین مشہور ہے۔ تتمہ آپ کی اولاد موجود ہے چنانچہ ان سے عبداللہ صاحب و گیسو دراز صاحب ... موجود ہین اور موضع ... تعلقہ اندی علاقہ بیجاپور آپ کے عود و گل کے مصارف کے لئے بادشاہان بیجاپور کی چھوڑے ہے۔

ذکر حضرت پیر مقصود قدس سرہٗ آپ بھی یہان کے قدیم بزرگون سے ہین اور اوس جماعت سے ہین جو یہان اسلام کا ظہور ہونے کے پیشتر تشریف لائی اور اوسوقت یہان فقط کفرستان تھا سوای بت پرستی کے دین حق سے کوئی واقف نہ تھا ان بزرگون کے تشریف آوری کے برکات سے کفر و ضلالت کے رسوم مین زوال آگیا رواج دین اسلام ترقی پایا اور بتدریج اہل اسلام کی کثرت ہوئی مرقد آپ کا شہر پناہ کے اندر اللہ پور کے دروازہ کے متصل واقع ہے اور تاریخ عرس رمضان کی چھٹوین ہے۔ سوای ان حضرات کے اور چند بزرگوار بھی ہین یعنے پیر جعفر ابراہیم اور پیر شہید بولے اور پیر بالے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین انکی بھی تشریف آوری اوسی زمانہ مین کچھہ آگے پیچھے ہوی ہے اور ان کے مزارین بھی مشہور ہین۔

ذکر حضرت شیخ ابراہیم سنگانے قدس سرہٗ آپ یہان کے قدیم اور بڑے مشایخین سے ہین بزرگ حالات اور بلند مقامات رکھتے تھے تقوی و عبادت مجاہدہ و ریاضت کو انتہای مرتبہ تک پہونچاے تھے فقر و درویشی کے ذایقہ سے پورا حصہ حاصل کرکے خلق کے معتقد ہوے شیخ الشیوخ حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ اپنی کتاب انساب مین آپکی تعریف مین اوہم ثانی لکھے ہین اور اطوار الابرار مین فرماتے ہین کہ اونہون

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

ابتدائے حال میں روزگار کے کام اور دنیوی اشغال میں مشغول تھے بعد اوسکو ترک کر کے
صلاح و پرہیزگاری کا طریق اختیار کئے اور ریاضت میں کوشش کرنے لگے اور شہر دولتاباد
میں سید السادات حضرت سید علاء الدین خوندمیر حسینی جیوری قدس سرہ کی جو اکابر اولیائی
دہلی سے تھے اور حضرت گنج العلوم قدس سرہ کے پیر طریقت تھے خدمت میں پہونچکر ظاہری
اور باطنی فائدے حاصل کئے اور شیخ الکبیر حضرت شیخ شمس الدین لامعالی قدس سرہ جو اوس
وقت کے بزرگوں سے تھے صحبت سے بھی تبرک اور نعمت پائے اور سید العارفین حضرت
شیخ منہاج الدین تمیمی الانصاری قدس سرہ سے جو قطب وقت اور خلفای حضرت سید خوندمیر
علاء الدین جیوری قدس سرہ سے تھے اور اونکا مزار احسناباد گلبرگہ میں ہے برکتیں حاصل
کیں اور حضرت شیخ العالم گنج العلم قدس سرہ سے بھی صحبت رکھتے تھے اور استفادہ حاصل کئے
حضرت شیخ شمس الدین قدس سرہ کے احوال میں مصنف اطوار الابرار نے لکھا ہے کہ آپ
چلنے سے عاجز ہو گئے تھے اور کھڑے نہیں رہ سکتے تھے لیکن آپ سے جمعہ اور جماعت نہیں
فوت ہوتی جمعہ میں خدام آپکو پالکی میں بٹھا کر اپنے کاندھوں پر لیجاتے تھے انتہی حضرت شیخ
ابراہیم سکانے قدس سرہ دولتاباد سے نکل کے بیجاپور تشریف لائے اور چودھویں محرم
۷۵۳ھ سات سو ترپن ہجری کو جوار رحمت الہی میں پہونچے مرقد شریف آپکا بیجاپور میں شہر
پناہ کے باہر بہمنی ہلی کے دروازہ کے طرف شمالی قبرستان میں ہے اور آپکے دونوں
خلف رشید یعنی حضرت شیخ سعد الدین اور حضرت شیخ صدر الدین قدس اللہ اسرارہما جو بزرگان
دین سے تھے اپنے والد بزرگوار کے پاس شمالی مقابر میں مقبور ہیں نقل ہے کہ عملداری عادلشاہ
کلاں کے زمانہ میں ایک رافضی کا مکان حضرت شیخ سکانے قدس سرہ کے روضہ متبرکہ کے
قریب میں واقع تھا سو اوس نے چاہا کہ آپکے روضہ و زیارتگاہ کو توڑ کے دور کرے حضرت
کی جلالت سے اوس وقت تک دو سو چند سال گذرے تھے غرض تابوت و لاش مبارک کو بیجاپور
سے لیجا کے یہاں سے دو کوس کے فاصلہ پر موضع الکہیرہ میں دفن کئے اب آپکی زیارتگاہ

Mohammad Hanif Razvi Nagachi

موضع الکہیر مین ہے۔

ذکر حضرت شیخ عبداللہ العرفی قدس سرہ کنیت آپکی ابو القاسم ہے اور مولد آپ کا دیہ بفتح دال و سکون یا ہے یہ دریای بہیرہ کے کنارہ پر جنوبی سمت مین ایک موضع ہے آپ عالم و عامل اور اہل دل اور صالح پرہیزگار اور صاحب اوراد و اذکار تھے ۷۰۳ھ سات سو تہتر ہجری مین بیجاپور تشریف لاکر یہین قیام فرمایا اور حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ سے بیعت و خلافت سے مشرف ہوکے کمالات ظاہری و باطنی حاصل کئے اور رجب کی سترہوین ۷۹۰ھ سات سو ترانوے ہجری کو وفات پائی۔

ذکر حضرت شیخ المشیوخ ابو العلی عین الدین گنج العلم جنیدی قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا جناب ہمایون بھی بلدہ بیجاپور کے قدیم بزرگون اور جلیل القدر اولیاء اللہ اور مشہور مشائخین سے ہے علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے شریعت کی سیدھی راستی اور مشائخین کے طریق پر قدم راسخ اور ہمت استوار رکھتے تھے طریقت و مشیخت مین اہل زمانہ کے پیشوا اور عالم کے شیخ اور اپنے وقت کے قطب تھے بلند مقامات اور کامل معاملات اور شریف حالات رکھتے تھے آپ سے بارہا عجیب کرامتین ظاہر ہوئین سلطان علاء الدین حسن کانگو بہمنی طبقہ بہمنیان کا پہلا بادشاہ حضرت ممدوح کے زمانہ مین تخت نشین ہوا اور اسکے سلسلے سے پانچ شخص حضرت کے روبرو گذرے اوسوقت کے بادشاہان و رؤسا و امرا آپ سے کمال اعتقاد و ارادت رکھتے تھے اور آپ اوسوقت کے اکثر اولیاء اور اہل کمال سے ملاقات کیئے اور ان کی صحبت مین رہے بڑے بڑے علما و فضلا آپ کے ساتھ نسبت شاگردی و صحبت حاصل کرنیکے خواہان تھے علم دین اور دوسرے علوم متداولہ مین آپکی بہت سی نافع اور مفید تصنیفین ہین کہتے ہین کہ آپ کے کل تصنیفات ایک سو بتیس ۱۳۲ ہین آپ سید الاقطاب شیخ الاحباب رئیس العشاق حضرات خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اوستاد ہونیکی روایت حد تواتر کے قریب پہونچی ہے اور قطب المشیوخ حضرت شاہ زین الحق و دلتا بادی قدس اللہ سرہ کے

والد بزرگوار حضرت شیخ حسین قدس سرہ آپ کے شاگردون اور مسترشدون سے ہین بہت سے بزرگان اور اولیاء اللہ اور اہل کمال آپ کے خلفا اور شاگردون سے ہین منجملہ سید السادات حضرت سید خوند میر علاء الدین حسینی جیوری قدس اللہ سرہ جو اوس وقت کے قطب مدار اور مرشد کامل تھے اور حضرت دہلی کے اکابر سے تھے حضرت گنج العلم قدس سرہ کے پیر طریقت اور استاد شریعت و معرفت اور مربی مجاز و حقیقت ہین اور حضرت شیخ شمس الدین محمد لامعانی قدس اللہ سرہ جو اپنے زمانہ کے پیشوا اور کامل بزرگ تھے اور قطب الاولیا غوث العرفا حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہ کو اپنی کم سنی مین دیکھے اور فیض حاصل کئے تھے اور جو حضرت شیخ صدر الدین قدس سرہ کی صحبت مین تھے اور فیض حاصل کئے تھے حضرت گنج العلم کے اوستاد اور مربی و شیخ صحبت ہین اور سید الاولیا سید العارفین حضرت شیخ منہاج الدین تمیمی الانصاری کی احمد آبادی بھی حضرت کے ساتھ توجہ مربیانہ ملحوظ رکھتے تھے حضرت گنج العلم قدس سرہ کا تولد نئے شہر مین جو دہلی کے مشرقی جانب ہے ۷۰۶ھ سات سو چھ ہجری مین ہوا آپ وہان سے ہجرت کر کے دہلی و جاجپور و گجرات طے کر کے ہر جای پر علمی فواید حاصل کرتے ہوئے دولتاباد پہونچے یہ شہر اوس وقت سلطان محمد تغلق کا دار الخلافت تھا سلطان مذکور دار السلطنت دہلی کو خالی اور ویران کر کے دہلی کے تمام اکابر و شیوخ کو وہان لایا تھا غرض وہان آپ حضرت سید خوند میر علاء الدین حسینی جیوری قدس سرہ سے بیعت و خلافت اور نعمت مجاز و حقیقت سے سرفراز ہوئے اور ۷۳۷ھ سات سو سینتیس ہجری مین عینا باد سگر کو تشریف لائے اور بعد ایک زمانہ دراز کے یعنی ۷۷۳ھ سات سو تہتر ہجری مین بیجاپور تشریف لا کر وہان کے باشندگون کے دلون کے آئینہ سے ظلمت و ضلالت کا زنگ دور کئے اور طالبان حق کی تکمیل مین مشغول ہوئے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ملفوظ مین لکھا ہی کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ حضرت شیخ عین الدین قدس سرہ کے حالات و کرامات اسطرح بیان فرماتے تھے کہ سننے والے کو گمان ہوتا تھا کہ شاید آپ ہمسایہ تھے اسلئے اس تحقیق کے ساتھ فرماتے ہین لیکن آپ کبھی اونکی زیارت کو تک نہین گئے اور

کسی دوسری جگہہ بھی تشریف فرمانہ ہوے نقل ہے کہ حضرت گنج العلم قدس سرہ نے اپنے تصرف کامل سے شب تحت الشعاع یعنی اماوس کی رات پہلے شب مین چاند کو طلب فرمایا تو وہ حاضر ہوا اور تمام خاص وعام چاند کو اسی روشنی کے ساتھہ ان آنکھون سے دیکھے حکما کے قول سے نور ماہتاب نور آفتاب کا عکس ہے جب ماہتاب آئینہ کے مانند آفتاب کے مقابل ہوتا ہے اور اوسکے شعاع کے نیچے آتا ہے تو چاند کا نور اور روشنی بالکل باقی نہین رہتی حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ملفوظ شریف مین یہ بھی لکھا ہے کہ ایک روز حضرت مولانا قدس سرہ حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ کی زیارت اور اونکے سجادہ حضرت شیخ مصطفے قدس سرہ کی ملاقات کے قصد سے تشریف فرما ہوکر پہلے اوس مسجد مین جسمین کہ شیخ العالم قدس سرہ اپنی حیات مین اکثر اوقات نماز تہجد پڑہا کرتے تھے دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کئے بعد اوسکے روضۂ مبارک مین جاکر فاتحہ پڑہکے بہت وقت تک گنبذ مبارک مین بیٹھے رہے اوسوقت حضرت مولانا قدس سرہ کے دست مبارک مین کتاب خاتمہ تھی فرمائے کہ اس کتاب مین لکھتے ہین کہ اپنے پیر ومرشد اور حضرت پیغمبر علیہ السلام اور اللہ تعالی کے درمیان مین کچھ بھی فرق نہ کرے اور ایک جانے اور چاہے کہ وہ مقام نکالے پھر فرمائے کہ بالفعل کہان نکلتا ہے اوسوقت حضرت شیخ عبد الفتاح حبیب اللہی قدس سرہ کے ہاتھ مین حضرت شیخ العالم قدس سرہ کی تصنیف سے ایک کتاب تھی جسکو اونہون کھولے تو یہہ بیت نکلی ؎

تا تو نہ رسی بشیخ باحق نہ رسی
زیرا کہ میان شیخ وحق نیست دوئی

پس شیخ عبد الفتاح قدس سرہ وہ شعر حضرت مولانا قدس سرہ کے روبرو پیش کیا تو آپ خوش وقت ہوکر وجد کئے اور فرمائے کہ آج شیخ عین الدین کے باطن سے ہماری فتوح یہی ہے اور اوسی ملفوظ مین مذکور ہے کہ شیخ مصطفے صاحب سجادہ شیخ العالم قدس سرہما حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے جناب مین نہایت رسوخ واعتقاد رکھتے تھے اسوجہ سے ایک شب حضرت مولانا قدس سرہ کے پاس مرید ہونے کے ارادہ سے آئے جب نزدیک پہونچے تو اونکو

زبان بند ہوگئی یا پنا قصد ظاہر نہ کرسکے اوسوقت حضرت مولانا قدس سرہ کے دست مبارک کے پشت پر ایک ستارہ روشن کے مانند دیکھے اور پوچھے کہ یہہ جو نظر آتا ہے کیا ہے حضرت مولانا نے فرمایا کہ تم دیکھے اور پھر کچھ نہ کہے اوسی شب حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہٗ خواب مین دیکھے کہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ شیخ مذکور کے بہ پہ جو خرقہ تھا اوسکے دونون کو لے پکڑکے فرماتے ہین کہ اگر تو جاتا ہے تو ہمارا خرقہ دیدے پس حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہ اپنے عقیدت و ارادت اوسی طرف درست رکھکر فرماتے تھے کہ مین حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے طالبون سے ہون کیونکہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ سے میری قبولیت ہوی حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہ اپنے شجرہ مین یون لکھتے ہین کہ مین ایام صغرسنی مین قاضی عبد اللطیف کے پاس جو عالم اور متقی تھے درس لیتا تھا ایک روز جانے مین دیر ہوی قاضی بے پروائی کئے اور درس کے طرف متوجہ نہ ہوئے مین آزردہ خاطر واپس ہوا اور قاضی قیلولہ کئے تو خواب مین دیکھے کہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ اونکو خطاب کرکے فرماتے ہین کہ ای قاضی ہمارا فرزند تیرے پاس طلب علم کے لئے آتا ہے اور تو بے پروائی کرتا ہے اور ہماری تعظیم و تکریم نہین کرتا اسی طرح بار بار زجر کے ساتھ فرماتے ہین اوس روز سے قاضی حضرت شیخ العالم قدس سرہ کے ساتھ آپکی نسبت کی صحت کے قایل ہوئے اور ان کے طرف توجہ کرنے لگے حضرت شیخ گنج العلم قدس سرہ جمادی الآخر کی ستائیسوین ۹۵۰ سنہ سات سو پچانوے ہجری کو واصل حق ہوئے مرقد شریف آپکا پہلے روضہ مین آپکی دختر فیض مظہر رونق دین آفوی وسیدۃ اللہ سہ خاتون عرف حضرت بی بی خوندمان حافظہ رحمۃ اللہ علیہا کے جو ولی کامل اور حافظ قرآن شریف اور اپنے وقت کی رابعہ تھین اور آپ سے کرامات ظاہر ہوئے مین تھا لیکن بعد چند سال گذرنے کے حضرت گنج العلم قدس سرہ کے حکم سے گنبد و مزار شریف اب جہان ہے وہان تعمیر کی گئی اسکی وجہ بیان کرتے مین کہ ایک شخص حضرت کی زیارت کے لئے آیا اور آداب زیارت بجالایا اور آپ کے بازو مین حضرت بی بی خوندمان رحمۃ اللہ علیہا کا مزار شریف دیکھکر دل مین خیال کیا کہ شاید یہ حضرت کی زوجہ محترمہ کا مزار ہو پس یہہ بات حضرت کو ناگوار ہوی اوسی شب اپنے ایک خادم کے خواب مین فرمائے کہ ہم یہان سے نقل کرتے مین اور جہان کہ اب مرقد منورہ ہے اوس مقام کو بتلاکر فرمائے کہ یہان

ہمارے مزار کا نشان بناؤ وہ شخص عرض کیا کہ ہم کس علامت سے پہچانیں اور کیونکر ولکو یقین ہو کہ آپ
یہان سے نقل فرماکر اوس جگہہ اپنا خوابگاہ مقرر فرمائے ہین آپ نے فرمایا کہ فلان شب اوس مقام پر
پانچ گھڑے پانی سے بھر کے چارون کونون پر چار اور بیچ مین ایک رکھدو اور صبح کو دیکھو اگر وہ
گھڑے پھولون سے بھرے ہون تو یقین جانو کہ ہم نے وہان نقل کیا ہے حسب الحکم حضرت کے اوس مقام
معین پر مقرری شب مین پانچ گھڑے پانی سے بھرے ہوئے رکھدئے اور صبح کو پانی کی جگہہ دیکھے کہ پھول
ہین لہذا اوس متبرک مقام پر مرقد شریف تیار کئے پھر ایک زمانہ دراز کے بعد خواجہ جہان محمود گاوان
گیلانی جو بادشاہان بیدر کا رکن سلطنت تھا اور خصائل نیک رکھتا تھا حضرت شیخ العالم قدس سرہ کے
مرقد منور پر گنبد بنوایا جہان زایرین آتے ہین اور برکتین حاصل کرتے ہین آستانہ والا کا فیض ابتک
اس درجہ مین جاری ہے کہ جو لڑکا کند ذہن کم فہم و کم حافظہ ہو وہ چند ہفتون تک برابر آپ کے آستانے
کو جائے تو البتہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ذکی اور ذہین ہو جاتا ہے اور مراد علمی سے کامیاب ہوتا ہے

نقل ہے کہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے ہمراہیون سے ایک عالم پالکی مین سوار ہو کر کہین جاتے تھے
اتفاقا انکا گذر حضرت کی درگاہ پر سے ہوا لوگون سے پوچھے کہ یہہ کس بزرگوار کا قبہ ہے وہ جواب مین کہے
کہ حضرت مخدوم گنج العلم قدس سرہ کی درگاہ معلا ہے انکے ساتھ ہی وہ اپنے علم و دانش کے غرہ مین زبان
پر لائے کہ ہان میزان و اوزان پڑھ لیکر گنج العلم کہلانا سہل ہے یہہ فقرہ انکی زبان سے نکلنا ہی تھا کہ
اونکے سینہ سے تمام علم صاف دھو یا ہو گیا تین چار قدم آگے جاکے خیال کئے تو مقدمات علمی سے دلمین
کچھ بھی جائے نہ پائے بلکہ اپنے کو بے علم محض دیکھے اوسوقت اصل وجہ سے آگاہ ہو کر دیوانہ دار واپس
ہوئے اور حضرت کی قبر شریف کے روبرو کے صحن مین پڑ گئے اور رونے چلانے لگے اور یا گنج العلم یا
گنج العلم کہتے ہوئے اپنی خطا کی معافی چاہے پھر تھوڑے وقت مین اتفاقا ول کے طرف متوجہ ہوے
تو سب معلومات و محفوظات کو اپنے حال پر پائے اور شکر کرتے ہوئے وہان سے روانہ ہوئے
واللہ اعلم حضرت کو لڑکے اور لڑکیان بہت سے تھے اور آپکی اولاد امجاد سے بہت سے اتقیا و اولیا
علما و فضلا ہوئے ہین اور ہر ایک صاحب مقامات و کرامات تھے چنانچہ آپکی دختر فیض مظہر حضرت

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

بی بی خوندمان حافظہ رحمۃ اللہ علیہا جنکی کرامات مشہور و معروف ہین اسی بلدہ مین حضرت کے روضہ کے مشرق طرف دو تیر پرتاب کے فاصلہ پر آرام فرماتے ہین اور سلاطین دکن کے طرف سے اون کے اخراجات داعراس کے لئے بہت سے قریہ جات و دیہات جاری تھے لوگ زیارت کو جاتے ہین برکتین پاتے ہین۔

حضرت گنج العلم قدس سرہ پہلے اوسی جا مدفون تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا اور شیخ عارف کامل محقق حضرت شیخ مصطفےٰ جنیدی حبیب اللّٰہی قدس سرہ بھی جنکی قبر شریف قبۂ مبارک کے پائین صف آخر مین دروازۂ شاہ گنج کے قریب پائین جانب کے محاذی اول دہلہ مین ہے حضرت مخدوم رہے کے اولاد کرام سے بھی ہین اور آپ ہی کے سجادہ نشین بھی ہین یہہ بزرگ کمال ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور ورع و تقوی مین درجہ بلند رکھتے تھے جناب قدوۃ الواصلین عمدۃ المشایخین ملک العلما مخدومنا حضرت مولانا حبیب اللّٰہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ سے ظاہری اور باطنی فیض حاصل کئے تھے اور جناب اسوۃ الکاملین قطب العارفین حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سے سلسلۂ علیہ قادریہ کی خلافت و اجازت لئے تھے اور اپنے زمانہ کے اکثر اولیای کرام و مشایخین ذوی الاحترام سے ملاقات کر کے فیض صحبت پائے تھے آپ دو شجرے تالیف فرمائے ہین ایک اپنے اجداد کے نسب کے بیان مین اور دوسرا اپنی نسبت ارادت کے بیان مین جنسے آپ کے علم و تحقیق کا کمال معلوم ہوتا ہے۔ آپنے سنہ ۱۰۶۸ ایکہزار اٹھسٹھ ہجری مین وفات فرمائی

مترجم حضرت گنج العلم قدس سرہ کی اولاد باقی نہین ہے لیکن سالانہ عرس سید رکن الدین عرف بہرو میان کے فرزند جو حیدرآباد مین مقیم ہین اوران کے بہائی سید شمس الدین خطیب عیدگاہ بیجاپور ادا کرتے ہین۔

۱۳ ذکر حضرت سلطان پیر شیخ ضیاء الدین غزنوی قدس سرہٗ آپ بیجاپور کے

قدیم اولیاء اللہ سے ہین نقل ہے کہ آپ غزنی کے شاہزادون سے تھے جب طلب مولا کا دلین جوش ہوا تو آپ نے دنیوی بادشاہت کا لباس چاک کر دیا اور ظاہری زینت و آرایش کو پس پشت ڈالدیا اور راہ فقر پر قدم راسخ رکھکر حلقۂ اہل حق اور زمرۂ درویشان خدانما مین آئے اور شیخ کبیر قطب شہر حضرت شیخ محمد بن سراج جنیدی احسنابادی قدس سرہ کا دامن دست ارادت سے مضبوط پکڑا مشرب درویشی اور طریقۂ قناعت کا مزا اور پورا حصہ پایا اور رموز عرفان و معرفت

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

محرم اور آگاہ ہوئے اور پیشوای راہ اور سلطان معنوی ہو گئے اور مسند ہدایت پر بیٹھکر ناقصون کے تکمیل اور طالبون کی تربیت مین ہمت مصروف کی اور حضرت شیخ العالم مخدوم الخلق گنج العلم قدس سرہ کی بھی صحبت و ملازمت مین رہکے ظاہری اور باطنی فیض حاصل کیا آپ کے مزار شریف پر چھوٹا سا قبہ بنایا گیا ہے عرس شریف شعبان کی بائیسوین کو ہے سال وفات نہین معلوم ہوا اور آپ کے پوتے شیخ الکامل شیخ عین الدین قدس سرہ نے شیخ الکاملین مربی الطالبین حضرت شیخ اویس عرف خوند میان جنیدی قدس سرہ سے جو حضرت شیخ محمد بن سراج جنید احمد آبادی قدس سرہ کے اولاد سے تھے اور جانشین و سجادہ بھی تھے بیعت و خلافت اور ظاہری و باطنی فیض حاصل کیے۔

حضرت ابو البرکات شاہ حافظ حسینی قدس سرہ

آپ جناب سید السادات سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے بھتیجے ہین جس زمانے مین کہ یہان دین اسلام کامل طور سے رواج نہین پایا تھا اور کفار کی حکومت اور اون کے رسوم شرک و بدعت کو پورا اندوال نہین آیا تھا آپ بیجاپور تشریف لائے اور دین اسلام کے پھیلانے اور عالم کو سیدھی راہ بتلانے کے طرف متوجہ ہوئے بہت سے مشرک اور اہل ضلالت آپ کے دست مبارک پر شرک و طغیان سے توبہ کرکے اپنے باطل مذہب اور نجس آئین سے پاک دین کے طرف رجوع لائے نیک اور سیدھی راستے پر لگے

نقل ہے کہ جب آپ یہان تشریف لائے کفار آپ کو شہر کے اندر اوترنے نہین دیے اور آپ کو ایذا دیکر آبادی کے باہر کر دیے آپ اپنے رفیقون اور خادمون کے ساتھ آبادی سے خارج ایک گھر پر اقامت فرمائے اوس روز اتفاقاً بارش شروع ہوئی چونکہ وہ بالکل جنگل اور بے سایہ مکان تھا حضرت کے خادمان تنگدل اور مضطرب الحال ہوئے تو حضرت اوٹھکر اپنے عصائی مبارک سے اپنے فرودگاہ کے اطراف ایک خط کھینچے اس کے ساتھ ہی اوتنی زمین جو احاطہ کے اندر آئی تھی برسات سے محفوظ ہو گئی اور اوسکے باہر برسات پڑتی تھی جب کفار اس کرامت سے اطلاع پائے تو حضرت کی خدمت مین حاضر

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

ہو گئے آپکو اور آپ کے رفیقوں اور خادموں کو آبادی کے اندر لیگئے **نقل** ہے کہ حضرت شاہ
حافظ حسینی قدس سرہ نے اپنی وفات کے وقت اپنے فرزند حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کو
وصیت کی کہ اپنے وفات کے بعد غسل و کفن دو مگر نماز جنازہ نہ پڑہو اور سر غیبی و قدرت الٰہی کے
ظہور کے منتظر رہو اور اوس زمانہ میں وہاں ایک جھاڑی تھی سو اودہر اشارہ کر کے فرمائے
کہ اس طرف سے ایک صاحب نقاب ڈالے ہوئے آئینگے اونکی اقتدا کر کے نماز جنازہ ادا کرو
پس حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ اپنی والد کی وصیت کے مطابق لاش مبارک غسل و کفن دیکر منتظر
تھے دفعتاً اوس جھاڑی کی طرف سے ایک بزرگ نقاب پوش جنکے چہرہ انور سے ہیبت و جلال
نمودار تھا آئے اور نماز جنازہ ادا کیے جدہر سے آئے تھے اودہر ہی جلد جلد چلدئے حضرت شاہ
حمزہ قدس سرہ نے نہیں چاہا کہ یہ مخفی بھید اسی طرح پوشیدہ رہے پس آپ بھی تیز رفتاری کے
ساتھ اونکے پیچھے گئے اور دم بدم ہوے نقاب اوٹھانے کے لئے عرض کیے پہلے تو اون بزرگ
نے انکار کیا لیکن جب انکی عاجزی زیادہ تر دیکھے تو ایک کونہ نقاب کا الٹا حضرت شاہ حمزہ قدس
سرہ نے دیکھا کہ خود اپنی والد بزرگوار ہیں پس پہر دم نہ مارے اور واپس ہوے۔ ملاحظہ
یہ راز عجیب اولیا سے جانیں۔ آپ کے وفات کا سنہ نہ ملا لیکن عرس شریف صفر کی تیرہویں کو ہوتی ہے

حضرت ابوالفضل شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ آپ بیجاپور کے بڑے اولیا
اور قدیم اکابر و مشائخین سے ہیں اور مرید و خلیفہ خاص اپنی والد بزرگوار حضرت شاہ حافظ
حسینی قدس سرہ کے ہیں آپ جادہ ارشاد و ہدایت اور مسند کرامت و ولایت پر بیٹھکر اپنی اوقات
شریفہ شرع کے مطابق خلایق کی رہنمائی اور طالبوں اور مسترشدوں کی تلقین کرنے میں مصروف
رکھے آپ کے بلند مدارج اور کرامات تعریف کے محتاج نہیں آپ نے شعبان المعظم کی نوین کو
وفات فرمائی **نقل** ہے کہ آپ کو آپ کے پدر بزرگوار کے بازو سے دفن کیے تھے شب کو
آپکی قبر شریف والد ماجد کے مزار سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر ہٹ گئی یہ فقط رعایت ادب ہے
واللہ اعلم ان دونوں مزاروں پر ایک چھوٹا سا قبہ بنایا گیا ہے آپ کی اولادیں پوری

عوام الناس میں بزرگ باپ اور بیٹا مشہور

برکت ہوی چنانچہ آج کا روز آپکی اولاد صحیح النسب سے حیدر آباد دکن و راچور د موضع لوری

پرگنہ سمستھان جنت علاقہ بلگاؤن وغیرہ مین موجود ہین اور آپکے مقبرہ مین صلحا اور اہل علم اور

دوسرے لوگ بہت سے مدفون ہین اور متاخرین سے محمد ابراہیم خطیب عیدگاہ اور ان کے

والد شیخ احمد وہین مدفون ہین - مترجم - آپکی اولاد علاقہ حیدرآباد دکن مین موجود ہین چنانچہ

سید غوث صاحب حسینی منصبدار و منتظم علاقہ صرف خاص اور سید غلام دستگیر صاحب حسینی ساکن سوبہ ضلع پربہنی

علاقہ حیدرآباد آپ ہی کے اولاد سے ہین اور علاقہ انگریزی مین موضع لوری مین صاحب حسینی صاحب اور

موضع سیونگی مین سید عبدالقادر صاحب موجود ہین -

حضرت شاہ حبیب اللہ کرمانی قدس سرہ آپ حضرت قطب الاولیا

شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ کے پوتے اور حضرت شاہ خلیل اللہ بت شکن قدس سرہ کے

فرزند ہین کہتے ہین کہ بادشاہ دیندار سلطان احمد شاہ بہمنی مشائخین و فقراے صاحب کمالی سے

بہایت رسوخ و عقیدت رکھتا تھا اور ہمیشہ اون بزرگون کے تلاش مین رہتا تھا اون

ایام مین حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی قدس سرہ کے کمالات و کرامات کا شہرہ عالمگیر

ہوا تو بادشاہ نے اپنے مقربون سے ایک کو علما اور اہل اللہ کی ایک جماعت اور شاہانہ

تحفون اور ہدیون کے ساتھ کرمان کو روانہ کیا اور آپکی توجہ کا طالب ہوا حضرت نے اوس

جماعت کا اعزاز و اکرام کیا اور ایک سبز تاج بارہ گوشیہ صندوق مین رکھکر اپنے ایک

مرید ملا قطب الدین کرمانی کو جو عالم و ژندہ پوش تھے دیکر دکن روانہ کئے اور فرمائے

کہ یہ سلطان احمد شاہ کی امانت ہے اوسکو پہونچا دو کہتے ہین کہ سلطان احمد جسوقت کہ

سلطان فیروز شاہ کے ساتھ جنگ ہو رہی تھی خواب مین دیکھا کہ کسی شخص نے ایک بارہ

گوشیہ سبز تاج اسکو پہونچا کر کہا کہ یہ تاج بادشاہی ہے ایک مشائخ گوشہ نشین نے تیرے

لئے دیا ہے غرض جبکہ مولانا قطب الدین موصوف حسب الحکم حضرت شاہ نعمت اللہ ولی

قدس سرہ سلطان احمد کے پاس پہونچے تو سلطان بے اختیار کھینچنے لگا کہ یہ وہی فقیر

ہین جو خواب مین فلانے جھاڑ کے نیچے فلانے وقت جبکہ مجھہ کو فیروز شاہ کے لشکر سے
مقابلہ تہا بارہ گوشیہ سبز تاج مجھہ کو لا دئے تھے غرض جب مولانا قطب الدینؒ نزدیک
پہونچے تو سلطان احمد اوٹھ کھڑے ہوئے اور اونکو اپنے بازو بٹھلائے اور صندوق
کھول کے دیکھے کہ خواب مین جس طرح کی تاج دیکھے تھے یہہ ویسی ہی ہے پھر اوسکو اپنے
سر پر رکھہ لئے اور اوسی وقت اپنے بعض اعیان سلطنت کو حضرت شاہ نعمت اللہ
قدس سرہ کی خدمت مین روانہ کر کے ملتجی ہوئے کہ اپنے اولاد امجاد سے ایک کو روانہ
فرمائین چونکہ آپکو سوا ے ایک حضرت شاہ خلیل اللہ قدس سرہ کے دوسرے کوئی فرزند
نہ تھے اونکی جدائی آپ پر شاق تھی اس لئے اپنے پوتے حضرت شاہ نور اللہ بن شاہ خلیل اللہ
قدس اللہ اسرارہما کو روانہ فرمائے جب آپ محمد آباد بیدر کے قریب پہونچے تو سلطان نے
آپکو نہایت تعظیم و توقیر کے ساتھہ شہر مین لایا اور اپنی بیٹی کو آپ کے ساتھہ شادی کردی
جب حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ نے قریہ ماہان علاقہ کرمان مین ۸۳۴ھ آٹھہ سو
چونتیس مین وفات پائی تو حضرت شاہ خلیل اللہ قدس سرہ بھی اپنے دو فرزند یعنی حضرت
شاہ حبیب اللہ و حضرت شاہ محب اللہ قدس سرہما کے ساتھہ محمد آباد تشریف لائے حضرت
شاہ حبیب اللہ قدس سرہ بھی سلطان احمد شاہ کے داماد ہوئے اور حضرت شاہ محب اللہ
قدس سرہ سلطان علاء الدین ابن سلطان احمد شاہ کے داماد ہوئے اور حضرت شاہ حبیب اللہ
قدس سرہ اپنے والد کے بعد باوجودیکہ بڑے فرزند تھے لیکن آپ کو سپاہگری کے طرف زیادہ
غلبہ ہونے سے سجادگی اپنے چھوٹے بھائی حضرت شاہ محب اللہ قدس سرہ کو دیدئے
اور آپ امارت کے کامون کے طرف متوجہ ہوئے اور ہمایون شاہ ابن علاء الدین بہمنی
کے عہد ریاست مین بادشاہ موصوف کے چھوٹے بھائی حسن خان کے ساتھہ صحبت رکھنے کے
باعث آپ قید کئے گئے بعد چند روز کے بعض مریدون کی کوشش سے قید سے چھوٹ کر
بیجاپور آئے سراج خان جنیدی تھانہ دار مکر و فریب سے پیش آیا اور آپ کو پکڑ کے

اوس ظالم یعنی ہمایون شاہ کے پاس روانہ کرنیکا ارادہ کیا حضرت شاہ حبیب اللہ قدس سرہ
نے ترکش اوٹھا کے جنگ کی اور شربت شہادت نوش فرمایا یہہ واقعہ ۸۶۴ھ آٹھسو چونسٹھ
ہجری مین ہو دیا۔ **مترجم** آپ کی اولاد محمد آباد و بیدر علاقہ نظام مین موجود ہے اور
سیڑم ضلع گلبرگہ مین سید نعمت اللہ حسینی و سید محمد اولیا محمد الحسینی موجود ہین۔

حضرت سید علی شہید قدس سرہ یہان کے مشہور مجاہدون اور شہیدون سے
ہین کہتے ہین کہ جن ایام مین یہان فقط بت پرستی جاری تھی اور رائیون کی حکومت
تھی آپ اس ملک مین تشریف لاکر کفار سے جہاد کئے اور شرف شہادت حاصل کئے
مشہور ہے کہ جنگ مین کفار کو غلبہ ہوا آپ کا سر تن سے جدا کئے اور تن بے سر اپنے
مقتل سے آگے قدم بڑہا کے کفار سے جنگ کرتا ہوا اوس مقام تک پہونچا جہان اب مدفون
ہے غرض بہت سے بے دینون کے سر کاٹ کے اونہین داخل نار کرنے کے بعد روح مبارک
آپکی فردوس برین پہونچی آپ کے سر مبارک کی قبر قاضی محمد باقر کے مکان کے پیچھے جنوبی سمت مین
مسجد کے قریب واقع ہے آپکا تن مبارک شاہ حضرت قادری قدس سرہ کے مقبرہ کے قریب
اونکی حویلی کے احاطہ کے اندر دروازہ کے پاس شرقی جانب مدفون ہے اور وہان گنج شہیدان
بھی واقع ہے آپ کے سر سے جو خون جاری ہوا تھا اوس خون کا اثر اور آپ کے انگلیون کے
نقش اب تک پتھر پر موجود ہے۔

ذکر اون اولیا و بزرگوارون کا جو سلاطین عادلشاہی بانی بیجاپور کے عہد مین

حضرت شاہ اصغر اللہ حسینی قدس سرہ آپ کا نسب گرامی پانچ واسطون
مین جناب ملاذ الخلائق غوث العالم عاشق شہباز بلند پرواز بندہ نواز گیسو دراز حضرت خواجہ
سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز کے پوتے حضرت قطب الآفاق شاہ سفیر اللہ دکن تک
کو پہونچتا ہے یہہ بزرگ خلافت اور اجازت اپنے بزرگون سے رکھتے ہین حضرت شاہ

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

اصغر اللہ حسینی قدس سرہ اپنے طریقۂ عالیہ کے مکمل اور اپنے خاندان کے نشان خاص تھے اور کمالات ظاہری و باطنی کے جامع تھے ارشاد و تلقین کی مجلس گرم رکھتے تھے طالبوں اور مریدوں کو فیض پہونچانے مین مشغول تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین بیجاپور تشریف لاکر قیام فرمائے اور ذیحجہ کی سترہوین کو سرای فانی سے عالم بقا کے طرف کوچ فرمائے مرقد مبارک آپ کا شہر پناہ کے اندر مکہ دروازہ کے قریب واقع ہونے سے آپ کچہری حکام و عمال بیجاپور کے احاطہ اندر ہے۔ **مترجم** آپ کی اولاد سے اسوقت بیجاپور مین سید صفی اللہ حسینی اور سید اسد اللہ حسینی موجود ہین۔ اور آپ کا سالانہ عرس کرتے ہین۔

۱۹

حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ

آپ قطب المشائخین حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد سے ہین عادلشاہی بادشاہون کے زمانہ مین آپ بیجاپور تشریف لائے اپنے اجداد عظام کے طریقہ پر مسند مشیخت و ارشاد پر بیٹھکر طالبون اور مریدون کی تکمیل و ہدایت جاری رکھے تھے آپ کا روضۂ مبارک شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے مقبرہ کے نزدیک مغرب طرف واقع ہے اور مزار مبارک پر ایک چھوٹا سا قبہ بنا ہوا ہے

قطب الاقطاب حضرت شہباز حسینی قدس سرہ

آپ اپنے زمانہ کے بڑے اولیا اور مشہور بزرگوارون سے ہین اور حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ کے پوتے ہین آپ کا روضہ شہر پناہ کے اندر شاہ پیٹ مین واقع ہے اور عرس شریف ذیقعدہ کی بیسوین کو ہوتا ہے۔ **مترجم** آپ کی اولاد نہین ہے آل مین داود پیران صاحب جو سید شاہ کریم محمد صاحب قبلہ کے اولاد مین ہین سالانہ عرس کرتے ہین۔

۲۱

حضرت شاہ ابو الحسن فخر آبادی قدس سرہ

آپ جناب خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اولاد امجاد سے ہین کمالات ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور بڑے مشائخین اور بزرگوارون سے تھے مجلس ارشاد و مشیخت گرم رکھتے تھے طالبون

اور مریدون کو فیض پہونچانے مین مشغول تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو اور اونکے بیٹے سلطان محمد عادلشاہ آپ کا بڑا اعزاز ووقار کرتے تھے اور آپ کے فخر آبادی مشہور ہونے کی وجہ بیان کرتے ہین کہ آپ نے زہرہ پور مین معمورہ مخصوصہ بنا فرماکر فخر آباد نام رکھا اور اوسی مین مدفون ہوئے۔

۲۲

حضرت شیخ منتجب الدین قادری الصدیقی الدہولقی مشہور بہ میان باصاحب قدس سرہ

آپ بیجاپور کے بڑے بزرگون سے ہین اور شیخ الکرام حضرت شاہ علی خطیب گجراتی قدس سرہ کے اولاد سے ہین جن کا نسب گرامی حضرت خلیفہ اول یار غار شفیع روز محشر امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے غرض حضرت شیخ منتجب الدین قدس سرہ اپنا مولد ومسکن مقام دہولقہ چھوڑ کے محمد آباد بیدر تشریف لائے اور حضرت شیخ ابراہیم مخدوم جی خلف رشید شیخ المشائخ حضرت شمس الدین محمد ملتانی بیدری قدس اللہ اسرارہما کے ہاتھ پر بیعت کرکے اور خلافت واجازت سلسلۂ قادریہ کی حاصل کرکے اور باطنی وظاہری خیرون اور برکتون سے کامیاب ہوکر بیجاپور کے جانب عزیمت فرماکے طالبون اور مریدون کو ارشاد وہدایت فرماتے تھے اور شرع ودین کی سیدہی راہ پر ثابت قدم تھے اور دینداری وپارسائی وپرہیزگاری وحفظ مراتب شریعت مین لاثانی تھے اور دنیاداردن کی صحبت واختلاط سے بالکل پرہیز ونفرت رکھتے تھے اور دنیوی واہیات کے طرف کبھی التفات نہین فرماتے تھے آپ سلطان ابراہیم عادلشاہ ثانی کے زمانہ کے بزرگون سے ہین آپ کا مرقد پاک بیجاپور کے حصار کے باہر ابراہیم پور کے دروازہ کے طرف جنوبی سمت مین واقع ہے مشہور ہے کہ آپ فرمائے ہین جو شخص میرے قبر کے مدنظر دفن ہوگا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے قیامت مین وہ میرے ذمہ مین ہے اور وہ آتش دوزخ سے خداتعالیٰ کے آمان مین رہیگا واللہ اعلم یہ بات اولیاء اللہ کے اسرار سے دور نہین آپ کے خلف رشید مخدوم عظیم شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے عالم اور واعظ تھے اور جن کے وعظ ونصیحت نے سنگدل

سرزم ہوجاتے تھے اور جاہلان و نادان اپنی جہالت کی خمیر سے نکلکر علم و صلاح کے حاصل میں مصروف ہوتے تھے اپنے والد بزرگوار کے پاس مدفون ہین آپ کی اولاد گوگلسنگی اور بیجاپور مین موجود ہین

مترجم۔ آپ کی اولاد سے موضع گوگلسنگی مین شاہ وجیہ الدین صاحب قادری جاگیردار موضع مذکور اور ان کے فرزندان نوراللہ صاحب قادری عظمت صاحب قادری دگیسودراز قادری و محمد اکرم عرف مرشد پیران اور انکی بہائی منجب صاحب کے فرزند صاحب حسینی اور دوسرے بہائی مین صاحب کے فرزند عبدالمجید اور تیسرے بہائی رحیم الدین کے فرزند محی الدین صاحب موجود ہین اور موضع نگلے بدرے تعلقہ بیجاپور مین شیخ محی الدین واعظ کے اولاد حاجی ابراہیم صاحب متوفی متولی آثار مبارک کے فرزند محمد غوث پیران صاحب اور شیخ میر افضل صاحب اور شیخ محمد صاحب موجود ہین اور یہ ہردو موضع ہر دو خاندان متذکرہ بالا مین بحال و اجرا ہے ۔

۱۳

حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ

آپ بیجاپور کے مشہور اولیاء اللہ سے ہین آپ حافظ قرآن اور خوش لہجہ والحان تھے اور اپنے وقت مین اہل باطن اور اہل فقر کے شب چراغ تھے وحید زمان فرید عصر تھے اور سنت نبوی کی پیروی مرتبہ اعلی تک پہونچا ہے بلکہ

ہان طریق معرفت مین شرط پہلی کیا ہی جانتا	ترک کرنا دونون عالم کا ہی پشت پاسے مار

ترک و تجرید اور قطع علایق مین مردانہ وار مضبوط قدم رکہکر قناعت و توکل کا پانون دامن مین کہینچ کے طالبون کی تعلیم و ارشاد مین مشغول تھے نقل ہے کہ آپ اپنے ملک یعنی سندھ سے نکلکے محمد آباد بیدر مین وارد ہوے اور شیخ طریقت حضرت شیخ محمد گنج بخش خلیفۂ کامل حضرت شیخ مخدوم جی قادری قدس اللہ سرہما کے مرید ہوکے درجۂ کمال کو پہونچے اور مسند ہدایت خلق پہ بیٹھے بعد چند روز کے ابراہیم عادل شاہ ثانی عرف جگت گرو کے اوائل زمانہ مین بیجاپور تشریف لائے شہر اور شہریون کو اپنی تشریف آوری کے برکات کا مورد کئے ابراہیم عادلشاہ جو خصائل حمیدہ عدل و سخاوت و قدردانی مشائخین و فقرا و جوہر شناسی صلحی و اہل انشا کے انصاف سے ضرب المثل ہوگیا تہا حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ کا استقبال کرکے تعظیم و توقیر کے ساتھ ملاقات کیا اور آپ کو بیجاپور کی حصار کے اندر لایا اور آپکی

۱۵ [illegible] حضرت ولی کامل [illegible] باردوم

Hanif Razvi Nagarchi

سکونت کے لئے نو باغ جو بادشاہی باغ مشہور ہے مقرر کیا اور انعام کا پروانہ بھی پیش کیا
کہتے ہیں کہ آپ جو چلہ کش اور خلوت دوست وگوشہ پسند تھے اور خلق کی کثرت اور
غیروں کی صحبت سے پرہیز کرتے تھے نو باغ کی سند قبول نہیں کئے لیکن سکرجہان فاطمہ
سلطان منکوحہ سلطان علی عادل شاہ کلان نے جو مسجد و گنبذ اور باولی اللہ بنا کے وقف
کی تھی اور اس مسجد کے قریب اپنے بچوں کے لئے اور دو چھوٹی گنبذیں بھی بنائی تھیں
سو آپ نے گوشہ کی پوسنے سے اوس مسجد میں اپنا بستر لگایا اور فرمایا کہ یہی وقف کی
ہوی زمین اور مسجد اور گنبذیں فقیروں اور گوشہ نشینوں کی سکونت کے لئے بہتر ہیں
بادشاہ قدرداں نے یہ بات سنکر کہا کہ زہے سعادت اوس زمین کی جو منظور نظر اور
مقبول خاطر اشرف ہوئی اور اس زمین اور مکانات موقوفہ کے سوائے فصیل قلعہ تک
جو بادشاہی زمین ہے وہ بھی آپکے ہمراہی خادموں اور فقیروں کی سکونت کے لئے نذر ہے
حضرت شیخ بادشاہ کی اس نذر کو قبول فرما کر فقیروں کے لئے ایک چھپر تیار کر کے
عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے اور اون چھوٹی گنبذوں میں بہت سے چلے اور خلوت
کھینچ آخر عمر شریف تک وہی جگہہ آپکی آرامگاہ تھی اور بعد وفات وہی خوابگاہ ہوی
جب ملاء اعلیٰ سے ہاتف غیبی نے پیام پہونچایا کہ حسبہم ٥

یہ تجکو عرش کے اوپر سے دیتے ہیں آواز	خبر نہیں تجھے اس رو امگاہ میں کیا ہے

بمجرد اس پیام وصال انجام کے ذیحجہ کی بائیسویں سنہ ۱۰۱۱ ہجری اگیہار اوگیارہ کو شہباز روح
مقدس نے قفس عنصری سے نکل کے آشیانہ قرب پروردگار کا رستہ لیا آپکی تاریخ ((شفیع قبلہ))
مشہور ہے اور مزار پاک آپ کا جہاں چھپر تھا وہیں واقع ہے اور ((فیض سبحانی)) بھی تاریخ ہے

حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ

آپ اس شہر کے بڑے کامل اولیا اور مشہور بزرگوں سے ہیں اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ محمد
قادری قدس سرہ کے خلیفے و سجادہ نشین ہیں فقر و فنا و تجرید و تفرید در یا ناصد

Mohammed Hanif Razvi Nagarchi

و مجاہدات و ترک دنیا و مخالفت نفس و ہوا و عزلت نشینی و خلوت گزینی مین اپنے
مرشد کی متابعت و پیروی پوری پوری کئے اور اون کے سجادہ پر قدم مضبوط
رکھہ کے دس سال تک ہدایت و ارشاد مین مشغول رہے اور آپ کی تربیت سے بہت سے
طالبان حق کامیاب ہو کر آشیانہ قرب و وصال کو پرواز کر گئے معتبر لوگ سے
منقول ہے کہ جس زمانہ مین کہ قطب الاولیا نائب رسول اللہ حضرت شاہ
صبغۃ اللہ حسینی مدنی بہروچی قدس سرہ العزیز بیجاپور مین تشریف رکھتے تھے حضرت
شیخ لطف اللہ قدس سرہ کو طالب مستعد و زود رس مین اور صاحب ریاضت
و ذوق دیکھکر باطنی توجہ اور کشش سے اپنی طرف کھینچ لئے حضرت شیخ حمید قدس سرہ
کو یہ بات معلوم ہوی تو حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز کے جناب مین پیام بھیجے کہ
جناب کو ہزارہا طالبان نامور اور مریدان مشتہر ہین اس فقیر کو یہی ایک لطف اللہ اندہے
کے ہاتھہ کا عصا ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم نے شیخ لطف اللہ
کو تمہین بخشدیا جب حضرت شیخ حمید قدس سرہ نے دیکھا تو حضرت نے شیخ لطف اللہ پر فیض باطن
کیا ہے تو آپ نے کہا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ نے عطا فرمایا لیکن اپنا بناکے عطا فرمایا نقل
ہے کہ حضرت شیخ حمید قدس سرہ حج بیت اللہ اور زیارت روضہ منورہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عزم سفر مصمم کرکے ایک روز حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز
کی خدمت مین آئے اور ظاہر کئے کہ کعبۃ اللہ کو جاتا ہون آپ اس نیت سے فاتحہ پڑہین
حضرت نے فرمایا کہ تم نہین جاتے ہو پس تمہاری سلامتی کی نیت سے فاتحہ پڑہتا ہون پس
حضرت میان شیخ حمید و شیخ لطف اللہ قدس سرہما ہر دو بزرگوار بندر دابل تک پہونچے آخر الامر
حضرت شیخ کا حرمین شریفین جانا نہو سکا اور حضرت شیخ لطف اللہ قدس سرہ حج کعبہ اور
زیارت حضرت نبوی علیہ السلام سے مشرف ہوکے واپس ہوئے اور او سوقت تک حضرت
شیخ بندر دابل مین ہی مقیم رہے بعدہ ہر دو شیخین ملکر بیجاپور واپس آئے حضرت شیخ لطف اللہ

قدس سرہ ربیع الآخر کے گیارہوین سنہ ۱۰۲۱ھ ایک ہزار اکیس ہجری کو واصل حق ہوئے اور آپ کا مزار شریف حضرت شیخ حمید قدس سرہ کے بازو سے گنبد مبارک کے اندر واقع ہے آپ کے تبنی اور خلیفہ جانشین حضرت سید مصطفےٰ قادری قدس سرہ نے اپنے سجادگی کے زمانہ مین حضرت شیخین کی گنبذ تیار کی اور یہ روضۂ مبارک مشہور زیارتگاہ خلایق ہے اور آپکی خانقاہ طالبون کی ترتیب و تکمیل مین مشہور تھی اور بہت سے بزرگان اس خانقاہ متبرکہ مین باطنی کمال کو پہونچے اور وصول حق کے طریق سے آگاہ ہے کہتے ہین کہ جناب حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ ابتدائے حال مین بارہ سال تک اوس خانقاہ مین ساکن رہے اور باطنی کمال کے حصول کے لئے کوشش کر کے باطنی فیوضات حاصل کئے ہمیشہ اوس خانقاہ مین منگل کے روز قرآن شریف کا ختم ہوتا تہا اور مزارات مقدسہ کی زیارت ہوتی تھی اور طعام تبرک حاضرین کو تقسیم ہوتا تہا مترجم۔ آپکی اولاد سے کوئی باقی نہین ہے اور معاش خالصہ ہو گئے ہین۔

حضرت شیخ عبدالصمد قادری کنعانی قدس سرہ

آپ یگانہ روزگار مقتدای زمان ذی کشف و کرامت صاحب دعوت و عزیمت تھے آپ کو جناب شیخ اکمل حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ کے خلیفہ و جانشین حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ سے بیعت و خلافت اور ظاہری و باطنی ارشاد و اجازت حاصل ہے اور آپ کے بعض شجرون مین بلا واسطہ خاص حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ سے خلافت کا حاصل ہونا پایا گیا آپ شریعت نبوی اور سنت مصطفوی پر ثابت قدم تہے اور طالبان حق کو علوم ظاہری و باطنی سے کامیاب کر کے کمال کے درجہ کو پہونچاتے تھے حضرت سید السادات سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی قدس سرہ جو قطب الآفاق راس العشاق او استاد العارفین مربی الواصلین حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ العزیز کے اولاد سے ہین اور اپنے وقت کے پیشوا اور بڑے بزرگ تھے حضرت شیخ عبدالصمد قدس سرہ کے خلیفۂ خاص و منظور نظر ہین نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ عبدالصمد قدس سرہ ایک نقش تیار کئے جسکے اطراف

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

سب خانے اعداد سے بھر کے خانہ مقصود خالی رکھدے اور مصلی پر رکھ چھوڑ کے قضای حاجت کے لئے گئے حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ اوس نقش کو اوٹھا کر نظر کئے اور خانہ مقصود عدد سے خالی دیکھے پھر دوات و قلم جو وہان موجود تھے اوٹھا کر اوس خانہ مین جو عدد ضرور تہا بھر دے بمجرد اسکے عجیب و غریب اسرار ظاہر ہوئے ہونون اور اشرفیون کی تھیلیان ظاہر ہوکے انبار ہونے لگی حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ اس حالت کو دیکھکر حیران ہوگئے تھوڑے وقت کے بعد حضرت شیخ قضای حاجت سے فراغت پاکے آئے تو یہ حال دیکھے اور غصہ مین آکر پوچھے کہ یہ فضول حرکت کس سے ہوئی حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ ڈرتے اور کانپتے ہوئے عرض کئے کہ اس غلام سے ہوی آپ فرمائے کہ یہ کیا ہمارے مین یہ طاقت نہ تھی جو تم نے ایسی فضولی کی پھر اوس نقش کو اوٹھا کے خانہ مقصود کے عدد کاٹ دئے بمجرد اسکے وہ سب تھیلیان غائب ہوگئین آپ کی کرامتین اور کمالات و مقامات بیان سے باہر ہین۔

آپ محرم الحرام کی پانچوین ۱۰۶۱ سنہ الف اور اکسٹھ مین اس دار فنا سے جانب عالم بقا تشریف فرما ہوئے آپ کا مزار مقدس حضرت شیخین کے روضۂ منورہ کے قریب جانب مشرق واقع ہے جہان زائر آتے ہین برکت حاصل کرتے ہین اور عارف کامل حضرت شیخ عبد الکریم انصاری لاہوری جنہون نے لمعات پر شرح لکھی ہے آپ ہی کے خلیفون سے ہین اور آپ ہی کے ہاتھ سے معرفت اور اسرار کا پیالہ نوش فرمائے اور اوس پیالے سے ایک گھونٹ طالبین اور مستفیدون کو بھی دئے۔

حضرت سید السادات منبع السعادات نائب رسول اللہ شاہ صبغۃ اللہ حسینی بھروچی مدنی قدس اللہ سرہ العزیز

اگرچہ آپکا مزار مقدس مدینہ منورہ مین ہے اور یہہ مختصر تذکرہ اون حضرات کے احوال مین ہے جو خاک بیجاپور کو اپنی خوابگاہون سے شرف بخشی لیکن جناب حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز اس شہر مین تشریف لائے تھے اور آپ کا فیض و تصرف بیان کے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

لوگوں کو پہونچا اور آپ کے دامن ارشاد و ہدایت سے ایک عالم کمالات ظاہری و باطنی سے
فیضیاب ہوکر اعلیٰ مراتب کو پہونچا اس لئے آپ کے بعض حالات اور کرامات تیمناً و تبرکاً بیان
کئے جاتے ہیں ملفوظ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ جو آپ کے کمل خلفا سے ہیں منقول
ہے کہ جناب شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سن تمیز کو پہونچنے کے بعد علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل
اور کمال صوری و معنوی کے حصول کا ارادہ کرکے اپنے بزرگوں کے وطن یعنے بہروچ
سے نکل کے احمد آباد گجرات میں اوستاد البشر تاج الاولیا مرشد العرفا سید السادات حضرت
شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز کے جناب مقدس میں پہونچے اور نو سال تک
آپ کے مدرسہ متبرکہ میں مقیم رہے تمام علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے اور علم حدیث شریف نبوی
کی سند لئے اور خواجگان چشت اہل بہشت کے سلسلے میں آپ سے بیعت کرکے ارشادات
صوری و معنوی اور اذکار و اشغال و دعوت کی تلقین اور مشائخین کرام کے تمام سلسلوں اور
خانوادوں کی خلافت و اجازت پائے نقل ہے کہ جناب شاہ وجیہ الدین قدس سرہ العزیز
کی عادت مستمرہ یہ تھی کہ ہمیشہ دو پہر رات کو تمام طالبان علم اور مریدوں اور سالکوں کے
حجروں پر گذرتے اور ملاحظہ فرماتے کہ کس شغل میں مشغول ہیں بعد اسکے حضرت شاہ قدس سرہ
کے حجرے میں تشریف لاکے تھوڑا وقت نشست فرماتے غرض جب حضرت شاہ قدس سرہ
اوس مرشد کامل کی خدمت میں ظاہری اور باطنی تربیت پاکے تمام مقامات اور احوال میں
کامل و مکمل ہوکر اپنے مرشد حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ العزیز کے عین وجود معنوی
ہوگئے تو حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا حکم صادر ہوا کہ اپنے وطن کو جاکے وہاں کے
لوگوں کو علوم ظاہری و باطنی کا نفع پہونچائیں اور خاص و عام سے ہر ایک کو مرید کرکے
راہ راست بتلائیں حضرت شاہ قدس سرہ مرشد کے حکم کے مطابق بہروچ
روانہ ہوئے اور وہاں چندروز تک مسند ارشاد و تکمیل پر جلوہ فرما رہے ایک روز
آپ گاڑی میں سوار ہوکے باغ کے سیر کے ارادہ سے نکلے اور ہمراہ رکاب طالبان علم

بھی تھے رستہ مین آپ کے خاطر فیض مآثر مین آیا مدینہ منورہ جانا چاہئے اسکے ساتھہ ہی
فرمائے کہ سیر باغ کی حاجت نہین مدینہ منورہ کا رستہ چلین پس اوسی روز ایک منزل کر آئے
طی کئے جب یہ خبر آپ کے حرم محترم مین آپ کے بی بی حضرت راجی دولت قدس سرہا جنگیز خان
وزیر و رکن سلطنت پادشاہ گجرات کی دختر نیک اختر کو پہونچے تو آپ نے تھوڑے ہی عرصہ
مین سامان سفر مہیا کر کے روانہ فرمایا حضرت شاہ قدس سرہ حج ادا کر کے مدینہ منورہ جاکر
وہان مقیم ہوئے اور ہر صبح و شام حضرت سید انبیا علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کے
زیارت شریف کے لئے جایا کرتے اور نہایت حضوریت کے ساتھہ قدم شریف کے طرف کھڑے
ہو کے درود سلام بھیجتے اور غایت ادب کے باعث کبھی سر مبارک کے طرف نہین گئے جب لوگون
کو آپ کی بزرگی معلوم ہوی تو اہل مدینہ فرط اعتقاد سے آپکی قدمبوسی کے لئے ہجوم و اژدحام
کرنے لگے آپ اونہین فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب معلی کے طرف متوجہ ہون آخر الامر آپ تنگ آ کے ظہر کے آگے زیارت
کے لئے جانے لگے کیونکہ اوسوقت لوگون کا ہجوم نہین ہوتا تھا حضرت مولانا قدس سرہ سے
منقول ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ فرماتے تھے کہ مین ایک روز جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے ہمیشہ کے عادت کے مطابق وقت مقرری پر کھڑا ہوا
تھا کہ دفعتہ مجھہ کو کشف ہوا جناب مقدس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات شریف
وجود ظاہری حقیقی کے ساتھہ روضۂ منورہ کے اندر سے باہر تشریف لائے اور دست مبارک
مین پانچ عدد تین کوئی سنہرے تھی وہ مجھہ کو عنایت کر کے فرمائے کہ یہ کھاؤ اور دکن کو جاؤ
پھر تم کو بلاتا ہون مین نے اوسی وقت وہ سنہرے سب کے سب حضور فایض النورین کھا لئے
رخصت ہوا اور کشتی بندر دابل پہونچی وہان سے بیجاپور کو ابراہیم عادلشاہ بادشاہ سنی
کی ابتدا و جوانی مین یعنے سنہ ایک ہزار ہجری مین آیا اور اس بلدہ مین پانچ سال اقامت
رہی جب حضرت بندگی مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ کے زیارت کے

Mohammad Hanif Razvi Naqarchi

اراده سے بندر دابل کو آیا خیال تھا کہ پھر اس ملک کو نہیں آونگا اب غیرت حضرت رسالت علیہ السلام ایسے مانع ہوئی کہ آپ کی زیارت کو بھی جانے نہ دی اور اپنے پاس بھی آنے نہ دی اور پانچ سال مجھ کو دور ڈالدی اب سوائے مدینہ منورہ کے کہیں نہ جاؤنگا کہتے ہیں کہ حضرت شاہ قدس سرہ حضرت مخدوم قدس سرہ کے روضہ پر ایک فقیر کو روانہ کئے تا اوس راہ سے کہ انکو ملاقات روحانی تھی سلام وکلام صورت رخصت پہونچائی جب وہ فقیر جواب لائے تو آپ مدینہ منورہ روانہ ہوئے نقل ہے کہ جب سلطان مظفر آخر طبقہ سلاطین گجرات پادشاہ ہوا تو قطب الاقطاب حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں آکر حضرت کے دست مبارک سے شمشیر باندھ لیا اوسوقت آپ فرمائے کہ سید کے ساتھ یعنی حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی نہ کرنا ورنہ میں درمیان میں نہ آونگا بعد چند روز کے جب اوسکی خرابی کا وقت قریب آیا تو آپ کے حریم محترم کے پاس چنگیز خان کا مال تلاش کرنے خیال دل میں لاکر بے ادبی کیا حضرت شاہ قدس سرہ کی زبان مبارک سے نکلا کہ مظفر فلانے روز حضرت میاں کے دست مبارک سے باندھی ہوئی شمشیر سے مارا جائیگا جب یہ خبر سلطان مظفر کو پہونچی تو سراسیمہ ہوکر حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کے خدمت والامیں عرض کیا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے جناب میں میرے سے تقصیر واقع ہوئی خطا کیا معاف کرنے فرمائیں کہتے ہیں کہ حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ نے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کو یہ پیام بھیجا کہ سلطان مظفر کو معاف کرو کیونکہ میں نے اوسکو شمشیر باندھی ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے عرض کی کہ مجھ کو دوسری شمشیر کہاں ہے وہی آپکی شمشیر اوسکا کام کردی بعد اوسکے سلطان ناچار اور پریشان ہوکر احمد آباد کے تمام مشائخین اور فقراؤ کو جمع کیا اور اپنی سلامتی کے لئے دعا اور دعوت کرنے التماس کیا ہر ایک نے اوس زمرہ مشائخین و اہل دعوت میں سے اوسکے لئے دعائے خیر کی اور اوسکو ہمت دی کہ ہم استے لوگ تمہارے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

لئے دعا کرنے مین مشغول ہین تم خاطر جمع رکھو جب کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے معین کی ہوی مدت مین سے بالکل کم روز باقی رہے تو آپ کے خادمون نے عرض کی کہ حضور کا ارشاد لوگون مین شہرت پاچکا اور مقرری دن بھی آگئے اب تک کچھ اثر ظاہر نہین ہوا آپ نے فرمایا ابھی تین چار روز باقی ہین اوسکا مارا جانا ایک لمحہ مین ہوگا القصہ اونہین ایام مین آپ کے ایک مرید فقیہ ابراہیم کہلیچی نے خواب مین دیکھا کہ حضرت شاہ قدس سرہ ساتوین آسمان کے دروازہ پر عصا ہاتھ مین لئے کھڑے ہین اور ملائکہ دعوت کی طبقین لا کہتے ہین کہ یہ مظفر کی دعوت کے طبقے ہین اور حضرت شاہ قدس سرہ اون طبقون پر اپنے عصا سے ایسا مارتے ہین کہ وہ طبقین ایک دوسرے پر ہو کے نیچے گرتے ہین فقیہ مذکور نے یہ خواب حضرت سے عرض کیا تو آپ تبسم فرماکر خاموش رہے حاصل کلام اکبر شاہ بادشاہ دہلی کا لشکر مظفر پر تاخت کیا اور اسکے لشکر نے لشکر مغلیہ سے سازش کرلی آخر مظفر لاعلاج ہوکر اوسی وقت مقرری پر جو حضرت شاہ قدس سرہ فرمائے تھے اوسی شمشیر سے اپنا گلا آپ کاٹ لیا اور مرگیا حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللٰہی قدس سرہ فرماتے ہین کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے بیجاپور مین پانچ سال جو اقامت فرمائی اس مدت مین آپ سے تین چار کرامتین ظاہر ہوئین اونمین سے ایک یہ ہے کہ ایک روز کسی عرب نے ایک مٹھی بن یعنے قہوہ کے چھلکے ہوئے بیج لاکر حضرت کے دست مبارک مین دیا آپ نے میرے طرف اشارہ فرمایا مین نے اپنے دونون ہاتھ بڑہائے ہوئے کیا وہ سب بن میرے ہاتھ مین ڈالدئے اور آپ کے دست مبارک مین اوسکا ایک دانہ بھی نہ تھا پھر مین آگے گیا تا اس مین سے لیکر حاضرین مجلس کو عنایت فرمائین کیونکہ حضرت کی ہمیشہ کی عادت یہ تھی کہ جو کچھ مجلس مین آتا تمام حاضرین مین تقسیم کرتے غرض حضرت نے مجھکو دست تشریف سے منع فرمایا اور اوس بن مین سے ایک دانہ بھی نہ لیا تو مین اپنی جگہہ بیٹھ گیا بعد اسکے دیکھا کہ حاضرین مین سے ہر ہر شخص کو طلب فرماکر میرے ہاتھ مین جس قدر رکھتے اوسی قدر عنایت

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

فرمائے تخمیناً معلوم ہوا کہ اگر سب کو ایک جائے کرین تو دو سیر سے زیادہ ہوگی اور بن کا ایک
دانہ دست شریف مین تھا ملا احمد مجذوب قدس سرہ آپ کے مرید کامل جو اپنی عادت قدیم
پر حضرت کے کفش مبارک بغل مین لئے ہوئے دور کھڑے تھے فریاد کرنے لگے
کہ صاحب وہ بن کا دانہ مجھہ کو عنایت فرماؤ تا مین کھاؤن آپ نے فرمایا کہ تم روزہ دار
ہو کیسا کھاؤ گے اونہون نے عرض کی کہ اگر آپ عنایت فرمائین تو کھالون پس حضرت
شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے وہ ایک دانہ ایسا پھینکا کہ اونکے منہہ مین جا پڑا ملا احمد قدس
سرہ تھوڑا وقت اوسکو چبا کر منہہ سے باہر نکالے تو تمام حاضرین مجلس دیکھے کہ وہ بن کا دانہ
ردیا ہوگیا اور بیچ مین شق ہو کر جیسی کی اس بن کی شکل ہے ویسا ہی ہوگیا تھا **نقل** ہے کہ ابراہیم
عادلشاہ ثانی کے وزیر عین الملک نے جو بہت شوکت اور بڑا لشکر اور ساٹھہ مست ہاتھی رکھتا
تھا اپنے پادشاہ سے باغی ہو کے اعیان وارکان سلطنت کو اپنا بنا لیکے قصد کیا کہ اوسکے بھائی
کو تخت پر بٹھلائے ابراہیم عادلشاہ حضرت شاہ قدس سرہ کے خدمت مین التجا لایا حضرت شاہ
ذیجاہ قدس سرہ نے اوسکی عاجزی پہ رحم کرکے اوس باغی یعنی عین الملک کے حق مین فرمایا کہ
فلان روز اور فلان وقت معین پر اسکا سر کاٹا جائیگا آخرش جب ارشاد والا اوسکا لشکر تاراج
ہوگیا اور اوسکا سر کاٹا گیا **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ نے ابراہیم پور مین جو شہر کے جنوبی
سمت مین واقع ہی مسجد بنوائی تو اوسکا پایہ رکھنے کے وقت اپنے تصرف سے معمار کو کعبہ روبرو مین
بتلایا پس معمار نے کعبہ کو روبرو دیکھکر سمت قبلہ درست کرکے بغیر تفاوت کے پایہ رکھا اور مسجد اوسی پر
تعمیر ہوئی یہہ قصہ بیجاپور مین ہر ایک کی زبان پر ہی اسی سبب سے کہتے ہین کہ اکثر مسجدین قبلہ کی سمت برابر
نہین ہین ہر چند قبلہ نما کے رو سے اور تعین قبلہ کے قواعد سے مسجدین بنا کرتے ہین لیکن کجی اور فرق
رہتا ہی اگر یہہ مسجد برابر قبلہ کے طرف واقع ہی حضرت مولانا قدس سرہ کے ملفوظ مین مذکور ہی کہ بیجاپور
مین ایک فقیر تھے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے مدرسہ مین حاضر ہو کے علم ظاہر کی تمام کتابین
اپنی ایک جزو مین دیکھتے اور سنتے تھے ایک شخص نے اون سے پوچھا کہ تمام مختلف کتابین ایک جزو مین

کیونکہ معلوم ہوتی ہین فقیر نے کہا کہ تمام کتابون کے حروف تہجی ایک ہین اور مختلف عبارتین بنکر نظر آتے ہین **نقل** ہے کہ دو فقیر تھے علم ظاہر کے درس کے وقت حضرت شاہ قدس سرہ کے خدمت مین حاضر ہوتے اون دونون مین سے ایک نہایت توجہ اور حضور قلب کے ساتھ شستا نہ بیٹھے تھے ایک روز وہ فقیر حاضر نہ ہوئے تو حضرت نے اونکے رفیق و مصاحب سے پوچھا کہ تیرے دوست کو کیا ہوا کہ آج حاضر نہ ہوا وہ عرض کئے کہ میرے رفیق کو اس جگہہ پر حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار میسر ہوتا ہی اور وہ دیکھتا ہی کہ حضرت رسالتمآب علیہ السلام آپ کے ساتھ بیٹھکر درس علوم سنتے ہین اور کبھی حجاب پیدا ہوتا ہی کہ رویت شریف میسر نہین ہوتی اوسوقت بیتاب اور بیقرار ہوکے جنگل کو جاکر اپنے کو ہلاک کرتا ہی اور آج اپنی ہلاکی کے لئے گیا ہی غرض آپکے مناقب و فضائل اور مقامات و کرامات حد سے باہر ہین **شعر** فضائل شیخی صبغۃ اللہ من یحصر ؛ سوی ربہ من یحصرھا و یحسر ؛ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ؛ فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر ؛ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سنہ ایکہزار پانچ ہجری مین بیجاپور سے مدینہ منورہ کو وارد ہوئے حرم شریف مین ملازم رہے اور حرم شریف مین آپکا خاص خلوتخانہ نہین تھا اور یہ دستور سے باہر تھی کہ آپ حرم شریف نبوی کے ملازم ہوئے اور دس سال تک حیات ظاہری مین رہکر روز سہ شنبہ چھبیسوین جمادی الاول ۱۰۱۵ سنہ ایکہزار پندرہ ہجری مین واصل بحق ہوئے **نقل** ہے کہ جناب حضرت میان شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز حضرت شاہ قدس سرہ کو جو خط لکھتے اوسپر یہ القاب تحریر فرماتے یعنی مجدد الدین و مخدوم العالم جو مادہ تاریخ آپکا ہی یہ دونون حضرات کی کرامت سے ہی آپکی ولادت شریف کی تاریخ خیر الناس ہے ۹۵۰ اور رحلت شریف کے تاریخین یہ ہین خیر الناس باطنا و ثنا ہبا زمتقین و مخزن اسرار الٰہی بود و قربان شاہ شوم و منور طریقت و جان بخش جہان و پیر بانی بود و دستگیر ما در حلقہ اہل تصوف و گل گلزار بہشت و سر خیل اولیاء اللہ و یا ایمان بخش و ضمان الامان و مشائخ نواز سوای انکے جب حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ تشریف لیگئے تو حضرت مولانا قدس سرہ نے تاریخ وداع کہی اور وفات شریف ہوا تو وہ وداع کہی ۱۰۱۵ **نقل** ہے کہ آپ کے وصال کے بعد مدینہ منورہ کے

۲ تہا اور ایکا کتب خانہ بہی وہین تہا اور اوسوقت تک حرم شریف مین کسیکا خلوتخانہ —

لوگ آپکے وجود شریف کو روضۂ منورہ سے دور دفن کرنا چاہتے تاکہ گنبد بنائی جائے اسی فکر مین تھے کہ ایک
مرد غیبی جنکو کوئی شخص جانتا نہ تھا ظاہر ہوئے اور کہے کہ اگر تم شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کی مرضی چاہتے ہو تو مین
اونکی جگہہ بتلاتا ہون پھر انہون نے کہا کہ ایک روز شاہ صبغۃ اللہ رح نے حضرت ابراہیم فرزند حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کے پاس کہڑے ہوکے فاتحہ پڑہا اور آرزو کی کہ صبغۃ اللہ کو یہ جگہہ نصیب ہو پس آپکو
قبۂ مذکور کے پاس دفن کرکے سنگ مرمر پر آپکا نام مبارک لکھوکے قبر شریف کے سرہانے نصب کئے اور عمر
شریف آپکی جو تریسٹھ سال کی یعنی مدت عمر مسنون ہی **نقل** ہے کہ جب آپکی دستار مبارک اور جامۂ ملبوس مدینہ منورہ سے
آپکے فرزندان شریف کے پاس جو بیجاپور مین تھے پہنچے تو آپکے بڑے فرزند حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہ
نے فرمایا کہ مین اس خرقہ کے لائق نہین ہون میرے چہوٹے بھائی شاہ ابو العلا اسکے لائق اور مستحق ہین اور
حضرت شاہ ابو العلا قدس سرہ بزرگوار اور عالم و پرہیزگار تھے اس خرقۂ مبارک کو سر پر لیکے قبول فرمائے
اور ہدایت طالبان مین مشغول ہوئے **ختم** حضرت شاہ قدس سرہ کے حالات و کرامات اس قدر ہین کہ
اگر سب جمع کئے جائین تو بجای خود مبسوط کتاب ہو جائے اگر مدراس مین اس ترجمے کا اتفاق ہوا ہوتا تو
بہت کچھ لکھتا لیکن کیا کیا جائے اس وقت فقیر حالت مسافرت مین ہی اور عازم مدینہ منورہ ہی اس لیے
سر دست تھوڑے روایتین جو سکین داخل کیگئین **نقل** ہے کہ جن دنہین حضرت شاہ قدس سرہ اپنے
وطن مین درس کا شغل کرتے تھے آپکی بی بی معظمہ حضرت راجی دولت صاحبہ قدس سرہا ایک روز آپکے مدرسے
مین تشریف لے گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک بہت بڑی جماعت سفید پوشون کی جو بڑی بڑی پگڑیان باندھے ہوئے
ہین اور صورت و لباس سے معتاد آدمی نہین ہین حاضر ہوئے ہین حضرت مخدومہ قدس سرہا نے یہ واقعہ
حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین ظاہر کیا آپ نے نہایت تاکید سے فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرنا اگر کسی سے
کہوگے تو تمہارے دونون فرزند مر جائینگے **نقل** ہے کہ بیجاپور مین ایک راجپوت زادہ اپنی
رضا و رغبت سے حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت عالی مین مسلمان ہوا اوسکا باپ بادشاہ کے پاس
فریاد کیا بادشاہ نے آپکو بلا کر پوچھا کہ اوس لڑکے کو ظلم و جبر سے کیون مسلمان کئے آپ فرمائے کہ اوسی
سے پوچھ لو جب اوس سے پوچھے تو کہا کہ مین اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوا بادشاہ چاہا کہ آپ کو

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

جھٹلائے اسلئے اس لڑکے کو کنارے لیجا کر منصب کی طمع دیکے سکھلایا کہ ظلم سے مسلمان کرتے ہین
کہیے جب آپ کے حضور شریف مین آیا کہا کہ مین اپنی رغبت سے مسلمان ہوا اسی طرح تین بار تعلیم
دیکر لائے کچھ فائدہ نہ ہوا آخر بادشاہ خجل ہوا ایسے مین بادشاہ کا مانوس ہاتھی بادشاہ پر ایسا دوڑ
آیا کہ اوس نے لاعلاج اور مضطرب الحال ہو کر بھاگا اور حضرت شاہ قدس سرہ کو رخصت کر دیا۔

نقل ہے کہ جسطرح سے حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ کی درس سے فارغ ہونیکے بعد
اکثر اوقات حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی اور آپس مین واقعات واخبار آیات
غیبی کا مذاکرہ رہتا تھا ویسا ہی حضرت شاہ قدس سرہ سے بھی تھا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ
نے چند روز مسجد جامع بیجاپور مین نماز جمعہ پڑہی ایک روز آپ نے راہ مین شراب کی دو کانین
دیکھین تو نماز جمعہ ترک کرکے فرمایا کہ اس شہر مین مسلمانون پر نماز جمعہ جائز نہین ہوتی **نقل** ہے
کہ ایک روز حضرت شاہ قدس سرہ نے اپنی مجلس مین فرمایا کہ اس ملک کا حاکم جو طالب دنیا ہے
اگر امر معروف و نہی منکر کے تین کام کرے تو خدا تعالیٰ ہر ایک کے عوض مین ایک ملک کی بادشاہت
دیتا ہی آزمالیا چاہئے پہلا کام یہ ہی کہ اپنے تمام ملک سے شراب موقوف کرے تو اوسکے بدل مین
گجرات کی بادشاہت دلاتا ہون اور یہ نہین کہتا کہ جنگ کرکے لے بلکہ اوسکے ہمراہ رکاب چل کے
تخت پر بٹھلا دیتا ہون اگر اسمین خلاف ہوا تو ایک شراب کی دوکان کی جگہہ اور دس دکانین زیادہ
کرین دوسرا کام یہ ہی کہ طوائف یعنی کنچنیون کو نکاح کا حکم کرین اسکے عوض مین بھی ایک ملک کی
بادشاہت دلاتا ہون تیسرا کام یہ ہی کہ رافضیون کو کسی جگہہ کا حاکم نہ کرے اسکے بدل مین بھی
ایک ملک کی بادشاہت ملتی ہی ان باتون کا آزمانا کچھ مشکل امر نہین ہی بعض حاضرین مجلس عالی
عرض کئے کہ آپ تصرف فرماوین تا یہ کام وقوع مین آئے آپ نے فرمایا کہ ہمکو تصرف کرنے سے
کیا کام ہی اگر وہ دنیوی ممالک چاہتا ہے تو امر معروف و نہی منکر بجالاوے یہ کیفیت جب بادشاہ
کے سماعت مین آئی تو اس بارے مین ایک رافضی سے جو نائب امور ملکی اور بادشاہ کا معتمد علیہ
تھا مشورہ کیا وہ کہا جو کچھ حضرت فرماتے ہین سب تحقیق اور بجاہی اور ہرگز اسمین خطا

نہوگی لیکن سلطنت کی زینت و رونق باقی نہین رہیگی اور جو حضرت کے کہے مطابق عمل درآمد نہ ہوگا تو
انکے خاطر کی رنجیدگی ہوگی یہ بات اس پادشاہت کے خلل کا موجب ہوگی اسلئے اب یہ تدبیر کرنا
چاہئے کہ روانہ ہوون آخرالامر اوس بدخواہ رافضی کی شومیت سے پادشاہ بے اقبال ہوا
اور ایک روز اپنی مجلس مین ظاہر کیا کہ اگر حضرت شاہ سید صبغۃ اللہ قدس سرہ مدینہ منورہ
جاتے ہون تو رخصت کرتا ہون اوس مجلس مین حضرت شاہ کے مرید صادق عبدالقادر چشتی حاضر تھے
یہ بات سنتے ہی خدمت عالی مین حاضر ہوکے عرض کئے آپنا نماز مغرب ادا کرکے اوسی لباس سے
جو نماز مین جسم مبارک تھا پادشاہ کے پاس جاکے رخصت ہوئے **نقل** ہے کہ ایک وقت محرم
کی دوسری تاریخ تھی احمد خان دائی بیجے کے الاوہ کا جو حضرت شاہ قدس سرہ کے مکان کے
قریب تھا غلغلہ بدعت بہت ہوا ایک درویش نے عرض کی کہ حکم ہو تو الاوہ توڑ کر آتا ہون
آپ فرمائے جاؤ پس وہ فقیر پانچسو آدمی کے مجمع مین گھس کے جو کچھ عمل کرنا تھا کئے اور اونہون دم
الاوہ کے مار ڈھار کئے اونکے ہاتھون سے چھوٹ کر آنے مین گھڑی بھر دیر ہوی تو دوسرے
درویش نے عرض کی کہ اجازت ہو تو اوسکی مدد کو جاتا ہون آپ نے اونکو بھی اجازت دی یہ فقیر ابھی
الاوہ تک نہین پہونچے تھے کہ رستہ مین وہ فقیر آملے پھر دونون سلامتی کے ساتھ حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوئے پادشاہ نے یہ کیفیت سنکے کہا کہ اگر پانچ فقیر ہوئے تو میرے الاوے کو بھی ایسا ہی
کرینگے پس آپ کے مکان کو باہر سے قفل ڈلوایا اور احتشام کے جوان اور پیادون کا پہرہ رکھوایا
تا آگ پانی تک حضرت کے مکان مین نہ جانے اوسوقت بعض لوگ اور مریدان ہرچند لڑ بھڑ کر
آپکے مکان کے دروازے تک پہونچے کچھہ فائدہ نہ ہوا اور بعد عشرۂ محرم کے دروازہ کھلا بعض
خادم عرض کئے کہ پادشاہ گستاخی کی آپ فرمائے کہ اگر وہ مانع نہ ہوتا تو مین امر معروف چلاتا لیکن
اوسکی اس حرکت سے آپکے خاطر شریف پر بالکل بار نہ آیا **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ
بیجاپور تشریف لائے تو اکثر لوگ آپکا کمال اور بزرگیان دیکھکر معتقد ہوئے اور خود ابراہیم عادل شاہ
اور اوسکے حضوریان بھی آپ کے معتقد ہوئے شاہ نواز خان کو عرق حسد جوش مین آیا چاہا کہ

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

پادشاہ کو بے اعتقاد کرے اسلئے ایک روز پادشاہ سے کہا کہ انکا امتحان کرنا چاہئے وہ عقیدۂ عامیانہ
رکھتا تھا شاہ نواز خان کی اغوا پر آپکو بلایا آپ پالکی سوار ہوکے تشریف لائے آپکو پادشاہ اپنی
مجلس مین بٹھلایا اور اپنے روبرو دہکتی آگ کے چولہے پر دودہ گرم کرکے ویسا ہی جلتا ہوا برتن حضرت
کے روبرو رکھدیا آپنے معاً نوش جان فرمایا وہ بدبخت ممتحن کہا کہ البتہ منہہ اور زبان کو صدمہ ہوچکا
ہوگا لیکن ظاہر ہونے نہین دیتے ہین اب ایسے چیز کے کہانیکی تکلیف دین جس سے زبان کی سوختگی ظاہر
ہو پس پادشاہ نے پان بھیجا آپ وہ بھی کھائے وہ حسود بے سود کہا کہ نہین انکو امامت کا حکم کرین
قرأت مین حقیقت ظاہر ہوجاتی ہی پھر مغرب کا وقت آیا تو آپکو امامت کی تکلیف ہی دیگئی اور آپ سے
قرأت مین سر مو تفاوت نہ ہوا اوسوقت وہ دونون شرمندہ ہوئے نقل ہے کہ اوسی شاہ نواز
خان نے آپ کے امتحان کے لئے اپنے خدمتگار سے کہا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ ابراہیم پور
مین مسجد بنائے ہین تو اپنے کو مردہ بناین تجھکو کفن پہنا کے چارپائی پر ڈالکر نماز جنازہ کے لئے حضرت
کے پاس لیجاتا ہون جب نماز سے فراغت ہو تو چارپائی سے اوٹھ اور مسخری کر وہ شخص طمع سے اوس
رافضی کے کہنے کو مان لیا اور اپنے کو میت سا بنایا پس اوسکو کفن پہنا کے چارپائی پر رکھ کر کلمہ
شہادت پڑہتے ہوئے مسجد ابراہیم پور مین لائے اور حضرت سے عرض کئے کہ نماز جنازہ پڑہائیں
آپ پہلے انکار کئے جب بالکل اصرار کیا گیا تو تشریف لائے اور پوچھے کہ زندے کی نماز پڑہون یا
مردے کی خان مذکور نے کہا کہ مردہ ہی زندے کی نماز کیسی حضرت نے ادہر اللہ اکبر کہا اور ادہر اوس
شخص کی روح قبض ہوگئی جب نماز سے فارغ ہوئے چارپائی دست مبارک سے اوٹھا کے فرمائے
اس میت کو لیجاؤ اور جلد دفن کرواؤ اوسوقت وہ بدبخت رافضی دیکھا کہ خدمتگار نہ اوٹھتا ہی نہ حرکت
ہی کرتا ہی خود آپ اوسکے نزدیک جاکر دیکھا تو وہ مردہ ہی پس خجل اور نادم ہوا اور خدمتگار کو دفن
کردیا نقل ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ کے دربان میان نور محمد نام اہل باطن سے تھے وہ کہتے
تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام اپنے کو عصر کے وقت دیکھے ایک لوح پڑہاتے ہین اس دربان کا یہ حال تھا
کہ جب نماز کا وقت ہوتا اور موذن اذان دیتا یہ اپنے سے گم ہوجاتے اور اوسکے ہاتھ پیرون بے اختیار

رعشہ ہو کے ہاتھ سے لکڑی گر جاتی اوس وقت کسی کے اندر آنے یا باہر جانے سے بیخبر رہتے یہ حالت نماز گذارنے تک رہتی بعد اوسکے اپنے حال پر آ جاتے ہمیشہ اونکا یہی حال تھا **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ بیجاپور تشریف لائے شہر کے اکابر مشائخ و علما و فضلا آپ کے طرف رجوع لائے اور آپکی بزرگی مین متفق اللفظ و المعنی ہو گئے اور میان حبیب شہر اوستاد بھی جو طلبای علم مرجع تھے آپ کے طرف رجوع ہوئے ابراہیم نے سنکر کہا کہ دوسرون کے قطع نظر مجھکو میان حبیب شہر اوستاد کی فضیلت پر بہت اعتماد تھا وہ بھی حضرت کے طالب ہو گئے شہر اوستاد نے یہ بات سنکے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون پھر مجھکو طالب ہونے سے کیا نقصان ہوا **نقل** ہے کہ ایک شخص حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین التجا لایا کہ ایک لڑکی نا کتخدا رکھتا ہون اوسکے کار خیر کے لئے نہایت حیران و پریشان ہون کچھ مبلغ ضروری ہے میرے حال پر ترحم فرما کر کسی سے سفارش کر کے بطور عطیہ دلا دیجئے یا بطور قرض ہو تو بھی مین ادا کر دونگا آپ پوچھے کتنی مدت مین ادا کرتے ہو وہ کہا اس قدر عرصہ مین ادا کرتا ہون پھر آپ فرمائے کہ نوشتہ لکھکر لاؤ وہ لکھکر لایا تو فرمائے کہ فلان طاقچے مین رکھدو اور جو کچھ وہان ہو اوٹھا لو یہ شخص جب نزدیک آیا اور تمسک رکھدیا تو دیکھا کہ مبلغ مطلوبہ کی تھیلی پڑی ہی اوسکو اوٹھا لیکے چلا گیا اور اپنے کام سے فراغت حاصل کیا جبکہ وعدہ کے مطابق اوس نے مبلغ حاضر کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ پیسا اوسی طاقچے مین رکھدیکر اپنا تمسک لیلو وہ شخص ویسا ہی مبلغ لیجا کر وہان رکھدیا اور اپنا تمسک نظر پڑا تو اوٹھا لیا **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ حضرت شاہ قدس سرہ کا روی ظاہر نہایت درجے مین منور اور تر و تازہ دیکھے اور خدام درگاہ معلی سے سبب اسکا دریافت کئے وہ کہے آج تیرہ روز ہوئے ہین کہ حضرت نے کچھ بھی تناول نہین فرمایا ہے

نقل ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ شیخ ابراہیم کو قطب شاہ بادشاہ حیدر آباد دکن کے پاس روانہ کرکے تاکید کئے کہ بغیر کسی کے وسیلے کے اوسے ملاقات کرکے امر مرغوب بتلائین اور رفض سے منع کرنا لیکن انہون نے کسی کے وسیلے سے ملاقات کرکے امر معروف فرمایا قطب شاہ نے اوسی وقت اونکی زبان کاٹ دی جب وہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا حکم کا خلاف

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

گیرون کئے بہرحال زبان کے کٹنے سے اونکی بات چیت مین کچھہ خلل و تغیر نہ آیا نقل ہے کہ ملا احمد مجذوب
قدس سرہ ابتدا مین عشق مجازی مین بہت گرفتار تھے ایک روز اونکے والد حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت
مین انکا حال عرض کئے آپ فرمائے اوسکو ہمین دیدو اونہون نے زہے قسمت جان کے اپنے فرزند کو حضرت
کی خدمت مین لا کے چھوڑ دئے آپ انکو مرید کرکے کچھہ شغل بتلائے اور خلوت مین بٹھلائے الیاس مست و
مدہوش ہوا تا تہہ سے سانپ بتلایا کہ ایسی جاگہ مجھے بٹھلائے ہین حضرت شاہ قدس سرہ زجر
کرکے فرمائے اوسی جگہہ پر رہ اور حجرے کے باہر مت آ غرض مدت خلوت تمام ہونیکے بعد اون سے اقسام کی
کرامتین صادر ہوئین تو حضرت فرمائے اس مقام لذت مین بیٹھا مت رہ ورنہ بار دیگر تجھہ کو دوسری چیز نہین
دونگا نقل ہے کہ جب کوئی ملا احمد مجذوب قدس سرہ سے مصری مانگتا تو پتھر اوٹھا کے دیتے وہ مصری
ہوجاتے نقل ہے کہ ملا احمد مجذوب قدس سرہ وقت درس حضرت شاہ قدس سرہ کے کفش مبارک بغل
مین لیکے کھڑے ہوتے تھے ایک روز انہین کفش مبارک مین سے تازے گیندے کے پھول نکال کے لوگونکو
دئے حضرت فرمائے تو سخاوت کرتا ہی نقل ہے کہ حضرت سید محمد بخاری خلیفہ حضرت شاہ قدس سرہا فرماتے
ہین کہ ایک روز ملا عبداللہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا اوُمیان عبداللہ
متولی گوگی حالانکہ اونہون اوسوقت متولی نہ تھے بعد چند روز کے گوگی کے متولی ہوئے اور جیتے تک
اوسی خدمت پر رہے اور اونکے بعد اونکے بیٹے بھی گوگی کے متولی ہوئے نقل ہے کہ ایک روز ابراہیم
عادلشاہ منصور خان کی حکومت کی قائم مقامی اپنے خزانچی احمد خان کے نام پر مقرر کرکے فرمان تیار کرکے
اپنے حضور مین رکھتا تا احمد خان کو دے اس اثنا مین یہ خبر حضرت شاہ قدس سرہ کے سماعت مین آئی
آپ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ سے فرمائے کہ احمد خان سے کہو جسطرح منصور خان ہر سال اپنا
خزانہ لٹا کے فقیرون کو دیتا تھا تم بھی دین ورنہ منصور خان کی ولایت تمکو نہین ملیگی حضرت مولانا
قدس سرہ نے عرض کی کہ احمد خان کے نام پر فرمان تیار ہو چکے ہین آپنے فرمایا اس سے کیا ہوتا ہی
جب احمد خان نے یہ بات سنی کہا مجھہ سے ہر سال خزانہ کا تاراج کرنا نہوسکیگا آخر ابراہیم عادلشاہ نے
تغافل کیا اور احمد خان کو ولایت سے کچھہ نہ ملا نقل ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ جب مدینہ طیبہ کو

Mohammad Hanif Rizvi Karachi

پہونچے تو روضۂ منورہ کی جالی کے اندر داخل ہوکے قالین پر بیٹھے اور مراقبہ مین مشغول ہوئے
چونکہ اوس مبارک جالی کے اندر کسی کو جانے نہین دیتے ہین خواجہ سراؤن نے یہ حال دیکھکر گھبرا
گئے اور کہے اوٹھئے اوٹھکر جایئے آپ اونکو کچھ جواب نہین دیتے اپنے حال مین ہی مستغرق تھے خواجہ
سرایان لاعلاج ہوکر قالین کے کونے پکڑ لیکے آپکو باہر لائے آپ جاکر روضۂ مبارک کی جالی پکڑ لیکے
تین وقت یاجدی کہے اور روضۂ مبارک سے تین بار یا ولدی کی آواز آئی اوسوقت آپ کچھہ
کہہ کے مراقبہ مین مشغول ہوگئے خواجہ سرا متحیر ہوکے دوسری قالین بچھا دئیے شب کو حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواجہ سراؤن کے خواب مین تشریف لاکے غصہ ہوئے اور فرمائے کہ
ہمارا فرزند ہماری ملاقات کو آیا تھا اوسکو کیون تکلیف دئیے خواجہ سراؤن نے علی الصباح حضرت
کی خدمت مین آکے عاجزی کے ساتھہ معذرت کئے اور آپکی سیادت کے مقر ہوئے یہ کیفیت تمام
مدینے والون مین مشہور ہوئی **نقل ہے** حضرت شیخ عبد الفتاح حبیب اللہی قدس سرہ اپنے رسالے
مین ایسا تحریر فرماتے ہین کہ یہ فقیر بے استطاعت اکثر بزرگون سے ایسا سنا ہی کہ جب حضرت
شاہ قدس سرہ مدینۂ منورہ مین تشریف رکھتے تھے آپ مین اور وہان کے سادات مین سیادت
کے مقدمہ مین گفتگو ہوئی آپ نے یہ قرار دیا کہ روضۂ منورۂ حضرت رسالت پناہ مین کہڑے ہوکے
سلام کرین اور ملتجی ہون تا معلوم ہو پس سادات مدینہ پہلے کہڑے ہوکے تین بار کہے السلام علیک
یا جدی ایکبار کا بھی جواب نہ ملا پھر حضرت شاہ قدس سرہ آگے بڑہکے کہے السلام علیک یا جدی
جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی ایسا ہی تین بار سلام کئے تو تین بار بھی جواب ملا اس واقعہ سے
وہان کے سادات فریاد وزاری کرنے لگے جب شب ہوئی تو وہان کے اکابرون سے ایک کے
خواب مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے فرمائے کہ جب مدینے کے سادات سلام
کئے مین وضو مین مشغول تھا اور جب صبغۃ اللہ سلام کئے تو وضو سے فارغ ہوچکا تھا اسلئے اون کے
سلام کا جواب دیا **نقل ہے** صاحب حرز العاشقین روایت کرتے ہین کہ حضرت شاہ قدس سرہ
مدینہ منورہ مین دس سال مقیم رہے اور ہمیشہ روضۂ مبارک مین کمال شوق سے بیٹھتے تھے جب رات

Muhammad Hanif Razvi Kagarchi

ہوتی اور خواجہ سرا دروازہ مبارک بند کر دیکر اپنے مکانونکو جانیکا وقت آتا تو بھی حضرت شاہ قدس سرہ وہین بیٹھے رہتے خواجہ سرا مکر وحیلہ سے آپکو باہر کر دیتے اور آپ کبھی قالین کا کونہ پکڑ لیتے تا اپنے کو کوئی باہر نہ کرے لیکن وہ لوگ قالین کے ساتھہ ہی آپکو اوٹھا لیکر باہر لا کے پھینک دیتے اور جب صبح کو آتے آپکو ویسا ہی نماز مین مشغول دیکھتے آخر ایک روز جبکہ روضۂ مبارک کے اندر خاص و عام جمع ہوئے حضرت شاہ قدس سرہ نے کہا السّلام علیک یا جدی اور روضۂ مبارک سے جواب آیا وعلیک السّلام یا ولدی حاضرین یہہ کرامت دیکھکر آپکے معتقد ہوگئے اور سلک مریدی مین داخل ہوئے۔ اسی مضمون کا خلاصہ حامد صاحب خلیفہ حضرت شاہ کریم محمد صبغۃ اللّٰہی قدس سرہما کی غزل ذیل مین موجود ہے۔

غزل

صبغۃ اللہ ولی معتمدے — عاشق پاک وواصل صمدے

گفت روزے بروضۂ احمد — السّلام علیک یا جدے

باز آمد جواب جانب او — وعلیک السّلام یا ولدے

کئی تواند کسی برابریش — کہ مرا در است سیادت سندے

باش حامد غلام درگاہش — تا بیابی سعادت ابدے

نقل ہے کہ حضرت شاہ تاج الحق قدس سرہ جو اہل باطن تھے جس بزرگ کی زیارت کرتے اون سے روحانی ملاقات ہوتی اور اون سے باطنی مطالب بھی حاصل کرتے تھے وہ بزرگ حضرت سید سعد بلخی خلیفہ حضرت شاہ قدس سرہما کے زمانہ مین مدینہ منورہ کو آئے اور روضۂ منورۂ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی عادت کے مطابق بہت متوجہ اور مشغول بیٹھے کچھہ بھی ظاہر نہ ہوا بلکہ جو صفائی باطن حاصل تھی اوسمین بھی خلل آیا وہ بزرگ حیران ہوکے اپنا حال حضرت سید سعد بلخی قدس سرہ سے ظاہر کئے وہ فرمائے کہ تمہین خبر نہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درگاہ معلی حضرت شاہ قدس سرہ کے تحویل ہے پس حضرت کے وسیلے کے بغیر اوس درگاہ معلا مین کوئی نہین پہونچتا ہی پھر شیخ مذکور کو حضرت شاہ قدس سرہ کی قبر مبارک کے پاس حسب عادت

مشغول بتوجہ بٹھلائے تو اوسوقت اونہین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شاہ قدس سرہ سے روحانی ملاقات حاصل ہوئی اور اپنے باطنی مطالب سے بہرہ مند ہوئے پھر اپنی باقی عمر مکہ معظمہ مین گذار کر رحلت فرمائے **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ سے آپکے ایک مرید نے عرض کی کہ غلام کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت شریف کی تمنا ہی اگر حضور کی نظر عنایت ہوجائے تو غلام اپنی مراد سے کامیاب ہوتا ہی آپ نے ایک اسم پڑھنے کے لیئے حکم فرمایا وہ مرید خوشی کے ساتھ تازہ وضو کر لیکر حجرے مین بیٹھکے اسم مذکور پڑھنا شروع کیے تھوڑا ہی عرصے مین حالت بیداری مین کیا دیکھتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انکا جو کچھہ مقصد حاصل ہوگیا اس خوشی مین اونہون نے کہا **ع**

صبغة اللہی شوا رخواہی مراد	کو مصاحب راصحابی رتبہ داد
صبغة اللہ درمیان اولیا	چون محمد درمیان انبیا

نقل ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ کے شریف سے التفات واخلاص نہین رکھتے تھے خادمون نے عرض کی کہ آپکو یہان رہنا ہی اسلیئے شریف سے تمنائی ضروری ہی آپ نے فرمایا مین یہان مرنے آیا ہون مجھکو شریف سے کیا کام ہی **نقل** ہے کہ مدینہ منورہ مین ایک شخص ملا عاشق نامی تھے وہ اذان اور نماز پنجگانہ کی آواز روضہ مقدسہ کے اندر سے سنکر مسجد حرم شریف مین نماز پڑھتے تھے اور وہ آواز اونکے مونس جان تھی جب حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ پہونچے اوسی روز سے اوس آواز کا سنا جانا موقوف ہوگیا اس بات سے وہ اپنے کو ایسا پریشان وہلاک کئے کہ جلد مر گئے اونکی رحلت کی خبر حضرت شاہ قدس سرہ کو پہونچی تو فرمائے مقبول ہوئے تو جلد طلب کئے **نقل** ہے کہ مدینہ منورہ مین حضرت شاہ قدس سرہ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے ملا احمد مجذوب قدس سرہ اور دوسرے خادمان خدمت مین حاضر تھے شریف مدینہ گھوڑے پر سوار حضرت شاہ قدس سرہ کے طرف التفات نہ کرکے راہ سے گذرا یہ بات ملا احمد قدس سرہ کو خوش نہ آئی تیز نظر سے اوسکے طرف دیکھے وہ فی الفور گھوڑے سے گرا حضرت اس کیفیت سے ناراض

ہو کر فرمائے ملا احمد تو اس جگہ کے لایق کا نہین ہی اپنے وطن کو جا تیری مان زندہ ہی اور انتظار کرتی ہی اوسکی خدمت کر پس مجبور وہ بیجاپور گئے **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ اپنی آخر عمر شریف مین جبل احد پر دو سال چلہ کئے جسکی پوری کیفیت حضرت شیخ علی کشایش قدس سرہ کے رسالے مین موجود ہے اور حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی حنفی قدس سرہ بھی اپنے مکتوب مین حضرت کے بہت سے حالات و ریاضات بیان کئے ہین اوس مکتوب مین لکھتے ہین کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ جبل احد پر دو سال تک چلہ کش رہے بہت ریاضت کئے صایم الدہر قائم اللیل تھے اور اکثر جنگلی جانور آپ سے اختلاط رکھتے تھے شب کو بھیڑئے آکے پہرہ دیتے تھے چنانچہ اکثر مدینہ منورہ کے رہنے والے عرب دیکھے ہین کہ وہ بھیڑئے آپکی نگہبانی کرتے ہین حضرت شاہ قدس سرہ اکثر وہان کے لوگ سے فرماتے تھے کہ رات کو یہان کوئی نہ رہین اسکا سبب یہی تہا کہ رات کو جنگل سے بھیڑئے جو اپنی حفاظت کے لئے آتے ہین یہ راز کہین لوگون پر فاش نہ ہو جائے اور وہ بھیڑئے پھر کسیکو ایذا نہ دین اوسمین یہہ بھی لکھتے ہین کہ ایک روز عالم ارواح مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہ قدس سرہ سے ملاقات کر کے فرمائے ای میرے فرزند اب زہد و ریاضت بس کر بس کر اور جلد اس پہاڑ سے مدینے کو جا تیری عمر آخر ہوئی ہی اور اجل قریب پہونچی ہی پس آپ وہان سے مدینہ منورہ کو تشریف لائے

نقل ہے میر غلام علی آزاد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب معاصر الکرام مین یون لکھتے ہین سید صبغۃ اللہ رض بن سید روح اللہ متوطن بھروچ علاقہ احمد آباد گجرات حضرت شیخ وجیہ الدین رض گجراتی کے کمل خلفا و تلامذہ سے تھے مرشد کے ارشاد کے مطابق چند سال اپنے وطن مین افادہ طالبان اور امر معروف و نہی منکر مین مشغول تھے دفعتاً شوق زیارت حرمین شریفین عظمہما اللہ تعالی دامنگیر ہوا تو اس دولت کبری سے سعادت حاصل کئے بعد اپنے وطن اصلی کو تشریف لائے پھر سنہ ۹۹۹ نوسو ننانوے ہجری مین سب سے دل اٹھا کے مجردانہ مالوہ کو آئے اوسوقت شوق زیارت مدینہ مصطفویہ علی صاحبہا السلام والتحیۃ کا جوش ہوا تو خاندیس کے رستے سے احمد نگر دکن کو پہونچے وہان کا بادشاہ برہان الملک کے تنگ کرنے سے وہان قریب ایک سال کے وقفہ ہوا دوسرے

سال سفر دریا کا عزم کئے اور بیجاپور پر گذر ہوا تو وہاں کا پادشاہ چند ے آپکو نہایت تواضع و
دلجوئی کے ساتھ رکھا بعد سامان سفر مہیا کیا اور اپنا خاص جہاز پیش کیا پس تمام صوفیان و درویشان
ذاعنت کے ساتھ رہگرای منزل مقصود ہوئے آپ اماکن قدسیہ پہونچکر اور زیارت نبویہ حاصل
کرکے کوہ احد مین سکونت اختیار کئے اور طالبان علوم ظاہری و باطنی کے مرجع ہوی اور جواہر خمسہ
کو عربی مین ترجمہ کئے اور آپ کے خلیفے احمد شناوی اوسپر حاشیہ لکھے اور یہ عربی جواہر خمسہ مع
حاشیہ ملک عرب مین مروج ہی بہت سے لوگ آپ سے بیعت کئے اور انتہائی مراد کو پہونچے ۔
شیخ محمد عقیلہ مکی قدس سرہ کتاب لسان الزمان مین لکھتے ہین کہ شیخ کبیر عالم شہیر سید صبغۃ اللہ
بن سید روح اللہ حسینی نے شیخ مشایخ طریقہ شطاریہ عشقیہ مین رحمت ہو اللہ تعالی کی اون پر
اور وہ تمام علوم معارف کے جامع تھے اور ایک عالم کو اون سے نفع پہونچا اور وہ
ایک ہین جنکو اللہ تعالی ظاہر کیا اور مشہور کیا اونہون سادات شطاریہ کا طریقہ سید وجیہ الدین
سے حاصل کئے اور اونہون غوث اور میرے سردار محمد غوث صاحب جواہر خمسہ سے حاصل کئے
اور اون سے ایک عالم فیض یاب ہوا از انجملہ سید میر اور سید اسعد بلخی جو مدینہ مین وفات پائے
اور شیخ کبیر احمد شناوی ہین اور سید صبغۃ اللہ کے تصنیفات سے کتاب الوحدۃ اور رسالہ
ارادۃ الدقائق فی شرح مرأۃ الحقائق اور رسالۃ المرید ترک کل
یوم من سنن القوم **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ کی رحلت شریف کے
ایام قریب پہونچے تو آپ جمادی الاول کی پندرہوین کو تپ محرقہ سے نہایت علیل ہوئے اور
چھبیسوین کو نقل مکان فرمائے اوسوقت آپ کے دونون خلیفے یعنے شیخ عبد العظیم اور شیخ علی
کتابالش قدس اللہ اسرارہما مدینہ مین تھے یہ حضرات اور انکا برادر اہالی مدینہ سب ملکر آپکو حضرت ابراہیم
صاحبزادہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ شریف کے متصل اسطرح سے مدفون کئے
کہ ناف مبارک حضرت صاحبزادہ دین و دنیا اور سر مبارک حضرت شاہ قدس سرہ برابر تھے
وہ روز جمعہ کا تھا اور جمادی الاول کی ستائیسوین تھی اور تاریخ رحلت شریف رسالہ حضرت

Mohammed Hanif Razvi Nagarchi

مولانا قدس سرہ میں پچیسویں ہی اور رسالہ اعراس میں اٹھارہویں اور بعض جگہہ سترہویں بھی لکھا
ہی اور حضرت سید عبد اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ مصنف کتاب خلاصۂ صبغۃ اللّٰہی تحریر فرماتے ہیں کہ اپنے
مدینہ والوں سے اور حضرت شیخ علی کشالیش قدس سرہ کی اولاد سے دریافت کی تو ثابت ہوا کہ اٹھائیسویں تاریخ
روز جمعہ ہے اور اسمیں کسیطرح کا شک نہیں چنانچہ مدینہ منورہ میں شیخ مذکور کی اولاد ہر سال حضرت
شاہ قدس سرہ کا عرس شریف کرتے ہیں **واضح** ہو کہ پیر دستگیر حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی
قدس سرہ عرب میں علی الخصوص مدینہ منورہ میں نواب رسول اللہ یعنی دربان رسول اللہ کہتے ہیں
اور جبکہ زایرین مدینہ منورہ کو جاتے ہیں اور مزور ہر ہر مقام پر اول سلام اون سے پڑھواتے ہیں
اوسوقت شہدای بقیع کے بعد حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ اور آپ کے بعد حضرت ابراہیم صاحبزادہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ سلام پڑھاتے ہیں آپ کے فضائل میں یہ بھی بہت بڑی بات
ہی آج تک ہند کے اور دوسرے ملکوں کے بہت بزرگان اوس مقام متبرکہ میں مدفون ہوئے لیکن
سوائے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے دوسرے کسی کے لئے خاص کر کے سلام پڑہوایا نہیں جاتا
ہی سوائے اسکے سلطان روم کے طرف سے آپکا سالانہ عرس شریف ہوا کرتا ہے۔

نسب نامۂ حضرت شاہ قدس سرہ

حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی بن شاہ روح اللہ حسینی بن سید احمد بن سید عبد الفتاح مغربی بن سید محمود بن سید برکات
بن سید طاہر بن سید قاسم بن سید محسن بن سید محمد بن سید عبد السلام بن سید خالد بن سید محمد بن
بن سید محمود بن سید فضل الدین بن سید علیی بن سید حسن المخاطب بن امام موسی کاظم بن امام
جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی ابن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ

اسامی خلفای حضرت شاہ قدس سرہ

حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی حنفی۔ حضرت شیخ علی کشالیش۔ حضرت شیخ عبد الصمد۔ حضرت
شیخ ابراہیم حضرت شیخ سنو حضرت سید اسعد بلخی۔ حضرت مولانا حبیب اللہ بیجاپوری۔
حضرت شیخ عبد الحکیم۔ حضرت میان یوسف۔ حضرت سید عبد اللہ۔ حضرت شاہ

Mohammad Hanif Pazyar Negarchi

مرتضیٰ قادری۔ حضرت سید محمد بخاری قدس اللہ اسرارہم اجمعین واضح ہو کہ کتاب معارج الکرام سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت سید میر اور حضرت شیخ احمد شناوی قدس اللہ اسرارہما بھی آپ کے خلیفے تھے اور فقیر نے شرح جواہر خمسہ عربی مین بھی دیکھا تھا کہ شیخ الذکر حضرت شاہ قدس سرہ کے خلیفے ہین لیکن فہرست صدر مین یہ دونون نام نہین پائے جاتے ہین مگر ہان حضرت شیخ سنو جو نام لکھا گیا ہی شاید حضرت شیخ احمد شناوی قدس سرہ ہی ہون گے

حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللٰہی قدس سرہ

آپ علامۂ متبحر اور ولی مشتہر اور مرشد کامل اور مربی واصل تھے اور آپ اثناء عشریہ سے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام رکھتے تھے علم ظاہر و باطن کے جامع تھے اور شریعت و طریقت پر راسخ قدم تھے اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم خواب اور یقظہ مین دیکھکر بیحساب فیض حاصل کئے اور خضر و الیاس علیہما السلام سے اور شیخ علی کلالاری اور حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری اور حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس اللہ اسرارہم سے ملاقات روحانی کرکے ظاہری اور باطنی فائدے اوٹھائے اور ولی اللہ شیخ محمد مرزا عرف میر انضا حبیب بابا نگر اور قاضی محمد کلیانی اور شیخ بابوجی خلیفہ شاہ حسن ڈوڈہ اور شیخ تاج الحق قدس اللہ اسرارہم سے اور اپنے وقت کے بہت سے اولیا اور واصلان حق اور اہل کمال اور مجذوبون سے ملاقات کرکے اور صحبت رکھکر فائدے حاصل کئے آپ کے واردات و مکاشفات بیحد و حصر ہین آپ حضرت مرشد العرفا شاہ صبغۃ اللہ حسینی بہروچی مدنی قدس سرہ سے ظاہری اور باطنی علوم اور صوری و معنوی کمالات اور حقیقی و مجازی ارشادات حاصل کرکے خلافت و اجازت سلاسل علیہ عالیہ سے مشرف ہوئے اور حالات و کمالات صبغۃ اللٰہی کے رنگ سے رنگین ہوکر حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے عین ذات ہوی اور آپ کے اس درجہ مین منظور نظر اور مقبول ہوئے کہ اونکے شجرۂ شریفہ مین اپنے دست خاص سے کمال توجہ کے ساتھہ فرزند حقیقی لکھے اور اجازت دئیے کہ اپنے مریدون اور طالبون کے شجرون مین کتبہ صبغۃ اللہ الحسینی لکھین اور فرمائے کہ فقیر اپنا نام بھی تم کو دیا اور جو کچھہ فقیر کو عالم الٰہیہ سے عطا ہوا ہی تم کو بھی عطا ہوگا اور حضرت مولانا قدس سرہ رسوخ و اعتقاد اور پیرپرستی کے امتحان کی کسوٹی پر کامل عیار تھے

نقل ہے

کہ بچپن میں یعنی پانچ سال کی عمر میں آپ قرآن شریف پڑھتے تھے تو بالکل یاد نہیں ہوتا تھا آپ رونے
لگے آپکے والد بزرگوار ملا احمد بن خلیل اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو کہے کہ انکو
اب قرآن پڑھنے میں تھوڑی محنت ہی لبعد اسکے تمام علوم آسانی اور سہولت سے آجائینگے آخر ویسا ہی
ہوا جیسا کہ وہ کہے تھے **نقل** ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام آپکو تحصیل علم کے ایام میں بشارت دیئے تھے
کہ تم اچھے طالب العلم ہوگے لیکن زیادہ نہ پڑھ ہوگے **نقل** ہے کہ آپ عنایت ایزدی سے ایسے جولانی
طبیعت اور تیزی فہم و ذکاوت رکھتے تھے کہ بڑے بڑے علما و فضلا اور مدرسان آپکی تعلیم و تدریس سے
عاجز تھے کہتے تھے کہ یہ شخص ہمارے امتحان اور آزمائش کے لئے ہمارے پاس آیا ہی چنانچہ **نقل** ہے کہ
حضرت مولانا قدس سرہ ابتدای حال میں ملا حسن بخشی کے پاس جو علم حکمت میں اپنے وقت کے بو علی تھے اور
کتاب شفا و بو علی حکیم کا اول سے آخر تک تین بار مطالعہ کئے تھے اور علم حکمت کا درس اچھا دیتے تھے اور
مذہب امامیہ رکھتے تھے اور اپنے مذہب میں بڑے متقی و مجتہد تھے کہ روافضہ اپنا امام و قبلہ جانتے تھے
پس شروع میں آپ شرح ہدایہ حکمت پڑھنے کا قصد رکھتے تھے ملا نے آپ کے فہم کی تیزی اور ذہن کی
رسائی طبیعت کی جولانی دیکھکر آپ سے کہا کہ شرح حکمۃ العین پڑھو اور شرح ہدایہ لکھو کیونکہ میر شریف جرجانی
اپنے پڑھائی کے زمانہ میں شرحیں اور حواشی لکھا کرتے تھے پس حضرت مولانا قدس سرہ اوستاد کے کہنے پہ
شرح حکمۃ العین شروع کئے اور ہر روز اوسپر حاشیہ لکھتے تھے اور شیخ حسن آپکے حاشیہ کو مسلم رکھتے تھے کبھی
کسی مقام میں رد و انکار نہیں کرتے تھے حضرت مولانا قدس سرہ علامۂ عصر ملا حبیب اللہ شہر اوستاد کے
پاس علم ظاہری تحصیل کئے چند روز کتاب متوسط شرح جامی شرح کافیہ علم نحو میں پڑھے آپ اپنے فہم و ذکا کی تیزی
سے ایسے باریک نکات بیان کرتے تھے کہ اوستاد مسلم رکھتے تھے اور کبھی رد نہیں کرتے تھے بلکہ بارہا
قسم دیکر پوچھتے تھے کہ تمہارا یہ باریک نکتہ میں سمجھا ہوں کہ نہیں لبعد اسکے علم بلاغت و معانی میں کتاب
مطول شروع کئے حضرت مولانا قدس سرہ ایسے اشکالات و اعتراضات اور دقائق و نکات بیان کئے
کہ ملا حبیب اللہ مطول کا درس بیفائدہ جانکر تفسیر بیضاوی شروع کرائے آسمین بھی آپ سے ویسے
ہی اعتراضات و نکات ظاہر ہوئے آخر ملا حبیب اللہ نے کہا کہ تم کو سب علوم آتے ہیں تم پڑھنے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

کی ضرورت نہین جبکہ شہزادشاد نے ایسا کہا تو آپ نے تحصیل علم کے قصد سے ترک وطن کرکے مسافرت
اختیار کئے اور قریہ پونڈی کو گئے میان قاضی محمد کلیانی جو معمر اور عالم و فاضل و صاحب کشف و کرامات
تہے اگرچہ کہ آپ کو حضرت مولانا قدس سرہ سے بالکل معرفت و آشنائی نہتی باوجود اسکے حضرت مولانا
قدس سرہ کا اور آپ کے والد ماجد کا نام لیکر بلائے اور آپ کے ساتہہ عہد محبت و عقد اخوت باندہے
کر فردای قیامت مجہکو اپنے ہمراہ لیجائین اوسوقت حضرت مولانا قدس سرہ کا سن شریف سترہ سال کا
تہا پہر کتاب براہین سے تین سبق دیکے فرمائے کہ یہ نسبت بہی درمیان مین رہے اوس مقام کے علما
اور مدرسان آپکی فہم و لطافت دیکہہ کر اور آپ کا بحث اور اعتراضات سنکر کہے کہ یہ شخص تمام علم حاصل کرچکے
یہان ہمارے امتحان کے لئے آیا ہی ایسا ہی آگے بہی ایک شخص ہماری آزمایش کے لئے آیا تہا پس حضرت
مولانا قدس سرہ وہان بہی کسیکو اپنے تدریس و تعلیم کے لائق نہین دیکہے تو اپنے وطن مالوف بیجاپور
کو واپس ہوئے ۔ اور علوم متفرقہ کا درس جاری کئے اور مشایخین سے صحبت رکہکر برکات حاصل کئے
اور حضرت شاہ محمد مرزا عرف میران صاحب بابانگر بڑے بزرگ اور پرہیزگار اور صاحب تجرید و تفرید
تہے اور عالم استغراق مین رہتے تہے اور بلند مقامات اور تصرفات و کرامات رکہتے تہے اور اونکو طی ارض
حاصل تہا غرض انکے پاس حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ جاکے فیض حاصل کئے اوسوقت سے
آپ کے دلمین شوق خداطلبی کا جوش شروع ہوا اور یہ خیال کئے کہ ایسے کے مرید ہونا چاہئے کہ ظاہر
باطن مین اوس سے بہتر کوئی دوسرا شخص نہو پس ایسے پیر کامل کے پیدا کرنے کے لئے ہندوستان روم
وشام اور تمام عرب و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کا سفر اختیار کرنے عزم مصمم کئے اور مشورت کے
لئے قصبہ بابانگر مین میران صاحب کے پاس گئے تو اونہون آپکا قصد معلوم کرلیکے دوسرے
روز آپ کا ہاتہہ پکڑ لیکر ایک کوس کے قریب جنگل کے طرف گئے پہر کہڑے ہوگئے فرمائے کہ
جیسے شخص کو تم چاہتے ہو وہ یہان ہے حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین دیکہا تو
زمین کوہستان و ریگستان ملک عرب نظر آئی معلوم ہوا کہ میران صاحب طی ارض سے وہ مقامات
بتلائے بعد اوسکے فرمائے کہ تم جیسے شخص کو چاہتے ہو ویسے کو اللہ تعالیٰ قریب مین تمہارا

Mohammad Hanif Razvi Nagorchi

لیئے ہین لاتا ہی پس اوس بزرگ کے وعدہ کے مطابق دوسرے سال یعنے سنہ ایکہزار ہجری مین جناب سید السادات حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی بہروچی قدس اللہ سرہ العزیز مدینۂ منورہ سے بیجاپور تشریف لائے شہر کے علما و سادات و مشایخین اور شہر کے عمایدین آپکی ملاقات کے لئے گئے آپ نے اون سے شہر کے نوادرات کی دریافت کی تو حاضران مجلس سے بعضون نے عرض کی کہ اس شہر مین ملا حبیب اللہ ایک عجیب شخص ہے جسکو یہان کے عجائبات و نوادرات سے کہا جائے اونکے فہم کی تیزی اور طبیعت کی رسائی اس درجہ مین ہی کہ نہین پڑہے ہوئے علوم بہی اونہین حاصل ہین کسی کے تعلیم کے محتاج نہین ہین یہان کے علما کہتے ہین کہ ہمارے امتحان کے لئے ہمارے پاس پڑہنے آتے ہین اسی باعث اونہون ترک تحصیل علم کر دئے حضرت شاہ قدس سرہ نے یہ سنکر فرمایا کہ اونکو ہمارے طرف سے سلام پہونچا کے کہنا کہ یہان آکر ملاقات کرکے دیکہو اگر خوشی ہو تو پڑہو ورنہ خیر نہین پہر دوسرے روز حضرت مولانا قدس سرہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین آپکی تحقیق و تدقیق دیکہکر حیران ہو گیا اور ایسا معلوم ہوا کہ آپکے روبرو میرا علم کچہہ چیز نہین ہی غرض شاہ قدس سرہ کی خدمت مین درس علم لینا شروع کئے اور ہر روز مدرسۂ شریفہ مین پندرہ کتابون کا جو سبق ہوا کرتا تہا سماعت کرتے تہے اور درس سے فارغ ہونیکے بعد حضرت شاہ قدس سرہ کے ارشاد کے مطابق تمام شاگردون سے تکرار و بحث کرتے تہے اور حضرت شاہ قدس سرہ اپنے شاگردون سے فرماتے تہے کہ جو شخص ان سے بحث کرتا ہی اپنا سبق سمجہتا ہی ورنہ نہین سمجہتا ہی **نقل** ہے کہ بعض وقت حضرت شاہ قدس سرہ ایسے دقیق اور بلند سخن فرماتے کہ شاگردان اونکے مطلب کو نہین پہونچکر خاموش بیٹہ جاتے لیکن حضرت مولانا قدس سرہ اشارہ کے ساتہہ سمجہکر عرض کرتے کہ بعض باریک سخن کہنے مین نہین آتے ہین فقط آنکہہ کے اشارہ سے ذہن نشین ہو جاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان ایسا ہی ہی **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ کی عادت تہی کہ آخر شب مین چہوٹی بڑی کتابون پر خاص اپنی طرف سے حاشیہ تحریر فرماکر درس کے وقت شاگردون پر ظاہر فرماتے تہے اور تفسیر بیضاوی پر بڑا حاشیہ لکہے ہین جب حضرت مولانا قدس سرہ کوئی دقیق سخن

عرض کرتے تو حضرت شاہ قدس سرہ اوسکو مقبول و مسلم رکھتے اور کبھی فرماتے کہ یہ تمہارا سخن باریک اور بہت پسندیدہ ہی شب کے وقت اچھی عبارت سے مین کتاب کے حاشیہ پر لکھونگا اور حضرت مولانا قدس سرہ مشکوۃ المصابیح مین بہت باریکیان نکالتے اور تحقیق کرتے تو حضرت فرماتے کہ تم جو چاہتے ہو اور ان شرحون مین ہی سب اوس عربی شرح مین ہی جو فقیر مشکوۃ پر لکھکر مکان پر چھوڑا ہی حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہین کہ حضرت شاہ قدس سرہ نے فقیر کے بابمین فرمایا کہ تم کو تمام کتابی علوم مین بشر کی حاجت نہین مگر علوم غریبہ جو دو سو ہین اونکی تحصیل کے لئے تمہارے مانند آدمی کو دو سال چاہئے اور اون علوم کو دیوان و دفتر نہین ہی بلکہ اوستاد کی زبان سے سننا چاہئے اور پھر فرمائے کہ لوگ جو ہیئت و ہندسہ و نجوم و رمل و جفر و تکسیر و علم کیمیا و سیمیا و ریمیا وغیرہ کو علوم غریبہ قرار دئے ہین غلطی ہی حالانکہ ان علوم کو دفتر و دیوان ہی حضرت مولانا قدس سرہ سے منقول ہی کہ فرماتے تہے علم ہیئت مین شرح چغمینی پر مین نے وہ نئی شکلین نکالی ہین کہ کسی نے نہین نکالین اور چالیس روز مین اوس کتاب کو تمام کیا اور آپ یہ بھی فرماتے ہین کہ حق تعالی نے مجھکو تمام علوم مختلفہ مین دستگاہ دی ہی ہر کتاب پر جابجا جستہ جستہ حاشئے لکھا ہون اور شرح تجرید پر باریک نکتے لکھا ہون اگر تصنیف کرنیکا قصد کرتا تو کرتا لیکن مجھکو خوش نہ آیا **نقل** ہے کہ جب آپ حضرت شاہ قدس سرہ کی ملازمت مین پہونچے تو پہلے ہی ملاقات مین بخیر ارشاد و تلقین کے مرتبہ فنافی الشیخ اور مقام فنافی الرسول حاصل ہو گیا تو اپنے اوس مرشد کامل کی تعریف مین یہ نظم کہا

صبغۃ اللہی شوار خواہی مراد ۔۔۔ کو مصاحب را صحابی می کند
گرد خواہد گرد خواہد کرد گرد ۔۔۔ جلوہ حق بے حجابی می کند

آپ کے ملفوظ مین لکھا ہی کہ جس روز حضرت مولانا قدس سرہ بیعت و خلافت سے مشرف ہوئے عارف باللہ حضرت شیخ محمود جنیدی قدس سرہ بھی حاضر مجلس ارشاد تھے حضرت شاہ قدس سرہ حضرت مولانا قدس سرہ سے پوچھے کہ کس سلسلہ مین مرید کرون آپ عرض کئے کہ مجھکو سلسلے سے کیا کام ہی اپنا بنائیے پھر سوال فرمائے تو یہی جواب دئے حضرت شیخ محمود جنیدی قدس سرہ

گیے کہ اونکے والد قادری مشرب تہے حضرت شاہ قدس سرہ یہ بات سنکر فرماے کہ سلسلہ قادریہ بہت بڑا سلسلہ ہی پہر اوسی سلسلہ مین آپکو مرید کیے بعد چند روز کے حضرت شاہ قدس سرہ جب مدینہ منورہ کے سفر کے قصد سے آثار شریف کی زیارت کر لیکر پہلی منزل حوض شاہ پور کی حویلی مین گئے پہر وہان سے نکل کے موضع تکوٹہ مین جو بیجاپور سے پانچ کوس پر ہی منزل کیے اس مقام پر حضرت مولانا قدس سرہ کو اذکار و اشغال وغیرہ کی تلقین فرماے حضرت مولانا قدس سرہ نے تاریخ تلقین مین یہ بیت فرمائی

تلقین شاہ چون شدہ انجام دستگیر	تاریخ این خوش است کہ تلقین گہ فقیر

ہر چند حضرت مولانا قدس سرہ کی ملازمت و ہمراہی کا قصد کیے لیکن حضرت نے حکم فرمایا کہ تم اس شہر مین رہو کیونکہ تمہارے سے کام ہی اور جسوقت طلب کرون مدینہ منورہ آئین حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہین کہ حضرت شاہ قدس سرہ سے فقیر کو جب بیعت و خلافت و اجازت عنایت ہوی تو جسطرح سے اکثر مریدون اور خلیفون کو حکم فرماتے تہے فقیر کو کبہی چلہ کرنے اور خلوت بیٹہنے اور ریاضت کرنے حکم نہ فرماے ایک روز میرے دلمین آیا کہ شاید مین اس کام کے لایق نہین ہون بمجرد اس خطرے کے آنے کے حضرت نے فقیر کو خطاب کر کے فرمایا کہ مرد کے ایک نظر سو چلون سے بہتر ہی اگرچہ کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے مقامات اور مکاشفے اور کرامتین بحد مین لیکن تیمناً و تبرکاً دو ایک مکاشفے آپکی ملفوظ شریف اور رسالہ مکاشفات سے استنباط کر کے لکہے جاتے ہین حضرت مولانا قدس سرہ سے منقول ہے کہ ایک شب حاشیہ خیالی جو شرح عقاید تفتازانی پر مطالعہ کر رہا تہا دفعتہً غیب سے ایک شخص ظاہر ہو کر کہا کہ کیا مطالعہ کرتے ہو کتاب کو بند کرو جب اوس نے بار ثانی بہی ایسا ہی کہا تو مین نے کتاب رکہہ دی پہر اوس نے کہا کہ ادہر دیکہو دروازہ کہلے ہین پس دیکہا تو آسمان سے ایک محراب کا دریچہ کہولے ہین اوسکے اندر ایک بڑا باغ نظر آتا ہے اور اوسکے جہاڑون کے پتے یاقوت و زبرجد کے پترون کے مانند چمکتے ہین پہر دیکہا کہ وہان سے ایک پلنگ لائے ہین اوس پر جناب حضرت رسالت پناہ علیہ السلام آفتاب کے سے چہرہ مبارک پر نقاب ڈالے

اوٹہاے

اوسپر آرام فرمارہے ہین اور وہ پلنگ مبارک میرے روبرو رکہہ کے نقاب اوٹہا لیکر دوسرے طرف
لیگئے ہین حضرت رسالت علیہ السلام کی جمال مبارک کی دید مین مشغول ہوا ایسے مین جسطرف کہ برقعہ مبارک
لیگئے تہے ادہر سے غل ہوا کہ حضرت رسالت مآب تشریف لائے ہین مین کہا کہ حضرت رسالت پناہ علیہ السلام
تو میرے پاس موجود ہین اور وہ برقعہ جسپر حضرت پیغمبر علیہ السلام کی تصویر اوٹہی تہی لے گئے اور ادہر کے
لوگ کہتے ہین کہ حضرت تشریف لائے ہین اسکا کیا مطلب ہی تب کہے کہ اکثر لوگ جو حضرت کو دیکہتے
ہین فقط یہی برقعہ دیکہتے ہین اور حضرت کی عین ذات شریف کا دیکہنا نادر شخص کو میسر ہوتا ہی انتہی۔

حضرت مولانا قدس سرہ اپنے مکاشفات مین تحریر فرماتے ہین کہ ایک شب کتاب افراد سخاوی جو مصنف
یعنی محمد سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست شریف کی لکہی ہوی تہی مطالعہ کر رہا تہا اور باب الطامنۃ ابی الطفیل
الحرب الجرعۃ مین اس کلمۃ تک یعنی و تفرد بہ ابو رجا تک مطالعہ پہونچا تہا اور کتاب میرے
آنکہون کے روبرو کہلی ہوی تہی اور چراغ سامنے روشن تہا کہ دفعۃً حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے اور نہایت قرب و نزدیکی سے مشرف فرماکر روبرو مین بیٹہے اور پوچہے کہ یہ کیا کتاب ہے
عرض کیا کہ کتاب افراد سخاوی ہی پہر حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ سب افراد ہے فرمائے ہان
یہ سب افراد ہی اور پہر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کتاب شریف مین نظر فرماکر اپنی کلمے
کی مبارک اونگلی سے دونون صفحون کے سطرون پر مس فرمائے اور اون پر مبارک انگلی کو روان کیے
اور کمال غور کے ساتہہ دونون صفحون کا مطالعہ کرکے سر مبارک ہلائے جیسا کہ کوئی شخص کسی کتاب کا
مطالعہ کرتا ہی اور اوسکے مضمون پر غور کرکے تصدیق کرتا ہی اور سر ہلاتا ہی سبحان اللہ کیا خوش
کتاب ہی کیا خوب کاغذ ہی کیا اچہی سطور ہین کہ جنکو انگشت مبارک اور ناخن شریف اوس
جناب مقدس کے مس کیے اور روان ہوچکے ہین اور جو نظر مبارک کے انوار سے منور ہوگئے ہون

حضرت مولانا قدس سرہ سے منقول ہے کہ فرماتے تہے ایک روز مرشد اولیا حضرت شاہ محمد غوث
گوالیاری قدس اللہ سرہ العزیز نماز عصر کا وقت تنگ دیکہہ کر آفتاب کو فرمائے کہ نماز عصر کے
ادا ہونے تک ہی غائب ہو تو ایسا ہی ہوا اور حقیر کو بہی ایک روز وقت نماز عصر تنگ ہوا آفتاب

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

کہا کہ ایک گھڑی دیر کرتے تا نماز گذار دن معلوم ہوا کہ دیر کیا **نقل** ہے کہ ایک شب حضرت مولانا قدس
سرہ تشریف رکھے تھے اور مستفیضان گرداگرد جمع تھے دفعتہً چراغ خاموش ہوگیا اسوقت آپ کے ہاتھ مین
عصا تھا اوس سے چراغ کو مس کرتے ہی روشن ہوگیا حضرت مولانا قدس سرہ سے منقول ہے کہ فرمائے لوگ
مین مشہور ہے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ رکاب مین ایک پای مبارک رکھکر دوسرا پاے
مبارک رکاب مین رکھتے تک قرآن شریف تمام الفاظ و حروف و حرکات و سکنات و شد و مد کے
ادائے ساتھ ختم فرماتے تھے یہ بات حق ہی اور اللہ تعالی حضرت شاہ قدس سرہ کے فیض سے میرے
پر بھی ظاہر کیا ہی کہ ایک لمحہ مین تمام الفاظ و حروف و حرکات و سکنات و شد و مد کی ادائی کے
ساتھ تمام قرآن ختم کرتا ہون **نقل** ہے کہ جسوقت حضرت مولانا قدس سرہ جسوقت وضو کرتے
تھوڑا پانی وضو کی جگہہ جمع ہوجاتا تو فی الفور ایک کوا ظاہر ہوکے وہ پانی پیتا آپ فرماتے
لوگ یہہ بھید کیا جانین کہ یہ کون ہی ظاہر مین کوا نظر آتا ہی **نقل** ہے کہ آپ تشریف رکھتے
تھے سوڈولا سے اسرار غیبی ظاہر ہوتے تھے اور اللہ کے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی **نقل** ہے
کہ ایک روز کسی نے آپکو دودھ ہدیہ بھیجا آپ پینا چاہتے ایسے مین غیب سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا اور
دست مبارک پر ایسا مارا کہ چمچہ ہاتھ سے گر گیا آپ آگاہ ہوکر چھوڑ دئے بعد اسکے معلوم ہوا کہ اوس
دودھ مین زہر ملا تھا **نقل** ہے کہ ایک شب حضرت مولانا قدس سرہ اور حضرت شیخ عبد الوہاب
عرف شیخ بابوجی قدس سرہ مل کر بیٹھے تھے کہ مکان کے چھت پر سے آپ کے زانو پر کچھ چیز گری
اوسوقت بلند آواز پیدا ہوی جب دیکھے تو کچھو تھا اوسکو اوٹھا کر دور پھینکدئے پھر آپ
شیخ بابوجی قدس سرہ سے پوچھے کہ یہ بلند آواز کیا تھی تو وہ کہے کہ آواز حق ہی کہ تم کو معلوم کرائی
نقل ہے کہ پانچ فقیر سبز پوش مسافر جنمے بعض کے ہاتھ مین پانی کے ابریق تھے اور راستہ
پر منتظر کھڑے تھے حضرت مولانا قدس سرہ کی پالکی دیکھتے ہی کہنے لگے کہ حبیب اللہ یہ شخص ہے
اور جب آپکی سواری نزدیک پہونچی تو اون سے پوچھے کہاں سے آئے ہو وہ کہے دہلی سے
پھر پوچھے کہاں منزل کئے ہو کہے اسی جا پھر پوچھے کہ کہاں تین روز سے منزل کئے تھے

کیے ہیں پھر سوال کیے کہ کہاں جاؤگے تو کہے دہلی کو پھر پوچھے کس لئے آئے تھے جواب دیے کہ تمہارے دیکھنے کے لئے حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ وہ اوس مقام سے رخصت ہو کر چلے گئے اور دور سے دیکھا تو مذکور فقرا آپس میں ایک حلقہ کے طور پر ہو کے اوڑنے کا قصد کئے اور بعد ایک گھڑی کے نظر سے غائب ہو گئے معلوم ہوا کہ اوڑتے ہوے یا طی ارض کے ذریعے سے آئے تھے اور ویسا ہی چلے گئے **نقل** ہے کہ ایک روز آپ قصد کئے کہ دالان کے طاقچہ میں سے کنگھی اوٹھائیں بجرد اسکے کنگھی آپ سے آپ اوچھل کے آپ کے دست مبارک مین پڑی **نقل** ہے کہ حضرت مولانا قدس سرہ کا سن شریف عمر مسنون یعنی ترسٹھ سال کے قریب پہونچا تو اوسوقت عارف ربانی سید سعد بلخی خلیفہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس اللہ اسرارہما کا خط حضرت مولانا قدس سرہ کے نام پر ذیقعدہ کی پہلی ۱۰۴۰ھ ایکہزار چالیس ہجری کو پہونچا اوس کا مضمون یہ تھا کہ قطب السادات جامع کمالات عارف باللہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس اللہ سرہ کا اشارہ آپ کی طلب کے بارے مین دیکھا گیا چاہیئے کہ کسیطرح کا عذر نہ کر کے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما کے طرف روانہ ہوں اسمین نفع دارین ہی ہے ع از دوست یک اشارہ وز ما بسر دویدن - حضرت مولانا قدس سرہ نے پس اس خط کے آنے اور اپنی طلب کے حکم کی بشارت پہونچنے سے خوش ہو کر کتاب نفحات الانس مین فال دیکھے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے قصد مین حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سے مدد چاہی فال مین یہہ بیتین نکلین -

بیت

درین زمانہ منم قاید صراط اللہ	ز حد خاور تا آستانہ اقصے
روندگان معارف مرا کجا بینند	کہ ہست منزل جانم بادورای وری

بیت جسکا قریب ترجمہ اردو مین یہہ ہے۔

مین اس زمانہ مین ہوں پیشوا و رہ خدا	کہ لیکے شرق سے تا آستانہ اقصیٰ
روندگان معارف مجھے کہاں دیکھین	کہ ہی مقام ورا الوری مری جان کا

غرض اس فال سے حضرت مولانا قدس سرہ خوش ہو کے خرچ راہ اور سامان سفر مبارکہ مدینہ

منورہ کے فراہم کرنیکے طرف متوجہ ہوئے اس اثنا مین نواب آصف خان رکن سلطنت شاہجہان بادشاہ ہندوستان بڑا لشکر لیکے پہونچا اور بلدہ بیجاپور کا محاصرہ کیا تمام عالم اعلی سے ادنی تک مغلون کے قید وبند اور لوٹ گہسوٹ کے خوف سے ہراسان ولرزان تہے اوسی زمانہ مین حضرت مولانا قدس سرہ کے وجود مبارک مین عارضۂ بخار ظاہر ہوا اور روز بروز بیماری کی زیادتی ہونے لگی اور ایک مہینے کے قریب بیمار رہے آپ کے زوجۂ محترمہ اور شاہصاحب خلف رشید لشکر مغل کے آنے سے اور حضرت کی بیماری کی زیادتی سے پریشان ہوکر خدمت گرامی مین عرض کئے کہ کیا فکر کرنا چاہئے آپ اونکو تسلی دئے اور ایک روز تسکین کے طور پر کہے کہ خاطر جمع رکہو اور بے فکر رہو کہ لشکر مغل سے کسی طرح کا تہلکہ اور صدمہ نہوگا سب خیر ہے اس لشکر سے کچہہ نہوسکیگا اور یہہ بات بار بار فرماتے تہے مولف ملفوظ حضرت مولانا قدس سرہ حضرت شیخ ابو الفتاح حبیب اللّٰہی قدس سرہ کہتے ہین کہ ان کلمات کے ادا کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت اوس بلا کے دفع ہونے کے لئے خود اوس جہان کا سفر اختیار کئے ہین اور مرض موت کے آخری ایام مین اپنے ملازم خدمت وطالب صادق شیخ اسمٰعیل سے فرمائے کہ مجہکو عالم علوی مین لیجا کر سب کچہہ بتلائے مگر موت نہین دکہلائی اسکا کیا سبب ہی شیخ اسمٰعیل عرض کئے کہ اولیا زندہ ہین غرض حضرت مولانا قدس سرہ پیر کی شب اول وقت مغرب شعبان کی نوین سنہ ۱۰۴۱ ایکہزار اکتالیس ہجری مین جوار رحمت حق مین پہونچے اور آپ کی وصیت کے مطابق آپکی والدۂ ماجدہ و مرشدہ یعنی بی بی نعیمہ رحمۃ اللہ علیہا کے مزار کے پاس زہرہ پور مین پیر کے روز اوس گوہر بے بہای معرفت کو زمین مین امانت رکہے اوسی مہینے کی بارہوین آصف خان اپنے سے آپ محاصرہ اوٹہا کر مایوسی اور نقصان کے ساتہہ چلے گئے اور حضرت مولانا قدس سرہ کے سبب سے اس بلا کا دفع ہونا بعض اہل کشف وباطن پر ظاہر ہوا اور یہ عزم مسنون بہی حاصل ہوی اور حضرت شاہ قدس سرہ کی روانگی کے وقت حضرت مولانا قدس سرہ آپکی ملازمت اور ہمراہی کا قصد رکہتے تہے وہ جب گئے تو حضرت شاہ قدس سرہ نے جو فرمایا تہا کہ تم یہین رہو تمہارے سے کام ہی پس اوس سخن کا بہید یہی تہا نقل ہے کہ آپکی رحلت کے بعد آپکے فرزند حضرت محمد صبغۃ اللہ عرف شاہصاحب

قدس سرہ لاش مبارک مدینہ منورہ پہونچانیکا مصمم قصد کرتے تھے تو واقعہ مین حضرت مولانا قدس سرہ اپنی قبر حضرت ابراہیم فرزند حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کے قریب اپنے مرشد حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے مرقد کے پاس بتلا کر فرمائے کہ مین یہان رہتا ہون اور اب جو یہان گنبد مین مزار ہی اوسکو خالی بتلا کر فرمائے کہ یہان سے نقل کر کے لیجانیکی حاجت نہین اس واقعہ کے سبب سے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ مدینہ منورہ کے سفر کا خرچ گنبد کی تعمیر مین صرف کئے اور اپنی قبر بھی گنبد کے اندر والد بزرگوار کے بازو سے بنائے حضرت مولانا قدس سرہ کی تاریخ رحلت قطب آخر الزمان کہے ہین آپکا روضہ متبرکہ مشہور اور زیارتگاہ خلایق ہی اور آپکی گنبد اور مکان کی وضع بہت خوش قطع اور خوش اسلوب ہی اور اوس گنبد مصفا اور مکان دلکشا پر ایسا نور برس رہا ہی کہ زایر دن کا دل اوس متبرک جگہ پر آرام و آسایش لینے پر مایل ہوتا ہی اور بہت سے خلایق اوس مکان شریف مین آرام پاتے ہین اور نظر علیخان جو مرد نیک کردار اور صفات نیک نیتی و عدالت گستری سے آراستہ تھے اور ایام حکومت عالم گیر مین چند روز خدمت صوبہ داری پر رہے اور جنکی عدل و نیکو کاری کا بیان ابتک لوگونکی زبان پر جاری ہی حضرت مولانا قدس سرہ کے روضہ کے احاطہ کی دیوار کے قریب اگنی کے کونے کے طرف مدفون ہین اور اوس زمانہ کے بہت سے بزرگان آپکے فیض خلافت و اجازت و ارشاد سے کمال باطنی اور دولت معنوی حاصل کئے عارف ربانی حضرت شاہ جمال الدین صفوی فرزند حضرت شاہ نور الدین صفوی قدس اللہ اسرارہما نہایت اعتقاد اور کمال آرزو کے ساتھ حضرت مولانا قدس سرہ سے بیعت کر کے خلافت اور اذکار و اشغال و دعوت کی اجازت حاصل کئے اور حضرت شاہ مصطفے جنیدی سجادہ حضرت شیخ علیم الدین گنج العلم جنیدی قدس اسرارہما حضرت مولانا قدس سرہ کے طالب اور مستفیض ہو کر خلافت و اجازت پائے بی بی ستی تفاصہ قدس اللہ روحہا جو بڑی صالحہ اور ولیہ اور عارفہ تھین آپکی فیض صحبت سے اس درجہ کو پہونچین کہ آپکے محرم راز ہو گئین اور آپ پر جو معاملات و مکاشفات غیبی ہوتے تھے کشف سے معلوم کر کر خبر دیتی تھین اور ہر وقت کہتین کہ اتنی ابر قدر عمر باقی ہے

اور مرض موت مین دو بار اونپر تجلی حقتعالی ہوی اور عالم بیداری مین جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے رویت شریف سے مشرف ہوٴین اور مرض موت مین عالم علوی کے کھانے پینے
سے سیر رہتی تہین اور ساتوین جمادی الآخر ۱۲۳۶ھ؁ ایکہزار دوسو چہتیس ہجری کو رحلت فرمائی اور حضرت مولانا
قدس سرہ نے انکی تاریخ وصال آیا تفاحہ الجنان کہا ہی حضرت شیخ ندیم اللہ بن شمس الدین صبغۃ
اللّٰہی حبیب الٰہی قدس سرہ بڑے عالم و پرہیزگار تہے اور جنکی خط و کتابت اکثر نظر آتی ہی حضرت
مولانا قدس سرہ کے خلیفون اور قرابتدارون سے تہے اور حضرت شیخ عبدالفتاح حبیب الٰہی
قدس سرہ جو حضرت کے ملفوظ کے مولف ہین آپکے مرید و خلیفہ و مقبول و منظور نظر ہین کہتے ہین کہ ایک روز حضرت
مولانا قدس سرہ ابتدای مرض موت مین شیخ موصوف کو اور اپنے فرزندکو اپنے حضور مین طلب کرکے فرماے کہ اگر
تم ایکدوسرے سے جدا ہونگے اور صحبت ترک کرینگے عاق ہوجاٴینگے اور انکو یہ بہی کہے کہ جس جا مرون وہین تم
بہی مرین خواہ یہان خواہ مدینہ منورہ مین نفعنا اللہ من برکاتھم اجمعین۔

حضرت شاہ محمد صبغۃ اللہ ثانی حبیب اللّٰہی مشہور بہ شاہ حضرت صاحب قدس سرہ

آپ اولیای عالی مقام و صاحب کشف و کرامات سے تہے بچپن مین ایسے کرامتین ظاہر ہوے
کہ آپکے والد بزرگوار حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ باوجود اس قدر کمال ظاہر و
باطن و قطبیت ولایت کے اپنے خاندان کے اس شبچراغ کی توصیف مین فرماتے کہ میرا فرزند
شاہ صاحب ولی مادر زاد ہی اور جو معاملات و مکاشفات مجہکو آخر عمر مین ہوی اوسکو شروع حال مین
ہونگے سبحان اللہ ع پدر قطب دوران پسر قطب وقت اور حضرت مولانا قدس سرہ یہ بہی فرماتے
تہے کہ شاہ صاحب ابتدای حال مین جذبہ کو پسند کرتے تہے اور کہتے تہے کہ مجذوب رہنا چاہیے تا غیر حق سے
خبر نہ رہے مین کہا کہ مجذوب ہونا اچہا نہین کیونکہ مجذوب کو مقامات کی ترقی نہین اور وہ ایک
حال پر رہتا ہی اور حضرت مولانا قدس سرہ اپنے مکاشفات مین یہ بہی فرماتے ہین کہ شاہ صاحب
وہ پانچ سال کی عمر مین مغرب اور عشا کے درمیان مدرسہ مین پلنگ پر سوگئے تین چار ساعت کے بعد
انکو ویسا ہی سونے مین گہر کے اندر لیگئے جب اونکے سونے کے پلنگ کے طرف متوجہ ہوا تو

Mohammad Hanif Rozvi Nagarchi

وہاں سے اسم ھو کا ذکر مد کے ساتھ بلند آواز سے سنائی دیتا تھی ایک عزیز شوقی نام بھی جو محرم
راہ طریقت تھا سنا پھر اور دو شخص جو محرم راہ نہ تھے موجود تھے لیکن نہ سنے کیونکہ حق تعالی اپنے
بھید کو بیگانے سے مخفی رکھتا ہی حضرت شاہ صاحب قدس سرہ سے منقول ہے کہ آپنے بچپن مین
ایک اندہیا نور سپور کے مکان مین چند مہینون تک ہر جمعرات کو عصر کے وقت آپ کے پاس آکے
عالم غیب کی باتون سے خبر دیتی تھی اور اپنا احوال یون بیان کی کرین مر گئی میری روح کو اوپر
لیگئے خدا یتعالی کا حکم ہوا کہ اوسی جگہہ لیجاؤ ہر جمعہ کی رات کو حاضر کرو اوس وقت سے ہر شب جمعہ
میری روح کو وہان لیجاتے ہین اور میرا جسد قبر مین رہتا ہی مجھکو خدا یتعالی کا حکم ہی کہ اخبار غیبی
تم سے کہون اور دوسرے لوگ سے بات کرنیکی قدرت نہین کیونکہ میرے منہہ مین دونون طرف
میخین جڑ دئے ہین اور جب کہ تمہارے سے بات کرتی ہون اوسوقت میخین نکالتے ہین اور مین
ہمیشہ اپنی قبر مین زندہ ہون اور مجھکو کہانے پانی اور سونے وغیرہ کا احتیاج نہین ہی آپ کے
حالات وکرامات ومکاشفات ومعاملات جو بیان سے باہر ہین۔ آپکو بھی مرشد الاولیا شیخ الکل
حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ العزیز کی بیعت و پیری مین معراج قرب نصیب ہوی
اور عجیب اسرار اور سخن اوسمین ظاہر ہوئے **نقل** ہے کہ آپ آخر مرض موت مین فرمائے کہ
مین واقعہ مین دیکھا کہ عالم غیب سے چند کنجیان میرے پاس لائے ہین اور کہتے ہین کہ عالم علوی
کے محلات دیکھو اور دروازے کھولدئے دیکھا کہ اونکی دیوارین یاقوت اور زبرجد کے ہین آپ
نے شب پنجشنبہ رجب کی بیسوین ۱۰۱۷ ایکہزار سترہ ہجری مین نماز مغرب کے بعد حیات ظاہری کو
حیات ابدی اور وصال سرمدی کے ساتھ بدلدئے اور اپنے پدر بزرگوار کی گنبد کے اندر مغرب
کے طرف آرام فرمائے آپ سے بہت فیض جاری ہی محمد قاسم بن عبدالقادر صبغۃ اللہی حبیب اللہی
مصنف کتاب نفائس الانفاس کے جو سلوک اور فصاحت اور سجع بندی اور قافیہ طرازی
اور تجنیس و تردیف مین نادر اور عمدہ کتاب ہی آپ ہی کے مریدون اور نسبت دارون
سے ہین **مترجم**۔ مولانا قدس سرہ کی اولاد مین اب مولوی سید حبیب اللہ صاحب حیدرآباد مین

موجود ہیں اور سالانہ عرس کرتے ہیں۔

حضرت شاہ نورالدین صفوی قدس سرہ آپ بھی بادشاہ سلیمان اقتدار سکندر
سریر ابراہیم عادلشاہ ثانی مشہور بہ جگت گرو کے عہد مبارک میں اس بلدہ مبارک کو تشریف
لائے بادشاہ اور اعیان کے پاس آپکا بڑا اعزاز و اکرام تھا اور بادشاہ کی مجلس میں آپ سے
بالا دست کوئی نہیں بیٹھتا تھا آپ اس زمانہ کے اعظم سادات و مشائخین سے تھے اور بڑے
بڑے کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں اور بیعت و ارادت اور خلافت و اجازت اپنے آبائے
عظام و اجداد کرام سے رکھتے ہیں ملفوظ حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ میں لکھا ہے
کہ شاہ نورالدین صفوی صاحب باطن اور سید عظیم الشان تھے اور بادشاہ کی مجلس میں ان سے بالا دست کوئی نہیں بیٹھتا تھا جب حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ اوس مجلس میں
تشریف لائے تو اونکی یعنی شاہ نورالدین صفوی کی ایسی قدر نہوئی کہ حضرت شاہ قدس سرہ سے
بالا دست ہوں اس بات سے اون کے دل میں غبار پیدا ہوا جب حضرت شاہ قدس سرہ
کی ذات شریف کی عظمت اونکے دل پر ظاہر ہوئی تو عرض کئے کہ فقیر بھی آپ کے طالبان
صادق العقیدہ سے ہے فقیر کو اوراد و اذکار کی اجازت عنایت ہو آپ فرمائے کہ تمہارے
بزرگوں سے تم کو جو کچھ اجازت و رخصت ہے میں بھی وہی اجازت دیا ہوں انتہی

نقل

ہے کہ آپ کے فرزند کو نہایت سخت و مہلک مرض لاحق ہوا اور مرنے کے علامات ظاہر ہوئے
حالت سکرات شروع ہوئی ملائکہ قابض ارواح نازل ہوئے حضرت شاہ نورالدین صفوی
قدس سرہ نے کشف باطن سے عالم غیب کو علانیہ دیکھکر اپنے لخت جگر کی جدائی کے غم کا بار
گوارا نہ فرمائے اونکی جان عزیز کے بدل میں اپنی جان شریف سپرد کر دئے اور ملائکہ کو خطاب
کرکے فرمائے کہ بابا کو چھوڑ دو اور مجھکو قبول کرو فرشتگان یہ بات سنکر تھوڑا وقت ا نکی
نظر انور سے غائب ہوئے اور پھر آکر کہے کہ بابا کو چھوڑ دئے اور تمکو قبول کئے پس اوسی وقت
آپ کے فرزند کو صحت و شفا حاصل ہوئی چند روز کے بعد آپ بیمار ہوئے حضرت مولانا حبیب اللہ
قدس سرہ فرماتے ہیں کہ فقیر اوس بیماری میں شاہ نورالدین کی عیادت کے لیے گیا تھا فرمائے

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

کہ اس بات کا وعدہ پہونچا جو قبول کیا تھا غرض اسی مرض مین آپ کا وفات ہوا اور آپکی قبر مبارک شہر بیجاپور کے اندر واقع ہی آپ کے وصال کی تاریخ وسال سے اطلاع نہ ہوی۔

حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سرہ آپ کا وطن اصلی نارنول ہے جو ہندوستان کے مشہور شہرون مین سے ایک شہر ہی آپ صوفی صافی مشرب عارف کامل جامع شریعت وطریقت تھے سنت نبوی کی پیروی اور شرع مصطفوی کی پاسداری مین نہایت مضبوط تھے اور زہد وتقوی اعلی درجے تک پہونچائے تھے بزرگان دین اور سالکان یقین کے سیرت سے متصف تھے اور معرفت کے خزانے سے سرمایہ حاصل کر کے مقام فقر اور مجاہدۂ نفس پر کامل استقلال رکھتے تھے اور اوراد اور اشغال مین مستغرق رہتے تھے اور شرع شریف کے مطابق شادی بھی کئے آپ سے دختر این صالحہ وجود مین آئین آپ ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین اس سرزمین کو اپنی تشریف آوری سے رونق بخشے اور بیجاپور کی شہرپناہ کے باہر زہرہ پور مین آرام فرماتے ہین آپ کے مرقد شریف پر نیم کلہ یعنی ناتمام کی گنبد واقع ہے

مترجم آپکی آل مین باقی نہین اور معاش بھی نہین ہے لیکن مخدوم صاحب قصاب کا فرزند مسمی آبا صاحب سالانہ عرس کرتا ہے۔

حضرت شاہ عتیق اللہ قادری قدس سرہ آپ سلطان ابراہیم کے زمانہ کے کامل بزرگون سے ہین عشق اور طلب مولی تعالی مین دنیا ومافیہا سے عتیق یعنے آزاد ہو کے مشرب توکل ودرویشی اور طریقہ فقر وکسرنفسی مین اہل طریقت کے مقتدا اور اہل حقیقت کے پیشوا ہوئے رات دن مشاہدۂ حق اور پاس انفاس مین مستغرق رہکر طالبان حق کو سلوک اور وصول کے منزلون اور مقامون کے طرف رہبری کرتے تھے اور سنہ ۱۰۲۳ ایکہزار تیئیس ہجری مین دنیا سے نقل مکان فرما کے دائمی لقا حاصل کئے آپ کے قبر شریف کی تاریخ بیت العتیق ۱۰۲۲ کہے ہین آپ کا مزار مقدس بیجاپور کے شہرپناہ کے باہر زہرہ پور مین حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ کے روضۂ مبارک کے قریب مشرق طرف واقع ہی۔

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

حضرت سید علی مشہور بابا مہر قدس سرہ آپ سید السادات حضرت سید جلال عرف
شاہ چندا حسینی قدس سرہ کے جنکا روضہ متبرکہ گوگی مین ہے خاندان صحیح النسب سے ہین اور حضرت
شیخ مصطفےٰ جنیدی سجادۂ روضۂ حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ آپ کے داماد ہین
خلافت اجازت اور تربیت و بیعت جناب سید السادات قطب العالمین حضرت شاہ وجیہ
الدین حسینی علوی گجراتی قدس اللہ سرہ العزیز سے حاصل کئے جادۂ تمکین و استقامت پر مضبوط
تھے اور اہل سنت و جماعت کے عقیدۂ پاک پر قدم راسخ رکھتے تھے زہد و تقویٰ آپ کے
وجود شریف سے رونق پکڑے اور آپ جناب مستطاب سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد
مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنے کے لئے سات ہزار درود شریف تالیف فرمائے
ہین آپ کی وفات کے سن سے آگاہی حاصل نہ ہوئی مزار شریف آپ کا بیجاپور کے شہر پناہ
باہر زہرہ پور مین واقع ہے۔

حضرت شاہ علاء الحق قادری قدس سرہ آپ کا نسب عالیجناب محبوب اللہ معشوق
حق پیران پیر حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ العزیز کو پہونچتا ہے آپ اپنے وقت کے قطب
اور عالم کے پیشوا تھے اور علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے مسند درویشی و خداد انی پر بیٹھ کے
طالبون کی رہنمائی کرتے تھے اپنی عمر شریف زیادہ سفر مین گذاری اور عرب و عجم کے مشایخین اور
اکابر سے ملاقات کرکے اور انکی صحبت مین رہکے فیض اور برکتین حاصل کئے اور خلق سے دوری
ہونے کے لئے تجرید و تفرید اختیار کئے اور شغل محویت حق جل و علا مین مستغرق رہتے تھے اور شادی
کرنے کے طرف التفات نہین فرمائے اگرچہ کہ آپ بیعت و خلافت کسی ایک بزرگ سے رکھتے
تھے لیکن تلقین اور ارشاد سید السادات حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی حنفی قدس سرہ العزیز سے
حاصل کئے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ اپنے ملفوظ مین فرماتے ہین میران
شاہ علاء الحق فقیر مجرد اور محو حق تھے اہل دنیا کے طرف بالکل التفات نہین کئے ایک روز علم
ظاہری کے درس کے وقت فقیر کے مکان پر آئے فقیر تفسیر بیضاوی پڑھتا تھا اور ایک اشکال کے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

جواب کی فکر مین تہا ایسے مین وہ خود اس اشکال کے جواب کا مقدمہ کہہ کر میرے خیال مین آیا کہ انکو تتمہ بھی چاہئے تا جواب پورا ہو پس ایک گھڑی کے بعد اوسکا تتمہ بھی فرمانے جواب کامل ہوگیا اسکے بعد مین پوچہا کہ علم ظاہری کی تحصیل بھی کئے ہو تو فرمائے ہان ایک وقت دیکہا تہا لیکن آپ زبان مبارک عام لوگون کے طور پر رکہتے تھے تا اپنی فضیلت ظاہر نہ ہو خدکور ملفوظ مین یہ بھی لکھتے ہین کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ میران شاہ علاء الحق قدس سرہ کو خلوت مین سات روز بٹہا کر فرمائے کہ وجود تیار تہا چلہ کی حاجت نہوئی حضرت مولانا قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہین کہ شاہ علاء الحق قدس سرہ کے عرس شریف کے ایام مین ایک شب خواب مین دیکہا کہ آپ اپنی قبر کی جگہہ کہڑے ہوکے لباس عروسی پہنکر سر پہ دستار باندہے ہین اور تمام لوگ اطراف مین جمع ہوکر رسم عروسی ادا کرتے ہین فقیر کو دور سے دیکہکر فرماتے ہین کہ گھڑی بھر کے لئے یہان آؤ فقیر اوسیوقت بیدار ہوکے اوسکے قبر کے پاس گیا دیکہا تو قبر کو صندل اور عطر سے معطر کرکے غلاف اوڑہا کر لوگ قبر کے اطراف بیٹھے ہین حضرت شاہ علاء الحق قدس سرہ کی رحلت سنہ ۱۰۳۱ ایکہزار اکتیس ہجری مین ہوئی اور آپکی تاریخ آہ شاہ طریقت کہے ہین اور مرقد منور بیجاپور کے حصار کے باہر شہرہ پور مین ہے۔

۱۰۳۱

حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ

آپ اس بلدہ مبارک کے مشہور کاملون اور بڑے اولیاء اللہ سے تھے اور حضرت غوث الثقلین مرشد الخافقین الشہیر فی السماء بالباز الاشہب محبوب سبحانی ہیکل نورانی سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد صحیح النسب سے ہین اپنے وطن ملک پورب سے ہجرت اختیار کر اس دیار کے طرف رخ کئے اور سلطان ابراہیم عادلشاہ جگتگرو کے زمانے مین یہان تشریف لائے اور اس بلدہ کو مورد برکات کئے اور توکل وقناعت اور فقر و درویشی اختیار کرکے اہل تقوی اور گوشہ نشینون کے پیشوا اور اہل فقر اور عزلت گزینون کے امام ہوئے اختیار تجرد و ترک تعلقات کرکے سلوک کے مقامات اور وصول کی منزلین طی فرماکر قرب کا اعلی مقام حاصل کئے دنیوی واہیات کو کتے سے بہی زیادہ نجس جانتے تھے بادشاہ اور امیرون سے غرض و پروا نہین رکہتے تھے اور جید خان کی مسجد مین اخیر عمر تک معتکف رہ کے

وہین جوار رحمت حق مین پہونچگئے **نقل** ہے کہ جب آپ بیجاپور تشریف لا کر اقامت اختیار کیے تو آپکے رفقا کو یقین ہوگیا کہ حضرت شاہ یعنی حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ کی مرضی اشرف یہین سکونت رکھنے کی ہی اور وطن کو واپس ہونیکا قصد نہین پایا جاتا ہی بموجب حدیث نبوی حب الوطن (محبت وطن کی) من الایمان وطن اور گہربار کو یاد کرکے اپنے وطن کو پہونچنے اور خویشون سے ملنے سے مایوس ہوکر غمگین ہوئے حضرت شاہ انکے دل کے مقصد سے آگاہ ہوکر یہ تصرف کیے کہ وہ لوگ شب کو اپنے بسترون پر سوئے اور صبح کو وطن مین اپنے مکانون مین بیدار ہوئے اور بغیر تصدیع راہ و سفر دراز کے اور بغیر تکلیف قطع منازل کے مقام مقصود کو پہونچ گئے **نقل** ہے کہ ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین ایک بہمن کسی مقام کا تعلقہ دار تہا اتفاقاً اسپر سرکار بادشاہی کا محاسبہ نکلا بارگاہ سلطانی کے جوانان اوسکے پکڑ لانے کے لئے مقرر ہوئے بہمن نے مذکور قید بادشاہی کے خوف و دہشت سے اپنی خلاصی اور بہتری سواے بہاگ نکلنے کے نہ دیکہا پس گہر سے نکل کے بہاگا اور جوانان بہی اوسکے پیچہے دوڑے اوس بہمن کا گذر مسجد حبیب خان کی دہلیز پر ہوا دیکہا کہ ایک فقیر گودڑی پہنے ہوئے مسجد مین بیٹہے ہین پس آپ کو اپنا وسیلہ گردان کر حال تمام عرض کیا اور آپکی پناہ چاہا حضرت فرماے بیفکر ہماری پیٹہ کے پیچہے بیٹہ جا تجہکو کسیطرح کا خوف نہین ہے آپکے حکم عالی کے مطابق بہمن آپ کے پیچہے بیٹہ گیا جب چوبدار اوسکو ڈہونڈتے ہوئے پہونچے تو دیکہے کہ ایک فقیر گودڑی پہنے ہوئے بیٹہے ہین اور اون کے پیچہے ایک ہیبت شیر ہے چوبدار مارے خوف کے واپس چلے گئے بعد اوسکے حضرت شاہ قاسم قدس سرہ اوس بہمن کو فرمائے کہ اب بادشاہ کے دربار کو جا تیرا کام درستگی سے بر آئیگا اور تیرا مقصود حاصل ہوگا بہمن آداب بجالا کر حکم والا کے بموجب اوسی وقت اوٹہکر بغیر کسی کے واسطہ کے بادشاہ کے حضور مین گیا جب بادشاہ اسکو دیکہا اوس کے حال پر رحم کیا اور اوسکی خطاسے درگذر کیکے عنایت بادشاہی سے محظوظ کیا پس یہ تمام عنایات سلطانی حضرت شاہ قاسم قدس سرہ کے اعانت ظاہری اور تائید باطنی کے وجہ سے ہونے سے وہ بہمن آپ سے تہہ دل سے عقیدت و ارادت رکہتا تہا اور ہمیشہ آپ کی

آستان بوسی کے لیے آتا تھا ایک روز عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو آپ کے لئے اسی مسجد کے صحن مین ایک
گنبذ تعمیر کرتا ہون آپ فرمائے کہ ایسا خیال مت کر کہ اسمین تیری بہتری نہوگی اور تیرے عیال و
اطفال باقی نہین رہینگی عرض کیا کہ سب قبول ہے مگر حکم عالی نافذ ہو جائے چونکہ وہ اسی مقدمہ مین
اصرار کرتا تھا آپ خاموش ہو گئے پس اوس نے سب سامان کی تیاری کر لیکر کمال اعتقاد کے ساتھ
گنبذ شریف کا پایہ ڈالا اور اوس عمارت کے تمام ہونیکے پیشتر اوس برہمن کے تمام عیالی و اطفال
مر گئے جب گنبذ کا کام ختم ہوا تو وہ برہمن بھی مر گیا حضرت نے اوسکو مسجد کے روبرو کے صحن مین گنبذ
کے پائین دفن کروا دیا اوسکی قرابت دار حضرت کے پاس آکر تقاضا کئے کہ ہمارے مردیکو یہان سے
لیجا کے ہماری آئین کے مطابق آتش مین جلائینگے آپ حکم دئے کہ لیجائین پھر اوسکی قبر کھولی گئی
تو کیا دیکھتے ہین کہ مُراری پنڈت برہمن کی لاش کی جگہ پھولون کی ڈھیر ہے پس ویسا ہی اوسکی
قبر کو بند کر دئے اور مایوس واپس ہو گئے کہتے ہین کہ صحن مسجد مین سنگ جو زمین پر رکھا ہوا ہے
اوس برہمن کی گور کا نشان ہے آپکی خوارق و کرامات حد بیان سے باہر ہین **نقل ہے**
کہ سلطان ابراہیم حکمت گرد اپنے وقت کے بزرگون اور مشایخون سے نہایت رسوخ اور
عقیدت رکھتا تھا اور اون سے تعظیم اور تکریم کے ساتھ ملاقات کرتا تھا اور اچھی طرح سے
اونکی خدمت بھی کرتا تھا پس حضرت قاسم قدس سرہ کی کمال و بزرگی اور استغنا و تجرید سنکر
آپکی ملاقات کی تمنا دلین رکھتا تھا اور باریابانی دربار سے پوچھا کہ ملاقات اوس بزرگ
کی کس طرح سے حاصل ہو وہ جواب دئے کہ حضرت کے دل پر استغنا اور بیغرضی ایسی غالب ہے
کہ دنیادار و نکی طرف التفات نہین کرتے ہین اگر بادشاہ اونکی ملاقات کے خواہان ہین
تو مناسب یہ ہے کہ جمعہ کے روز جامع مسجد مین اون سے ملاقات کرین کیونکہ اونہون اکثر
نماز جمعہ کے لئے اوس مسجد مین حاضر ہوتے ہین کہتے ہین کہ سلطان ابراہیم جمعہ کے روز بادشاہی
شان و شوکت کے ساتھ سر پر طرۂ مرصع لگا کر نماز جمعہ کے لئے مسجد مین آیا اور بعد ادا ے
نماز حضرت شاہ قاسم قدس سرہ کے پاس آکر ملاقات کیا حضرت اوسکی طرف التفات نہین

Mohammad Tarif Razvi Nagarchi

اور بات بھی نہین کئے بادشاہ کے جانیکے بعد لوگ کہتے کہ اس ملک کا بادشاہ سلطان ابراہیم تھا اور آپکی ملاقات کا آرزومند تھا آپ اوسکی طرف التفات نہین کئے حضرت فرمائے کہ ہم اوسکو سپہر سا سمجھے کہتے ہین کہ حضرت ذیحجہ کی ستائیسوین تاریخ زبان مبارک سے فرمائے کہ فقیر کی حیات ایک مہینا باقی ہے اپنا جانشین مقرر کرتا ہون پس آپ ایک روز حضرت شاہ ابوالحسن قادری کے چھوٹے بھائی قدوۃ الواصلین حضرت سید مصطفےٰ قادری کے فرزند و سجادہ نشین سید السادات حضرت سید عبدالقادر قادری کو جو آپ کے بھتیجے ہین ظاہری اور باطنی نعمت سے سرفراز فرماکر خلافتنامہ اور سجادگی نامہ اپنے مہر متبرک سے مزین کرکے عطا فرمائے وہ کاغذ حضرت شاہ سید السادات کے اولاد کے پاس موجود ہے اور حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ محرم کی ستائیسوین سنہ ایکہزار بتیس ہجری ۱۰۳۲ کو سرای فانی سے عالم بقا کے طرف رحلت فرمائے اور مسجد حمید خان کے صحن مین شمال کے جانب اندرون گنبذ آپکا مزار مبارک واقع ہے زائرین زیارت سے برکت حاصل کرتے ہین اور آپکا عرس شریف تیرہوین ماہ مذکور کو ہوتا ہے آپکے احاطہ کے اندر خاص و عام حصول نجات اخروی کی امید پر دفن ہوئے ہین اور بہت سے صلحا اور علما بھی وہان مدفون ہین حال کے لوگون مین سید ابوتراب فرزند سید السادات حضرت سید شمس الدین قادری قدس سرہ اور حضرت محمد خلیل الرحمان اور اونکے فرزند حضرت مولوی محمد اکرم اور مشیخت مآب حضرت محمد اکبر صاحب وغیرہ بہت صلحا مدفون ہین انکی تفصیل بہت طویل ہے۔

حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ۔ آپ بیجاپور کے اکابر سادات اور اولیا سے مشہور سے ہین آپکا نسب اور مشرب دونون قادری ہین آپ کے کرامات مشہور ہین آپکی پیدائش کا مقام احمد آباد گجرات ہے وہان سے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانے مین بیجاپور تشریف لاکر شہر اور شہریون کو ارشاد و تلقین کے برکات سے اعلیٰ درجون پہ پہونچائے اور آپکے فیض صحبت سے بہت سے لوگ جنکو خدا طلبی کا ولولہ تھا اور درد و عشق و محبت الٰہی رکھتے تھے خدا کو پہونچے حضرت شیخ مصطفےٰ سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ عین الدین گنج العلوم ہمعصر ہین انہانے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

آپ سے خلافت و اجازت سلسلۂ قادریہ کی لی ہے اور حضرت حافظ شاہ عبدالقادر قدس سرہ حضرت
شاہ مصطفےٰ قدس سرہ صاحب موضع جُھنال کے مربی و مرشد حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کے مریدوں
اور خلیفوں سے ہیں اور حضرت شاہ ننگے مجذوب قدس سرہ بھی اوسی مرشد کامل کے فیض یافتگون
سے ہیں **نقل** ہے کہ شروع میں ایک مجذوب کی نظر کی تاثیر سے حضرت پر جذب نہایت غالب
ہوگیا چونکہ جذب راہ سلوک میں ایک آڑ ہے اور مراتب وصول کے طی و ترقی میں خلل انداز
ہے کیونکہ مجذوب ایک حال پر رہتا ہے اوسکو ترقی مقامات کی نہیں ہے اسلئے شیخ الجن
والانس اوستاد امت محمد مرشد الکل حضرت میر شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ کے
بڑے فرزند مرشد الاولیا سید اولاد رسول اللہ حضرت شاہ عبداللہ قدس سرہ اوس جذب کو اپنے
توجہ سے دور کئے اور اپنے ارشاد و تلقین کے برکت سے اعلیٰ مقامات کو پہونچائے **نقل**
ہے کہ امیر ابراہیم عادلشاہ کی بیٹی کی زیارت کے روز قبر کے پاس شاہانہ تکلفات و فرش مخمل اور بانات
غلاف اور پھول کی چادریں اور عطریات وغیرہ اقسام کی زیبائشیں سے اوسکے قبر کے اطراف
سجے ہوئے تھے اور اعیان و ارکان و مشائخین و علماء تمام جمع ہوئے تھے حضرت شاہ
مرتضیٰ قدس سرہ بھی اوس مجمع میں تشریف لاکے باہر کی آرائش و تکلفات ملاحظہ فرماکے
اور کشف باطن سے گور کی تنگی اور تاریکی اور سرزنش و عذاب معلوم کرکے دکھنی زبان میں
فرمائے کہ اوپر چھگ بھگ اندر دھگ دھگ یعنی باہر آرائش و زیبائش ہے اور اندر تپش
و سوزش ہے بعد اوسکے اوسکی قبر پر سوار ہوگئے زبان مبارک سے فرمائے کہ اوپر بھی چھگ
چھگ اندر بھی چھگ چھگ غرض آپ ایک گھڑی میں اپنے تصرف سے باطن کو ظاہر کے
مانند کردئے اور اوسکی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنادئے **نقل**
ہے کہ ایکدار وز آپ حضرت آثار قدسی انوار کی زیارت کے لئے محل مبارک میں تشریف
لیگئے ہو لازم زیارت ادا کرنے کے بعد صندوق شریف پر ٹیکا دیکر بیٹھے خادم آثار
شریف آپکی جناب میں عرض کیا کہ یہہ ادب کی جگہہ ہے یہاں بیٹھنا اور صندوق پر

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

ٹیکا دینا حسن ادب سے دور ہے آپ وہاں سے اٹھکر صندوق آثار مبارک سے دور جا بیٹھے ۔
صندوق شریف آپکی پشت مبارک کو لگا ہوا تھا خادم یہہ حال دیکھکر جرأت کرکے کہا کہ اگرچہ آپ جناب
سید الانام علیہ التحیۃ والسلام کے نہایت مقبول ہیں لیکن اہل کمال کو پاسداری اور آداب
گذاری لازم ہے تفاوت کے ساتھہ تشریف رکھیں اوسوقت آپ اوس خادم کے طرف تیز
نظر سے دیکھکر اوس مقام سے بھی اوٹھکر اور دور جا بیٹھے صندوق اشرف ویسا ہی آپ کی
پیٹھ سے لگا ہوا تھا وہ خادم باوجود بار بار اس کرامت کے دیکھنے کے اور اوس خلاصۂ اہل
اظہار یہ جناب سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ ظاہر ہونیکے پھر جرأت اور گستاخی کو کام
فرماکے وہی سخن عرض کیا جب تیسرے بار بھی ویسا ہی ہوا تو خاموش ہوگیا اور موے مبارک
آپکی ریش شریف سے مس کرتے ہوئے ڈبی مبارک میں داخل ہونیکا قصہ اس کتاب کے
شروع میں آثار قدسی الانوار کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس
سرہ خلافت اور ظاہری و باطنی نعمت اپنے والد بزرگوار حضرت سید شرف الدین صوفی قدس سرہ
سے حاصل کیئے آپ کا سلسلہ بیعت آبائی ہے چنانچہ آپ کو اپنے والد سے اور اونکو اونکے والد سے
اسی طرح جناب سلطان الاولیا حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ تک سلسلہ پہونچتا ہے میرے
اوستاد کے اوستاد حضرت مولانا سیدی عبدالرحیم قدس سرہ سے منقول ہے کہ آپ ایک روز
حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ کی زیارت کے لئے گئے زیارت کے وقت خیال کیئے کہ
حضرت نسب کے روسے تو سادات قادری ہیں اور آپکی نسبت وطریقت آبائی بھی قادریہ ہے
لیکن معلوم نہیں کہ آیا فیض وارشاد وخلافت دوسری جگہہ سے بھی جو لازمہ اہل کمال ہے حاصل
کیئے ہیں کہ نہیں غرض زیارت شریفہ سے مشرف ہوکے گنبد مبارک کے باہر آئے وہاں ایک
اجنبی فقیر حاضر تھے اور اونکے ہاتھہ میں ایک شجرہ تھا بس وہ مولانا کے ہاتھہ دیکر غائب ہوگئے
جب شجرہ کھولکے دیکھے تو خود حضرت شاہ اور حضرت شاہ عبداللہ اور حضرت شاہ وجیہ الدین
علوی گجراتی قدس اسرارہم کے اسمای مبارک سے آخر سلسلہ تک برابر تھے واللہ اعلم

Mohammad Irfan-Razvi-Nagarchi

حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سنت نبوی کی تابعداری مین شادی کئے ایک دختر فیض
مصدر پیدا ہوین اوس بی بی کو اپنے حقیقی بھتیجے سید توکل بن سید محمود کے ساتھ شادی
کردئیے اور اون سے اولاد جاری ہوئے آپ کے عرس شریف کا روز جمادی الثانی کی
تیسوین تاریخ ہے سنہ وصال معلوم نہین ہوا روضہ منور کہ ابراہیم پور کے دروازے کے
باہر مشہور ہے مزار شریف پر ایک چھوٹی سی گنبد بنائی گئی ہے اس شہر کے خاص و عام چھوٹوں
بڑوں کی یہہ زیارت گاہ ہے آج بھی ہر جمعرات کو لوگ زیارت کے لئے ہجوم کرتے ہین اور
مدد چاہتے ہین اور برکت ڈہونڈہتے ہین سچے حاجتمندان اپنی مقصد و مراد کو پہونچتے ہین
نقل ہے کہ آپنے اس عالم سے تشریف لیجاتے وقت وصیت فرمائی کہ فقیر کے جنازہ کی
نماز وہ شخص پڑہائے جس سے سن بلوغ سے اب تک نماز تہجد فوت نہ ہوئی ہو پس آپ کے
وصال کے بعد غسل کفن دیکے آپکی لاش جنازے مین رکھے اور دفن کے لئے لائے اکابر
و مشائخین و اعیان نماز کے لئے حاضر ہوئے اوس مجمع مین حضرت کی وصیت کا ذکر آیا سب
لوگ فکرمند ہوگئے اخلاص خان وزیر جو حقیقت مین سلطان ابراہیم عادلشاہ کا حبشی
غلام تھا اور بادشاہ کی عنایات سے بڑا رتبہ حاصل کیا تھا اور منصب امارت پایا تھا اوس
مجمع مین جرأت کرکے اوٹھا اور کہا کہ سن بلوغ سے آج تک خدا تعالیٰ کی عنایت سے بندہ سے
نماز تہجد ناغہ نہین ہوی چونکہ غلام اور حلقہ بگوشی کی حالت درست نہین یا بادشاہ نے اوسکو آزاد
کردیا اور اخلاص خان نے آزاد ہوکر خود امامت کرکے حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ
کی نماز جنازہ پڑہائی اخلاص خان کی گنبد بھی حضرت کے قریب جوار مین واقع ہے اور حضرت
کی گنبد مبارک کے اندر قبر شریف کے داہنے جانب آپ کے نواسے حضرت شاہ صوفی قدس
سرہ کا مزار واقع ہے اور گنبد شریف کے باہر مشرقی جانب مین دیوار گنبد کے قریب حضرت
شاہ توکل اور حضرت شاہ حسین اور خود حضرت کے خلیفہ حضرت شاہ حافظ عبد القادر
قدس اللہ اسرارہم آسودہ ہین اور میرزا مشہور مرثیہ گو اور میان حاجی ذاکر گنبد شریف کے

پائین مشرق کے طرف مدفون ہین اور بہت سے فضلا اور صلحا اور دوسرے لوگ گنبد شریف کے اطراف مین مدفون ہین اور حال کے لوگون سے شیخ عبد السلام مرید حضرت شاہ مصطفے قادری قدس سرہ اور اونکے فرزند اعلم العلما مولوی عبد الرحمن اور اونکے نواسے محقق مشرب معارف آگاہ حضرت ساقی علی جو میرے والد ماجد کے اوستاد ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین چار دیواری کے احاطے کے اندر گنبد مبارک کے پائین جانب مغرب مدفون ہین۔ مفخر حجم۔ آپ کی اولاد ارکاٹ کی طرف ہے فی الحال مسمی مرتضی صاحب مجاور جو آپ کی معاش پر قابض ہین اور سالانہ عرس کرتے ہین

حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ آپ بھی ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانے مین اپنے آبا و اجداد کا وطن محمد آباد بیدر چھوڑ کے اس شہر مین تشریف لائے طالبون کی تکمیل کے طرف متوجہ تھے اور آپ اوس زمانے کے اولیای کامل اور [illegible] متصرف سے تھے اور سلطان الاولیا قائل قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت میران سید محی الدین جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاندان عالیہ سے ہین آپکی بیعت و ارادت و خلافت اپنے بزرگون کے واسطے سے مسلسل جناب غوث الاعظم قدس اللہ سرہ کو پہونچتی ہے آپ قطب زمان اور یگانہ عصر تھے آپ سے کرامتین ظاہر ہوئی ہین کتاب صحیفۃ السید مین لکھا ہے کہ حضرت پر مورچھل ہلاتے وقت اونکے تارون سے نور کی چمک ظاہر ہوتی تھی۔

نقل ہے کہ ایک دکھنی شیخ اسرافیل نامی جو شجاعت و جوانمردی اور قوت و زور آوری مین یکتا تھا سلطان ابراہیم عادلشاہ کے نوکرون کے زمرہ مین داخل ہوا بادشاہ نے اوسکو عزت و عنایت خاصہ سے سرفراز کرکے حضور مین بیٹھنے کا حکم دیا بادشاہ کے طرف سے اوسکا اس قدر وقار و منزلت پہنچنے سے حاسدون کو رشک و حسد پیدا ہوا اور اوسکو اوس درجہ سے گرانے کے درپے ہوئے اور بادشاہ سے عرض کیا کہ اسرافیل اپنے زور و قوت سے مغرور ہے اور جوانمردی کی لاف کرتا ہے ایک بار دربار مین اوسکا امتحان کرنا چاہئے چونکہ اوسپر بادشاہ کی عنایت نہایت تھی [illegible] اوسکو اپنے حضور سے دور کرنا نہین چاہا آخر جب مقربان

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

بارگاہ بالاتفاق اصرار کرنے لگے تو بادشاہ مجبور ہوکر اونہین سے تدبیر پوچھا تب سب ایک زبان ہوکر عرض کیے کہ بادشاہ ایک روز صحن مین بیٹھکر بار عام کا حکم دین اور داروغہ فیل خانہ کو مخفی اشارہ کرین کہ ایک مست ہاتھی کو لاکر حاضر باشون پر چھوڑدے لوگ مست ہاتھی کی ہیبت سے کنارہ لینگے اوسوقت اسرافیل کی جوانمردی ظاہر ہوتی ہے غرض ایک روز صحن کے چبوترہ پر جو پتھر اور چونہ سے بنایا ہوا تہا خیمہ بادشاہی نصب کیا گیا اور تخت رکہا گیا اعیان وارکان اور مقربان وملازمان دربار حاضر ہوئے اسرافیل بھی اپنی عادت کے مطابق حاضر ہوکے روبرو دست بستہ بیٹھا اشارہ کے حکم کے مطابق فیلبان مست ہاتھی کو لاکر غل مچایا کہ ہاتھی میرے اختیار مین نہین ہے اور چیخ پکار مارتا تھا کہ اوٹھو سب اہل دربار ہاتھی کے خوف سے اوٹھکر کنارہ لیے اسرافیل دکہنی نے جو دست بستہ بیٹھا ہوا تہا اپنی جگہہ سے حرکت تک نہ کی بلکہ ہاتھی کے طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھا فیلبان ہاتھی کو اسرافیل کے پاس پہونچاکر ایک ہولناک آواز کیا مست ہاتھی میرے اختیار سے نکل گیا ہے اوٹھو اسرافیل نے اپنے ہاتہہ پہلو سے تھوڑا کشادہ کے ہاتھی جوش مستی سے اپنا سونڈ اوسکے بغل مین ڈالکے چاہا کہ اوسکو اوٹھاکر دور پھینکدے اسرافیل نے ہاتھی کے سونڈ کو اپنے بغل مین دبایا کہ وہ عاجز ہوکر اپنا زور بھول گیا اور چیخ مارکے زمین پر گرگیا ہرچند فیلبان کہتا تہا کہ بادشاہ کی خاص سواری کا ہاتھی ہے اسرافیل نے ایک بھی نہ سنا اور چھوڑا اور سمجھ گیا کہ یہہ امتحان تہا اور غصہ مین آکر زمین پر ایک لکھی ماری تو سوا گز تک زمین پھٹ گئی پھر دربار سے اوٹھکر چلا گیا اور خانہ نشین ہوگیا بادشاہ نے ہرچند بلایا اور دلجوئی کی لیکن اوس نے قبول نہ کیا اور اوسی روز سے نوکری سے استعفا دے اور یہہ قصد کیا کہ کامل بزرگون مین سے ایسے کے ہاتہہ پر بیعت کرے جو اس سے قوت وزور مین زیادہ ہو غرض ایسے بزرگ کے دریافت کرنے کے بارہ مین اپنے ایک دوست سے مشورہ کیا اور اوس سے اس امتحان کا طریق پوچھا اوس نے کہا کہ بہتر تجویز یہہ ہے کہ ہر جمعہ کو بعد ادای نماز جامع مسجد کے تینون دروازون مین سے ایک دروازہ پر بیٹھ جاؤ اوس مسجد مین جمیع اکابر و اولیاء و مشائخین

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

اور کاملان عصر نماز کے لئے جمع ہوتے ہین پس اوس دروازے سے جو شخص باہر جائے اوس سے مصافحہ کرو اور دوسرے جمعہ کو دوسرے دروازے پر اور تیسرے جمعہ کو تیسرے دروازے پر جاکے اسی طرح سے آزماؤ اگر چند جمعہ اس طریق پر عمل کروگے تو البتہ اوس جماعت سے جس شخص کو تم چاہتے ہو مل جائیگا اسرافیل اس عزم سے ایک دروازے پر بیٹھا اوس روز جو شخص باہر جاتا تھا یہ اوس سے دست بوسی کرتا تھا لیکن اپنا مطلب نہ پایا ایسا ہی چند جمعہ تک ہر وقت ایک دروازے پر جاکے آزمائش کرتا تھا اتفاقاً ایک جمعہ کو ایک دروازے پر بیٹھکر ہر ایک سے مصافحہ کرتا تھا جناب شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ نماز سے فارغ ہو کے اپنے مکان کو واپس ہوئے اسرافیل نے مصافحہ کے لئے حضرت کے روبرو آکے اپنے جسم مین جس قدر قوت و قدرت تھا وہ سب حضرت کے ہاتھ پر کام مین لایا حضرت اوسکے دونون ہاتھ اپنے قوت باطنی اور زور ولایت سے ایسا دبائے کہ تاب نہ لاکر زمین پر گرگیا اور بیہوش ہوگیا اور چند ساعت کے بعد اوس حالت سے افاقہ ہوا تو آپ کا پہچان لیا اور قدم پر سر رکھدیا اور آپ سے بیعت کی بلکہ آپ کے کامل مریدون سے ہوکر مشہور زمانہ ہوگئے اونکی قبر بھی حضرت کے روضہ مین واقع ہے حضرت کے مناقب اور کرامتین بہت ہین آپ ربیع الآخر کی چودہوین ۱۰۳۹ سنہ اکہزار انتالیس ہجری کو اس سرای فانی سے واصل بحق ہوئے مزار شریف بیجاپور کی حصار کے باہر اللہ پور کے دروازے کے طرف واقع ہے اور ایک سایہ دار چوکنڈی آپ کے مزار مقدس پر بنائی ہوئی ہے اپکا روضہ مشہور اور خلائق کی زیارت گاہ ہے۔ حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کو پانچ فرزند رشید تھے ایک سید عبد القادر دوسرے سید نعمت اللہ تیسرے سید بدر الدین چوتھے سید ابو القاسم پانچوین سید محمد میران قدس اللہ اسرارہم اجمعین انمین سے حضرت سید بدر الدین قدس سرہ دہلی کو گئے اور وہین رحلت کئے باقی چار فرزند جو ایک صاحب کمال ظاہر و باطن تھے اپنے والد بزرگوار کے روضہ مین آسودہ ہین حضرت کی اولاد ان پانچون فرزندون سے جاری ہے انمین اکثر زاہد و صالح اور بزرگوار ہوئے

ہین اور بیجاپور اور چنتا اور پرینڈہ اور دوسرے مقامات مین کثرت سے موجود ہین اور سب
فرزندون مین بڑے حضرت سید عبدالقادر قادری قدس سرہ سترہوین ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸
ایکہزار اڑسٹھ ہجری کو وفات فرمائے آپ بھی بڑے بزرگ صاحب زہد وتقوی
تہے مسند ہدایت خلق پر متمکن ہوکر طالبون کی تلقین اور ارشاد مین مشغول ہوئے اور آپ کے
فرزند حضرت شاہ ابوالحسن ثانی قدس سرہ سکندر عادلشاہ اور شاہ عالمگیر کے زمانے کے
مشہور بزرگون سے ہین آپ مین کمالات ظاہری وباطنی جمع تہے کتاب مخازن سلاسل
قادریہ آپ ہی کی تالیف ہے اور خانقاہ قادریہ جو انبار خانہ کے قریب ہے آپ کی بنا کی
ہوی ہے سنہ ۱۱۳۲ ایکہزار ایکسو بتیس ہجری مین اس جہان سے فردوس برین کے طرف
رحلت فرمائے اور آپکا مزار شریف موضع کنکھال مین جو آپکی معاش کا قریہ ہے واقع ہے

ضمیمہ ۔ حضرت سید عبدالقادر قادری قدس سرہ کے اولاد سے صاحب سجادہ یعنی سید ابوالحسن
ثانی کے پوتے سید شاہ حسین بن سید شاہ نوراللہ قادری جاگیر موضع ہتی تعلقہ سندہنور اور موضع حسین پور تعلقہ نانو
سرحد علاقہ حیدرآباد دکن موجود ہین۔ حضرت سید نعمت اللہ قادری اپنے بھتیجے مسمی سید ابوالحسن ثانی کو اپنا
سجادہ وخلیفہ کئے تہے۔ حضرت سید بدرالدین آپ کے اولاد چنتا مین موجود ہین۔ حضرت سید ابوالقاسم آپ کے
اولاد سے بیجاپور مین سید قاسم صاحب بن سید حسن قادری اور سید قادر پادشاہ صاحب ابن سید صاحب
پیر صاحب موجود ہین حضرت سید محمد میران قدس سرہ کی اولاد سے سید حسین وسید یوسف وسید برہان فرزندان
سید فرید آثار شریف کے متصل موجود ہین۔

حضرت شاہ مصطفی قادری قدس سرہ آپ اپنے بڑے بھائی شاہ
ابوالحسن قادری قدس سرہ کے ہمراہ محمد آباد بیدر سے اس شہر مین رونق افروز ہوئے کمال
بزرگی اور استغنا اور ماسوی اللہ سے پرہیز اور عبادت وپرہیزگاری اور مجاہدہ اور
رات دن کی نفس کشی کے ساتھ اپنے اوقات شریفہ اور انفاس متبرکہ استغراق اور مشاہدہ
حق مین معمور ومصروف رکھے تہے اپنی طاعت وعبادت اور احوال وکرامات کے پوشیدہ

Mohammad Hanif Razvi Nagorchi

رکہنے مین بڑی کوشش کرتے تھے صحبت اغیار سے گوشہ اختیار کئے تہے کبہی دنیاداروں کے طرف
التفات نہین کئے اگرچیکہ بادشاہ اور امرا آپ کے دیکہنے کی خواہش رکہتے تہے لیکن آپ
اوس سے بالکل انکار اور پرہیز کرتے تھے کتاب صحیفۃ الہدی مین لکہا ہی کہ سلطان ابراہیم
عادلشاہ نے آپ کے کمالات اور گوشہ نشینی کا شہرہ سنکر آپ کا مشتاق ہوکے ملاقات کی درخواست
کی حضرت نے انکار کیا بادشاہ کے حضوریون مین سے ایک شخص جو حضرت کے ساتھہ صدق عقیدت
رکہتا تہا اس باب مین اپنے خداوند نعمت کی تمنا دیکہکر عرض کیا کہ بادشاہ کا مقصد حاصل ہے
بندۂ درگاہ اس مطلب کے حصول کا کفیل ہے بادشاہ اوس سے پوچہا تو اوس نے کہا کہ حضرت نماز
صبح کے بعد درود اوراد مین مشغول رہتے ہین اور آپ کے حجرہ کا دروازہ کہلا رہتا ہے بندہ بہی
اوسوقت حضرت کی حضور باشی مین رہتا ہے اگر بادشاہ کسی روز علی الصباح تنہا سواری کرکے
وہان پہونچین تو ملاقات میسر ہوگی پس بادشاہ دوسرے روز بغیر تجمل و شوکت بادشاہی کے
چند ملازم خاص کے ساتھہ سواری کرکے حضرت کے پاس پہونچا آپ وظیفہ مین مشغول تہے
بادشاہ کے طرف التفات نہین کئے وظیفہ سے فارغ ہونیکے بعد وہ خادم عرض کیا کہ یہہ
خاقان زمان ابراہیم عادلشاہ ہین حضرت شاہ مصطفی قدس سرہ بادشاہ کے طرف متوجہ
ہوکے فرمائے کہ بادشاہ نے اس گوشہ مین آنے سے کیا مطلب کیا ہے بادشاہ جواب مین کہا
کہ آپ کا جمال مبارک دیکہنا مقصود تہا کیونکہ اوسمین سعادت و برکت ہے فرمائے کہ ملاقات
تو حاصل ہوگئی اب جاؤ بادشاہ کو اس بات سے بار خاطر ہوکر کہا کہ ملاقات تو حاصل ہوئی
لیکن کرامت کا اظہار چاہتا ہون حضرت غضبناک ہوکر آنکہ سے بغور بادشاہ کے طرف نظر کئے
دفعتاً چہت پہٹ جاکر ایک نور کا شعلہ حضرت اور بادشاہ کے درمیان حائل ہوگیا بادشاہ کی
آنکہین اوسکی تابش سے تاب نلاکر خیرہ ہوگئین ایک گہڑی کے بعد حضرت کا غضب تسکین
پایا اور وہ شعلہ گم ہوگیا تب حضرت فرمائے کہ میرا پیر اگر دیکہتا ہی تجلی تہی اگر وہ شعاعی تجلی
ہوتی تو اوسکی تابش سے بادشاہ کا منہہ نکال ہوجاتا بادشاہی اور گوشہ نشینون کی تجلی

تارک دنیا ہوکر خلق سے منہ پھیر کے گوشہ اختیار کیے ہیں امتحان مست کر اور دیکھے اوقات میں
خلق انداز مست ہو پس بادشاہ رخصت لیکر چلے گیا حضرت اوس روز سے حجرہ سے باہر
قدم نہیں رکھے اور کہے کہ فقیر کا بھید کھل گیا اور اوسکے آٹھویں روز اعلیٰ علیئین کو
تشریف لے گئے اور اپنے بڑے بھائی حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کے روضہ
میں آسودہ ہیں آپ کے فرزند رشید اور سجادہ نشین حضرت سید عبد القادر قادری قدس سرہ
بھی جو اپنے پدر بزرگوار کے کمالات کے حاوی تھے اوس چبوترہ پر مدفون ہیں اور آپکے فرزند رشید حضرت سید شمس الدین
قادری قدس سرہ مشاہیر وقت سے تھے اور ظاہری و باطنی علوم آپمیں جمع تھے نہایت بزرگی کے ساتھ متصف رہکر جمادی الآخر کی
چھٹویں سنہ ۱۱۲۸ ایکہزار ایکسو اٹھائیس ہجری کو اس سرائے فانی سے ملک جاودانی کیطرف عازم ہوئے اور آپ کا مزار شریف
موضع گومر سے متعلقہ سندہنور میں جو آپکی معاش کا قریہ ہے واقع ہے آپ کے اولاد
امجاد اوس موضع میں اور اطراف و اکناف بیجاپور میں سکونت رکھتے ہیں اور ان میں
سے اکثر اہل اللہ اور اہل صلاح و کمال ہوئے ہیں۔ مترجم — حضرت سید شمس الدین صاحب
قادری قدس سرہ کے پانچ فرزند تھے سید عبد القادر سید ابو التراب سید عبد اللطیف سید مرتضیٰ
سید مصطفیٰ قدس اللہ اسرارہم اجمعین انمین سے سید عبد القادر و سید ابو التراب و سید مصطفیٰ
قدس اللہ اسرارہم کی اولاد باقی نہیں لیکن سید عبد اللطیف و سید مرتضیٰ قادری بیجاپور
میں موجود ہیں اور سید مرتضیٰ کی اولاد سے سید محمود عرف صمدانی صاحب موضع گومری متعلقہ
سندہنور میں موجود ہیں۔

حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ آپ خلاصۂ
خاندان عالیہ حضرت پیر پیران میر میران غوث الثقلین سید محی الدین
جیلانی قدس سرہ ہیں اور اس شہر کے بڑے مشائخین اور مشہور اولیا سے ہیں
آپ قطب زمان غوث دوران سر حلقہ اہل عرفان تھے اور اپنے بزرگوں سے
بیعت و خلافت رکھتے ہیں اور سلطان محمد عادل شاہ کے زمانے میں بغداد

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

شریف سے اس ملک کا قصد کرکے بیجاپور کو اپنی تشریف آوری سے مور و برکات و فیوضات کے آپکی رہنمائی اور ارشاد سے ایک عالم مقصد اصلی اور کمال باطنی کو پہونچا پادشاہ اور اعیان و امرا حضرت سے کمال اعتقاد رکہتے تہے اور آپکی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تہے خان محمد خانخانان وزیر سلطان محمد عادلشاہ آپ کا مرید صادق اور خادم راسخ تہا اور شیخ المتاخرین حضرت شیخ ابراہیم بغدادی قدس سرہ جو بزرگی اور پرہیزگاری اور عبادت و تقوی سے موصوف اور مشہور تہے حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ کے مریدان کامل اور خلفای واصل سے ہین اور آپ کے اور قطب الواصلین سید السادات حضرت شاہ ہاشم دستگیر حسینی علوی قدس سرہ کے درمیان باہم نہایت دوستی و محبت ہتی کہتے ہین جو وہان حضرات اہل کمال اور صاحب کرامت مثل جناب شاہ ہاشم و شاہ قاسم و شاہ مرتضی و شاہ عبد الرزاق و شیخ عبد الصمد کنعانی قدس اللہ اسرارہم جنکے کرامات و تصرفات کا ڈنکا بجا تہا اور جنکے کرامات و مقامات کی شہرت کالشمس فی نصف النہار تہی سب ہمعصر تہے اور باہمدیگر صحبت و ملاقات رکہتے تہے **نقل** ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ اپنے ابتدائی زمانہ مین حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ سے تہوڑا شک اور انکار رکہتا تہا اور بداعتقاد تہا آپکی باطنی عظمت و بزرگی سے خبر نہین رکہتا تہا جناب شاہ ہاشم قدس سرہ نے اوسکے شک اور انکار کا زنگ اوسکے آئینہ دل سے صاف کئے اور آپ کے علوم اور مقام سے آگاہ کئے کہتے ہین کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ حضرت شاہ عبد الرزاق قدس سرہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور دونون بزرگوار ملکر بیٹہے اور اوس روز سلطان محمد بہی وہان پہونچا اور دونون حضرات کے ملاقات سے بہرہ مند ہوا ایک گہڑی کے بعد حضرت شاہ ہاشم سلطان محمد کو حجرہ کی اوس دیوار کیطرف جو حضرت شاہ عبد الرزاق قدس سرہ کی پیٹھ کے پیچھے تہی اشارہ فرمایا پادشاہ اودہر نظر کیا تو کیا دیکہتا ہے کہ دیوار مین غیب سے ایک دریچہ

ظاہر ہوا ہے اوسکے باہر جاکے تماشہ دیکھنے کے قصد سے اوٹھا اور دریچہ کے باہر قدم رکھا چند قدم چلا دیکھا کہ وہ سرزمین اپنا شہر نہیں بلکہ کوئی اور شہر ہے کسی طرف باغ و بوستان گل و ریاحین سے آراستہ جنکے بو سے دل و روح تازہ اور درختوں مین اقسام کے نادر میوہ جات لگے ہیں چشمے اور نہریں بہتیں جدہر دیکھئے سبزہ زار جنکے دیکھنے سے آنکھون کو طراوت بصارت کو قوت غرض پادشاہ یہ سیر دیکھتے ہوئے چلے جاتا تو ایک محل نظر آیا اوسکے اندر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہاں لعل بے بہا کی دو ڈھیریں لگی ہوئی ہیں جنکی حفاظت کے لئے بہت سے نگہبان متعین ہیں بادشاہ جو اس قدر بیحساب لعل دیکھا اوس انبار سے ایک مٹھی اوٹھا لینا چاہا نگہبان کہے کہ مالک کے حکم و رخصت کے بغیر مت اوٹھاؤ بادشاہ پوچھا مالک کون ہے اور اوسکو بے بہا جواہر کہاں سے ملے وہ جواب دئیے کہ یہ حضرت شاہ عبد الرزاق قادری کا مال ہے بادشاہ جن آپ کا مرید ہے اوسنے یہ جواہر حضرت کے نذر رکھے ہیں سلطان محمد اس بات سے مبہوت اور حیران ہوگیا اور واپس ہونیکا قصد کیا اوس چند قدم راہ طے کیا تو وہ شہر ہی غائب ہوگیا پھر وہی حضرت شاہ عبد الرزاق کے حجرہ کا دریچہ نظر آیا حجرے کے اندر داخل ہوکے دیکھا تو دونوں حضرات اپنے جگہ پر بیٹھے ہیں اور اپنا تجمل و شوکت و احتشام ہر ایک اپنے اپنے موقعہ پر ہیں پس بادشاہ حضرت شاہ عبد الرزاق قدس سرہ اپنے بد اعتقادی کی معافی چاہا اور اوس روز سے آپکی عظمت و بزرگی اوسکے خاطر نشین ہوئی واللہ اعلم آپ ربیع الآخر کی بائیسویں سنہ ۱۰۵۱ ایکہزار اکاون ہجری کو اس سرای فانی سے نقل مکان فرمائے اور شہر پناہ کے اندر مکہ دروازے کے متصل اپنی خانقاہ کے قریب آسودہ ہیں اور آپ کے مزار مقدس پر گنبد بنی ہوئی ہے جہاں لوگ زیارت کی برکت حاصل کرتے ہیں اور گنبد کے اندر مرقد شریف کے داہنے جانب آپکے

Muhammad Hanif Razvi - Nagarchi

زوجہ محترمہ قدس سرہا کی قبر ہے اور بائین جانب آپکے فرزند رشید حضرت سید عبد القادر عرف شاہ حضرت قادری قدس سرہ مدفون ہین جناب شاہ حضرت قادری قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کے بعد مسند سجادگی پر بیٹھکر طالبون کو ارشاد ہدایت کرتے تھے اور کمال ظاہری و باطنی سے متصف تھے اور رجب کی سولہوین کو رحلت فرمائے اور خان محمد خانخانان حضرت شاہ عبد الرزاق قدس سرہ کے پائین مدفون ہین اور اونکی قبر پر ایک خوشنما ہشت پہلو گنبد تعمیر کی ہوی ہے۔ مترجم آپکی اولاد نہین ہے۔ معاش بھی خالصہ مین داخل ہوگئی اور خان محمد خانان عرف خواص خان وزیر کے اولاد سے موضع گنڈکی مین حسین صاحب موجود ہین اور اونکی آل سے سید صاحب عید رکادکی انعام دار موضع منگولی تعلقہ بہاگ واری مین موجود ہین۔

حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز آپ

سلطان الواصلین برہان العارفین شیخ الکل فی الکل حضرت میان شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس اللہ سرہ العزیز ونفعنا من برکاتہ کے بھتیجے ہین اور آپ مقتدای سالکان پیشوای عارفان رئیس گروہ واصلان رہنمای خداجویان غوث خلایق قطب عالم اور خواص افراد کے مرتبے مین تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانہ مین اس سرزمین کو اپنے قدم آوری سے مشرف کئے اور ایک مدت تک نورس پور مین سکونت رکھتے تھے بعد اوسکے شہر پناہ کے اندر تشریف لائے آپکے ارشاد و تلقین کے طفیل سے ہزارہا طالبان درمیان کمال ظاہری و باطنی حاصل کئے اور اعلی مدارج کو پہونچے چنانچہ حضرت خود فرماتے ہین کہ میرے فیض سے پانچہزار ۵ سو آدمی خداکو پہونچے اور ترقی باطنی پائے ایسا ہی خدای عزوجل سے درخواست کیا ہون کہ میرے مریدین اور چاہنے والون کو دین و دنیا مین اور ظاہر و باطن کی سیر و طیر مین مشکل نہ رہی اور میری اولاد و احفاد خدا اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سرخرو اور باآبرو رہین حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی رحلت کے وقت آپ کی عمر شریف چودہ سا

Mohammad Hanif Razvi_Nagarchi

سال کی تھی اور آپکو بیعت و ارادت اور ارشاد و تربیت خود اپنے والد ماجد برہان العارفین
حضرت شاہ برہان الدین حسینی علوی قدس سرہ سے حاصل ہے اور اونکی صحبت مین سخت ریاضتین
کین اور مجاہدے کئے اور سلوک مین کامل العیار نکلے اور والد بزرگوار کی رحلت کے بعد وصیت
پدر اور غیبی الہامون کے مطابق مرشد اولیاء اللہ سید اولاد رسول اللہ حضرت شاہ عبد اللہ
فرزند حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہما کی خدمت مین جاکر ایک مدت دراز تک
آپکی حضوری اور صحبت مین رہے اور خلافت اور اذکار و اشغال کی اجازت اور نعمت
ظاہری و باطنی حاصل کئے سلوک کے تمام مراتب اور وصول کے تمام مقامات طی کرکے مقام
ورالوری کے کشف مین جو کچھ عقدے رہگئے تھے حل کرلئے ابراہیم عادلشاہ آپسے [illegible]
مین نہایت رسوخ و اعتقاد رکھتا تھا اور ہمیشہ خدمتگذاری اور پاسداری کرتا تھا اور اسکا بیٹا محمد عادلشاہ بھی اسی طرح [illegible]
ارادت رکھتا تھا اور جب اسکو کوئی حاجت اور مشکل درپیش ہوتی تو حضرت کی خدمت مین التجا کرتا اور آپکی توجہ سے وہ حاجت برآتی [illegible]
ہوجاتی اور حضرت کے پاس دنیا و اہل دنیا کا جب اس قدر ذلیل کچھ بھی قدر نہین
رکھتے تھے **شعر** انکہ ہر دو کون بیک جو خریدہ اند الشان دم ز محبت دنیا کجا زنند
ترجمہ جو لوگ دو جہان کو کوڑی کو بھی نہ لین [illegible] بھلا محبت دنیا [illegible]
کرین۔ شاہ و گدا آپکے حضور مین یکسان نظر آتے تھے جو کچھ نذر و نیاز آتی فقیرون مین
تقسیم ہوجاتی حضرت فرماتے ہین کہ جسوقت فقیر کی عمر سولہ سال کی تھی [illegible] اختیار
کیا کہ اگرچہ [illegible] اور [illegible] ایک شمع بھی باقی رہے تو اسکو گرم
کرکے فقیر کے بدن پر داغ دیوین اور اس باب مین فرماتے ہین **مصرعہ** تا شمع جی کی
بات [illegible] **نقل** ہے کہ ایک وقت
فراموشی [illegible] رہ گئی تھی [illegible] تو آپنے اپنے
[illegible] **شعر** [illegible]
سینہ داغ آپکی اولاد کے پہچان کے لئے گویا ایک نشانی ہوگئی چنانچہ اس فقیر مترجم کے پیر و مرشد قدس

[illegible handwritten marginal note]

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

سرہ العزیز فقیر سے فرماتے تھے کہ تیری پیرانی کے ہاتھ پر بھی یہ نشان موجود ہے کیونکہ حضرت ام المریدین قطبیا العالمیہ
حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ العزیز کے اولاد سے ہیں انتہی۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے سلوک کا
طریق سولہ سال کی عمر میں اختیار کیا نفس کی عداوت اور اوسکا خلاف اپنے پر واجب اور
لازم کرلیا اور یہ عزم کیا کہ جو کچھ نفس خواہش کرے وہ اسکو نہ دوں اور جو کچھ بغیر مانگے
آئے لوں اور میں نے مکان میں کبھی کھانا طلب نہیں کیا جو کچھ روبرو لاتے کھا لیتا اور
کبھی نہ کہا کہ یہ کچا ہے یا پکا ہے کھارا ہے یا پھیکا ہے اور جو کچھ کہ نفس خواہش کرتا تھا
میں نے اوسکی اطلاع بھی دوسروں کو نہ دی کیونکہ اطلاع دینا اور مانگنا دونوں برابر
ہیں حضرت نے دوبار حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً و تعظیماً کی زیارت کی ہے
اسمیں ایکبار اپنے جد امجد جناب حضرت رسالتمآب صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے دعوت پر
گئے تھے اور اوس جناب سے ظاہری اور باطنی نعمتوں اور فیضوں سے سرفراز
ہوئے اور کتاب حزب الاعظم اور تیغ مبارک کا قبضہ بھی عنایت ہوا گنج الاسرار میں
حضرت سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے جس وقت مدینہ منورہ کی زیارت سے
مشرف ہوا فقیر کی عمر پچاس سال کی تھی پس ایک شب کو مشاہدہ ہوا کہ حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خاص شمشیر متبرک اور ایک جلد کتاب اوراد حزب الاعظم ورد الافخم
فقیر ہاشم کو عنایت فرمائی بعد ایک گھڑی کے ایک شخص دروازے پر آیا فقیر نے پوچھا کون ہو
اوس نے کہا کہ میں مدینہ منورہ کا شریف ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے
شمشیر اور حزب الاعظم روانہ فرمائے ہیں اور بندہ کو حکم فرمائے کہ میرا فرزند شاہ ہاشم
آیا ہے یہ امانت جو دین و دنیا کا تحفہ ہے اوسکو پہنچا دو پس فقیر ہاشم اوسکو لیکر سر پر رکھ
لیا اور اس عنایت کا شکر بجا لاکے شکرانہ (دوگانہ) ادا کیا اور حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ متواتر بشارتیں اور عنایتیں فرمایا کرتے تھے اور آپکے دونوں ملفوظ شریف
میں مذکور ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک معاملہ میں دیکھا گویا

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

مین ہوشیار ہون کہ اپنے گھر سے مسجد زہرا ویر کے صحن مین آیا دیکھا تو منبر کے پاس محراب کے
روبرو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کہڑے ہین اور
قبلہ کے طرف روی مبارک کرکے مسائل فقہ بیان فرماتے ہین اس اثنا مین یہ فقیر
مسجد کے اندر آیا ایک صحابی کہے یا رسول اللہ شاہ ہاشم آتے ہین رسول علیہ السلام نے روی
مبارک فقیر کے جانب کیے فقیر کلمہ کی انگلی زمین پر رکہا اور تسلیمات کیا رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے دونون دست مبارک اپنے زانوی مبارک پر رکہکر پشت مبارک خم کرکے سر
ہلائے اور فرمائے اقبال الشریف ہاشمی ہاشمنا علی العالی اور اس خطاب سے
فقیر کو دوبار سرفراز فرمائے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی یہہ عادت تہی کہ کبہی مست ہاتہی کے
روبرو سے نہین ہٹتے تہے اور اوس حیوان مہیب سے اگر بار ہا مقابلہ کا اتفاق ہوا آپ ذرا
ذرا بہی نہین ڈرتے تہے ایک روز حضرت سے ایک مرید عرض کئے کہ حضور جنگلی ہاتہی اور شیر اور
سانپ کے روبرو سے منہہ نہین موڑتے ہین یہ شجاعت ہے یا اسمای الٰہی کی برکت ہے
آپ فرمائے نہ شجاعت ہے نہ اسمار لیکن میرے والد بزرگوار فرمائے ہین کہ ای فرزند
جب تجہکو ہاتہی اور شیر اور سانپ کے مانند جانورون سے سامہنا ہو جائے تو اپنے کو
مت ہٹیو کیونکہ اسمین اپنا امتحان اور آزمایش ہے کہ اگر حضوری حق حاصل ہے تو اوسکے
روبرو ہونے سے دل مین کسیطرح کی فکر اور وحشت نہوگی اگر کچہہ وحشت ہوی تو معلوم کر
کہ مرتبہ سے نیچے گر گیا پس اوسکا علاج کرنا چاہئے تا پہر اوس مرتبہ کو پہونچے **نقل** ہے
کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ ایک شخص کی دعوت پر سید احمد نصیر جو
سادات عرب اور اوس زمانے کے اکابر تہے ساتہہ لیکر گاڑی مین سوار ہوکے جاتے تہے
اتفاقاً ادہر سے سواری مبارک حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کے رہنے کے جنوب
طرف کی گلی پر پہونچے ادہر سے آکٹ کے میدان کے جانب سے ایک مست ہاتہی اوس
گلی کے طرف آیا لوگ سب اوسکی خوف سے جان بچاکر ایک طرف بہاگ گئے

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

کو معلوم تھا کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ مست ہاتھی کے روبرو سے تشریف لیجا رہے ہیں پس تماشائیوں کا ہجوم ہو گیا آپس میں کہنے لگے یارو آج عجب اتفاق ہوا ہے کہ اوس طرف سے مست ہاتھی آتا ہے اور ادہر سے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ تشریف فرماتے ہیں اور کوچہ بالکل تنگ ہے دیکھیں کیا صورت ہوتی ہے ہر طرف سے ایک غل مچ گیا لوگ تماشہ دیکھنے کے لئے دیواروں پر چڑھ گئے اور دیکھنے لگے اس حکایت کا راوی کہتا ہے کہ خود میں بھی اوس ہجوم میں محل آثار شریف کے شمالی دروازے کے طرف مشرق رویہ حوض پر بیٹھا تھا اور دیکھ رہا تھا کہ حضرت گاڑی میں تشریف رکھے ہیں اور سید احمد نظیر آپکے بازو سے بیٹھے ہیں اور وہ ہاتھی سواری شریف کے مقابل ہوا حضرت نے بہلبان کو ارشاد فرمایا کہ بغیر خوف خطر کے گاڑی لیجا اوس نے برحسب حکم والا گاڑی چلائی جب ہاتھی سواری مبارک کے قریب پہونچا گلی تنگ تھی ایک طرف حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کے باغ کی دیوار تھی اور دوسرے جانب محل آثار شریف کے احاطہ کی دیوار تھی میں نے اپنے آنکھوں سے دیکھا کہ وہ خیرہ ہاتھی ڈر کر سونڈ اپنے منہ میں دابے لیگے جاتا تھا اور اوسکے گلے میں لوہے کے گھنٹیوں کی جو حمایل تھی گاڑی کے چھت کو لگی غرض حضرت کی سواری سے نزدیک تھا تک ایسا جاتا تھا کہ گویا اوسکی مستی کا جوش گم ہو گیا ہے اور اوسکا پکار دفعتہً موقوف ہو گیا جب وہان سے آگے بڑھ گیا تو پھر وہ تھا اپنی مستی کی حالت پیدا گیا گنج الاسرار میں لکھا ہے کہ سلطان ابراہیم حکمت گرد کے زمانے میں برسات کی قلت سے بیجاپور میں ایسا قحط ہوا کہ اہل شہر پریشان ہو کر ترک وطن کرنے پر آمادہ ہوئے اعیان و ارکان دولت استسقا کے لئے جمع ہو کے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے اور عرض کئے کہ برسات کے امساک سے تمام عالم اور حیوانات و نباتات و مواشی زیر تلف اور ضائع ہو رہے ہیں بلکہ ہر ذی روح کی تباہی و خرابی ہو رہی ہے آپ قطب مدار اور مقبول درگاہ پروردگار میں نظر توجہ فرمائیں تا اس پریشانی اور ہلاکی سے نجات ملے حضرت نے زبان مبارک سے نکلہ

فرمایا۔ نکتہ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ کرون۔ یعنی مدت النبی ھاشم جل تہل بہرین یہہ کلمہ
صادر ہونے کے ساتھہ آسمان پر چوطرف سے ابر آیا برسات شروع ہوی اور ایسی برسی کہ ہر
طرف ندیان نالے بہنے لگے اور چوطرف پانی کی طغیانی ہوگئی درخت اور کہیتیان سرسبز ہوگئین
نقل ہے کہ ایکبار روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ طالبون کے ارشاد وافادہ مین مشغول
تہے عصر کا وقت آیا مجلس ویسی گرم تہی آفتاب غروب ہونے لگا اور وقت نماز بہت
تنگ ہوگیا تہا حاضرین کے دل مین یہ خیال آنے لگا کہ آمین کیا بہید ہے کہ دیر سے کراہت
کا وقت پہونچ گیا اور حضرت نماز کا تہیہ نہین کرتے ہین لیکن کوئی شخص بہی جرأت کرکے
زبان پہ نہ لایا بعد اسکے حضرت اوٹہکر تازہ وضو بنانے کے لئے کنوین کے طرف تشریف
لیگئے ابہی وضو تمام نہین ہوا تہا کہ آفتاب غروب ہوگیا جب آپ وضو سے فارغ ہوکے
قدم سیڑہی پر رکہکر باہر آئے آفتاب پہر نکل آیا آپ اپنے مریدون اور اہل مجلس کے ساتھہ
نماز عصر ادا کئے غرض ایک گہڑی تک آفتاب بلند رہا نقل ہے کہ ایک شخص حاجی
ذاکر نامی راگ مین بڑا اوستاد تہا اور ہمیشہ بزرگون اور اولیاء اللہ کے عرسون مین
مولود و قصاید پڑہتا تہا لوگ اوسکی حقارت اور مسخری کرتے تہے کسی جگہ اوسکو عزت
نہ تہی اوسنے ایکبار روز حضرت کی خدمت والا مین آکر ایک مدحیہ سوز پڑہی اور اپنا حال
ظاہر کرکے عرض کی کہ اپنے کو خوش آوازی حاصل ہو اور خاص وعام مین اپنی قبولیت
ہو حضرت اوسکے حال زار پر ترحم فرماکر کمال عنایات سے اپنی دستار خاص اور دوبی
کی چادر اوسکو عطا فرمائے اور اوسکی آواز کو لحن داؤدی بنا دئے پس وہ اپنے
زمانے کے مشاہیر سے ہوگیا اور اپنی خوش الحانی کے مقناطیس سے سننے والون کے دلون
کو کہینچتا تہا اور اپنے حسن صوت کے دام مین جنگلی پرندون کو پہانستا تہا لوگ اوسکی
آواز کے سننے کے لئے دور دور سے آتے تہے اور جان دیتے تہے حضرت شاہ نعیم اللہ
قدس سرہ فرماتے ہین کہ جب وہ نہ سے آپ اوسکو لحن داؤدی عطا فرمائے تب سے

اوسکی زندگی تک اوسکی قبولیت اور حسن حمیت مین سر مو فرق نہین آیا **نقل** ہے کہ جن ایام
مین حضرت قوم عیسوی کے قید سے چھوٹ کر خادمون اور رفیقون کے ساتھ بیجاپور کا عزم
کئے رستے مین ایک بہت بوڑھا شخص حضرت سے ملاقات کرکے عرض کیا کہ آپکو کیمیا گری
کا فن سکھلاتا ہون اور آپ کے لئے یہی ہدیہ لایا ہون اور اس علم مین یکتا ہون اس کا نسخہ
بے کھٹکے بناتا ہون حضرت تبسم کرکے فرمائے کہ مین فقیر ہون مجکو خدا بس ہے کیمیا کیا کرون
اگر تجکو سونے کی خواہش ہے تو آپ پتھرون کی ایک جگہ ڈھیر بنا تا سونا ہو جائے وہ شخص اوسکے
حکم کے مطابق پتھرون کی انبار کرکے عرض کیا تو حضرت اوسپر اپنی ایک نظر کیمیا اثر ڈالے
وہ سب پتھر سونا ہوگئے پھر آپ اوسکو فرمائے کہ اوٹھا لیجا اوس شخص نے آپ سے یہ کرامت
جو دیکھی سر قدم مبارک پر رکھدیا اور کہا ؎ چو کحل بینش ما خاک آستانہ تست
کجا روم تو بفرما ازین جناب کجا۔ ترجمہ ؎ ہمارے آنکھ کا سرمہ جو تیرے در کی ہے خاک
بھلا بتا تجھے اب چھوڑ کر کہان جائین۔ پھر عرض کیا کہ بندہ کو جناب کے مریدون کے زمرہ
مین داخل فرمائین آپ اونکو مرید کئے اور اذکار و اشغال تلقین فرمائے آخر وہ بھی بڑے
کامل ہوگئے **نقل** ہے کہ حضرت کے ایک خادم نے خدمت والا مین عرض کی کہ حج کعبۃ اللہ کا
عزم دل مین جوش کر رہا ہے اگر پیر دستگیر کا حکم و اجازت ہو تو حج سے مشرف ہوکے جناب
والا مین حاضر ہوتا ہون حضرت اپنی زبان گوہر فشان سے فرمائے کہ یہی کعبہ اور
ہاتھہ لنبا کئے وہ شخص دیکھا تو کعبہ ہے فرمائے اب طواف کعبہ کرلو حسب ارشاد طواف
سے مشرف ہوا پھر تھوڑے وقت کے بعد اوس مرید سے فرمائے کہ الحمد للہ خدا تعالی
تم کو یہین طواف نصیب کیا اوس خادم نے عرض کی کہ فقط فضل الہی اور بتصدق
پیر دستگیر سے حاصل ہوا **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ
گھوڑے پر سوار ہوکے خندق کے کنارہ سے نورس پور کے طرف جاتے تھے اور حضرت شاہ
ید اللہ فرزند شاہ ابو الحسن فخر آبادی قدس سرہ ہمراہ تھے ایسے مین ایک مستانہ

ہاتھی سامھنے آیا حضرت شاہ ید اللہ قدس سرہ کا گھوڑا ہاتھی کو دیکھکر کودا اور اپنے سامھنے کے دونوں پاؤں خندق میں رکھدیا حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ اپنے دونوں ہاتھ اوس گھوڑے کے سم کے نیچے دیکے اوسکو اوٹھاکر باہر لائے اوس وقت حضرت شاہ ید اللہ قدس سرہ دیکھے تو حضرت خندق میں ہیں اور جو پیچھے نظر کئے تو اپنے گھوڑے پر ہیں حضرت شاہ ید اللہ قدس سرہ اس حالت سے متحیر ہوکے حضرت سے پوچھے کہ جب میرے گھوڑے کے دونوں پاؤں خندق کے اندر چلے گئے تھے تو دیکھا کہ آپ خندق میں تھے اور میرے گھوڑے کو دست مبارک سے باہر کئے پھر جو پیچھے نظر کیا تو آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہیں اسمیں کیا بھید ہے حضرت فرمائے کہ تمہارا یہ سوال بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور اوس عارف پہنچے تمہارے پر ظاہر ہے کہ شرط فقیری وہ ہے کہ کسی کے حق میں قصور نہ کرے اوسی وقت فقیر ہوگا اور اس فقیر کا حال تم جانتے ہو اگر کوئی شخص کلمہ لا الہ الا اللہ کہے یقین ہے کہ جو کچھ اس فقیر کے ہاتھ سے ہو سکے قصور نہ کروں اور آپ تو فقیر کے بنی عم ہیں اور حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اولاد سے ہیں تمہارا گھوڑا خندق کے پانی میں اوتر جائے اور میں کھڑے رہکر نظر کروں اور جبکہ فقیر کے ہاتھ سے اوسکا بچاؤ ہو سکتا ہے پھر غافل رہوں تو کل تمہارے جد حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ کے روبرو مجھکو شرمندہ ہونا پڑیگا مقصود ذالہ اوس میں لکھا ہے کہ حضرت کے مرید سید سعد اللہ نامی ایک روز آپ کے حضور میں بیٹھے تھے اون کے دل میں آیا کہ شیخ عبد الصمد صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں چاہئے کہ اونکے پاس جاکر دعوت کی اجازت لوں اوسی وقت حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ فرمائے ہاں واقعی شیخ عبد الصمد بڑے بزرگ ہیں چاہئے کہ اونکے پاس جاکر دعوت کی اجازت لیں سید سعد اللہ روکر عرض کئے کہ اگر میرے زبان پر یہ بات آئی ہو تو میری زبان کٹ جائے لیکن دل میرے ہاتھ میں نہیں ہے پھر قدم پر سر رکھکر روئے اور توبہ کئے اور عفو کرائے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ بادشاہ پور کی مسجد جامع میں تشریف رکھے تھے ایک بڑھیا آئی

اور حضرت کے قدم پر سر رکھکر عرض کی کہ میرا بیٹا مر گیا اور مرید ہنوز نہین ہوا تہا اوسکو مرید کرین آپ اوٹھے اور مسجد کے باہر دیوار کے سایہ مین بیٹھے وہ بڈہیا کہجور اور پہول حضرت کے روبرو رکھی سب خادمون کو حکم فرمائے کہ دور جائین حضرت شاہ مراد قدس سرہ فرماتے ہین کہ فقیر مسجد کی دیوار کے کونے سے دیکہا کہ حضرت دست مبارک ایسا لمبا کئے جیسا کسی کا ہاتہہ لیتے ہین اور بیعت کے وقت جو کچہ پڑہتے ہین ویساہی پڑہے اوس کے بعد اوس بڈہیا سے پوچہے کہ کیا تیرا بیٹا کالا تہا کہی ہان پہر پوچہے کہ کیا میانہ قد تہا اور داڑہی قینچی سے کترا تہا اور پہر کچہ فرمائے لیکن ہم نہین سنے بہرحال وہ بڈہیا ہر بات پر آپکے قدم پر سر رکھکر کہتی تہی کہ برابر ہے بعد اوسکے شاہ مراد کو طلب فرماکر پہول اور کہجور تقسیم کروادئے نقل ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ کو ہول کا سکوہ شروع ہوا وہ بہی اس درجہ مین تہا کہ جب ابر آتا اور بجلی چمکتی اور بادل گرجتا تو بادشاہ کو بیقراری پیدا ہوتی اور بے طاقت ہو جاتا لطف اوٹہہ جاتا کہانا چہوٹ جاتا نیند حیث ہو جاتی ایک مدت تک اس اذیت مین مبتلا تہا اور اطبا سے معالجہ کروایا کچہ بہی فائدہ نہ ہوا آخر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی خدمت مین عرض کروایا کہ اس بلا سے نجات ہو حضرت فرمائے خیر کچہ پروا نہین آجکے روز سے پہر کبہی بادل اور بجلی کی آواز تیرے کان مین نہین آئیگی کہتے ہین کہ حضرت کی توجہ سے سلطان نے اس روز سے بادل اور بجلی کی آواز نہ سنی جب تک بادشاہ بیدار رہتا نہ بادل گرجتا نہ بجلی چمکتی اور جب سو جاتا اور نیند غالب ہوتی تو بجلی اور بادل اپنا کام کرتے غرض بادشاہ کی زندگی تک یہی حال تہا شیخ محمد صدیقی حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید نقل کرتے ہین کہ مین حضرت کی بیعت سے مشرف ہوا سو وقت آپ وعدہ فرمائے کہ تم کو اذکار و اشغال دوسرے وقت تلقین کرونگا مین قبول کرکے رات دن حضرت پیر دستگیر کی حضوری مین تہا ایساہی چند سال گذرے لیکن اذکار و اشغال سے کوئی چیز تلقین نہین فرمائے بندہ بہی عرض نہین کیا آخر حضرت رحلت فرمائے اور بندہ حیران ہوا کہ پیر دستگیر قطب الاقطاب تہے آیا وہ حضرت کا سخن نہین تہا

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

پایندے کو اس کام کے لائق نہیں دیکھے جو اسکو کچھ عنایت نہیں کئے اس فکر مین حیران و
پریشان تہا اوسوقت اور بہت سے اولیای عالی مقام بہی تہے لیکن مین کسی سے نہ کہا اس
حال سے چند سال گذرے ایک روز میرے دل مین آیا کہ حیات کے دن گذر چکے او مین
بوڈہا ہو گیا اب سوا اپنے شیخ اور مرشد کے کون مجکو خدا کو پہونچایگا اس درد سے تاسف کیا اور
آنکہون سے آنسو روان ہوئے ایسے مین حضرت شاہ یعنے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کو بے
کم و کاست آپکی شکل و صورت اور جسم و ہیئت کے ساتہہ دیکہا اور قدم مبارک پر سر رکہا اپنی
توجہ اور عنایت سے اذکار و اشغال کی اجازت اور معارف و اسرار کی تلقین سے سرفراز فرمایے
اوسوقت قلب کو اطمینان ہوا اور کشف ملکوت ہو گیا فقط نقل ہے کہ اوس زمانہ مین دو بڑے
نامور چور تہے اور اپنے ہنر فن چوری اور ڈاکہ زنی مین سبقت لے گئے تہے اور بہت سے
گہر چوری سے بالکل صاف کر دیتے اگرچہ اونکے پکڑنے کے لئے نگہبانان مقرر ہوے تہے لیکن
وہ ہاتہہ نہ آتے اتفاقاً ایک روز کوتوالی کے جوانون کے ہاتہہ پکڑ گئے کوتوال انکو سزا دینا
چاہا چونکہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے اخلاق اور صفات مشہور تہے اور بادشاہ وقت
اور اعیان و ارکان سب کے سب حضرت کے معتقد اور مطیع تہے اور حضرت کے حکم کو ٹالتے
نہیں تہے اسلئے وہ چور اپنی جان بچانے کے لئے کہے کہ ہماری خطا نہین حضرت شاہ ہاشم رح
اس کام کیلئے بہیجے ہین جب وہ حضرت کا نام لئے تو کوتوال حیران ہو کر اون دونون چورون کو
کو بادشاہ کے حضور مین لایا وہان بہی حضرت کے نام کو اپنی نجات اور مخلصی کا وسیلہ بنا کر
وہی تقریر کئے بادشاہ اور اہل دربار اونکو زجر و ملامت کئے اور کہے یہ اپنی جان بچانے کے
لئے حضرت کی پناہ لئے ہین تا حضرت کا نام لینے سے اپنی خلاصی ہو جائے وہ چور کہے کہ حضرت
اس مقدمہ مین دریافت کر دیتا جہوٹ سچ ظاہر ہو جائے بادشاہ اپنے ایک ملازم کو حضرت
کے جناب مین اس پیام کے ساتہہ بہیجا کہ وہ چور پکڑے ہین اور آپکا نام لیکر کہتے ہین کہ آپ نے
اونہین چوری کے لئے روانہ کیا وہ شہر بستان رحمۃ للعالمین وہ مظہر حمد و دستگیر و شفیع المذنبین

یعنے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ یہہ قصہ سنکر فرمائے کہ ہان برابر کہتے ہین فقیر ہاشم اونہین اس کام
کے لیئے بھیجا ہے اونکی خطا نہین خطا اس فقیر کی ہے اونکو کسی طرح کی اذیت نہ دو اور
اونہین چھوڑدو بادشاہ پھر دوسرے بار امتحان کے لئے حضرت سے اونکی صورت شکل
دریافت کروایا تو آپ بعینہ اونکی شکل وشباہت قد وقامت خال وخط بیان کرکے فرمائے
کہ جلد چھوڑدو اس سے بادشاہ اور اہل دربار جانے کہ بیشک آپکی ذات مسعلی مظہر رحمت رحیم
اور حامی عاصیان ہے پس حکم والا کے مطابق اوسی وقت اون دونون چورون کو
حضرت کی خدمت مین روانہ کئے وہ دونون حضرت کے قدم پر سر رکھکر اپنے سب گناہون
سے تائب ہوگئے یہ صفت خاص حضرت کے خاندان مین اتبک باقی ہے بلکہ حضرت کے تمام
کمالات اور کرامتین اور خصلتین اور فقر ودرویشی کے مقامات اور عیب پوشی خطا بخشی
اور توکل وقناعت اور عبادت وریاضت اور بخشش وایثار اور استغنا مسند رحمات
عارف باللہ مرشد انام برکت الزمان سراج الاسلام سیدی سندی مرشدی حضرت شاہ
عبداللہ ثانی حسنی علوی ابقاہ اللہ الی یوم القیام کی ذات بابرکات مین موجود ہین جو کمالات
ومقامات حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے سنے جاتے ہین وہ ان حضرت مین دیکھے جاتے
ہین الغرض اون چورون مین سے ایک نے حضرت سے عرض کی کہ غلام کو اپنے مریدون
اور خادمون کے زمرہ مین داخل فرمائے لیکن دو سخت برے علتین یعنے شرابخواری
اور زناکاری اس عاصی کے وجود مین ایسی جگہہ کی ہین کہ اونکو چھوڑ نہین سکتا ہون
ان دونون گناہون کو معاف فرماکے جیسا کہ آج دستگیری اور بندہ نوازی فرماکر
میری جان اور عزت بحال کیے ویساہی قیامت مین بہی شفیع اور وسیلۂ نجات ہون
حضرت فرمائے کہ قبول کیا لیکن فقیر کے روبرو یہہ کام مت کرو وہ شخص خوش ہوکر بیعت سے
سرفراز ہوکے چلے گیا اور شرابخواری کے خیال سے شراب خانہ کو گیا اوس جگہہ دیکھا
تو حضرت بیٹھے ہین وہان سے شرمندہ ہوکر نکل گیا اور پھر کنچنی کے گھر کو گیا وہان بہی

مرشد کی صورت دیکھکر منفعل ہوا اور خجل گیا غرض جب بد کام کا قصد کرکے جاتا تو وہان حضرت
کو موجود دیکھتا۔ مصرع۔ ہر جا کہ روم روی ترا می بینم۔ ترجمہ۔ جاؤن مین جہان دیکھون تیری
صورت چند بار یہہ حال دیکھکر اون معصیتون کے خیال سے باز آیا نقل ہے کہ حضرت شاہ ہاشم
قدس سرہ مریدون اور طالبون کی جماعت کے ساتھ بادشاہ پور کی جامع مسجد مین بیٹھے تھے
ایک خدمتگار آکر عرض کیا کہ سلطان محمد عادلشاہ کو سخت بیماری رودی ہے طبیبان اوس مرض
کو بھی سمجھنے اور معالجہ کرنے سے عاجز ہوگئے ہین اسلئے جناب مین التماس بھیجا ہے کہ نظر ترحم
اور نگاہ توجہ فرمائین تا اس درد سخت اور بیماری شدید سے شفا پاؤن حضرت یہہ کیفیت سنکر
اوس خادم کو فرمائے کہ رومال لاوے خادم رومال لایا آپ دعا پڑھکر اوسپر دم کئے اور خادم کے
ہاتھ دیکے فرمائے کہ لیجا اور جہان درد ہو وہان اسکو باندہین خادم وہ رومال اور حضرت کا
حکم بادشاہ کو پہونچا دیا اوسنے مطابق حکم کے عمل کیا لیکن کچھ اثر نہین دیکھا اور وہ درد نہین
گیا بادشاہ خود حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکے عجز و الحاح کرنے لگا کہتے ہین کہ اوسوقت سے
اون اولیاء اللہ کے جو بمضمون اولیائی تحت قبائی لایعرفہم غیری چھپے ہوئے تھے چودہا
حضرات کرامات آیات کی بزرگی اور ولایت کا شہرہ تھا لیکن بادشاہ کو جو آپ سے اعتقاد
صریح اور ارادت صادق تھے اسلئے نہایت عاجزی سے عرض کیا کہ ذات والا کی توجہ کے
بغیر میرے اس درد کا دوسرا کوئی علاج نظر نہین آتا خدا کے لئے اس ارادتمند خاص پہ
نظر ترحم فرماکر اس درد کا علاج کیجئے اور میرے باپ پر جیسی عنایت رکھتے تھے ویسی ہی مجھپر
بھی رکھئے حضرت فرمائے بیشک تمہارے باپ ابراہیم عادلشاہ نے فقیر پر بڑا احسان کیا
ہے جب کہ فقیر حج سے مشرف ہوکے اس طرف آیا تو اپنے تمام یاران کے ساتھ جو کشتی مین
فقیر کے ہمراہ تھے قوم عیسوی کے قید مین پڑ گیا اسوقت تمہارے باپ نے ہماری
بڑی خدمت کی اور نہایت مہربانی سے پیش آیا اب اوسکا بدلہ ضرور ہے تمہاری عمر آخر
ہو چکی بغیر جان بخشی کے کچھ ہو سکتا نہین فقیر کے حیات مین دس سال باقی ہین وہ دس سال

کی حیات تم کو تو بخشدیا اور بتیار اور درد اپنے پر لے لیا پس سلطان محمد عادلشاہ اسیوقت اچھا ہو گیا اور دوسرے روز پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے دیکھا تو وہی اپنا درد حضرت کے جسم مبارک پر وارد ہوا ہے اور حضرت کو اس درد سے اس قدر اذیت ہے کہ اپنی جگہہ سے حرکت نہین کر سکتے ہین پادشاہ بہت سی معذرت کیا اور احوال پرسی بھی کیا حضرت نے فرمایا الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب اور اسی مضمون مین فرمائے

نظم

مرگ مارا زندگی دیگر است	زہر مرگ از شہد شیرین خوشتر است
مرگ سازد مغز را صافی ز پوست	تا رساند دوست را نزدیک دوست

ترجمہ موت ہمکو دوسری ہے زندگی !! شہد سے بہتر ہے تلخی موت کی !! مغز کو کردے جدا وہ پوست سے !! دوست کو تا کہ ملادے دوست سے۔ اس واقعہ سے پادشاہ اور دوسرے لوگ کو معلوم ہوا کہ دوستان خدا محض اللہ کے واسطے دوسرون کا بار آپ اوٹھا لیتے ہین اور اپنی حیات بھی دوسرون کو بخش دیتے ہین اور اونکے پاس رنج و راحت اور موت اور حیات سب برابر ہین پس حضرت اوسی درد سے تیسرے روز کہ روز جمعہ رمضان مبارک کی نوین ۱۰۵۶ھ ایکہزار چھپن ہجری تھی واصل حق ہوئے آپ کے جنازے کے ساتھ وزرا و امرا و فقرا و سادات و مشایخین و فضلا غرض بیجاپور کے کل خاص و عام چھوٹے بڑے سب کے سب حاضر تھے اور ہر چند چاہتے تھے کہ جنازہ مبارک تک اپنے ہاتھ پہونچا کر سعادت و شرف حاصل کرین لیکن کسی کا ہاتھ نہین پہونچتا تھا تابوت ہوا پر معلق چلے جاتا تھا آپ کا مرقد منور بادشاہ پور مین ہے اور مزار مبارک پر گنبد بہت خوشنما بنائی گئی ہے آپ کا آستانہ کرامت نشانہ زیارت گاہ خلایق اور حاجت روای عالم ہے اور آپ کی تاریخ بادشاہ اہل بہشت ۱۰۵۶ھ ہے اور معتبر کوئین بھی کہے ہین **نقل** ہے کہ وصال شریف کے تیسرے روز مزار مقدس پر بہت سے سادات و مشایخین و قضات و علما و مریدان و خلفا و وزرا و امرا حاضر ہوئے قوال جمع ہوکے حضرت کے خاص نظم کی ہوی جکڑیان جو حضرت اپنے وصال سے تین روز

پہلے یاد کرنے حکم فرماتے تھے گانے لگے دفعتہً مزار مبارک جنبش و حرکت میں آئی اور مرقد شریف کے پھول اون لوگوں کے دامن جا پڑے جو مرقد شریف سے دور بیٹھے تھے اور طرۂ مبارک اوس قوال کے گود میں پڑا جو حضرت سے نہایت درجہ میں رسوخ و ارادت رکھتا تھا اور اوسپر حضرت کی بھی کامل توجہ تھی لوگ اون پھولوں کو تبرک کرکے کھالئے اور مرقد مبارک کے وجد و حالت میں آنے سے متحیر و متعجب ہوئے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت اوستاد البلد مولانا عبد الرحیم قدس سرہ آستانہ ہاشمیہ کی زیارت کے لیے آئے اور بعد ادای فاتحہ و لوازم زیارت و آستانہ بوسی کے دل میں خیال کئے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کس مرتبہ اور مقام تک پہونچے حضرت مولانا کی عادت تھی کہ اپنے وظیفہ کی کتاب ہمراہ رکھتے پس بغل سے دلائل الخیرات نکالکر کھولتے ہی یہ نکلا کہ هٰذِهٖ صِفَةُ رَوْضَةِ النَّبِيِّ دُفِنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت مولانا موصوف تعجب سے مبہوت ہوگئے اور اپنے آنکھوں میں پانی لاکر کہے کہ کیا کھولتا ہوں اور کیا نیت کیا اور کیا نکلا اور آپکے مقام کی عظمت کے معلوم ہونے سے رونے لگے اور توبہ توبہ کہتے ہوئے اپنے گالوں پر مارلئے اور کہے کہ میں نے ایسے بڑے مقدمہ میں جرأت کی۔ اور حضرت شاہ وجیہ الدین ثانی علوی حسینی قدس سرہ سجادہ نشین بھی اوس جگہہ پر حاضر تھے اون سے خطاب کرکے مولانا نے کہا کہ حضرت ملاحظہ فرمائے دیکھئے کہ کیا نیت کیا اور کیا نکلا یہی روضہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے۔ گنبذ شریف میں آپکے داہنے بائیں آپکے دونوں زوجہ محترمہ آسودہ ہیں اور پائیں میں آپکے پوتے حضرت شاہ برہان الدین حسینی قدس سرہ مقبور ہیں اور آپکے درگاہ شریف میں مردوں اور عورتوں سے بہت سے اہل اللہ و صلحا و فقرا و مریدان و مسافران مدفون ہیں اور حضرت شاہ قطب الدین صفوی اور ان کے فرزند یعنے حضرت شاہ حسین صفوی قدس سرہما بھی وہیں مدفون ہیں

تذییل اس مقام پر تھوڑے حالات و کرامات حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے چچا حضرت شاہ وجیہ الدین علوی حسینی گجراتی قدس سرہ العزیز کے تبرکاً ذکر کئے جاتے ہیں اور بعد کی

طاقت ہے کہ آپ کے تمامی فضائل وکمالات اور حالات وکرامات بیان کرسکے ہند اور گجرات کی تواریخ
اور اولیاء اللہ کے ملفوظوں اور تذکروں میں آپ کے کمالات وکرامات مذکور ہیں اور آپ کے افاضات
وتصرفات کا شہرہ گجرات و ہند اور عرب وعجم میں مثل آفتاب نیم روز کے روشن ہیں آپ کے انفاس
متبرکہ کے وسیلہ سے خلایق ظاہری اور باطنی فیض حاصل کئے اور آپکو تمام علوم معقول ومنقول میں
اس قدر قدرت تھی کہ کتب درسی میں یا ہر فن حواشی سے کتب تحقیق تک نادر کتاب ہوگی جس پر آپ نے
حاشیہ نہ لکھا ہو اور بیماروں کے دفع کرنے میں آپ مظہر اسم شافی تھے ہر روز بیماروں کا ایک جم غفیر
جو اقسام کی بیماریوں میں گرفتار ہوتے تھے آستانہ شریف پر حاضر ہوکے آپ کے انفاس متبرکہ سے فیضیاب
ہوتا اور جلد شفا پاتا۔

قطعہ

مسیحی ہر دم از فیض نہا نہا	زدہ بر مردہ جانان فیض جانہا
بہر سوی کہ او الحمد خواندہ	اجل از کار رانی باز ماندہ

ترجمہ مسیح ہر ایک دم فیض نہاں ہے ✽ کہ زندہ مردہ جانوں کو بنائے ✽
جدہر دم کردے وہ الحمد پڑھکے ✽ اجل بھی باز آکے وہاں سے نکلے۔ آپ کا
آستانہ شریفہ اکابر واخیار کا ملجا وماوی تھا آپ لباس ووضع میں کچہ امتیاز نہیں
رکھتے تھے موٹے لباس پر اکتفا کرتے تھے جو کچہ فتوح آتی تھی تقسیم کر دیتے تھے مصنف
ثمرات القدس من شجرات الانس نے جو سلطان ہند اکبر بادشاہ کے مقرب امراؤں میں سے
تھے اور جسنے آپکے مناقب نہایت شرح وبسط کے ساتھ تحریر کئے ہیں لکھا ہے کہ جب سن شریف
جناب خاتم المحققین کا یعنی آپ کا چودہ سال کو پہنچا تو رسمی علوم مختلفہ کے تحصیل تمام کرچکے اور اپنے
والد بزرگوار حضرت سید نصر اللہ حسینی قدس سرہ کے مرید ہوئے اور درس دینے میں مشغول ہوئے
اور برابر ستر سال بغیر تعطیل کے شاگردوں کو درس دیتے اور عجب ہے کہ آپ پر علم اولین وآخرین
مکشوف ہوا یعنی چودہ سال کی عمر سے اس عالم سے تشریف فرما ہونے تک، پادشاہوں کے مکان پہ
نہیں گئے اور دنیاداروں سے صحبت نہیں رکھی اور ان سے کبھی کسی طرح کی خواہش نہیں کی اور یہ

Muhammad Hanif Raza Jagarchi

بھی لکھا ہی کہ لوگ آپ کو کئی بار حرمین شریفین میں دیکھے ہیں حالانکہ آپ کبھی احمد آباد گجرات سے باہر
قدم نہیں رکھے حضرت سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ حضرت مولانا عماد الدین طارمی قدس سرہ
جو فقیر کے اوستاد تھے ڈھائی سو علم جانتے تھے اونکی حیات تک فقیر نے فقط سوا سو علم حاصل کیے
جب اونکا وفات ہو گیا فقیر کو نہایت تاسف ہوا اور ہمیشہ اسی غم میں رہتا تھا اتفاقاً ایک شب
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ ای فرزند غم مت کر
جو علم تیرے اوستاد کو آتے تھے اون پر او ر تیس علم اضافہ کر کے ہم تجھ کو عنایت فرماتے ہیں اور
ایک کاغذ جس میں علوم کے نام لکھے تھے میرے ہاتھ دئیے جب میں اوسکو دیکھا تو اون علوم
کے نام تھے جو مجھکو عنایت کئے گئے اسکی خوشی میں بیدار ہو گیا اور وہ کاغذ میرے ہاتھ میں
تھا پس اوس کاغذ میں تھی سو علوم میں سے جس کی طرف متوجہ ہوتا ایسا معلوم ہوتا کہ گویا برسون
اوس علم کا درس دیا ہوں اور وہ کاغذ فقیر کے پاس اوس وقت تک تھا کہ اوسمیں لکھے ہوے
جتنے علوم تھے وہ سب میں پڑھ لیکر خوب سمجھ گیا بعد اوسکے وہ کاغذ میرے پاس سے گم ہو گیا۔
ہر چند آپ اپنے کو علم کے قبے میں پوشیدہ رکھتے تھے اور اپنے حالات اور اسرار نہایت
درجہ میں چھپاتے تھے لیکن کمال باطنی جوش پر تھا جیکہ کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں اور اوس
مجمع البحرین سے فیض ظاہری و باطنی جاری ہوا۔ اور آپ کے فیض باطنی اور پرتو ولایت
سے ایکہزار چار سو خلفای واصل نکلے جن میں سے ہر ایک کی ولایت وکشف وکرامات کا شہرہ
تھا اوس زمرہ شریفہ میں سے ایک قطب شہیر حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ العزیز ہیں
جنکی ولایت وکرامت ہند ودکن وعرب اور حرمین شریفین میں نہایت مشہور ہی اور آپ
مستغنی الوصف ہیں آپ کا تھوڑا سا ذکر اس مختصر میں ہو چکا ہے اور حضرت سید لٰسین قدس
سرہ جو ہندوستان میں مشہور ہیں اسی زمرہ سے ہیں اور اسی شخص مدرس علم ظاہر ہوئے
اوس جماعت میں ایک فحول علما ونقاد فضلا طاحسن خراغی اور دوسرے شاہ عبد الرحمن بوہرہ
رحمۃ اللہ علیہما ہیں حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہا سے منقول ہے کہ حضرت

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

میان شاہ وجیہ الدین قدس سرہ اپنی عمر شریف کی آخر مین درس و تدریس کے ترک کر دینے کا قصد کیے
جناب حضرت رسالتمآب علیہ السلام سے حکم ہوا کہ ہم تمہارے درس مین حاضر ہو کر سماعت فرماتے ہین
ترک نہ کرو آخر الامر اوس روز سے درس محمدی نام رکھکر اپنے اخیر دم تک ہمیشہ تدریس دیتے تھے
اور خلق کو فائدہ پہونچاتے تھے اور درس سے فراغت ہوئی بعد اکثر حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے
ملاقات ہوتی اور صحبت رہتی تھی اور آپس مین واقعات اور اخبارات غیبی کا مذاکرہ رہتا تھا
حضرت سید صوفی جیجانی قدس سرہ جو آپ کے اکمل خلفا سے ہین لکھے ہین کہ ملک گجرات کی تباہی اور
بادشاہ مغلیہ کے تسلط کے زمانے مین ایک روز فرمائے کہ فقیر نے حضرت علیہ السلام کا ہاتھ مضبوط
پکڑ کے پوچھا کہ گجرات کا حال جو ایسا تباہ ہوا ہے پھر سامان درستگی کب ہوگا سو کئے اونہون نے کہ
اوسکو خدا تعالی نے پوشیدہ کیا ہی ظاہر نہ کیجیے پھر اپنا ہاتھ زور سے چھوڑا لیکر چلے گئے
بعد اوسکے پھر مجلس درس مین نہین آئے **نقل** ہے کہ ایک طالب بہت دور سے آیا آپ
درس مین مشغول تھے وہ کھڑا رہا اور پریشان حال تھا نہین بیٹھا اور پڑھنے والون سے پوچھا
کہ حضرت میان وجیہ الدین کہان تشریف رکھتے ہین چونکہ حضرت حاضر تھے خود پوچھے کہ تجھ کو
اون سے کیا مطلب ہے کہا کہ ایک مطلب رکھتا ہون جسکا تم سب سے چھپانا لازم ہے فرمائے
وجیہ الدین یہ فقیر ہے اور حضرت میان وجیہ الدین دوسری جگہہ رہتے ہین وہ کہا میرا مطلب
وجہ اللہ سے تہا حاصل ہو گیا دوسری جگہہ جانیکی حاجت نہین پس قدمبوسی کر کے رخصت ہوا
حاضران و عزیزان کہے کہ تمہاری جگہہ ہے یہین یہان ٹھہرو اور بہت خوشامد کئے وہ کہا کہ جو
شخص ایک وید مین اپنا مطلب پائے پھر وہ کس لئے رہے اکثر اعزہ حیرت سے کہنے لگے حضرت
فرمائے کو رہا بی تیل آگ تیار رہتی تو روشن نہ کرون **نقل** ہے کہ ایک روز وہ والا
جناب مدرسۂ شریفہ مین طلبا کی تعلیم و تدریس مین مشغول تھے دفعۃً ایک بازیگر شعبدہ باز
اپنے فن مین لاثانی حاضر خدمت ہوا اپنے ساتھ ایک جوان اور خوبصورت عورت رکھتا تھا
غرض آداب بجا لا کر عرض کیا کہ قبلۂ عالم آسمانون مین باہم جنگ پڑ گئی ہے چاہتا ہون کہ آپ

بہائیوں کی مدد کے لئے جاؤن لیکن یہ عورت میرے پاؤن کی بیڑی ہو گئی ہے نہ اوسکو ہمراہ لیجا سکتا ہوں نہ کہین چھوڑ سکتا ہوں کیونکہ آب جوانی اور تاب جمال اوسکے چہرہ پر نمایان ہے اور اس زمانے کے لوگ پر اکثر خباثت غالب ہے سنا ہون کہ درگاہ زاہدون و عابدون اور امنیان خداترس کے رہنے کی جگہہ ہے اگر حضرت ہو تو اسکو کونے مین چہوڑکر اور جاتا ہون فتح کے بعد واپس ہونے کے اسکو اپنے ہمراہ لیجاتا ہون حضرت ایک حجرہ کے طرف جو مدرسہ کے کونے مین تہا اشارہ فرمائے تا اپنی عورت کو وہان بٹھلائے شعبدہ باز جھٹ سے اوٹھا اپنی عورت اور اسباب کو جو ہمراہ رکہتا تہا اوس حجرہ مین چھوڑا پھر باہر آکے ایک دھاگے کی پنڈیا جیب سے نکالکر آسمان کے طرف پھینکا اور اوسکا ٹکڑا تا ہاتہہ مین رکہا بعد ازاں اوس کے آداب بجالاکے رخصت چاہا اور عرض کیا کہ سخت مہم پیش آئی ہے آپ ذراسی توجہ غلام کے ہمراہ فرمانا تا فتح و نصرت کے ساتہہ واپس ہون حضرت اوسکی باتین سنکر تبسم فرماتے تہے غرض وہ اوس دھاگے کو پکڑ کے لٹک گیا اور اوپر چلدیا لوگ دیکہہ رہے تہے بعد تہوڑے وقت کے نظر سے غائب ہو گیا دیکہنے والے اس معاملہ سے حیران تہے ایک لحظہ کے بعد ایک ہاتہہ خون آلود اوپر سے گرا لوگ چوطرف سے دوڑے اور دیکہا تو اوسکا ہاتہہ ہے سمجھے کہ واقعی مین جنگ ہو رہی ہے اوسکی عورت غل سنکر حجرہ سے باہر آئی اور وہ ہاتہہ اوٹھا لیکر کہی کہ یہہ میرے مرد کا ہاتہہ ہے وہ مقتول ہو گیا پہر رونے پیٹنے لگی اس عرصہ مین دوسرا ہاتہہ بہی گرا اور ایک گھڑی کے بعد ایک پاؤن گرا اوسکے بعد دوسرا پاؤن بہی گرا بعد اوسکے پیٹ اور سینہ اور اسکے بعد سر گرا اوسکی عورت ایسی گریہ و زاری کرنے لگی کہ مدرسہ مین ایک کہرام مچگیا ہرچند لوگ اسکو تسکین دیتے تہے وہ تہمتی نہ تہی بعد اوسکے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ میرا مرد جس سے میری زندگی کی حلاوت اور عیش و شادمانی تہی جہان سے چلے گیا اب میری زندگی محال ہے چاہتی ہون کہ اوسکے ساتہہ مین بہی ستی ہو جاؤن آپ رخصت دین اسکے بعد اسکے ستی ہونیکا ضروری سامان مہیا کیا گیا اوس عورت نے وجد اجدا

KOKAN ... MALEGAON

اعضا اکٹھا کر اپنے گود مین لئی اور لکڑیون کے بیچ مین بیٹھ گئی اور اوپر سے آگ لگائی گئی تو دونون جل کے راکھ ہوگئے پہر ایک لحظہ کے بعد وہ شعبدہ باز اوسی دہاگے سے لٹک کر نیچے اوترا اور حضرت کے روبرو آکے آداب بجا لایا اور عرض کیا کہ حضور کی دعا اور توجہ سے دشمنون پر فتح پایا اور سلامتی کے ساتھ واپس پہرا اور وہ ایک لحظے اپنی محبوبہ جان فزا سے یعنی اپنی عورت سے جو جدائی واقع ہوی تہی اس سے مجکو صبر و قرار نہین ہے اجازت ہو تا اوسکے دیدار سے جان تازہ پاؤن حضرت خاموش رہے حاضرین متحیر ہوکے کہے کہ تیرے جانیکے بعد تیرا ایک ایک عضو خون مین بہرا ہوا نیچے گرا اور تیری عورت سمجہی کہ تو مقتول ہوگیا پس رونے اور واویلا کرنے لگی اور ایک گہڑی کے بعد آپ خود جل جانا چاہی ہر چند مانع ہوئے وہ نہ مانی آخر تیری لاش کے ساتھ فلان مقام پر جل کے راکھ ہوگئی ابہی تک اوس موقع پر آتش کی گرمی موجود ہے شعبدہ باز شور و غوغا کرنے لگا اور غصہ کے ساتھ کہنے لگا کہ میری عورت کو جو حسن و جمال مین لاثانی تہی چہپا کر چاہتے ہین کہ مجہ سے چہین لین یہ کیونکر ہوگا میری عورت زندہ ہے جلی نہین دیکہو مین اوسکو حاضر کرتا ہون لوگ کہے کہ اچہا ہے اوسکو بلا وہ تو جلکر راکھ ہوگئی اب کہان سے حاضر ہوتی شعبدہ باز نے اوس عورت کو آواز دی وہ ہان کہتی ہوی باہر آئی پس دونون حضرت کے روبرو آکے مجرا بجا لائے اور کہڑے رہے حضرت نے اوس سے فرمایا کہ مرحبا تو بڑا صاحب کمال ہے عجیب تماشا دکہلایا اور ایک حجرے کے طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اوس جگہ جا اور طاقچہ مین ایک کتاب ہے لے آ شعبدہ باز جلدی سے اوٹہا اور حجرے کے اندر جاکے دیکہا تو طاقچہ مین کتاب ہے طاقچہ کے نزدیک گیا اور چاہا کہ کتاب اوٹہائے ایسے مین کیا دیکہتا ہے کہ نہ حجرہ ہے نہ طاقچہ ہے نہ کتاب ہے لیکن ایک میدان وسیع اور صحرای عظیم ہے جس کا حد نظر نہین آتا شعبدہ باز مبہوت اور حیران ہوگیا اور یہ نہین جانتا تہا کہ کیا کرے بہر حال راہ گم ہوے کے مانند قدم بڑہایا اور ایک سمت مین چلدیا جب تہوڑی دور گیا تو دیکہا کہ تہوڑے فاصلہ پر جنگل کے کنارے کے طرف ایکبان لشکر بڑی کر و فر کے ساتھ

جمع ہو کر اس طرف آرہا ہے اوس فوج مین ہاتھی گھوڑے نقارہ و نشان اور تمامی اسباب سلطنت
موجود ہے بارے شعبدہ باز کا دل جو وحشت تنہائی سے بدن سے اڑ گیا تھا اپنی جگہہ پر آیا کہ چلو
اپنے ہمجنسون سے تو ملاقات ہوتی ہے بعد اسکے جو کچہ ہونا ہو ہوئے پس وہ آگے بڑہا اور فوج نزدیک
ہوئی تو دیکھا کہ سب کے آگے ایک ہاتھی تمام ساز و سامان سے آراستہ ہے اور سونڈ مین ایک جواہر
کا ہار لٹک رہا ہے جب ہاتھی نزدیک آیا تو اوس ہار مرصع کو اپنے سونڈ سے شعبدہ باز کے گلے مین ڈالدیا
پھر اسکے تمام اعیان و ارکان اور اہل کار جو اوس فوج مین تھے دوڑتے ہوئے آکر اوسکو نذر اور
تحفے پیش کرنے لگے اور پادشاہت کی مبارکبادی ادا کرنے لگے شعبدہ باز اس عجیب حالت سے
سخت حیران رہا نہ کسی سے اسکا بھید پوچھہ سکتا تھا اور نہ صبر کرکے خاموش رہ سکتا تھا بہرحال اعیان
و ارکان اوسکو اوسی تجمل کے ساتھہ شہر مین لائے حمام مین نہلا کے شاہانہ لباس پہنائے اور تخت
پادشاہی پر بٹھلائے پھر از سر نو نذرین گذرین مبارکبادین ادا ہوئین اور شاہی جواہر و قلعون کے
کنجیان پیش کی گئین اور اعیان سے ہر ایک شخص دربار مین اوسکے روبرو دست بستہ منتظر
فرمان کھڑا ہوا شعبدہ باز کو غیب سے جو یہ بڑی پادشاہت ملی تو وہ اپنی اگلی حالت بہول گیا
نہ عورت یاد آئی نہ وطن غرض ایک مدت تک عیش و شادمانی کے ساتھہ سلطنت کیا بعد اسکے
اعیان و ارکان اور خیرخواہان درگاہ نے عرض کی کہ حق تعالیٰ نے سب کچہ سامان دولت مہیا
کیا ہے لیکن ابھی تک پادشاہ بیگم حرمسرای پادشاہت مین جلوہ افروز نہین یہ بات لوازم دولت
و سلطنت سے بہت دور ہے جب وہ راضی ہوا تو بڑی تکلف اور شان و شوکت کے ساتھہ اوسکی
شادی کی پھر ایک مدت عیش و عشرت مین گذری اس عرصہ مین چار پانچ بچے بہی ہوگئے غرض
وہ عیش و عشرت مین ایسا غرق ہوگیا کہ عیش مین رات کو دن کرتا اور خوشی مین دن کو رات
کرتا تھا اور قدیم حالت اوسکے دل سے گویا نسیاً منسیاً ہوگئی نہ اوسکو اپنی عورت کا خیال آیا نہ
کوئی دوست یاد آیا بہرحال ایک عرصہ دراز تک فرحت و سرور کے دروازے اوسپر اسطرح
کہلے رہے کہ فکر و غم کا وہان گذر بھی نہ ہوا آخر ایک روز شکار کے ارادے سے سواری نکلا

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

فوج وحشم بادشاہی سب ساتھہ تھے جب جنگل مین پہونچا تو بادشاہ کو ایک شکار نظر آیا اسکے پیچھے گھوڑا اوٹھایا اور شکار نے اسکو جنگل مین ایک طرف لیچلا فوج وحشم وغیرہ ایک سمت مین پڑے رہے بادشاہ تنہا ہوگیا اوسوقت دیکھا تو نہ وہ شکار نہ وہ جنگل ہے نظر آتا جسکو طی کرکے آیا تھا مگر وہ طاقچہ اور وہی حجرہ موجود ہے جہان سے چند سال کے پیشتر اس عالم سے اوس عالم کو گیا تھا پہر بڑے تامل کے بعد یاد کیا کہ حضرت کے حکم پر کتاب لیجانے کے لئے حجرے مین آیا تھا غرض نہایت حیران اور غمگین باہر آیا سر پر تاج سلطانی اور بدن پر خلعت خسروانی اور سر سے پاؤن تک لاکھون روپئے کے زیورات وجواہرات بعینہ موجود تھے حضرت کے روبرو زمین پر پڑ گیا اور اوس عیش و عشرت اور فخر وتجمل کے جاتے رہنے پر غم وحسرت کرنے لگا حضرت تبسم فرماتے ہوئے تسلی دیتے کہ یہہ خیال کرکے شکر الہی بجا لاتا رہ کہ قدرت لایزال ہر حال مین ہر چیز پر تصرف رکھتی ہے حضرت کا وصال شریف محرم الحرام کی اونتیسوین صبح صادق کے وقت اتوار کے روز سنہ ۹۹۸ نو سو اٹھانوے ہجری مین ہوا مزار پاک آپکا احمد آباد گجرات مین مشہور ہے اور زیارتگاہ عالم ہے اولیائی تخت قبائی آپکی تاریخ ہے مولف تاریخ جہانگیری نے لکھا ہے کہ سنہ ایکہزار ستائیس ہجری مین جبکہ جہانگیر بادشاہ احمد آباد گجرات کو گیا تہا وہان پہونچنے کے دوسرے روز بھی حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ کے روضہ مقدس کو جاکے نہایت ادب کے ساتھہ زیارت کیا اوسوقت حضرت کے پوتے حضرت شاہ اسد اللہ فرزند حضرت شاہ عبد اللہ قدس اللہ اسرارہم اوس مکان اقدس کے سجادہ نشین تھے اور قطب الاقطاب حضرت شاہ عبد اللہ حسینی علوی قدس سرہ حضرت کے بڑے فرزند بیس سال تک مسند ہدایت وارشاد پر بیٹھکر خلق کی رہنمائی کئے آپ قطب وقت اور ولی کامل تھے اور سیرت وشمائل مین اپنے والد عالی قدر کے قدم بہ قدم تھے درویشی وریاضت کو انتہائی درجہ تک پہونچائے تھے عمر شریف ستاسی سال سے بھی اوپر تھی اوس مدت دراز مین آپکی غذا فقط ساڑھے سات سیر جو شمار مین آئی آپ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور روزہ طی بھی کیا کرتے تھے بعد افطار کبھی روٹی سے کبھی پانی سے کرتے تھے رحلت شریف آپکی محرم الحرام

کی پانچوین شنبہ ایکہزار سترہ ہجری مین ہوی اور اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہین اللّٰھم
انفعنا ببرکاتھم واجعلنا من کلاب عتباتھم۔

حضرت شاہ مرتضی الحسینی العلوی قدس سرہ

حضرت پیر دستگیر شاہ ہاشم قدس سرہ کے بڑے فرزند ہین اور ارادت و بیعت اور اجازت و خلافت اپنے والد بزرگوار سے
ہی رکہتے ہین اپنے والد ماجد کی سیرت و سریرت پر قائم تہے اور حضرت کے روبرو ہین ہی شہید
ہوئے آپ کی شہادت کا قصہ گنج الاسرار مین یون لکہا ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی عادت
یہ تہی کہ کبہی حیوانات موذی یا غیر موذی سے کسی ایک کو نہین مارتے تہے اور حضرت کو بہی حیوانات
سے کبہی ایذا نہ پہونچی ایک روز آپ آرام فرماتے تہے ایک چوہا آپکی انگشت پای مبارک کو بوسہ
دیا آپ پای مبارک کہینچ لئے پہر دوبارہ ویسا ہی بوسہ دیا آپ چپ رہ گئے پہر تیسرے بار بوسہ دیا
اور چوسا تو آپ نے اوسکی ایذا کے دفع کے لئے دیکہے تو پیچہے کہیں سو تیر و کمان نظر پڑی ایک
تیر اوس چوہے کی طرف پہینکے قضارا وہ اوسکے پیٹ مین چبہہ گئی جس سے وہ مرگیا حضرت اوسکے
مرنے سے نہایت غمگین ہوئے اور افسوس کرنے لگے کہ اپنے ہاتہ سے اپنی تمام عمر مین کسی جاندار
کو ایذا یا نقصان نہین پہونچا مگر آجکے روز اس ضعیف چوہے کی جان گئی اس واقعہ سے ہمیشہ
فکر و غم مین رہتے تہے اور خدا تعالیٰ سے چاہتے تہے کہ اس خون کا بدلا جلد لے قضارا اون
دنون مین نواب مصطفیٰ خان اور دولت خواص خان کے درمیان مین لڑائی جہگڑا ارد
دیا اتفاقاً ایک روز حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ نواب مذکور کے پاس بیٹہے تہے کہ مخالف
کی جانب سے ایک تیر آکے آپکے پیٹ مین اوسی موقع پر لگا جہان کہ حضرت کے ہاتہ کا تیر
چوہے کو لگا تہا پس اوسی وقت وفات پائے یہ واقعہ ذیحجہ کے عرفہ کا روز سنہ ۱۰۴۷ ایکہزار
سینتالیس ہجری مین رو دیا جب یہہ خبر حضرت کے سماعت مین آئی تو فرمائے کہ میرے خون
کے بدلے مین میرا بیٹا مارا گیا اب اوسکا عوض کرنا ضرور ہے پس اوسی وقت اپنے پوتے
حضرت شاہ برہان الدین فرزند حضرت شاہ مرتضیٰ قدس اللہ اسرارہما کو اپنے حضور مین طلب

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

طلب کرکے فرمائے ای قطب زمان جو کچھ متاع محمدی اور اسرار محمدی میرے مین ہین وہ اور خلافت اور فقیر کی جانشینی تجھ کو عطا فرمایا الا اللّٰہ ھُمَّ ا ہجرہ اور مرقد شریف حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کا زہرہ پور کے حصار کے باہر ہے۔

حضرت شاہ مصطفیٰ حسینی تقوی قدس سرہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے دوسرے فرزند قطب وقت اور بزرگ عصر ہتے اور اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ تہے سلوک و ریاضت اور ارشاد وہدایت اور فقر و درویشی اور حلم و تواضع اور تمام امور کمال مین اپنے والد بزرگوار کے خاص وارث تہے آپ کے جو دو فرزند تہے سب کے سب اپنے وقت کے اولیا اور مقتدا تہے اون سب مین بڑے حضرت شاہ حبیب اللّٰہ قدس سرہ نہایت بزرگی اور جامعیت علوم ظاہری و باطنی سے متصف تہے حضرت شاہ مصطفیٰ قدس سرہ کا مقبرہ شہر پناہ کے باہر بہمنی کے دروازے کے طرف حضرت مرزا محمد عرف شاہ راجو قدس سرہ کے روضے کے قریب واقع ہے اور آپکی تمام اولاد وہین مدفون ہین۔

حضرت شاہ مراد قدس سرہ حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ کے مرید تہے اور اپنے پیر کی رحلت کے بعد پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی خدمت مین خلافت اور نعمت باطنی پائے اور رات دن حضوری مین رہتے تہے اور اسی ذریعے فتح باطن حاصل کئے اور آپ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے ملفوظ جمع کئے ہین جس مین حضرت کے زبان مبارک سے سنے ہوئے اوراد و اشغال اور معارف و اسرار و ارشادات اور حضرت کے زبان گجراتی مین فرمائے ہوئے ابیات و نظم عرفان و تصوف اور حضرت کے سلوک و ریاضت کا حال اور آپ کے بعض کرامات اور بیان کئے گئے ہین غرض حضرت شاہ مراد قدس سرہ کا مزار حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے روضہ مین مشرق کے طرف کنوین پر واقع ہے۔

حضرت شاہ نعیم اللّٰہ قدس سرہ آپ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

اور خلیفہ ہیں حضرت کے وصال کے بعد آپکے پوتے اور جانشین حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کی خدمت میں تربیت و ارشاد و خلافت پائے اور سجادۂ ارشاد و تلقین پر متمکن ہوئے اور آپ گنج الاسرار ملفوظ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ تالیف کئے جسمیں حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے اکثر کرامات معارف و مکاشفات بیان کئے گئے ہیں اور حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کے بعض حالات و کرامات بھی لکھے ہیں غرض آپ اپنے وقت کے اکابر اور مشہور مشایخین سے تھے آپ کا مزار شریف حضرت شاہ نصر اللہ ولی قدس سرہ کے روضہ میں مشرقی جانب واقع ہے اور ایک انکی قبر شریف چھوٹی سی گنبد مثل گنبد حضرت شاہ نصر اللہ قدس سرہ بنائی گئی ہے سلطان عادلشاہ آپ کا مرید تھا اور آپکے پائیں میں دفن ہوا اور شاہ عثمان مجذوب جن کا مرقد دروازہ شاہ پور کے قریب واقع ہے آپ ہی کے مریدوں اور تربیت یافتوں سے ہیں اور آپکے دو فقیر بڈہن شاہ اور ہاشم شاہ جنکی کرامتیں مشہور ہیں موضع سرسنگی کے باہر پہاڑ کی چوٹی پر مدفون ہیں اور حیدر شاہ جو بڑے بزرگ تھے اور حضرت سے فیوضات و برکات حاصل کئے تھے موضع کنکل میں مدفون ہیں ختم - آپکی اولاد سے ارکاٹ میں شاہ حافظ سید فضل اللہ صاحب عرف میاں صاحب اور انکے فرزند موجود ہیں - اور فرزند ... جو بیجاپور میں موجود ہیں

حضرت شاہ احمد میرانجی قدس سرہ

گجرات سے ہی حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی خدمت و ملازمت میں تھے رات دن حضوری حاصل تھی اور حضرت کے مقبول اور منظور نظر تھے بیعت و ارادت اور مشرب شطاریہ اور اوراد و اذکار و اشغال کی اجازت حاصل کرکے رات دن مشاہدہ معبود میں مشغول و مستغرق رہتے تھے طالبوں کو اسرار اور حقائق سمجھاتے تھے اور استغنا و توکل اور ترک و تجرید میں اپنے وقت کے مقتدا تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ میں مسجد کے پیچھے رہتے تھے نقل ہے کہ بادشاہ عالمگیر آپ کی بزرگی اور کمال سنکر ایک روز ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ کو گیا اور آپ کی ملاقات کی قصد سے مسجد کے پیچھے چلدیا اور دوسرے میاں اوترا تھا کہ ایک ملازم جو آگے تھا حضرت کو بادشاہ کے آنیکی خبر

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

دیکھنے کے لئے گیا تھا پھر آیا اور عرض کیا کہ حضرت اسوقت وظیفہ مین مشغول ہین اور اشتغال کے وقت کسی کے طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اور بات نہین کرتے ہین پادشاہ کہا کہ غنیمت فقیر ہین پھر اور وہین سے واپس ہوا مزار آپ کا ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ مین مسجد کے پیچھے چبوترہ پر واقع ہے اور آپ کے مرقد کے پیچھے آپ کے مرید اور جانشین شیخ محمد کہ وہ بہی اپنے وقت کے مشاہیر سے تھے اور علم دعوت مین کمال رکھتے تھے مدفون ہین۔

حضرت شاہ برہان حسینی علوی قدس سرہ آپ زمانے کے قطب سالکون کے پیشوا اور اہل ذوق و وجدان کے مرشد تھے اپنے جد امجد سے تربیت و ارشاد و خلافت پاکے انکی وصیت کے مطابق آپکے وصال کے بعد مسند خلافت اور سجادہ ارشاد و ہدایت پر بیٹھے خلق اللہ کی رہنمائی اور طالبون کی ہدایت کرنے لگے آپ شہر کے مشہور اولیا اور اہل ارشاد کے زمرے کے اکابرون سے تھے سلطان محمد بادشاہ اور اکثر اعیان و امرا آپ کے جناب مین نہایت عقیدت رکھتے تھے آپ کی تربیت و ہدایت کے برکت سے بہت سے طالبان حق مقصد اصلی پاسے اور بہت سالکان راہ خدا محبوب حقیقی کو پہنچے آپ کے جد بزرگوار مین جو کچھ کمالات و کرامات تھے آپ مین بہی پائے گئے **نقل** ہے کہ جسوقت موضع کرکھوا کے طرف جو تکمیر کے قریب واقع ہے آپ تشریف فرما ہوئے تو حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین بہی اس سفر مین حضرت کی ہمرکاب تھا حضرت چاہتے کہ وہان خانقاہ اور مسجد بنائین دہوپ کالا تھا اور اوس قریہ مین پانی کی نہایت درجہ کی قلت تھی حضرت درگاہ الہی مین دعا کئے کہ ای کریم کارساز ای رحیم بندہ نواز اگر برسات عنایت ہو تو تیرے مخلوق بہی بہت سے آرام پاتے ہین اور مسجد کے بہی جو تیار کرنا ہے بناکر بنا چاہتے راوی کہتے ہین کہ اوہر آپ یہ عرض لوگون کے درمیان زبان سے نکالے اور اوہر آسمان پر ابر او ٹہکر چو طرف سے جمع ہوگیا اور برسنے لگا جنگل اور پہاڑ سب پانی سے بہر گئے آخرش لوگ پانی کی کثرت اور برسات کی شدت کی حضرت کی خدمت مین شکایت کئے تو آپ دعا فرمائے برسات ٹھہر گئی

نقل ہے کہ حضرت اپنی وفات کے چار برس آگے اپنے فرزند خاندان نبوی کے چراغ حضرت شاہ

Mohammad Hanif Fazal Nagarchi

مرتضیٰ حسینی علوی قدس سرہ کو خلافت و اجازت و جانشینی عنایت فرمائے اور انکی تربیت کی خدمت حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ کے تفویض کئے اسکے دو سال بعد موضع وونڈکہ کا قصد کئے اس موضع کو اپنے نام مبارک سے منسوب کر کے برہانپور کے خطاب سے سرفراز فرمائے تھے غرض خادموں اور ملازموں کو حکم فرمائے کہ جمعرات کو برہانپور روانہ ہوتا ہوں سواری اور سامان سفر کی تیاری کریں حسب الحکم خدام تیار کر دئے حضرت اپنے روانگی کے وقت حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کو حضور میں طلب کر کے تین ساعت کے قریب اوپر نظر گاڑھکر دیکھتے رہے حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کے جسم میں رعشہ پڑگیا محل کے لوگ یقین کئے کہ یہ دیکھنا اور نظر توجہ فرمانا سراسر خالی نہیں لیکن اوس ایک ہی نظر میں اسرار لدنی اونکے سینے میں بھر دئے اور ظاہر و باطن کا کمال عطا فرما دئے پھر دوسرے روز برہانپور کے طرف تشریف لے گئے اور دو سال تک وہاں اقامت فرما کے اوسی مقام پر دار فنا کو حریم بقا اور حرم قرب مولیٰ کے طرف سدھارے راوی کہتا ہے کہ آپ کی وفات کے روز آفتاب نہیں نکلا اگرچہ موسم دھوپ کا تھا اور آسمان پر ابر بھی نہ تھا لوگ سب حیران اور گبھرائے ہوگئے کہ آیا قیامت قائم ہوگئی ہے اور جب دوسرے روز آفتاب نکلا تو سمجھے کہ حضرت قطب وقت تھے اسلئے ایسا ہوا غرض آپکی نعش مبارک بیجاپور لائی گئی اور تین مقام پر آپکے جنازہ کی نماز گذاری گئی -

ایک اوس قریہ میں دوسرے شہر پناہ کے باہر تیسرے شہر کے اندر اوس وقت بہت سے سادات و مشائخین عرب و عجم اور خاص و عام حاضر ہو کے نماز جنازہ ادا کئے اور اوس گنج عرفان کو آپکے جد امجد پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے گنبد شریف میں مزار مقدس کے پائیں امانتاً زمین کے سپرد کئے عرس شریف ذیقعدہ کی سترہویں کو ہے نقل ہے کہ وقت سلطنت اور بلدہ کی آبادی کے زمانے میں ایسا تقید تھا کہ باہر کی میت شہر پناہ کے اندر نہیں لاتے تھے اور یہ قدرت نہ تھی کہ کسی بڑے امیر کی نعش بھی حصار کے اندر لا کے دفن کر سکے اور اگر کوئی شخص خواہ اولیا سے ہو خواہ وزرا اور امرا سے ہو حصار کے باہر مر جاتا تو وہیں دفن کر دیتے تھے جس روز حضرت کی نعش مبارک شہر پناہ کے اندر لائے دروازے کے پہرے والوں پر ایسا رعب چھا گیا

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

اور ادنکی ایسی حالت ہوگئی کہ آپسمین ایک دوسرے کو تکتا تہا اور سب کے سب قفل سکوت منہہ پر
لگائے ہوئے خاموش تہے زبان ہلانیکی طاقت نہین رکہتے تہے اور بعد ہوئی عصر ہونیکے پکارا ہوا کہ یہ فقط
حضرت کی کرامت تہی ناصر اہل بہشت (۱۰۹۲) آپ کے وصال کی تاریخ ہے اور آپ کے فرزند اور سجادہ نشین
حضرت شاہ مرتضی حسینی علوی قدس سرہ گنبد کے باہر علیحدہ بنگلہ مین آسودہ ہین۔ مختصر جہم حضرت مرتضی
شاہ حسینی قدس سرہ کی رحلت ۱۲ شوال سنہ ۱۱۶۱ ہجری کو ہوئی کسی نے آپکی تاریخ قطب معظم (۱۱۶۱) کہی ہے۔ واضح ہو
کہ آپکے دس فرزند ہیں سید شاہ حضرت و سید شاہ ہاشم حسینی و سید شاہ وجیہہ الدین حسینی سجادہ و سید عبد الحکم و
سید مکارم و سید شاہ کلثوم و سید عبد القادر و سید محی الدین و سید احمد و سید عبد اللطیف منجملہ انکے شاہ
حضرت حسینی و شاہ ہاشم و سید مکارم و سید شاہ کلثوم و سید عبد اللطیف کی اولاد میسور و ارکاٹ وچھپاپٹن وغیرہ
کے طرف ہے اور سید عبد الحکم و سید محی الدین و سید احمد کو کوئی فرزند نہین اور سید شاہ وجیہہ الدین حسینی
سجادہ کے اولاد مین فی الحال سید شاہ عبد اللہ حسینی صاحب سجادہ اور اونکے ایک فرزند سید
وجیہہ الدین نومولود اور سید عبد القادر کے اولاد مین سید شاہ برہان الدین حسینی اور اونکے فرزند سید
محمد حسینی موجود ہین ؂

حضرت سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی چشتی قادری قدس سرہ

آپ مشہور بزرگون اور بڑے مشایخین سے تہے اپنے زمانہ کے مقتدا تہے علم و عرفان اور
شریعت اور طریقت کے جامع تہے ظاہری اور باطنی کمالات سے موصوف تہے آپ کے انفاس
متبرکہ سے طالبان راہ خدا کو پہونچے آپکا نسب شریف اور سلسلہ بیعت جناب سلطان العاشقین
رئیس الکاملین صاحب اسرار حضرت خواجہ محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کو پہونچتا ہے
اور آپ شیخ الکاملین واقف اسرار سبحانی حضرت شیخ عبد الصمد کنعانی قدس سرہ کے شاگرد بہی ہین
اور آپہی سے استفادہ اور خلافت بہی حاصل کئے اور اسوقت کے اکثر مشایخون اور بزرگون سے
ملاقات اور محبت رکہتے تہے حرمین شریفین کی زیارت بہی کئے تہے سنت نبوی کے رو سے شادی بہی کئے ایک دختر کرامت مظہر پیدا ہوئین
اونہین حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی کے پوتے اور سجادہ نشین حضرت شاہ برہان الدین کے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

فرزند سید السادات حضرت شاہ مرتضی قدس اللہ اسرارہم اجمعین کے ساتھ شادی کردے تھے اون سے تین فرزند پیدا ہوئے نانی نے بڑے نواسے کو گود لیکے خود پرورش کی اور شاہ حضرت حسینی نام رکھا۔ اور انہیں اپنے مکان کا جانشین و سجادہ بنایا غرض حضرت سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی چشتی قادری قدس سرہ کی رحلت رمضان کی ستائیسویں کو ہوئی سنہ وصال آپکا معلوم نہ ہوا مرقد شریف شہر پناہ کے اندر واقع ہی اور مزار مبارک پر ایک چھوٹی سی گنبد جسکے چاروں کمانیں کھلے ہیں مشرقی جانب علیحدہ چبوترے پر بنائی گئی ہے اور قبر شریف کے بازو سے آپکی اہلیہ محترمہ آرام فرماتے ہیں۔

حضرت شاہ میران جی شمس العشاق قدس سرہ آپ اہل عرفان کے پیشوا تھے اور شہر بیجاپور کے مشہور کامل مشائخین سے تھے حج کعبۃ اللہ اور زیارت روضہ منورہ سے مشرف ہو کے مدت دراز تک وہان مقیم رہے اور بارہ سال آستانہ نبوی کے ملازم رہے اور ایک ہی پہلو پر سوتے تھے بعد جناب رسالتماب صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے حکم پر اوس جائے محترم سے نکل کے دکن کے طرف کا قصد کئے اور علی عادلشاہ اول کے ابتدای زمانہ مین تشریف لاکے بیجاپور کی شہر پناہ کے باہر اقامت فرمائے اور شیخ اکمل حضرت خواجہ کمال الدین بیابانی قدس سرہ سے جو ایک واسطہ حضرت بندہ نواز شہباز بلند پرواز خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کے خلفا سے ہیں بیعت ارادت اور نعمت و خلافت سلسلہ چشتیہ کی حاصل کئے اور طالبون کی تکمیل اور رہنمائی مین مشغول رہے آپکا مزار شریف بیجاپور کی حصار کے باہر شاہپور مین ایک ٹیلہ پہ واقع ہے اور مرقد شریف پر ایک گنبد بنائی گئی ہے اور مرزا فصیح الدین عرف بابا خجل خاکسار جو اپنے وقت کے مشاہیر سے تھے اور سلوک و تصوف مین بڑا مذاق رکھتے تھے اور شعر و شاعری مین سرآمد دوران تھے اور جنکا کلام پادشاہان زمان کے پسند تھا اور جن کا مزار قصبہ ساغر مین ہے حضرت شاہ میرانجی شمس العشاق قدس سرہ کے مریدون اور تربیت یافتگون اور خلیفون سے ہیں۔

حضرت شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ حضرت شاہ میرانجی

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

شمس العشاق قدس سرہ کے فرزند اور خلیفے ہین آپ اکابر سالکان طریقت اور ناموَر شاہبازان معرفت سے تھے اور سر حلقہ اہل تصوف و صاحب کرامت و تصرف تھے اور علم طریقت اور سلوک راہ مولیٰ تعالیٰ مین ایک تازہ ڈھنگ اور اچھا طریقہ ایجاد کئے تھے آپ کے رسالے اور تصنیفات اور خلیفے مشہور ہین آپ کے نکات توحید اور رموز تصرف طالبون کے لئے مفید ہین بہت سے لوگ آپ کے فیض و تلقین کے پیالے سے جام وحدت کے سرشار ہو کر نشای معرفت و وجدان کو دوبالا کئے اور اون سے بڑا فیض جاری ہوا جمادی الثانی کی پندرہوین کو آپ کا وصال ہوا آپ کا مزار پر انوار آپ کے والد بزرگوار کی گنبد شریف مین ہے۔

حضرت خواجہ امین الدین قدس سرہ آپ اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ کے وفات کے بعد پیدا ہوئے آپ اولیای کامل اور مجذوبان اصل سے تھے اور اپنے چچا حضرت خواجہ عطاء اللہ قدس سرہ سے ارشاد و بیعت حاصل کر کے رات دن محویت و شہود و استغراق حق مین رہتے تھے باوجود کمال جذب کے آپ سے ارشاد و تلقین نکات معارف اسرار جاری تھے عروس عرفان مین لکھا ہے کہ حضرت خواجہ امین الدین قدس سرہ ابتدا مین آپنے والد بزرگوار حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کے گنبد مین ملازم رہکر سلوک و عرفان اور معرفت و وجدان حاصل کئے۔ **نقل** ہے کہ ایک شب چاندنی کمال پر تھی حضرت گنبد کے اندر سے باہر تشریف لائے اور خلیفون اور مریدون سے جو حاضر تھے خطاب کر کے فرمائے کہ او عزیزو حق تعالیٰ کا وصل بغیر بیخودی کے ممکن نہین سب کے سب جبین نیاز زمین پر رکھ کے عرض کئے کہ راست ہے پھر آپ اندر تشریف لے گئے ایک نیا مرید تھا اس ارشاد کی باریکی کو نہین سمجھکر ایک خلیفہ سے جو اوسکے مربی تھے پوچھا کہ جب خودی اوٹھ گئی تو وصال کیا ہے انہون جواب مین کہے کہ یہہ خودی مرنے سے اور زہر کھانے سے نہین جاتی بلکہ بعد مرنے کے بھی رہتی ہے یعنے جب علم و شعور اوٹھ گیا تو خودی چلی گئی **نقل** ہے کہ ایک روز کسی مرید نے آپ کے جناب مین خطرات نفسانی کی شکایت کر کے عرض کی کہ یہہ دل کے تصفیہ اور نفس کے تزکیہ کا علاج چاہتی

Mohammad Hanif Razvi Nigarchi

شغل میں خلل ڈالتے ہیں اور جمعیت کو توڑ دیتے ہیں آپ توجہ فرمائیں تا مقصود میں متواتر خلل ڈالنے والے خطروں کے غلبہ سے رہائی پاؤں حضرت فرمائے کہ خیر تیرے خطروں سے دریافت کرکے جواب دونگا پس خطروں کو حاضر کرکے مشغولی میں خلل کرنے سے ڈرائے اور اوس مرید کو بلا کے فرمائے کہ تیرے خطروں سے پوچھا تو وہ کہتے ہیں کہ آپ خود انصاف فرمائیں ہماری کیا تقصیر ہے ہم اپنے سے آپ نہیں آتے ہیں اور تمہارے اوقات میں خلل نہیں ڈالتے ہیں تم خود ہمکو کھینچ کر لاتے ہیں اور ہمکو حاضر کرکے حیران کرتے ہیں جیسا کہ ایک محبوب ظاہری کے ساتھہ دل لگاتا ہے اور اوسکا عاشق ہوتا ہے تو ہمکو اس میدان میں دوڑاتا ہے کہ معشوق کے لئے یاسمن کا پھول چاہئے اور پتا بھی ضرور ہے اور اچھی خوشبو بھی چاہئے اور میوہ جات بھی ضرور ہیں پس اسی طرح شغل کے وقت ہمکو حرکت دیکے دوڑاتے ہیں **نقل** ہے کہ آپ حالت جذب و بیخودی کے غلبہ کے باعث ارکان شرعی ادا نہیں کرتے تھے اور ترک سجود اور دوام آگاہی و شہود کے سبب سے نماز چھوڑ دئے تھے سید السادات حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ صاحب علی باغ جو اوسوقت کے اکابروں سے تھے اور صاحب کشف و عرفان اور جامع شریعت و طریقت تھے اپنے وقت کے بادشاہوں اور امیروں کے پاس جاہ و منزلت رکھتے تھے جب حضرت کے جذب اور ارکان شرعی کے ترک کرنیکی کیفیت سنے تو پاس شرع اور حمیت امر معروف اونکے دامنگیر ہوئی پس چند دوسرے بزرگوں اور مقتداؤں کے ساتھہ جاکے حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ سے کہے کہ بزرگان دین اور ائمہ طاہرین باوجود اوس قدر شہود و استغراق و محویت دائمی کے شریعت کا رشتہ ہاتھہ سے نہ دئے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتوں سے ایک سنت بھی اون سے نہ چھوٹی آپ کا نماز کو ترک کرنا اہل طریقت کے حال کے مناسب اور آداب شریعت کے شایاں نہیں چاہئے کہ پہلے ارکان و احکام شرع ادا کرکے سلوک و طریقت کے راستے پر قدم مضبوط رکھیں حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ اوسوقت اپنے ایک خلیفے کو حکم فرمائے کہ تالاب کی بیچ میں معلقاً کھینچا خلیفہ نے حسب الحکم ایسا ہی

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

تالاب کے بیچ مین گرا اوسوقت پانی سے لبریز تہا مصلا لیجا کے بچہایا اور حضرت جا کے دوگانہ ادا کیے
آپکی رحلت رمضان کی چوبیسوین ۱۰۸۵ ایکہزار پچاسی ہجری مین ہوئی آپکے مزار مقدس پر گنبد
بنائی گئی ہے ختم ولی ہے آپ کے وصال کی تاریخ ظاہر ہے آپ سے فیض ارشاد و تلقین اور بیعت
وخلافت بہت جاری ہوا آپ کے مشہور خلیفون سے ایک سید خداوند خدانما صاحب پچولی
ہین دوسرے شاہ میرانجی سید حسن خدانما ہین جنکا روضہ اور مکان حیدرآباد کے حصار کے باہر
ہے تیسرے قادر لنگا اکمل کوتال مین قدس اللہ اسرارہم ان مین سے ہر ایک مشہور اور صاحب
کرامات ہین مترجم - آپکی اولاد سے سید باہو شاہ حسینی ابن سید اسد اللہ حسینی سجادہ نشین
موجود ہین اور انکو ایک فرزند سید اسد اللہ حسینی نامی ہین اور آپکے چچا محمد سعید حسینی عرف بڑے صاحب
کے فرزند موجود ہین اور معاش سالانہ دس ہزار روپیہ کی ہے۔

حضرت شیخ محمود خوش دہان قدس سرہ آپ کامل بزرگون
اور صاحب دل عارفون سے تہے اور آپ جناب سید السادات حضرت شاہ ابوالحسن قادری
قدس سرہ کے بھانجے ہین بیعت وارادت سلسلۂ قادریہ کی اپنے نانا سے رکھتے ہین بعد اسکے
محمد آباد بیدر سے ہجرت کرکے بیجاپور کے طرف تشریف لائے اور حضرت شاہ برہان الدین
جانم قدس سرہ سے خلافت اور اجازت خانوادہ چشتیہ کی لیکے فیض ظاہری و باطنی حاصل
کیئے اور حضرت کے وصیت کے مطابق حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ کے اوستاد اور
پیر تربیت ہوئے اور دونون خانوادون یعنے قادریہ و چشتیہ مین فقیر کرتے تہے آپ خوش
دہان مشہور ہونیکا سبب یہہ کہتے ہین کہ آپ کا منہ ذرا ٹیڑہا تہا اسلیئے آپکے لوگ کج دہان
کہتے تہے آپکے فقرا اوسکو تبدیل کرکے خوش دہان مشہور کیئے آپکا مرقد شریف حضرت
خواجہ امین الدین قدس سرہ کے روضہ مین واقع ہے۔

حضرت جنید ثانی قدس سرہ آپ اس ملک کے کامل مشایخون سے ہین سلوک
طریقت اور کثرت ریاضت مین کامل عصر تہے بیعت و نعمت اور فیض و خلافت حضرت شاہ

Mohammad Hanif Razvi Karachi

برہان الدین جانم قدس سرہ سے حاصل کئے آپ کا مرقد شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین ہے اور قبر شریف پر چھوٹی سی گنبذ ہے۔ تمت آپکی اولاد موضع کرنجگی پور سے مین ہے۔

حضرت شاہ شریف رنگ ریزان قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے بزرگون اور اولیا سے ہین شریعت مین بھی اور طریقت مین بھی آپ خلق کے پیشوا تھے آپ کی کرامت جاری تھی آپ کے احوال کی تفصیل نہین ملی اور آپ رنگ ریزان مشہور ہونیکا سبب یہ ہی کہ آپ شہر پناہ کے باہر رنگ ریزون کے تالاب کے طرف سکونت رکھتے تھے اس لئے گویا یہ لفظ آپ کا لقب ہو گیا آپ غرہ رمضان شریف سنہ ایکہزار اکہتر ہجری مین اس دار فانی سے تشریف فرما ہوئے اور بیجاپور کی حصار کے باہر شاہ پور مین ملک ریحان کے باغ اور روضہ کے قریب آرام فرماتے آپ کے مرقد شریف پر پتھر کی پختہ گنبذ بنی ہے۔

حضرت شاہ غنی قدس سرہ آپ اس ملک کے نامور مشائخین اور اولیا سے ہین سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ مین کمال ولایت اور تصرف وکرامت سے مشہور رہتے کہتے ہین کہ بادشاہ کے محلات سے ایک بیگم آپکی بیعت سے مشرف ہوئین آپکے مفصل حالات سے اطلاع حاصل نہ ہوئی آپ شاہپور کے تالاب کے اطراف اپنی سکونت گاہ بنائے آپکی مرقد شریف کے چارون طرف مین چار دیواری بنائی گئی ہے اور حضرت شاہ نور قدس سرہ جو اہل اللہ اور صاحب تصرف تھے اور حضرت نرنجن شاہ قدس سرہ جن کا مکان زہرہ پور مین ہے اور مرقد بھی اوسی موضع مین سرای نواب مصطفٰی خان کے قریب واقع ہے یہ دونون بزرگ آپ کے مرید اور خلیفے ہین

حضرت شاہ عبد السلام شطاری قدس سرہ آپ بیجاپور کے بزرگ اولیا سے ہین صاحب حالات کاملہ و مقامات عالیہ تھے کہتے ہین کہ آپ غوث العالم مرشد الاولیا شیخ الکل حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ العزیز

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

کے اولاد سے ہین بیعت وخلافت اور تصرف وکرامات اپنے بزرگون کے طریق پر جاری رکھتے تھے آپکا احوال اور تاریخ وسن وصال نہین ملا آپکا مزار مبارک بیجاپور کے حصار کے اندر مسجد شافعیہ کے قریب مشرق طرف واقع ہے اور آپکے بازو سے قبلہ کے جانب حضرت خواجہ عبدالرحیم قدس سرہ جو یہان کے بڑے اولیا سے ہین آرام فرماتے ہین۔

حضرت شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے کامل مشائخین اور واصل الاولیا سے ہین صاحب شیخت وکرامت تھے اور آپ اولاد واحفاد سے سراج السالکین قطب العارفین حضرت شیخ محمد سراج الدین جنیدی قدس سرہ کے ہین جنکا روضہ گلبرگہ شریف مین مشہور ہے سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ مین اس بلدہ مبارک کو تشریف لائے آپکا مرقد شریف بڑی جامع مسجد کے قریب مشرقی دروازہ کے روبرو واقع ہے یہ ادویتی مترجم آپکی اولاد بیجاپور مین نہین ہے اور اول مین سید قادر بادشاہ پانچ صد سے جن کا ذکر مولانا محی الدین قادری کے ذکر مین موجود ہے۔

حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے نامور مشائخون اور بزرگون سے ہین کمالات ظاہر وباطن کے جامع تھے اور وقت کے بادشاہان اور امرا واعیان آپکے معتقد تھے سنہ ایکہزار ستانوے ہجری مین رحلت فرمائے آپکی تاریخ مقبول خدا ورسول سے ظاہر ہے مزار شریف شہر پناہ کے اندر علی باغ مین واقع ہے آپکی وصال کی تاریخ نہین ملی۔ مترجم آپکا عرس سالانہ اہل محلہ کرتے ہین۔

حضرت سید محمد معظم ترک قدس سرہ آپ سادات رضوی ادبجاپور کے نامور بزرگون سے ہین اپنے وطن استرآباد سے ہجرت کرکے بادشاہ نیک کردار سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانہ مین اس بلدہ کو تشریف لائے آپ تعظیم ترک مشہور ہونیکا سبب یہہ بیان کرتے ہین کہ آپ کسی ایکو جسطرح کہ عادت مقرری ہے تعظیم نہین دیتے تھے لیکن مردونکی تعظیم کرتے تھے یعنے جس کسیکا جنازہ آپکے روبرو آتا آپ فی الفور اوسکی نماز کے لئے اوٹھتے تھے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

نقل ہے کہ چند شخص بدبخت فقیرون کے حال کے منکر آپس مین اتفاق کرکے تجویز کئے کہ انہون نے مردون
کی تعظیم نہین کرتے ہین اور مردون کے لئے اٹھتے ہین انکا امتحان کرنا چاہئے تا اپنی عادت سے
باز آوین اور مردون کی تعظیم کا رسم اور زندون کی توقیر و تعظیم کا ترک چھوڑ دین پس آپ مین سے
ایک شخص کو ترغیب دیکر کہے کہ کل تجہہ کو مردون کے مانند کفن پہنا کے جنازے مین رکہکر کلمۂ شہادت
پڑہتے ہوئے اپنے کاندہون پر اون کے پاس لیجاتے ہین اور انہون نے اپنے قدیم عادت کے مطابق
اوٹھ کے نماز کے لئے پڑہینگے جب اونہون اللہ اکبر کہین تو اوسوقت تو جنازے سے اٹھ بیٹھیو ہم اونکی
کشف و کرامت اور مردون کی تعظیم کا کسطرح سے ٹھٹھا مسخری کرتے ہین دیکھو پس اس تجویز پر
دوسرے روز اپنی قرارداد کے مطابق عمل کئے اور اپنی دوست کو مردہ بنا کر حضرت کے پاس لے گئے
آپ اپنی عادت کے خلاف ہین اوٹھے نہین اپنی جگہہ پر ایسا ہی بیٹھا رہے وہ جماعت جبکہ جنازے کو
حضرت کے روبرو رکہہ کر عاجزی سے عرض کرنے لگے کہ آپ امامت کرین تو اس میت کی چھٹکارا ہوگی
آپ فرمائے کہ دوسری جگہہ لے جاو تا کوئی اور شخص نماز پڑہائے وہ لوگ بہت سوال کر دوبارہ
عرض کئے جب اوس جماعت کی خواہش اور کد کو کوئی حد باقی نرہا تو حضرت تین بار پوچھے
تمہاری خوشی ہے کہ مین نماز گذارون اور اوٹھ کر جنازے کے روبرو کھڑے ہو کر اللہ
اکبر کہے اور چارون تکبیرین ادا کرکے سلام دئے وہ لوگ اپنی قرارداد پر مشغول اور
مسخری کے طور پر آپ کے پیچھے نماز پڑہتے ہوے منتظر تہے کہ اب اوٹھیگا اب اوٹھیگا جب اپنی قرارداد کے خلاف اوس نے
حرکت و جنبش نہ کی تو پریشان ہو کر نماز کے بعد اوسکے پاس جا کر دیکھے کہ اوسکا کام تمام ہو چکا ہے
پس یہہ شرمندہ ہو گئے اور کف افسوس ملنے لگے اور اپنے تقصیر اور بے ادبی کا اظہار کئے حضرت
جواب مین فرمائے کہ مین انکار کرتا تہا تو تم کد اور خواہش کرتے جاتے تہے اسلئے مین مجبور نماز
گذارا میری خطا نہین ہے بار ثانی فقیرون سے امتحان اور گستاخی نہ کرنا چاہئے واللہ اعلم آپکی
وفات کا سنہ معلوم نہ ہوا اور عرس ذیحجہ کی گیارہوین ہے اور آپکا مرقد حصار کے اندر تبارمیو
کے دروازے کے قریب واقع ہے اور آپ کے مرقد پر جو گنبد بنائی گئی ہے اور آپ کے

فرزندان حضرت شاہ علی قدس سرہ کو ایک دختر تھیں۔ مختصر آپکی اولاد سے سید محمود صاحب و سید میران صاحب و تعظیم صاحب و سید صاحب وغیرہ تعظیم ترک ہیں ان سے بعض مقیم حویلی بخشی واقع بیجاپور و بعض دوسرے مقامات میں موجود ہیں اور آپکا سالانہ عرس ہوتا ہے۔

حضرت شاہ موسیٰ قادری قدس سرہ

آپ یہاں کے نامور اولیای متاخرین سے ہیں آپ سے کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں جادہ شریعت اور سنت شیوخ طریقت پر مضبوط رہکر خلق کی رہنمائی کرتے تھے آپ کے والد بزرگوار سید السادات حضرت شاہ عبداللطیف قادری قدس سرہ جو صاحب تصرف و کرامات تھے کرنول میں آرام فرماتے ہیں اور وہان آپکی زیارتگاہ مشہور ہے اور آپ سلطان الاولیا غوث الاعظم پیر پیران حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ کی اولاد امجاد سے ہیں غرض مزار مبارک حضرت شاہ موسیٰ قادری قدس سرہ کا حصار کے باہر مشرق جانب دروازہ اللہ پور کے طرف واقع ہے یزار و متبرک ہے۔ اور آپکی اولاد حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔

مختصر جامع۔ آپکی والد بزرگوار شاہ عبداللطیف قادری ملقب بہ لاؤبالی مشہور ہیں آپ کا مزار اقدس کرنول میں ہے۔ آپ کے چار فرزند ایک سید عبداللہ قادری جن کا مزار کرنول ہی میں ہے دوسرے شاہ موسیٰ قادری بیجاپوری تیسرے شاہ پیر سکین قادری جن کا مزار حیدرآباد کاروان میں ہے چوتھے شاہ طاہر عرف شاہ حضرت قادری جن کا مزار ادھونی میں ہے اور ان حضرات کے اولاد حیدرآباد و کرنول و ادھونی و ضلع علی بندہ و دوگرور تاپور وغیرہ میں موجود ہیں +

حضرت شاہ مصطفےٰ قادری قدس سرہ

آپ بیجاپور کے اولیای متاخرین سے ہیں اور حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ کے بھانجے ہوتے ہیں اور آپ کے والد حضرت سید چاند محمد قدس سرہ قاضی سید علی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں غرض آپ مشایخ طریقت اور پیشوایان نیک طینت کے طریق پر دم قدم کے ساتھ رہکے خلق کی ہدایت اور رہنمائی کرتے تھے اور بیعت و ارشاد و خلافت قدوۃ المشایخین والکرام حضرت شاہ عبدالقادر مرید و خلیفہ جناب ولایت انتساب صاحب تصرف و خوارق ملاذ خلایق حضرت شاہ

Mohammad Hanif Rawa Nagarchi

حضرت شاہ قادری قدس اللہ اسرارہ سے کئی فیوض ظاہری و باطنی حاصل کئے اور سلاطین عادلشاہی و بادشاہ عالمگیر کے زمانہ میں جاہ و حرمت اور کمال بزرگی رکھتے تھے اور آپ بادشاہ عالمگیر کے اشارہ پر بموجب خواہش صوبہ دار کی دولتخانہ میں موئے مبارک کی زیارت کئے اور عالمگیر کے طرف سے موضع [illegible] آپکی معاش میں مقرر اور جاری تھا آپ اپنے سالے حضرت شاہ علی صفوی قدس سرہ کو اپنے بیٹے اور جانشین کئے پس حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ کی معاش اور حویلیاں اونکے اور اونکے اولاد کے تصرف میں ہیں آپکا وصال ربیع الاول کی اکیسویں ۱۱۳۰ ایکہزار ایکسو تیس ہجری میں ہوا مرقد مبارک آپ کا جامع مسجد کے قریب انگشی کے پشت کی طرف واقع ہے۔

حضرت موصوف کی اولاد سے پونہ میں سید مصطفےٰ قادری ہر سے [illegible] والے موجود ہیں۔

حضرت شاہ نور اللہ قادری قدس سرہ

آپ حضرت غوث الثقلین قطب محققین سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے خاندان سے ہیں اور بیجاپور کے بڑے بزرگوں اور اولیا سے ہیں بڑی کمالات اور حالات کے حاوی تھے اہل سلف کے طریق اور ارباب طریقت کی پیروی پر مضبوط رہکر طالبان ہدایت کو فیض ارشاد و افادت سے کامیاب کرتے تھے اور ۱۰۶۵ ایکہزار پینسٹھ ہجری میں سرای فانی سے حریم وصال ذو الجلال کو تشریف فرما ہوئے رفتہ بہ نوب میں نور اللہ اور غنی ابد آپکی تاریخیں ہیں ۱۰۶۵ مزار شہر پناہ کے باہر زہرہ پور میں حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے روضہ کے قریب جنوب کی طرف چبوترہ پر واقع ہے۔

حضرت شاہ شیخ عبد اللطیف قادری قدس سرہ

آپ حضرت شاہ [illegible] قادری قدس سرہ کے فرزند ہیں آپ اہل کشف اور صاحب تصرف تھے [illegible] ہدایت پر متمکن تھے آپ سے کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں آپ کی وفات ۱۰۹۲ ایکہزار بیانوے ہجری میں ہوا اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہیں خلوت گزیدہ آپکی تاریخ ہے آپکے فرزند حضرت شاہ حضرت قادری قدس سرہ مشاہیر وقت اور اکابر علما سے تھے سلطان سکندر عادلشاہ کے زمانہ میں بجا مرتبہ اور قدر و اعتبار رکھتے تھے اور سلطنت کے بعض امور کا

بندوبست آپکی رای صائب پر کیا جاتا تھا سلطان عالمگیر کے پاس بھی آپ کا بڑا اعزاز تھا اور
بادشاہ مذکور کے طرف سے آپکے اخراجات کے لیئے بڑی معاش مقرر ہوی جو اب تک آپکی اولاد و
امجاد پر جاری ہے محرم الحرام کی چودہوین کو دار فنا سے قرب مولا مین سدھارے اور مرقد شریف
آپ کا شہر پناہ کے اندر آپ ہی کی حویلی مین جامع مسجد کے متصل مغربی سمت واقع ہے اور آپکی
اولاد معاش کے قریون مین سکونت رکھتے ہین۔

مترجم ۔ شاہ حضرت صاحب کے اولاد سے تاج الدین شاہ سید محمد نبیرۂ قادری کے فرزند سید بشیر الدین
حید نبیرہ قادری سجادہ نشین ہین اور اناہوسور ضلع لنگسگور علاقۂ حیدرآباد دکن مین سکونت رکھتے ہین اور
قریجات معاش انکے جاری ہین اور شاہ سید حسین نبیرہ قادری کے اولاد ضیاء الدین شاہ سید احمد قادری و
مولوی قیام الدین شاہ سید حضرت قادری و شاہ سید نور اللہ قادری و شاہ سید ابراہیم نبیرۂ قادری اناہوسور
مین موجود ہین اور آپکی جد حضرت شاہ سید نور اللہ قادری کے ہمراہی مین سید محمد صاحب جو صاحب ولایت و
اہل خلافت تشریف لائے تھے انکی اولاد مین سید عبد الوہاب صاحب بیجاپور کے درگاہ کے خدمتگذار موجود
ہے اور شاہ سید نور اللہ قادری جد اعلیٰ کے اولاد مین سید کریم اللہ قادری مددگار نظم جمعیت اور دیگر انکے
اعزہ و اقارب بجاہای مختلف کثرت سے موجود ہین +

حضرت شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہٗ

آپ بیجاپور کے مشہور
بزرگون سے ہین اور قطب العرفا حضرت شاہ شریف محمد شرف الحق قادری گجراتی قدس سرہ کے
بھانجے ہین۔ کہتے ہین کہ سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے مین حضرت شاہ شریف محمد قدس سرہ بیجاپور
تشریف لائے بادشاہ آپکی تشریف آوری کو باعث برکات اور اپنے شہر کی آبادی کا سبب
جانکر آپکے اقامت کا خواہان ہوا اور آپکی سکونت کے لئے وسط قلعہ مین ایک عمدہ حویلی تیار کیا
لیکن آپ قبول نہ کرکے اپنے وطن یعنے گجرات کو واپس چلا گئے اور اپنے بھانجے اور خلیفے حضرت
شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ کو روانہ کئے حضرت شاہ کریم اللہ قدس سرہ کمال بزرگی
سے موصوف تھے بادشاہان اور امرا آپکی توقیر اور عزت کرتے تھے آپ کے رحلت کا سنہ

Mohammad Hanif Razvi - Nagarchi

معلوم نہ ہوا مزار شریف جامع مسجد کے قریب مغربی جانب واقع ہے اور آپ کے فرزندان رشید شاہ اسرار اللہ اور شاہ ولی اللہ عرف شاہ برجی قدس اللہ اسرارہما جو نامور بزرگون سے تھے اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہین اور آپ کی اولاد رائچور اور اسکی اطراف مین رہتے ہین +

حضرت شاہ منجہن بخاری قدس سرہ آپ اس ملک کے نامور بزرگان متاخرین سے ہین آپ صاحب جمال وکمال وکشف وعرفان تھے اور ربط التصرف رکھتے تھے آپ کا تصرف زبان زد خلایق ہے محرم الحرام کی تیرہوین کو وصال پائے مزار شریف حصار کے اندر بادشاہ پور مین مالضاجبہ کی باولی پر واقع ہے اور آپ کے والد بزرگوار حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ اللہ پور کے دروازے کے باہر آسودہ ہین۔

حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ آپ کمال بزرگی اور عشق وشیدائی سے موصوف تھے اور عاشقان الہی کا وجد وحال رکھتے تھے اور عارف کامل ولی واصل فرزند شیخ محمد بن فضل اللہ قدس سرہ مصنف تحفۃ المرسلین کے مرید اور خلیفے ہین **نقل ہے** کہ حاجی ذاکر جو جناب شاہ ہاشم قدس سرہ کے توجہ سے لحان داؤدی پائے تھے اور خوش آوازی اور حسن الحان اور خوش لہجہ مشہور تھے اور اپنے زمانہ مین لاثانی تھے انکی زبانی سے مولود شریف سننے کے شوق اور ولولے مین حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ اپنے وطن مالوف یعنے برہانپور خاندیس سے ہجرت کرکے جلد جلد دور کی مسافت طے کرکے بلدہ بیجاپور کو پہونچے اور اپنے قرابتدار میان رحیم محمد زبیری کے دیوان خانہ مین اترے اتفاقاً کسی بزرگ کا عرس تھا اس جگہ مولودیون اور ذاکرون اور شہر بیجاپور کے بزرگ زادگون کی مجلس جمع تھی عاشق کامل حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ جو حاجی ذاکر کی زبانی سے مولود سننے کے شوق مین برہانپور سے یہان آئے تھے تو اس مجلس مین حاضر ہوے حاجی ذاکر مولود شریف شروع کئے تو حضرت ممدوح ایک سفید شالی جو انکے پیر و مرشد سے تبرکاً پائے تھے وہ جس محفل و مجلس مین جاتے تھے اسکو تبرکاً اپنے کاندھے پر ڈال لیکے جاتے

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

تھے وہ حاجی ذاکر کو عنایت کئے فرمانے کہ یہ تبرک حضرت عارف باللہ شیخ محمد بن فضل اللہ قدس

سرہ سے اس فقیر کو پہنچا ہے اب تم کو دیا ہوں حاجی ذاکر آداب تسلیم بجا لاکر سر پر باندھ لئے

اور مدح خوانی میں مشغول ہوئے اثنای مدح خوانی میں یہ بیت اونکی زبان سے نکلی

نام و نشان ما ہمہ در عشق پاک سوخت		با ما دگر مگو کہ کجا بود و چیست نام

مطلب مصرعہ ہمارا نام و نشان ہمارا جلا صاف عشق میں ہے پوچھو نہ ہم سے ہمارا وطن کہاں اور کیا

ہے یہی نام حضرت سید پر ایک نعرہ پرسوز مارے اور بے تابانہ ہو کر بیہوش ہوکے حلقہ میں گر پڑے

اور بیہوش ہوگئے آپکو اسی وقت حاجی ذاکر کی پالکی میں ڈالکر مکان کو لے گئے جب کچھ دیر ہوئی تو سانس

آتی تھی کہ ذرا سی جان باقی ہے دوسرے لوگ کہتے کہ نہیں غرض بہت دیر تک یہی حالت رہی دوسرے پہر

ہوگئی جب آپکے جسم مبارک سے پیراہن نکالا تو آپکے سینہ سے زرد آنسو برابر نکلتا جاتا تھا

تھا اور بدن آپ کا حرارت سے مانند تپ و نسوے کے گرم تھا کہتے ہیں کہ آپکی رحلت کی خبر حاجی ذاکر کو

پہونچی تو افسوس کرکے کہلا بھیجے کہ میں آنے تک جنازہ کے اٹھانے میں جلدی نہ کریں غرض حاجی ذاکر کے

آنے کے بعد نعش شریف اٹھا کے مقبرہ کو لے چلے حاجی ذاکر مدح خوانی کرتے ہوئے تابوت کے آگے آگے

چلتے تھے جب جوابیان پڑھتے تھے تو نعش شریف آہستہ آہستہ جاتی جب حاجی ذاکر بلند آواز سے

پڑھتے تو تابوت جلدی سے جاکر حاجی ذاکر کے سر پر ٹھہرتا اسی طور سے مقبرہ تک لے گئے اور وہیں پر

کو زمین کے سپرد کئے آپ کے وصال کا سنہ اور مزار پاک کا مقام معلوم نہیں ہوا۔

حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ آپ اکابر سادات عرب اور

نامور بزرگان بیجاپور سے ہیں شریعت کے سیدھے راستہ پر قدم مضبوط رکھ کر پرہیزگاری و استغنا

اور ترک دنیا جو بزرگوں کی صفت خاص ہے اختیار کرکے معرفت الہی جو آفرینش کا اصل مقصود ہے

حاصل کئے آپ سے کرامتیں بظاہر ہوئی ہیں بادشاہ ولایت سلطان محمد شاہ کے مبارک زمانہ

میں شہر حضرموت سے جو عرب کے سادات اور اسی زمرہ شریفہ کے بزرگوں کے رہنے کا مقام ہے

ہجرت کرکے اسی شہر ہمایوں کو تشریف لائے نقل ہے کہ ایک روز آپ بڑے علی عادل شاہ

روضہ کی دیوار کے بالاخانہ کی عمارت کے اوپر اپنے مریدین اور طالبون کی جماعت کے ساتھہ تشریف
رکھتے تھے اور قہوہ کا دور جاری تھا اوس وقت اون بزرگون سے ایک بزرگ اوس راستہ
سے کہین جاتے تھے جب اوس بالاخانہ کے پاس پہنچے تو حضرت نے ایک قہوہ کا کٹورہ اوس
بزرگ کے لئے بالاخانہ پر سے نیچے پھینک دیا حضرت کی کرامت سے وہ قہوہ سے بھرا ہوا کٹورہ
اسطرح سے اوس بزرگ کے ہاتھہ میں پہونچا کہ اوس مین سے ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرا گویا کہ کسی نے
کمال احتیاط و نفاست سے انکے ہاتھون مین پکڑا دیا نقل ہے کہ حضرت کے زمانہ مین غنیم کی بہت
بڑی فوج بہت سے بارود گولے کے ساتھہ آکر شہر کی حصار کے اطراف محاصرہ کی اہل شہر اس
محاصرے اور روز کے جنگ اور قتال سے تنگ آگئے سلطان محمد عادلشاہ آپکی خدمت مین التجا
بلا کے دفع ہونے کے لئے دعا کی خواہش کیا پس آپ اوس کے التماس کو قبول کرکے فرمائے کہ گولہ اندازون
کو حکم کرین کہ جب تک میری اطلاع اور اجازت کے بغیر توپین سر نہ کرین پادشاہ نے اس کام کے عہدہ دارون
کو حکم کیا کہ بغیر حکم حضرت کے گولہ اندازی نہ کرین اور اس کام مین جلدی نہ کرین بعد اسکے حضرت
خود برج پر تشریف لیجا کے غنیم کے لشکر کے طرف متوجہ ہوکر گولہ اندازون کو حکم فرمائے کہ توپین سر
کرین اور گولے مارنے مین دیر اور توقف نہ کرین پس تھوڑے سے وقت مین مخالف کی فوج کو شکست
فاش ہوئی جو لوگ توپون کی مار سے بچگئے تھے بھاگ گئے سلطان محمد اپنے کو فتح و فیروزی اور غنیم
کو شکست حاصل ہونے سے نہایت خوش اور ممنون ہوکے اشرفیون کی تھیلیان اور قریہ جات معاش
کے اسناد حضرت کی خدمت مین پیش کیا آپ اسناد قبول نہین کرکے واپس دیدئے پادشاہ اس باب
مین ہر چند کد کیا تو بھی انکاری گئے اور پیسے لیکر مسکینون اور مستحقون کو تقسیم کردئے آپکی رحلت ذیقعد
کی بیسوین شب شنبہ ایکہزار ستاون ہجری مین واقع ہوئی اور نو باغ کے قریب آسودہ ہین مرقد
شریف پر مسقف چوبین بنایا گیا ہے آپکے داہنے اور بائین بازو پر آپ کے دونون فرزند رشید
آسودہ ہین [illegible] اور آپکا روضہ مشہور زیارتگاہ ہے ہر جمعرات کو ختم اور فاتحہ جاری ہے اور آپکے
[illegible]

ایک حضرت سید حنیف سقاف قدس سرہ ہین جو بزرگ اور صاحب دعوت اور صاحب کمال تہے حضرت کے مزار کے چبوترے محراب کے پاس مشرق طرف آسودہ ہین اور انکے بعد کے لوگون مین السادات حضرت سید علوی برم قدس سرہ حضرت سید احمد بروم قدس سرہ کے پوتے جو کمال بزرگی اور کمالات ظاہری و باطنی سے موصوف تہے اور سیر و عقائد مین تصنیفات بھی رکھتے ہین حضرت کے روضے کے صحن مین جانب مشرق ایک چبوترہ پر آسودہ ہین اور انکے بھتیجے خلاصۂ کرام پیشوای نامور بزرگ خصائل حضرت سید مصطفیٰ بروم مشہور بہ شاہ قدس سرہ جو اس مختصر کے مولف کے والد بزرگوار کے اوستاد ہین اور حضرت والد بزرگوار نے آپ کی خدمت مین شرح ملا سے مختصر تلخیص معانی تک پڑہے تہے اور آپ جناب قبلہ گاہی پر بیحد عنایت اور توجہ مبذول رکھتے تہے اپنے چچا حضرت سید علوی بروم قدس سرہ کے مرقد کے قریب جانب مشرق الگ چبوترہ پر آسودہ ہین ۔ اور جناب شاہ نہایت پارسائی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے اور زیور کمالات سے آراستہ تھے اور صلاح و بزرگی کے نشانیون سے پیراستہ تھے لوگون کو دینی مسائل اور احکام کی تعلیم اور نماز اور دوسرے اوامر شرعی کی پابندی کی ترغیب دیتے تہے اکثر راتون مین لوگ آپ کو مقبرون اور مزارون مین دیکہے ہین کہتے ہین کہ آپکو کشف قبور حاصل تہا آپ ابتدا مین استاد البلد حضرت مولانا سیدی عبدالرحیم قدس سرہ کی خدمت مین اور بعد اسکے مولوی محمد اکرم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تحصیل علوم کئے اور صفری اکیسوین ۱۲۲۱ سنہ ایکہزار دو سو بیس ہجری مین اس جہان فانی کو چھوڑ کے روضۂ جنان مین مقیم ہوے اور علامۂ زمان مولوی عبدالعلی عرف بڑے صاحب فرزند ولی رحمۃ اللہ علیہ جو مضبوط طالب علم اور ذکی بلند طبع تہے اپنے مولد ارکاٹ سے تحصیل علم کے لئے حضرت مولانا سیدی عبدالرحیم قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور حضرت مولانای موصوف کے حکم پر آپ کے شاگرد رشید مولوی محمد اکرم صدر عرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑہتے تہے اثنای تحصیل مین داعی اجل کو لبیک اجابت کہے اور حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ کے روضہ مین مدفون ہوے کہتے ہین کہ عبدالعلی قوت ذکاوت اور فہم کی تیزی اور طبیعت کی رسائی اس درجہ

Mohammad Hanif Razvi - Nagarchi

مین رکہتے تہے کہ اپنے اوستاد مولوی محمد اکرم کے روبرو سبق کی کتاب کو پڑھکے جو سبق لیتے عبارت
نہین پڑہتے بلکہ کتاب کے متن اور حواشی کے مضامین نہایت فصاحت اور عجب زبانی کے ساتھ
بیان کرتے اپنی فکر رسا سے گہرے اشکالات اور دقیق سوالات نکالکے بیان کرتے تو حضرت محمد
اکرم تمام اشکالون اور دقیقون کو سنکر اونکی تقریر تمام ہوجانیکے بعد اوسکے جواب مین اختصار کے ساتھ
اس طرح سے بیان کرتے کہ انکی تشفی خاطر ہوجاتی کہتے ہین کہ ایکدن درس مین انہون نے سبق مین بقدر
اشکالین اور دقیقین نکالین کہ درس کے اتمام کا وقت تجاوز کر گیا اور ظہر کی نماز کا وقت کراہت کے
قریب پہونچ گیا مولوی محمد اکرم اونکا تمام بحث اور مناظرہ سنکر کہے کہ سنت کے بموجب غرض فوت ہوتا
عبدالعلی سمجھے کہ نماز کا وقت آخر ہوگیا ہے پس کتاب کو گرادیا اور بعد بھی ہین کہ ملا عبدالعلی
مستعد شیخ عبدالوہاب جو عبدالعلی کے ہم سبق اور اون سے مباحثہ کرنیوالے تہے ایک شب کسی کام کے
لئے ایک طرف جاتے تہے جب عبدالعلی کے مکان کے پاس جو رستہ پر تہا پہونچے تو دیکھے کہ عبدالعلی بالا
خانے پر کتاب کے مطالعہ مین مستغرق بیٹھے ہین عبدالوہاب کو سبق مین کوئی عقدہ حل طلب رہگیا تہا
بالاخانے کے نیچے کہڑے ہوکے عبدالعلی سے سوال کئے اسکے ساتھ ہی انہون فصاحت و لطافت کے
ساتھ اونکے اشکال کا جواب شروع کئے دو گہڑی کا عرصہ گذر چکا تو بہی اونکی تقریر کا سلسلہ ٹوٹا نہین
چونکہ عبدالوہاب کو ضروری کام درپیش تہا جواب کا سمجہنا دوسرے وقت پر موقوف رکہکر اپنے
کام کے لئے چلے گئے اور اوس سے فارغ ہوکر ایک عرصہ دراز کے بعد پہر اوسی رستہ سے واپس
ہوے تو دیکھے کہ عبدالعلی ویسا ہی بحث و تقریر کرتے ہین اور وہان کوئی حاضر نہین ہے پس پوچہے
کہ کس سے بحث کر رہے ہو اونہون جواب دیے کہ وہی تمہارے عقدے کا جواب بیان کرتا ہون
عبدالوہاب کہے کہ چند ساعت کے آگے یہان سے اپنے کام کے لئے میں گیا تہا اور وہان سے
دیرکے بعد فراغت پاکر واپس ہوا تم ابہی اوسی تقریر مین ہو عبدالعلی اسپر غصہ مین آکر زجر کئے ہین
سمجہا تہا تم یہان کہڑے ہو اپنے جانے کی مجکو اطلاع کیون نہین دئے لوگ گمان کرینگے
کہ مین دیوانہ ہوگیا ہون ملخصہ حضرت سید جعفر سقاف کے اولاد حیدرآباد وغیرہ مین ہین

اور اب آپکا سالانہ عرس سید حوث مقبل خلیفہ سقاف و سید احمد مقبل خلیفہ سقاف و سید ... و پیر صاحب وغیرہ
کرتے ہین اور زمین انعام موجودہ پر قابض ہین اور آپکی اولاد سے سید رضا صاحب و سید حسین مقبل بھی موجود ہین

حضرت سید ابوبکر بافقیہ قدس سرہ آپ بھی بادشاہ عادل بیجاپور
سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانے مین حضرموت سے اس ملک کو تشریف لائے بہت سے
عرب آپکے ہمراہ تھے اور آپ کے خانقاہ مین رہتے تھے زہد و تقوی نہایت اعلی درجہ کو پہنچا
تھے خلق کی ہدایت کرتے تھے اور تصرف باطنی جاری رکھتے تھے آپ عرب کے بزرگ سادات اور
بیجاپور کے نامور بزرگون سے ہین اور اوس زمانہ کے اکثر اولیا اور اکابر آپسے ارادت و عقیدت
رکھتے تھے اور اوس شہر شریف زمرہ کے ساتھ آثار مبارک کی زیارت کرتے تھے وصال شریف شعبان
کی بائیسوین کو ہوا اور آپکا سنہ وفات نہین معلوم مزار شریف آپ ہی کی خانقاہ کے صحن مین محل
آثار مبارک کے قریب محلہ دریہ مین واقع ہے کہتے ہین کہ آپ کا وصال علی عادلشاہ ثانی کے
زمانہ مین ہوا بادشاہ مذہب شیعی رکھتا تھا اسلئے رافضیون کو بادشاہ کے پاس حد سے زیادہ
تقرب اور غلو تھا حکیم شمسا کی حویلیان اور اوسکے قرابتدارون کے مکان حضرت کے مکان کے
نزدیک تھے اور وہ اہل سنت و جماعت سے کینہ و حسد رکھتے تھے علی الخصوص حضرت سے کیونکہ آپکا
نام حضرت خلیفہ اول کا اسم شریف تھا اسلئے وہ آپکی قبر شریف اپنے قرب و جوار مین ہونا نہین
چاہتے تھے عبد المحمد جو بادشاہ کے وزیر کے اوستاد اور پکے شیعی اور عمائد و افاضل تھے اونکی
تشیع کے خلاف مین حضرت کو آپ ہی کے خانقاہ کے صحن مین دفن کردیا ...
حضرت سید محمد عبد الرحمن مکی قدس سرہ جامع کمالات ظاہری و باطنی ...
والد ماجد کے روضہ مین مشرقی جانب آسودہ ہین اور اس روضہ مین بہت سے سادات اور
آپ کے اقربا اور متوسلین مدفون ہین اور افضل علمای متاخرین زبدۃ الفقہا و فقیہین اور
اکابر و شرفا مرجع الاکارم و علمی مشہور اوستاد مولانا سید ... عبد الرحیم نفعنا اللہ
ببرکاتھما و برکات علومہ و کمالاتہ حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ

کی مرقد کے پیچھے آسودہ ہیں اور آپ کے مرید بھی تھے حضرت مولانای موصوف بڑے عالم و متقی
اور صاحب علم و وجدان اور اہل تصوف و عرفان تھے آپکی ذات فخر دور آخر تھی اور تمام عمر
عالم تجرید اور درویشی میں گذاری ترک دنیا اور اوس سے پرہیز کرنے میں ممتاز زمانہ تھے اور
اونکے زمانہ کے رؤسا یعنی نواب آصفجاہ و ہدایت محی الدینخان آپ کے معتقد اور نامہ بردار رہتے
اور آپ کے حق میں نہایت حسن ظن رکھتے تھے کسی سے وجہ معیشت اور نذر و نیاز قبول نہیں
کرتے تھے آپ بیجاپور کی تباہی اور انقلاب سلطنت کے زمانہ میں سن شعور کو پہونچے شوق تحصیل
و تقصد طلب علم رکھتے تھے اوس وقت بیجاپور کے مدرسے جو مشہور تھے اور دارالطلبہ سے
معمور رہتے تھے خالی تھے اور وہاں درس و تدریس کا نام نہ تھا مگر چند مقامات میں کچھ صرفیان و
نحویان تھے حضرت مولانا کسی جگہ علم صرف و نحو اور کسی سے علم منطق اور ادبیات سے کچھ استعداد
فارسی حاصل کئے اور پادشاہ عالمگیر کے آنیکے بعد قاضی ابوالبرکات سے تحصیل علوم کئے اور بہت
سال تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھے اکثر لوگ تین پشت تک آپکی شاگردی کئے ہیں
یعنی ایک شخص آپ سے تحصیل علم کیا بعد اوسکے اوسکا بیٹا پھر بعد اوسکے اوسکا پوتا آپ سے
علم حاصل کیا اور شہر بیجاپور کے کل شرفا اور بزرگزادے اور پیرزادے آپکے شاگرد تھے
کتب تحصیل کے سوا عرفان و تصوف کے رسالوں اور کتابوں کا درس بھی جاری تھا غرض
آپ سے ظاہر و باطن کا فیض جاری ہوا کہتے ہیں کہ آپکو کسب ضیا حاصل تھا اور کہتے
ہیں کہ آپ حضرت گنج العلم قدس سرہ کی روحانیت سے بھی فیض تربیت پائے ہیں اور شب کو
حضرت کے مدرسہ روحانی میں جاتے تھے واللہ اعلم حضرت مولانا چہارشنبہ کا روز ماہ جمادی الاول
کی اونتیسوین ۱۱۶۹ سنہ ایکہزار ایک سو انہسٹھ ہجری میں وفات فرمائے میرے والد ماجد آپکی
تاریخ میں آفتاب رفتہ کہے ہیں اور عربی میں انہ الملک الغفور الکبیر کہے
ہیں حضرت مولانا اپنے شاگردوں میں سے مولوی عبدالرحمن کو جو عالم فاضل اور آپکے
شاگرد رشید تھے اپنے مدرسہ اور تدریس کے متولی اور ولیعہد کرنیکا ارادہ رکھتے تھے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

لیکن آخر عمر مین مولوی عبد الرحمان کے مزاج مین جنون پیدا ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ مترجم
حضرت ابو بکر فقیہ کے اولاد سے اس وقت زین صاحب و حسین صاحب و احمد صاحب و حضرت و سید ابو بکر و سید عبد الرحمن
و سید حسین و سید محمد وغیرہ بجز جاگیر موضع لونی تعلقہ سانگلی علاقہ راجہ کولاپور موجود ہین -
اور سید حسین نامی حیدرآباد مین ملازم ہین ٭

حضرت سید احمد نظیر قدس سرہ آپ اکابر سادات عرب اور اس سرزمین کے بڑے بزرگون سے ہین حضرموت سے جو سادات عرب کا مولد و مسکن ہے ہجرت کرکے سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانہ مین اس شہر بیجاپور مین رونق افروز ہوکے اقامت اختیار کئے آپ انسانی کمالات کے جامع ہے سالکون کے طریق کی پیروی مین کامل وقت تھے اور اوس زمانہ کے بزرگون اور شایخون سے صحبت رکھکے فیوضات و برکات حاصل کئے اور پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ سے نہایت رابطہ اور مصاحبت رکھتے تھے آپکا مرقد شریف بیجاپور کے شہر پناہ کے باہر شاہپور دروازے کے طرف ہے آپ کا سنہ رحلت معلوم نہین مترجم آپکی اولاد سے سید محسن صاحب نظیر متصل آثار شریف سکونت رکھتے ہین ٭

حضرت سید زین مقبل قدس سرہ آپ سادات عرب اور بیجاپور کے نامور بزرگون اور اہل دعوت کے زمرہ شریفہ سے ہین آپ حضرموت تریم سے اس ملک کا عزم کرکے نکلے اور اس شہر بیجاپور کی سکونت پسند کئے اور یہان کے پادشاہون کے پاس بڑا رتبہ اور منزلت رکھتے تھے آپ کے معاش مین پادشاہون کے طرف سے بڑی آمدنی کے قریے مقرر تھے آپ شرع کے مضبوط راستے پر ثابت قدم تھے اور اہل طریقت کے سلوک سے آگاہ تھے زاہد و تقوی سے موصوف تھے اور علم و فضل کو انتہائی درجہ تک پہونچائے تھے آپ کے کتبخانہ مین ۹۰۰ نوسو جلدین تہین اون مین سے خاص آپکے ہاتھ کی لکھی ہوئی ۳۰۰ تین سو جلدین تہین اکثر انکی کتب اور کتابین ہر جگہ دیکھی جاتی ہین اور آپ علم دعوت مین بڑا کمال رکھتے تھے اور آپ کے دعوت بڑے مجرب اور پراثر تہی نقل ہے کہ سلطان علی عادلشاہ ثانی کے زمانہ مین اوسکے ملک اور سلطنت کا قوی دشمن ایک بڑا لشکر بہت سے

Mohammad Hanif Raza Nagarchi

سامان جنگی کے ساتھ لیکر بیجاپور پر آکے جنگ شروع کیا علی عادلشاہ حضرت سے توجہ اور دعا چاہا آپ ایک تعویذ لپیٹ کے ہاتھ سے لکھکر دیئے اور تاکید کے ساتھ کہے کہ توپ کو مخالف کے لشکر کے طرف پھیر اکے یہ تعویذ اوسکے منہ پر باندھکر اوسطرف کو سر کرنا انشاءاللہ تعالی مخالف کا قوت ٹوٹ جائیگا اور اونکو کچھ صدمہ نہیں پہونچیگا آپ کے حسب الحکم عمل کئے تو دشمن کا لشکر پیٹھ بتلا کر بھاگ گیا غرض آپ سے اس قسم کے اکثر تصرف اور تجربے ظاہر ہوئے ہیں اور آپ کے دعوت کے کمال کی حکایتیں خلایق کی زبان پر ہیں اور آپ عالمگیر بادشاہ سے ملاقات کرکے بادشاہ اور اعیان کے پاس بڑی عزت و توقیر کے صاحب تھے آپکی سکینت اور عمارت مشہور ہے ربیع الاول کی چھبیسوں کو رحلت فرمائے اور شاہ پیٹ میں مدفون ہوئے آپکا مقبرہ مشہور ہے اور آپ کے فرزند حضرت سید عبداللہ متقین جو نیک خصائل سے موصوف تھے اور رؤسای وقت کے پاس نہایت اعزاز و توقیر رکھتے تھے اپنے پدر بزرگوار کے بازو سے مدفون ہیں حضرت کا شجرہ آپکا اور خرقہ سے شیخ علی صاحب وغیرہ تبرکات بیجاپور میں موجود ہیں اور مواضع لوگانوں تعلقہ بینترنا ہنچگی تعلقہ بیجاپور و ایشال تعلقہ اتنے علاقہ گدی نشین کے ہے۔

حضرت شیخ فرید قدس سرہٗ آپ یہاں کے مشایخین اور بزرگوں سے ہیں فقیہے دوریشی میں شیخ وقت اور یکتای روزگار تھے رات دن شغل و شہود میں گذارتے تھے صوفیانہ کلام کا شغل رکھتے تھے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ملفوظ میں حضرت مولانا قدس سرہ سے منقول ہے کہ میں ایک شب گھر کی صحنچہ میں پلنگ پر مشغول تھا اور اندر سے دروازے کی زنجیر لگادی گئی تھی تاکہ کوئی نہ آسکے اور ہمیشہ گھر کے دروازے کو قفل لگایا جاتا تھا غرض دفعتہ دیکھا کہ آخر شب میں شیخ فرید درویش اندر آکے مشغول بیٹھے ہیں میں پوچھا کہ شیخ فرید یہاں کیسا آسکے وہ فرمائے کہ اللہ تعالی لایا بعد اسکے زنجیر کھولکے باہر آکر ہم دونوں دالان میں بیٹھے اور نماز صبح ادا کئے گھر کا دروازہ ویسا ہی مقفل تھا انتہی حضرت شیخ فرید قدس سرہ کے وصال کا سنہ اور عرس کا روز اور مرقد شریف کا مقام معلوم نہیں ہوا۔

حضرت شیخ احمد جبہ لوش قدس سرہ آپ بیجاپور کے نامور مشایخین سے ہیں

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

ہیں صاحب باطن اور اہل کمال تھے بزرگی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے شیوخ طریقت کے رویہ پر
مضبوط قدم تھے آپ کے احوال کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی آپکی رحلت ربیع الاول کی دسوین کو ہوئی۔
اور مزار بیجاپور کے حصار کے اندر شاہ پور دروازے کے قریب واقع ہے **مقبرہ جسیم** آپ کی
اولاد سے شاہزادی صاحب تعلقہ آنڈی میں موجود ہیں اور اہل معاش شاہانہ آپکا عرس ہوا کرتا ہے۔

حضرت مولانا شیخ صالح قادری قدس سرہ آپ صاحب باطن
اور صاحب کمال اور صاحب تصرف تھے اور خطۂ پاک بیجاپور کے بزرگوں سے تھے **نقل ہے** کہ آپ
اپنے وفات کے وقت سے واقف ہو کے اپنے دفن کے لئے قصبہ تورده کے جنگل میں زمین کے اندر
ایک تنگ حجرہ تیار کرکے اوسکو قبر بنائے اور اپنے مصاحبوں کے اصرار اور عاجزی پر نشان
قبر کے لئے اوس حجرے کے اوپر ایک چھوٹی سی گنبذ مانند قبے کے تعمیر کئے اور اوس وقت فرمائے
کہ مجھکو عالم غیب سے خبر دیگئی ہے کہ اس زمین پر ایک بڑا شہر بنایا جائیگا اور اسمین بادشاہ چند سال
سلطنت اور زندگانی کریگا اور پھر ویران ہوگا غرض بعد تھوڑی مدت کے سلطان ابراہیم عادلشاہ
شہر نورس پور بسیکے وہاں بنایا اور سولہ سال وہان سلطنت اور حکمرانی کرکے پھر قلعہ بیجاپور کو آکر
اقامت کیا اور شہر نورس پور ویران ہوگیا کہتے ہیں کہ اوسوقت کے بعض لوگ کہتے تھے راتو میں
کبھی کبھی ایک مرد غیبی گندم رنگ بڑی داڑھی والے سفید پوش شیخ صالح کی صورت سے اوس
گنبذ کے اندر سے ظاہر ہو کے ٹہلتے اور پھر وہیں جا کے غائب ہو جاتے تھے اور کبھی وہاں اللہ
کے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی بزرگوں سے اسطرح کے تصرفات کا ہونا عجب نہیں ہے وہ حال آپکے
مزار شریف سے ظاہر نہیں ہے

حضرت مولانا محی الدین قادری قدس سرہ آپ بیجاپور کے بزرگان
اہل دل اور نامور عالموں سے ہیں اور صاحب کشف و کرامت تھے عملیات اور دعوت اسماء آپکے
خاندان میں تجربہ اور صحیح اجازت کے ساتھ آئی تھی اور اوس زمانہ میں خانقاہ قادریہ آپکا مشہور
تھا اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ہمعصر اور اقربا سے تھے اور والد ماجد

Mohammad Hanif Rezvi Nagarchi

آپکے حضرت مولانا احمد قادری قدس سرہ بہت بزرگ آدمی تھے اور رحلت حضرت مولانا محی الدین
قادری قدس سرہ کی سنہ ۱۰۲۹ ایکہزار انتیس ہجری میں ہوئی لم یمت محی الدین القادری سے
آپکے وصال کی تاریخ ہے مزار شریف آپکا حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ
کے روضہ میں چار دیواری سے باہر جنوب گنبد طرف واقع ہے کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت سید علی
بردم قدس سرہ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ کے روضہ میں جاکر زیارت کرکے واپس ہونیکا قصد کئے تو حضرت مولانا محی الدین قدس سرہ
کے مزار شریف جانب سے دکھنی زبان میں آواز آئی کہ ادھر بیچ یعنی ادھر بھی آنا آپ انکے مزار پر بھی جاکے زیارت کئے آپکے فرزند رشید حضرت
مولانا جمال محمد قادری قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کے کمالات سے موصوف تھے اور اپنے
والد کے پاس ہی مدفون ہیں اور آپکے پوتے حضرت شیخ شریف اللہ فرزند حضرت مولانا
جمال محمد قادری قدس سرہما مرد کامل اور اپنے وقت کے ناموروں سے تھے اور سلطان سکندر
عادلشاہ اور اوس وقت کے امرا کے پاس آپکا بڑا اعزاز و اکرام تھا اور رسیکل النوریہ شرح
اسماء شریف حضرت غوث الاعظم قدس سرہ آپ ہی کی تصنیف سے ہے مختصر حجم آپکی اولاد سے
سید قادر بادشاہ ابن سید صاحب بیجاپور میں اور سید دستگیر صاحب ابن سید احمد صاحب علیہ
پانچ جو سہ موضع ادکلی میں موجود ہیں۔

حضرت سید شیران خلف سید اسد اللہ گجراتی قدس سرہما

آپ اپنے وقت کے مشہور علماؤں کے اہل کمال اور مشہور علما سے ہیں سلطان ابراہیم عادلشاہ کے
زمانہ میں اپنے مولد گجرات سے یہاں تشریف لاکے اقامت فرمائے طالبوں و مستفیدوں کو فیضیاب
پہونچاتے ہیں اور علوم کی تدریس میں مشغول رہتے زہد و تقوی نہایت بلند درجہ کو پہونچا
تھے اور علوم کسبی و وہبی کے جامع تھے اور سلخ جمادی الاول سنہ ۱۰۵۵ ایکہزار پچپن ہجری
میں سرای فانی سے ملک جاودانی کو نقل فرمائے اور اللہ پور کے دروازے کے باہر مشرق
کے جانب حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کے مقبرہ کے قریب آرام فرمائے ہیں قبر جو
قبلہ کی جانب ہے وہ آپ ہی کا مزار ہے اور پتھر کے چبوترے کے بازو میں پختہ بنائے ہیں

Rehmani Hanif Razvi Nagarchi

اور آپ کے مرقد شریف کے مشرقی جانب آپکے فرزند رشید حضرت سید اسمٰعیل قدس سرہ مدفون ہیں اور اوس چبوترہ کے مغربی جانب ہیں حضرت شیخ علم اللہ محمود بشارت رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ اور مزاری باغ واقع ہے اور اوس چبوترے کے مشرقی سمت میں حضرت سید میران قدس سرہ کے بہائی حضرت سید علی محمد قدس سرہ کا مزار ہے اور حضرت سید علی محمد قدس سرہ کے چبوترے کے قریب تھوڑے کے بارہ کے مشرقی جانب ہیں حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کا روضہ ہے متفرق آپکی آل سے بادشاہ پور والے صاحبان اور رگجی محل والے صاحبان اور گوسنگی والے اور زبیر والے بیس موجود ہیں۔

حضرت قاضی سید محمد تقی قدس سرہ

آپ اپنے بڑے بہائی کے ساتھ گجرات سے ہجرت کر کے ملک دکن کے طرف متوجہ ہوکے مشہر بیجاپور کو اپنی تشریف آوری سے رونق بخشے اور علوم دینی کی تدریس میں اور طالبوں کو فیض پہونچانے مین مشغول ہتے بہت سے سادات و مشایخ اور علما نے قطب الاقطاب حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کے پوتے سید السادات حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ اور حضرت شاہ حضرت فرزند حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہما اور حضرت شیخ ابو تراب مدرس رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ اور حضرت قاضی ابراہیم زبیری مدرس رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی برہان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم بھی آپ کے شاگرد ہیں اور ابراہیم خان و عبد المجید بھی آپ ہی کی تعلیم و تربیت سے سرفراز ہوئے تھے اور سلطان ابراہیم عادلشاہ اور سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے میں بیجاپور کے عہدہ قضا پر تھے اس قاضی القضاۃ کا حکم خاص و عام پر جاری تہا امرای عظام آپ کے حکم سے سرمو انحراف نہیں کرتے تھے

نقل ہے کہ بیجاپور کے ایک دولتمند جو قدرت اور شوکت میں اپنے ہم عصروں سے بڑہکر تھے اونکا مکان مسجد کے بازو سے تہا زبردستی سے مسجد کو اپنے احاطہ میں ملالئے او مصلیوں کو وہان آنے اور نماز پڑہنے سے ممانعت کلی ہوگئی شدہ شدہ یہہ خبر قاضی القضاۃ رتبہ کے سماعت

مین آئی تو یہ آیت لکھکر اونکے پاس بھیجی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا اوس دولتمند نے اوسی وقت مسجد چھوڑدی آپ روز چہارشنبہ ذیقعدہ کی پانچوین ۱۰۸۵ ایک ہزار پچاسی ہجری مین داخل خلد برین ہوے ستون دین شد افتادہ آپکے رحلت کی تاریخ ہے شاہ پور کے دروازے کے باہر اپنے بڑے بھائی حضرت سید میران قدس سرہ کے مقبرہ کے متصل مشرقی سمت مین ایک علیحدہ پتھر کے چبوترے پر آسودہ ہین اور آپکے دونون فرزند یعنی حضرت شاہ کریم اللہ وحضرت شاہ نور اللہ قدس سرہما اپنے والد ماجد کے مزار کے بازو مشرق کیطرف مدفون ہین یہ دونون بزرگوار جامع فضائل انسانی تہے خصوصاً حضرت شاہ نور اللہ قدس سرہ مقتدای زمان تہے آپکی فارسی اشعار فضلا اور سلاطین کے مقبول ومطبوع تہی سلطان محمد عادلشاہ اور علی عادلشاہ آپکی نہایت بزرگی اور اعزاز کرتے تہے آپکے حالات اور کمالات عادلشاہی تاریخون مین لکہے ہوے ہین۔

حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ آپ بیجاپور کے بزرگون اور مشایخ کامل صاحبدلون سے ہین اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے چچیرے بہائی ہوتے ہین حافظ قرآن اور انسانی فضیلتون اور بزرگیون کے جامع تہے جناب مرشد الاولیا حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی گجراتی قدس سرہ سے فیض بیعت وخلافت اور برکات علوم حاصل کئے اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین بیجاپور تشریف لاے مزار شریف شہر پناہ کے باہر فتح دروازے کے طرف واقع ہے آپ اور شیخ احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی چبوترے پر آسودہ ہین **مترجم** مصنف کتاب ہذا نے جو لکہا ہی کہ آپ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے چچیرے بہائی تہے اور آپ جناب مرشد الاولیا حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ سے بیعت وخلافت حاصل کئے۔ اسمین پہلے تو قرابت محض غلط ہے آپ حضرت شاہ قدس سرہ کے حقیقی بہائی ہین۔ اور دوسری بیعت وخلافت یہ بہی سہو معلوم ہوتی ہے کیونکہ آپکو بیعت وخلافت حضرت سید محمود حسینی قدس سرہ سے حاصل ہے اور اپنے والد حضرت شاہ روح اللہ حسینی قدس سرہ

سبھی ہی خلافت حاصل ہے اوسکی پوری کیفیت روایات ذیل سے واضح ہوگی سوای اسکے حضرت شاہ
وجیہ الدین علوی قدس سرہ کے حالات کے تحت مین حقیر نے تاریخ ناشریہ سے آپکی خلفا کی فہرست بہ صفحہ ۱۰۱
مین نقل کی ہے اوسمین بھی حضرت سید عبدالرحمن حسینی بہروچی قدس سرہ کا نام مبارک نہین ہے اوسکی
اصلی کیفیت یہ ہے۔

حضرت شاہ مصطفی قدس سرہ حضرت سید میران محمد مدرس قدس سرہ کے بھانجے اپنے مکتوب مین تحریر
فرماتے ہین کہ حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بھائی اپنے
وطن بہروچ مین حضرت سید محمود حسینی قدس سرہ کے پاس جاکے چھ سال آپکی خدمت مین رہے
اور تمام علوم ظاہری مثل حدیث و فقہ وغیرہ سے بہرہ ور ہوے بعد اسکے ایک روز حضرت ممدوح
کی خدمت مین عرض کیے کہ بیعت کا ارادہ صادق رکھتا ہون مجھکو آپ کے مریدون کے زمرہ مین
داخل کیجیے آپ فرمائے کہ تمہارے پدر بزرگوار حضرت شاہ روح اللہ حسینی رض سے بیعت کرو کیونکہ
میرا اور انکا شجرہ ایک ہی ہے اور حضرت شاہ روح اللہ حسینی رض میرے چچا حضرت شاہ جمال صفی اللہ
حسینی قدس سرہ کے مرید ہین حضرت سید محمود حسینی خلف حضرت سید رحمۃ اللہ حسینی قدس سرہما
حضرت سید جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہ کے بھتیجے ہین اور حضرت سید رحمۃ اللہ حسینی اور سید
جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہما اپنے والد حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ کے مرید ہین اور انہون
حضرت شاہ کمال صوفی بہروچی قدس سرہ کے مرید ہین اور انہون حضرت سید محمد گیسو دراز
قدس سرہ کے مرید اور داماد ہین غرض حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ عرض کیے کہ مجھے پدر
بزرگوار کے حکم سے ہی خدمت عالی مین آیا ہون یعنے وہ فرمائے کہ حضرت سید محمود حسینی کے پاس
جاکر خدمت عالی مین عرض کرکے خدا طلبی کرین اور اہل تصوف کے علوم سے آگاہ ہون اور انہین
سے خرقہ خلافت لین جب حضرت مذکور نے آپکی عقیدت دیکھی تو سلک مریدان خاص سلسلہ چشتیہ
مین داخل فرمایا اور آپکو خلوت مین بٹھلایا چند روز کی چلہ کشی مین آپ عین وجود معنوی حضرت
سید شاہ محمود حسینی قدس سرہ ہوگئے **نقل** ہے کہ حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ

کو خرقۂ خلافت آپ کے والد بزرگوار حضرت شاہ سید محمد حسینی قدس سرہ سے بھی پہونچتا ہے

نقل ہے کہ ایک روز حضرت سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد بیجاپور کو جاتے تھے راستے میں ایک ایسے خوبصورت گھوڑے کی تصویر نظر پڑی کہ کبھی کسی نے دیکھا نہ ہوگا آپ اوسکی تصویر دیکھکر اوسکے مصور کیطرف خیال کیے اور کہے کہ مصور حقیقی ایسی تصویر پیدا کیا ہے افسوس میں ایسے مصور سے غافل ہوں پس محبت الہی آپکے دل میں جگہ کی اور سینہ میں ایسا جوش ہوا کہ آپکو اپنے جسم و لباس کی بھی ہوش نہ رہی غرض نماز جمعہ ادا کرکے اوسی روز شہر سے باہر گئے اور اپنے قبائل سے جدا ہوئے اور تنہائی اختیار کرکے فقیروں کی گروہ کے ساتھ سیاحی کا خیال کئے اور قبیلے والے حضرت کو بہت ڈہونڈھے لیکن کہیں پتہ نہ لگا

نقل ہے کہ حضرت سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ چند فقیروں کے ساتھ رہکے اونکی صحبت چہوڑ دیکر بیت اللہ کا عزم کئے اور سنہ ۹۹۵ نوسو پچانوے ہجری میں حج اکبر ادا کرکے مدینہ منورہ پہونچے اور چند مہینے وہان رہکے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف سے مشرف ہوکر بغداد شریف روانہ ہوئے حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی زیارت شریف سے بھی مشرف ہوئے وہاں سے موضع معروف کو جاکر وہاں کے صحرا میں جلہ کشی کرنے لگے اوسوقت اگر کوئی بے مانگے دیا تو قبول کرتے تھے لیکن کسی سے سوال نہیں کرتے تھے ایک روز آپ خواب میں دیکھے کہ ایک شخص آپ کے حجرۂ شریف کے اندر آکے کہتا ہے کہ حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ تمہاری تلاش میں آکر حجرے کے باہر انتظار کرتے کہڑے ہیں اسکے ساتھ ہی حضرت باہر آکے اپنے والد مرشد کے قدم پر گرے حضرت آپکو اوٹھا کے سینے سے لگائے اور فرمائے ای سید عبد الرحمن اب زہد و تقوی بس کرو اور اس صحرا سے باہر نکلو تمہارا زہد و تقوی درگاہ حق جل و علا میں مقبول ہوئی اگر تم کو یقین نہ ہو تو میرے ساتھ آؤ یہ کہہ کے حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ کا ہاتھ پکڑ لیکر حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے خدمت شریف میں لگئے حضرت غوثیت مآب رضی اللہ تعالی عنہ بھی بشارت دئیے کہ ای سید عبد الرحمن تیرا زہد و کسب درگاہ باری تعالی

مین قبول ہوا ہے تو اس صحرا اور دق سے باہر نکل اور سیاحی اختیار کر جھوٹ مت بول اور
اکل حلال سے جو کچھ کہ میسر ہوتا ہے کھا پس حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ خواب سے بیدار
ہوے اور اپنے مرشد حضرت محمد حسینی قدس سرہ کے زمانے سے اور حضرت عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ کی بشارت سے معروف کا جنگل چھوڑ کے سیاحی کا عزم کئے اور ۹۹۸ھ نوسو اٹھانوے
ہجری مین وارد بیجاپور ہوے وہان چند سے کلام اللہ کے سیپارے لکھ کر ہدیہ کرکے جو کچھ ملتا اوس مین
سے آدہا فی سبیل اللہ دیتے اور باقی اپنا قوت کرتے تھے بعد اسکے چند روز تک جنگل سے لکڑیون کا
بہارا سر پر لاکے بیچتے اور جو کچھ اوسکو ملتا موجب صدر صرف کرتے تھے پھر کچھ عرصہ تک تاجرون کے
مکان مین مزدوری کرکے اوس مین سے بھی ویسا ہی حصہ کرتے تھے بعد ازان غلام احمد تجار کی
دکان مین نوکر ہوے جب تنخواہ آتی تو ویسا ہی وہ حصے کرتے تھے حضرت سید اسعد بلخی خلیفہ
حضرت شاہ قدس سرہما اپنے رسالۂ اشتغال و مراقبہ مین حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ کے
بہت سے حالات لکھے ہین نقل ہے کہ غلام احمد تجار نے بازار مین میٹھے تیل کی دکان رکھی تھی
اوس نے ایک روز کسی قریہ سے بدلے مین تیل ڈلکے آپ کے سر پر دیکر دکان کو چلا راستہ مین نماز
عصر کا وقت ہو گیا آپ تاجر مذکور سے کہے کہ بدلا زمین پر رکھکر نماز عصر پڑھ لیتا ہون پھر بدلا تمہارے
دکان کو پہونچا دیتا ہون غلام احمد نے قبول کیا اور بدلا آپ کے سر سے زمین پر اوتار کے کہا کہ مین
جاتا ہون رستے مین انتظار کرتا رہونگا غرض حضرت نماز سے فارغ ہو کے بعد بدلا سر پر اوٹھا لیکے
روانہ ہوے غلام احمد رستہ مین چھپکر بیٹھا تھا دیکھا تو وہ بدلا حضرت کے سر سے ایک بالشت
کی بلندی پر معلق آتا ہی اوس روز سے تاجر مذکور آپ سے کچھ کام نہ لیا کیونکہ اوسکو یقین ہو گیا کہ
آپ اولیای کمل سے ہین اسلئے کوئی کام لینے ڈرتا تہا اور اس کیفیت کو عالم مین مشہور کیا
غرض حضرت کہے کہ یہ شخص کچھ کام نہین لیتا اور درماہہ ہمیشگی ہی دیتا ہے ایک روز اوس سے
سمجھے کہ تیرا درماہہ مجہ پر حلال نہین ہوتا ہے اوس روز سے اوسکی نوکری ترک کئے اور
سابق کے طور پر کتابت کرکے قوت حلال کہاتے تھے نقل ہے کہ جب حضرت شاہ

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

صبغۃ اللہ قدس سرہ سنہ الیکہزار ہجری مین مدینہ طیبہ سے بلدہ بیجاپور کو پہونچے تو وہان کے لوگونکی
زبانی سنے کہ یہان کوئی بزرگ وسادات سے اگر ہین اکل حلال کہاتے ہین اور صدق مقال رکہتے ہین
اونکی گذر اوقات مزدوری پر ہے ہر روز مزدوری کرتے ہین اور نصف فی سبیل اللہ دیتے ہین اور باقی
اپنا قوت کرتے ہین نام انکا سید عبد الرحمن ہی اپنا وطن بہروچ بتاتے ہین اس کیفیت کے سننے سے
حضرت شاہ قدس سرہ کو بڑی تلاش ہوی ایک روز ابراہیم پور مین آپ بالاخانے پر تشریف رکہتے تہے
اور مجلس مین حضرت میان عبد الصمد اور حضرت شیخ عبد الحکیم قدس سرہما خلفای حضرت شاہ قدس سرہ
بہی حاضر تہے اور حضرت سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ بالاخانے کے نیچے بازار کے رستہ پر جاتے تہے
حضرت شیخ عبد الحکیم قدس سرہ دیکہے کہ آپ آتے ہین پس حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین عرض
کئے کہ وہی بزرگ ہین جو رستہ پر جاتے ہین آپ تو تلاش مین ہی تہے دیکہے کہ صورت وشباہت
اپنے بہائی کی ہے حکم کئے کہ جلد جاو اور اونکو جانے نہ دو مین اون سے ملاقات کرتا ہون پس
حضرت میان عبد الصمد اور حضرت شیخ عبد الحکیم قدس سرہما گئے اور کہے کہ ای فقیر ٹہرئے ہمارے
مرشد تمہاری ملاقات کے لئے آتے ہین آپ فرماے ہمین تمہارے مرشد سے کیا کام ہے وہ کیون
آتے ہین ایسے مین حضرت شاہ قدس سرہ خود تشریف لائے اور دیکہے کہ یہ اپنے بڑے بہائی ہین
پس قدمبوس کئے اور جوش وخروش سے رونے لگے حضرت سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ اپنی زبان
مبارک سے فرماے ای بہائی ابتک مین اپنے کو پوشیدہ رکہا تہا اب تمہارے سے راز فاش ہوا
غرض دونون بہائیان رستے سے بالاخانے پر آئے اور حضرت شاہ قدس سرہ اپنے بہائی کو اپنے
پاس رکہے تب سے مشہور ہوا کہ یہ دونون بزرگ حقیقی بہائی ہین واضح ہو کہ حضرت سید
عبد الرحمن حسینی قدس سرہ چند روز کے بعد حضرت امۃ الفاطمہ بنت سید کریم محمد قادری قدس سرہا
سے شادی کئے حضرت سید کریم محمد قادری قدس سرہ بیجاپور کے مشائخین سے تہے وطن
شریف انکا گجرات ہی اس بی بی معظمہ سے ایک فرزند حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ اور تین دختر
ایک اہلیہ سید چاند محمد صاحب جنسے حضرت شاہ مصطفےٰ قادری قدس سرہ پیدا ہوے دوسرے

Mohammad Hanif Razvi Regerchi

اہلیہ شیخ عبدالوہاب خطیب بادل شیخ احمد محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ جنسے محمد شریف اور احمد شریف پیدا ہوے
تیسری اہلیہ سید محمود وحید سید محمود نورکی قدس سرہ جنسے سید احمد صاحب پیدا ہوے۔

حضرت شاہ مصطفیٰ قدس سرہ جو حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے حقیقی بہانجے اور مرید اور خلیفے ہیں اپنے رسالہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جب حضرت سید عبدالرحمن صاحب حسینی قدس سرہ رمضان شریف کی گیارہوین چہارشنبہ کا روز سنہ ۱۱۲۷ ایک ہزار ستائیس ہجری مین نقل مکان فرماے تو تمام مشائخین اور آپ کے فرزند حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ حسب وصیت حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ اوس سیاہ چبوترہ پر جو آپ ابراہیم عادلشاہ سے لئے تہے دفن کئے اوسوقت حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی عمر شریف بارہ سال کی تہی۔

حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ آپ حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ کے فرزند رشید ہین اور بیجاپور کے نامور مدرسون اور مشہور مشائخون سے ہین آپ بیجاپور مین پیدا ہوے اور علم بہی بیجاپور ہی مین حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ کے پاس حاصل کئے شریعت و طریقت مین اپنے وقت کے پیشوا تہے اور توکل و درویشی مین ممتاز تہے اور مشیخت و افاضت اور تعلیم و تدریس علوم ظاہری و باطنی کی مسند پر بیٹھکر طالبونکو ظاہری و باطنی فیوض پہونچاتے تہے اور شیخ الکاملین حضرت شیخ عبدالعظیم محمد کی مرید و خلیفہ حضرت شاہ صبغتہ اللہ حسینی قدس سرہا سے بیعت و خلافت پاے اور حرمین شریفین کی دوبار حج و زیارت کئے آپکے پوتے حضرت سید علی محمد قدس سرہ تجلیات رحمانی مین لکہے ہین کہ حضرت حج کعبتہ اللہ کے قصد سے گہر سے نکلکے سرای نکوٹہ مین جو مشہور عمارت ہے پہلی منزل کئے اہل حرم اور قرابتداران اور مریدان و طالبان و متابعت کے لئے آپ کے ہمراہ تہے اور آپ کا تہیہ تہا کہ صبح کی نماز کے بعد سب متعلقین اور ہمراہیون کو رخصت کردیکے ایک روز مین دو منزل چلے کرین جب صبح ہوی اور نماز ادا کی تو روانگی کا قصد تہا کہ ایسے مین آپکے بڑے فرزند حضرت سید زین الدین قدس سرہ جنکی عمر اوسوقت ڈہائی سال کی تہی اور آپکو دایہ گود مین لیکر تماشے کے لیے سرا سے کے دہانے پر گئے اور وہان لوگون سے باتین کرنے مین مشغول ہوی ایسے مین آپ کے

فرزند کو سرای کے دنہا سے پہونچے گئے اور مار کا ایسا صدمہ پہونچا کہ بھیجا نکلکے تالو اور ناک سے
نکلنے لگا اور رمق بھر جان باقی تھی آپ کے اہلیہ شریفہ اور تمام قرابتدارون اور متوسلین اور
مریدون پر غم و اندوہ چھا گیا حضرت یہ واقعہ دیکھکر کچھ پروا نکر کے سوار ہوئے آپکے اہلیہ محترمہ گریہ و
زاری کر کے مزاحم ہوئین کہ فرزند دلبند کی زندگی سے تھوڑے ہی دم باقی ہین بہتر ہے کہ آپ نماز
جنازہ پڑہاکر دفن کر کے روانہ ہون حضرت فرمائے کہ اگر مر گیا تو یہان مسلمان بہت ہین تجہیز و تکفین
کرینگے اور نماز پڑہینگے فقیر خدا کی راہ مین قدم رکھا ہی ان تعلقات سے کچھہ کام نہین رکہتا ہی پس یا
سب قرابتدارون اور متعلقون کو رخصت دیکے روانہ ہوئے اور منزلین کاٹتے اور مسافتین
طی کرتے کے بعد حضرت شیخ عبد العظیم محمدی قدس سرہ سے ملاقات کئے اور بیعت و خلافت اور خرقہ
و کلاہ حاصل کر کے مکہ معظمہ جاکر حج ادا کر کے مدینہ منورہ پہونچے اور زیارت حرم شریف نبوی سے
مشرف ہوئے اور جو حضرات حرمین شریفین کے اکثر لوگ حضرت سے بیعت کئے اور فیض حاصل کئے اور بعد
چند روز کے شہر بیجاپور کو واپس ہوئے اور تیس سال تک یہان رہکے مسند افاضہ علوم ظاہری و
باطنی و مشیخت و ارشاد گرم رکھے اور آپ قریب تیس آدمی کے خلافت سے سرفراز ہوئے پھر دوسری
بار حرمین شریفین کا قصد کرکے اون صاحبزادے کو جو حرمین شریفین کو پہلے بار جاتے وقت
سرای کو سے پہنچ گئے تھے اپنے ساتھہ لیکے منجملہ فرزند حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ کو
اپنی خلافت اور جانشینی عطا فرما کر اپنے اسم شریف سے مخاطب کئے اور مریدون اور طالبون
کا ارشاد اور خلافت آپکے حوالے کرکے ابراہیم پور مین منزل کئے لوگون کی کثرت مرید اور طالب
ہونے کے لئے اس قدر ہوئی کہ ہر شخص کو الگ الگ بیعت کرنے کے لئے فرصت کافی نہ تھی آخر مین
خانوادے کے طالبون کی جدا جدا صف کر کے اپنی مریدی مین قبول کئے اور بیعت و ارشاد و تلقین
اپنے فرزند اور سجادہ نشین سے حاصل کرنے فرمائے اور ایک مہینے تک ابراہیم پور مین مشیخت
و ارشاد کی مجلس گرم رکھکر آگے بڑھے بہت لوگ مریدی کے ارادے سے دریای شور تک ہمراہ
ہوئے حضرت اونکو بھی دعا دیکر رخصت کئے کہ تمہارے لئے اپنے فرزند کو جو عین محمد سے

Mohammad Hanif Rezvi Nagarchi

چھوڑا ہون جو کچھ چاہتے ہو اون سے لو اور اونہین سے پاؤگے غرض بعد چند روز کے کعبۃ اللہ پہونچکر طواف حرم سے مشرف ہوکے مدینہ منورہ پہونچے جب گنبد مبارک نبوی نظر آئی تو اوسیوقت نماز ادا کئے اور باطنی جوش اور ولولہ سے تحفۂ جان شریف نثار کئے آپکے بڑے فرزند اور تمام وہان کے مریدان مغموم و محزون ہوکر تجہیز و تکفین کا سامان کئے اور قبر مبارک کے لئے حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے مرقد شریف کے پاس دیکھے تو قبر کے مقدار مین جگہہ نہتی اسلئے چاہے کہ دوسری جگہہ دفن کرین ایسے مین ایک بوڈہے بزرگ آئے اور پوچھے کہ انہین کہان دفن کرتے ہو وہ لوگ کہے کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے قبر کے پاس دفن کرنا چاہے وہان قبر کے مقدار مین جگہہ نہین ہے اسلئے دوسرے جگہہ پر قبر تیار کرتے ہین وہ بزرگ فرماے کہ اگر مجھکو غسل اور تجہیز مین شریک کرین اور دو اشرفی مزدوری دین تو حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بازو مین جگہ بتلاتا ہون انہون قبول کئے غسل و کفن دیکر بعد حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بازو متصل دفن کئے اور دفن سے فارغ ہوکر اون بوڈہے بزرگ کو مزدوری دینے کے لئے ڈہونڈہے تو کہین اونکا پتہ نہ ملا اور حرم نبوی کے لوگون سے دریافت کئے تو وہ کہے کہ نہ اونکو ہم کبھی اس جگہہ پر دیکھے نہ ہم انہین پہچانتے ہین آپکا عرس شریف شوال کی چوبیسوین کو ہے اور سنہ وصال ایکہزار چوراسی ہجری ہے فات السید محمد الولی فی بلد ابیہ محمد النبی آپکی تاریخ ہی آپ سے بذریعہ درس و تدریس و ارشاد و تلقین بڑا فیض جاری ہوا۔ عارف ربانی حضرت مولانا شیخ محمد زبیری الثانی قدس سرہ جو آپکے داماد اور آپکی سالی کے فرزند ارجمند ہین آپ سے استفادہ علوم اور بیعت و خلافت حاصل کئے اور بے انتہا آپ کے مقبول و منظور نظر تہے اور اپنے زمانہ کے مدرس تہے آپ سے بہی ظاہری اور باطنی فیض جاری ہوئے ہین غرض حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ کو تین فرزند رشید تہے اون مین سے ہر ایک اہل مشیخت و صاحب کمال تہے اور آپ کے اولاد مین اکثر اہل اللہ اور صلحا ہوئے اور آپکی تمام اولاد مدرس اور طالعمند سے اور صاحب رشد ہین متر جم واضح ہو کہ حضرت میران السید محمد مدرس قدس سرہ کے فرزند ہین حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ کے اور دو فرزند ہین حضرت شاہ روح اللہ

حسینی والد حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہما کے اور کتاب تصرفات ربانی مین بہ کتابت
مین آپکو فرزند حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ لکھا گیا ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ
کی رحلت کے روز یعنے چھبیسوین جمادی الاولی ۱۰۱۵ھ ہجری کو حضرت میران سید محمد مدنی
قدس سرہ کا تولد ہوا جب سن شعور کو پہونچے تمام علوم ظاہری مثل فقہ حدیث وغیرہ حاصل کیے
کتاب تجلیات رحمانی مین لکھا ہی کہ حضرت شاہ قدس سرہ اپنے وصال سے پہلے اپنے خلیفہ اعظم
حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی قدس سرہ کو وصیت فرمائے کہ میرے انتقال کے روز میرے بھتیجے کا
تولد ہوگا اور وہ حج و زیارت کو آئینگے یہ خرقہ و دستار اور تمام اجازت و نعمت اونکو
پہونچائیں کہ وہ میرے سجادہ و جانشین ہین بہت سے لوگ اونکے فیض سے بہرہ یاب ہوکے
رتبہ ولایت کو پہونچینگے اون سے شرط این کہ اس فقیر کا سلسلہ جاری رکھین اونکے زمانہ مین
مثل اونکے کوئی نہ ہوگا آخر الامر حضرت شیخ مکی قدس سرہ دریا کے کنارے حجرہ بنا لیکے راہ دیکھتے تھے
جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ جوان ہوئے اور ولولہ عشق زیادہ ہوا توجہ کا قصد
فرمائے حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی قدس سرہ آگے آکے حضرت شاہ قدس سرہ کی وصیتین بجالائے
اور خرقہ خلافت و نعمت سب سپرد کئے اور محبوب العاشقین نے اس قصہ کو یون بیان کیا ہے
کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ اس جہان فانی سے سفر کرنا چاہے تو اپنے خلیفہ اعظم حضرت شیخ
عبد العظیم مکی قدس سرہ کو جنکی عمر سو سال کے قریب تھی وصیت فرمائے کہ اس سال میرے بھتیجے سید
محمد کا تولد ہوا ہے وہ جب جوان ہوگا ہند سے یہان آئیگا وہ اپنے زمانہ کا شاہ ہی یہ جبہ و دستار
اور تمام نعمت اوسکو دین اور خلافت بھی دین اور میری خانقاہ اور مدرسہ بھی اونکے تحویل
کرکے میرا جانشین کردین بس حضرت شیخ مکی قدس سرہ حسب الحکم اپنے مرشد کے منتظر رہے وہ حضرت
میران قدس سرہ تھی جسوقت آپ جوان ہوئے بیت اللہ کا عزم کیے اور حج سے فارغ ہوکے
مدینہ منورہ پہونچے جب یہ بات حضرت شیخ مکی قدس سرہ کو معلوم ہوئی تو کمال خوشی کے ساتھ
اپنے پاس بلائے اور کہے کہ آپ کے چچا نے مجکو یہ وصیت کی ہے کہ جب آپ آئین اپنی تمام

آپکو پہونچاؤن الحمد للہ میری عمر وفا کی اور اپنے پیر کا حکم بجا لایا پس حضرت شیخ کی قدس سرہ نے حضرت
میران قدس سرہ کو سب تلقین کر دیکے خلافت دیدی اور کہا کہ خانقاہ و مدرسہ حاضر ہین اپنے
تحویل کر لو آپ نے کہا کہ میرا وطن ہند ہے اسلئے یہہ مدرسہ اور کتب وقف کر دیا اور خانقاہ آپکو
ہبہ کر دیا غرض آپ خرقہ پہن لیکر رخصت لیکے وطن کو واپس آگئے نقل ہے کہ ایک روز
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ای سید محمد تو اپنے وطن کو جا کے وہان کے
لوگون کو فائدہ پہونچا اور اپنا تصرف ظاہر کر آخر تیری جگہ یہی ہے بعد اسکے آپ حضرت شاہ قدس سرہ
کی قبر شریف کے پاس مراقبہ کئے وہان سے بھی یہی حکم ہوا پس آپ اپنے وطن کو واپس ہوئے اور
یہان درس علوم مین مشغول ہوئے ہمیشہ جامع مسجد بیجاپور مین سکونت رکھتے تھے اور اپنے مدرسہ
مین علوم دینی کا درس جاری رکھکر درجہ ہدایت خاص و عام پر کھولدیے اور اپنا قوت شاہی لنگر
خانے مین مقرر کر دیئے اگر کوئی آپکو کچھ کہلانا چاہتا تو اوسکو لازم ہوتا کہ پہلے لنگر خانے کے غربا و فقرا
کو کھلا دے اوسوقت آپ بھی اوسی قدر قبول کرتے جتنا مساکین و غربا کھاتے ہین اسطرح سے
آپ تین سال گذار دیے نقل ہے کہ حضرت سید میران محمد مدرس قدس سرہ کی اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی امۃ الحبیب صاحبہ قدس سرہا اس جہان فانی سے مقام جاودانی کو سدہارے تو آپکے
منجھلے فرزند حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ آپکو جامع مسجد کے قریب دفن کئے اور
روز سوم مزار شریف پر گنبد چوبین رکھے اسکا قصہ یہ ہے کہ قوم ہنود سے ایک راجہ جو تعلقہ بدنور
کی حکومت رکھتا تھا ایک محمل چوبین بطور نذر علی عادلشاہ بادشاہ بیجاپور کو بھیجا تھا اونہون نے
اپنی سعادت جانکے وہ محمل جو مانند گنبد کے تھا حضرت بی بی کے مزار شریف پر رکھدیا حضرت
میران سید محمد مدرس قدس سرہ سوم کے فاتحہ کو تشریف لائے اور اوس محمل کو دیکھکر
فرمائے ای بابا میان صاحب اگر مین انجام دون تو تم میری بھی اسی طور سے پرستش کرینگے پس
مین اس ملک مین ہرگز نہین ہونگا حق تعالی جل شانہ ہمکو اس ملک مین حسن پورے والے
حضرت سید عبد اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ اپنی کتاب خلاصہ صبغۃ اللہی مین لکھتے ہین کہ

Mohammad Hanif Ravi Nagarchi

جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کی عمر آخر ہوئی تو اپنے منجھلے فرزند حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ سے فرمائے میری رحلت کے ایام قریب آئے ہیں مجھکو حرمین شریفین روانہ کرو تاکہ میں وہاں مروں اور مدینہ منورہ کی خاک میں دفن ہوں پس حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ اسباب سفر تیار کرے تھے حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ خرقہ خلافت اور اپنی جانشینی حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو عنایت فرمائے اور تین سو مریدین معتقدین کو ساتھ لیکر کعبۃ اللہ روانہ ہوئے اوسوقت بہت سے لوگ جنکی تعداد شمار میں نہیں آتی ہے آپ کے مرید ہوئے آخر الامر لوگوں کی پاس قدر کثرت ہوئی کہ آپ ایک عمامہ پھیلوا کر اوسمین سے ہر ایک کو ایک کٹوری دیکے اپنے سلک مریدی میں داخل فرمائے

نقل ہے کہ جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کی روانگی کی خبر حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ کو پہونچے تو کہے کہ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ شہر کی برکت اپنے ساتھ لیجاتے ہیں آخر تک ایسا ہی ہوا اور جب خواجہ کا کہنا حضرت کے گوش گذار ہوا تو فرمائے کہ اب اس ملک کی برکت فرزندان کے ہاتھ ہے

نقل ہے کہ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ اپنے تیسرے فرزند حضرت سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ کو خرقہ خلافت دیکے روز پنجشنبہ رجب المرجب کی پانچویں ۱۰۸۳ ایک ہزار تراسی ہجری کو اپنے بڑے فرزند حضرت شاہ زین الدین اور آپ کے فرزند شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہما کو ساتھ لیکر مکہ معظمہ روانہ ہوئے

واضح ہو کہ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ حضرت بی بی امۃ الحبیب صاحبہ بنت حضرت مولانا احمد زبیری قدس سرہما سے جو نکاح کیں مسجد بیجاپور کے مشائخین سے ہیں شادی کئے حضرت مولانا ای موصوف حضرت زبیر صحابی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں حضرت بی بی ایما سے دو فرزند ایک دختر اور تین فرزند پیدا ہوئے دختر حضرت مانصاحبہ قدس سرہا محمد زبیری ثانی قدس سرہ سے منسوب ہوئیں اور آپ سے ایک فرزند صبغۃ اللہ نامی پیدا ہوئے بارہ سال کی عمر میں انتقال کئے منجھلے فرزند حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ منجھلے فرزند حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ اپنے والد کے سجادہ نشین

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

تیسرے فرزند حضرت سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ ہین نقل ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس
قدس سرہ مدینہ طیبہ کو جانے سے آگے اپنے مدرسے مین ہر خاص و عام طالب علم کو درس دیتے تھے اسلیے
آپکا لقب مدرس ہوا غرض آپکے مدرسے مین ایک جن کا لڑکا بھی پڑھتا تھا ایک وقت آپ کے متعلقین
پر فاقہ تھا محل سرا مین بچے جو تین روز سے کچھ کہائے نہ تھے شور و فغان کرنے لگے یہ کیفیت جن کے
لڑکے کو معلوم ہوی اوس نے اپنے باپ کے خزانے سے چند تھیلیان اشرفیون کی لا کر حضرت کے
حجرے مین رکھدیا آپ ظہر کی نماز کے لئے وضو کرنے مسجد جامع کے حوض پر گئے تھے بعد فارغ ہونیکے
واپس ہو کر حجرہ کا دروازہ کہولنا چاہے تو اشرفیون کی کثرت سے کہلا نہین آپ پوچھے اسکا
کیا سبب ہے جن کا لڑکا حاضر تھا سو عرض کیا کہ چند تھیلیان اشرفیون کی مال حلال سے میرے باپ
کی میراث سے آپکے متعلقین کے خرچ کیواسطے لایا قبول فرمائین آپ پوچھے تو کون ہے عرض کیا جن
کی خلقت سے ہون آپ نظر جلال سے اوسکے طرف دیکھکر فرمائے کہ تیری اشرفیون کی تھیلیان جلد
اوٹھالے جلد اوٹھانے ورنہ خراب و ہلاک ہوجائیگا اسکے ساتھ ہی وہ جن اپنے تھیلیان حجرہ مبارک
سے اوٹھالے گیا نقل ہے کہ ایک روز ایک سپیرا آپ کے مدرسہ کے پاس اپنی پنگی بجاکر
رقص کرتا تہا اوسوقت بعض لوگ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے مجلس مین حاضر تھے
اونمین مذکورہ جن کا لڑکا بھی تھا پس اوسی جن نے حضرت سے عرض کیا کہ حکم ہو تو مین سانپ بنجاتا ہون
آپ اوس سپیرے کو بلاکر پکڑنے حکم فرمائین تو مین تماشہ ملاحظہ فرمائین حضرت نے اوسکو اجازت
دی اوہر وہ سانپ ہوکے ایک کونے کی سوراخ مین بیٹھا اور ادہر وہ سپیرے کو بلاکے حضرت
نے فرمایا کہ اس سانپ کو پکڑیں اوس نے بہت سے منتر چلایا سانپ کا اثر نہ ہوا آخر اوس نے مجبور
ہوکے کچھ پڑھکے مٹی پر دم کیا اور سانپ کے جانب پھینکا وہ مجبور ہوکے اوس سوراخ سے نکلا اور
اوسکی پٹاری مین گہس گیا اسکے ساتھ ہی سپیرا خوشی کے ساتھ دیکھکر لیکے چلا جاتا پر حضرت
نے اوسکو فرمایا کہ چھوڑ دے وہ کہا مین اسکو ہرگز نہین چھوڑونگا اسلئے کہ اپنا پیشا یاد دیتا
آپ اوسکی بہت فہمائش کرکے کچھ نقد بھی دیکر اوسکو چھوڑا وہ چھوٹ کے دوڑ گئے کے آپ کے پاس

ان کے سے دریافت فرمایا کہ تیری کیا حالت تھی عرض کیا کہ جب اوس نے مجھکو دم کر کے اسکی حوالے
اسکی بیماری ایسے کوئی آگ جیسی نظر نہ آئی جہان آتش نہو اس لئے مین مجبور ہوا اوسمین گھس گیا۔ اس
وقت حضرت نے اوسکو تاکید بلیغ فرمائے کہ آئندہ کسی جاپر ایسی حرکت مت کر پھر دوس روز سے
اوسکا درس بھی موقوف کیے جس سے اوسکی آمد و رفت بھی موقوف ہوئی **نقل** ہے کہ حضرت
میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے ایک مرید عبد العلی نامی تھے حضرت سے کمال عقیدت
رکھتے تھے اور ہمیشہ آپکی خدمت شریف مین حاضر رہا کرتے تھے حضرت میان شمس الضحی صوفی
قدس سرہ اپنے مکتوب مین لکھتے ہین کہ عبد العلی سخت بیمار ہو کے قضای الہی سے مر گئے
اون کے علاقہ وارون نے غسل کفن دیکے چارپائی پر لٹا کے جامع مسجد مین نماز کے لئے
لائے جب حضرت کو خبر ہوئی کہ میان عبد العلی کی میت نماز جنازہ کے لئے لائے ہین تو آپ
لاش کے پاس تشریف لا کے کفن کھولو تا اوسکا چہرہ دیکھون جب کفن کھولے تو آپ
دست مبارک اونکی پیشانی پر رکھکر فرمائے ای میان عبد العلی تجھکو مناسب نہ تھا کہ میرے
بے رخصت تو اپنے پیر رخصت گوارا کرتا اونہون نے فی الفور آنکھین کھول کے تبسم کیا پھر ایک
لمحے کے بعد آنکھین بند کر لین اور جان بحق تسلیم ہوئے **نقل** ہے کہ میان نصرتی جو نظم
دکھنی بیچ گلشن عشق کے مصنف ہین جب حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی خدمت مین
بیعت کے لئے آئے آپ نے پوچھا تم کس سلسلے مین مرید ہوئے ہو اور کس بزرگ سے عقیدت
رکھتے ہو نصرتی نے کہا کہ حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ سے عقیدت رکھتا ہون پس
آپ اونکو سلسلۂ چشتیہ مین مرید کئے اور فرمائے کہ تم خواجہ کی مدح مین اشعار لکھو کیونکہ تم اون
حضرت سے بہت عقیدت رکھتے ہو **نقل** صاحب خلاصۂ صبغۃ اللّٰہی مین لکھتے ہین کہ ایک
روز حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ ہماری ذات
مین تین چیزین تھین وہ تینون فرزندون مین تقسیم کر دین چنانچہ حج شاہ صاحب یعنی حضرت
شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کو اور علم سلوک و تصوف میان صاحب یعنی حضرت سلطان

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو اور تحفظ قرآن شریف حضرت صاحب یعنی حضرت سید کریم محمد
حسینی قدس سرہ کو دیا **نقل** ہے کہ حضرت میراں سید محمد مدرس قدس سرہ کے خلیفے
حضرت سید احمد جونپوری قدس سرہ نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت بیجاپور سے جانب بیت اللہ روانہ
ہوئے رمضان کی گیارہویں ۱۱ سنہ ایک ہزار چوراسی ۱۰۸۴ ہجری کو وہاں پہونچے اور حج ادا کرکے
ایک سال وہیں قیام فرمائے دوسرے سال ماہ شوال کی دوسرے کو جانب مدینہ منورہ روانہ ہوئے
اور راستہ میں سخت بیمار ہوئے ماہ مذکور کی چھبیسویں ۲۶ سنہ ایک ہزار پچاسی ۱۰۸۵ ہجری روز شنبہ
بیر علی پر پہونچے اور روضۂ مبارک جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھکر زبان مبارک
سے فرمائے ارادہ حق یہی ہے کہ میں زندہ مدینہ میں داخل نہوں یہیں مروں اور اپنے
بیٹے فرزند حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کو وصیت فرمائے میری لاش مدینے کو لیجاؤ
اور وہاں کے اکابر کو اطلاع کرو وہ جہاں چاہیں دفن کریں تم مانع و مزاحم نہوں اور انکو
اعتبار دیویں بعد اسکے دو سیپارے کلام اللہ پڑھکر کلمہ شہادت میں مشغول پاس انفاس
کے ساتھ جان بحق تسلیم ہوئے آپکی تاریخ رحلت حزن عظیم ہے ۱۰۸۵ اور تاریخ ولادت شاہ
نواز ہے۔ صاحب خلاصۃ الصبغۃ اللہی لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ ۱۰۱۵
حضرت میراں سید محمد مدرس قدس سرہ کی لاش مبارک بیر علی پر غسل دیکے کفن پہناکر آپکا
تابوت تین سو مرید خرقہ پوش کے ساتھ مدینہ منورہ میں مقام جنت البقیع پر لے گئے اور اپنے
پدر بزرگوار کی وصیت وہاں کے شریف سے بیان کئے اوس شریف کو آگے ہی خواب میں
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارت فرما چکے تھے کہ میرے فرزند سید محمد کی لاش
آتی ہے اوسکو شاہ صبغۃ اللہ مدنی کی قبر کے پاس دفن کریں پس شریف نے لاش مبارک جنت
البقیع میں حضرت شاہ قدس سرہ کے مزار شریف کے پاس ایسا دفن کی کہ ناف حضرت شاہ
قدس سرہ اور سر حضرت میراں سید محمد مدرس قدس سرہ برابر تھے۔ تیسرے روز جو رسم
زیارت ہے اوسکے بعد حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی فرزند حضرت شاہ زین الدین قدس سرہما

Mohammad Hanif Rozvi Nagarchi

ہو کر تمام جمہور سادات اکابر اہل مدینہ مسند سجادگی و جانشینی پر بٹھلائے اور خرقۂ خلافت پہنایا۔
واضح ہو کہ اس روایت سے حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کے اور اولاد حضرت
سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ سے جو
خلافت و جانشینی ملی اور پھر اس خلافت و جانشینی کو تفوق دیتے ہیں۔

حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ کتاب تجلیات رحمانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت
میران سید محمد مدنی قدس سرہ تیس سال سے زیادہ اپنے وطن میں رہے اور آپ سے وسیع
سو آدمی کے خلافت سے سرفراز ہوئے ازانجملہ جن قدر نام ملے ذیل میں لکھے جاتے ہیں

فہرست خلفای حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ

حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی منجھلے فرزند اور سجادہ نشین۔ و حضرت
شاہ زین الدین بڑے فرزند۔ و حضرت سید کریم محمد حسینی چھوٹے فرزند۔
و حضرت مولانا محمد زبیری داماد و حضرت شاہ مصطفی بھانجے و حضرت سید محمد
جونپوری و حضرت سید عبدالرحیم و حضرت سید عبدالرسول و حضرت سید موسیٰ
و حضرت میاں [illegible] و حضرت سید عبداللطیف و حضرت میاں قاسم صوفی
و حضرت سید میراں بخشی و حضرت شاہ حبیب و حضرت حاجی ابوالقاسم و
حضرت محمد دم شاہ و حضرت شیخ امان اللہ و حضرت درویش علی و حضرت
شیخ محی الدین و حضرت [illegible] و حضرت شاہ منصور و حضرت محمد موسیٰ و حضرت
شاہ [illegible] و حضرت میراں صاحب و حضرت مرزا صاحب و حضرت بابا احمد بخاری
و حضرت بابا میاں و حضرت سید عبدالرزاق و حضرت شیخ حبیب اللہ و حضرت
شاہ عبداللہ و حضرت صادق محمد و حضرت [illegible] صاحب و حضرت سید محمد جعفر
سید عبدالقادر و حضرت شریف حسین و حضرت شیخ داؤد و حضرت

فقیہ ابراہیم و حضرت فقیہ علی و حضرت میرزا قاسم قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

حضرت سید زین الدین عرف شاہ صاحب قدس سرہ۔

حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے بڑے فرزند جامعیت کمالات اور علم و بزرگی سے موصوف تھے توکل و استغنا اور شغل درویشی میں مضبوط قدم تھے اور علم و بیعت اور فیض و خلافت اپنے والد گرامی قدر سے حاصل کئے اور اپنے والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین کے حج و زیارت سے مشرف ہوئے اور والد بزرگوار کے وصال کے وقت حاضر تھے اور بعد چند روز کے مدینہ طیبہ سے بیجاپور تشریف لائے اور چند روز یہاں رہکر حرمین شریفین کا قصد کئے اور راستہ میں کشتی پر رحلت فرمائے کشتی کے لوگ چاہتے تھے کہ نماز جنازہ ادا کرکے اپنے معمول کے مطابق لاش دریا میں چھوڑ دیں لیکن آپ کے فرزند حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ جو اپنے والد کے ہمراہ تھے اس بات سے انکار کئے اسی گفتگو میں تھے کہ طوفان آیا اور کشتیاں متفرق ہوگئیں اتفاقاً وہ کشتی یمن کے کنارے پر پہونچی کشتی کے لوگ وہاں اوتر گئے اور آپ کا مزار وہیں بنایا آپ کے فرزند حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ جو بزرگ اور کامل عصر تھے و دعوت اسماء و عملیات میں قوت تام رکھتے تھے حج و زیارت بھی ادا کئے تھے ارکاٹ میں آسودہ ہیں اور آپکی اولاد و اقارب ارکاٹ میں رہتے ہیں آجتک اونکی مشیخت جاری ہے اور حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ جو اپنے وقت کے مشاہیر اور صاحب مشیخت سے تھے آپکی گنبد بیجاپور کے حصار کے اندر سی بازار میں واقع ہے آپ حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ کے فرزند ہیں مترجم آپ کا وفات شریف رجب کی سترہویں سنہ ۱۱۰۶ ایکہزار ایکسو چھ ہجری کو ہوا کسی نے آپکی تاریخ پیشوای کامل از جہان رفت کہی ہے انتہی مترجم حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہ شوال کی چوتھی سنہ ۱۱۳۱ ایکہزار ایکسو اکتیس ہجری میں وفات پائے کسی نے ماہ وصال ذکر اللہ آپکی تاریخ کہی ہے گنبد شریف بلدہ محمد پور عرف ارکاٹ میں بمقام حسن پورہ واقع ہے انتہی۔

اور حضرت سید حسن قدس سرہ کے بھائی حضرت سید محمد پیر قدس سرہ ہین جنکا مزار احمد آباد گجرات مین مشہور ہے اور جنکا رشد اور تصرف جاری ہے آپ کے عرس کے بعد وہان کے لوگون کا اژدحام ہوتا ہے اور حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ کے اور ایک حقیقی بھائی ہین جو اللہ پور کے دروازے کے باہر آسودہ ہین مقبرہ جسم آپکا نام حضرت سید محمود صاحب حسینی قدس سرہ ہے آپکی تاریخ وفات قدوۃ السالکین کہی ہے۔

صاحب خلاصۂ صبغۃ اللّٰہی لکھتے ہین کہ جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ رحلت فرماے آپ کے فرزند حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ مدینہ منورہ مین دو مہینون تک تشریف رکھکر اپنے وطن بیجاپور کو اپنے والد بزرگوار کے تین سو مریدون کے ساتھ آئے اور چند سال بیجاپور مین رہے پھر اپنے پوتے حضرت سید کریم محمد فرزند دوم حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہما کو خلافت اور جانشینی سے سرفراز فرماکے اپنے چھوٹے پوتے حضرت حاجی سید حسین قدس سرہ کو بھی ہمراہ لیکر کعبہ معظمہ کی طرف روانہ ہوے اور جاتے وقت آپ نے پہنچے حضرت شاہ قاسم حسینی قدس سرہ کو اپنے مرید کرکے خرقۂ خلافت سے سرفراز فرماے اور کسی کتاب مین لکھا ہے کہ جب آپ عازم کعبہ ہوے بیجاپور سے نکلکے کرولی گئے وہان سے نرشیہ کو آئے یہان سے اپنے پوتے حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ کو بھی ہمراہ لیکے ارکاٹ کے طرف روانہ ہوے وہان چند مہینے رہکر نواب [illegible] خان وغیرہ کو مرید کرکے ملیبار تشریف لیگئے پھر وہان سے کشتی پر سوار ہوکر کعبۃ اللہ کو روانہ ہوے ایک سو چالیس غریب اور [illegible] آپ کے ساتھ تھے اور جو کچھ اسباب اور روپے کی پالکی اور گھوڑے وغیرہ ہمراہ تھے سب محتاجون اور مسکینون کو دیدیے اور جب بیت اللہ پہنچے وہان تین مہینے رہکر حج ادا کرکے مدینہ منورہ گئے اور زیارت روضۂ مقدسہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مزار شریف حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مزار شریف حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ سے مشرف ہوکے اپنے مطلب و مقاصد کو پہنچے اور چند روز وہان

اقامت کرکے بغداد شریف کا عزم کئے اور جہاز پر ایک ہفتہ تک سخت بیمار رہکے شب جمعہ بیسوین
ماہ صفر المظفر ۱۱۲۹ھ ایکہزار ایک سو انتیس ہجری مین انتقال فرمائے پس حضرت حاجی حسن
قدس سرہ اور تمام خدام و مالک جہاز نے چاہا کہ لاش مبارک کو غسل و کفن دیکر نماز
جنازہ ادا کرکے حسب عادت دریا مین چھوڑ دین حضرت حاجی حسن قدس سرہ اپنے
رسالہ مین لکھتے ہین کہ اوس شب تاریک مین دریا مین غیب سے آواز آئی کہ شاہ زین الدین رح
کی لاش دریا مین مت ڈالو ورنہ تم سب ہلاک ہوجاؤگے یہ آواز سب نے سنی ایسے مین ایک
بڑا طوفان آیا اور ناخدا جہاز کے چلانے سے عاجز آگیا تمام لوگ حیرت مین تھے ایسے مین
جہاز ایسے مقام پر تھا کہ متصل یمن کے جنگل کے کنارے جا پہونچا اور طوفان ٹھہر گیا جب صبح
ہوئی تمام لوگ حق تعالی کا شکر بجا لائے لاش مبارک کو نہلا اور کفنا کے جہاز سے
دریا کے کنارے اوتارے اور بعض اہل یمن یہ خبر سنکر حاضر ہوئے غرض نماز جنازہ
پڑھکے وہین دفن کئے اور حضرت حاجی حسن قدس سرہ معہ ہمراہیان وہان تین روز
رہکے حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی زیارت کیلئے بغداد شریف
کو روانہ ہوئے کسی نے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کی تاریخ وفات گل گلین
گلزار طریقت کہی ہے ۱۱۲۹ حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کی اہلیہ شریفہ حضرت
بی بی سلطان صاحبہ بنت حضرت شاہ موسی بن حضرت شاہ عبد اللطیف قادری
لاؤبالی قدس اللہ اسرارہم تھے آپ سے تین دختر اور ایک فرزند پیدا ہوئے۔

واضح ہو کہ صاحب تحفۃ الاولیاء نے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کے ہمراہ سفر آخرین مین حضرت حاجی حسن
قدس سرہ کے عوض مین حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہ کا رہنا جو لکھا ہے روایت صدر کے رو سے غلط معلوم
ہوتا ہے شاید کہ اونکی سماعت ایسی ہی ہو یا کاتب کا تصرف ہو یہ دونون صورتین ممکن ہین ورنہ یہ اختلاف
نہوتا بہرحال روایت صدر خود اوس خاندان کے ایک بزرگ کی تصنیف ہونے سے زیادہ معتبر ہے۔
انکی اولاد مین اب کوئی باقی نہین ہے فقط سید شاہ محمد الحسینی صبغۃ اللہی مرید و خلیفہ پیر دستگیر قدس سرہ اور اونکی جما

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

فرزند سید فضیل الدین حسینی و سید زین الدین حسینی و سید علی محمد حسینی و سید عبداللہ حسینی موجود ہین

ذکر حضرت سید عبد الرحمان عرف میان صاحب قدس سرہ۔

آپ حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ کے منجملے فرزند اور جانشین ہین صاحب شیخت و اہل عرفان تہے پدر عالیقدر کے بعد مسند ارشاد و ہدایت پر متمکن تہے تجلیات رحمانی مین جو آپ کے فرزند کی تصنیف ہی لکہا ہی کہ حضرت کے پاس نذر اور فتوح بہت آتے تہے آپ اوسکو رکہتے نہ تہے تقسیم کردیتے تہے اکثر اوقات درگاہ ذو الجلال مین یہہ دعا کرتے تہے کہ الہی ایسا کر کہ میرے مرنیکے بعد مکان مین کچہ نہ رہے اور میرے تجہیز و تکفین قرض لیکر کیجاوے اور وفات شریفہ کے بائیس سال آگے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے گیارہوین شریف کے عرس کے روز آپکے ایک مرید یازدہم شریف کے کہانیکا خوان حضرت کے روبرو لاکے رکہے اوسوقت آپکے بعض خلفا حاضر تہے حضرت اون سے پوچہے کہ جب کسیکا پیر رحلت فرماتا ہے تو اوسکے مریدان اوسکا عرس کرتے ہین حضار جواب مین عرض کیے کہ کون ایسا بدنصیب مرید ہوگا جو اپنے پیر کا عرس نہ کرے آپ تبسم فرمائے اور کہے کہ انشاء اللہ تعالی فقیر اپنے مریدون کو تصدیع نہ دیگا حق جل و علا ایسا کریگا کہ اسی روز جو ربیع الثانی کی گیارہوین ہے فقیر کا عرس ہوا اور مرض موت کے آخر ایام مین اپنے فرزندون سے پوچہتے تہے کہ گیارہوین کونسے روز ہے انشاء اللہ تعالی میری رحلت اسی روز ہے آخر الامر ربیع الثانی کی گیارہوین سنہ ۱۱۲۰ ایکہزار ایکسوبیس ہجری مین آپ رحلت فرمائے مرقد شریفہ آپکا شہر پناہ کے اندر جامع مسجد کے قریب جنوب کے طرف آپکی والدہ ماجدہ کے قبر شریف کے بازو مین واقع ہی حضرت خود اپنے والدۂ ماجدہ کے لیے گنبد تیار کئے تہے اور آپکی مزار شریف کے بازو مین آپکی اہلیہ محترمہ کے قبر مبارک ہے اور مقامات عروج و نزول اور اصطلاحات اہل تصوف کے بیان مین نفس رحمانی جو فارسی زبان مین ایک مفید رسالہ ہے آپ ہی کی تصنیف ہے [illegible] اور شیخ [illegible] منصف تہا تو اوسکا مطلبہ اس نسخہ کو عبارت فصیح سے عربی زبان مین ترجمہ کئے

مترجم۔ جناب خلاصہ صبغۃ اللّٰہی لکھتے ہیں کہ جب حضرت میران محمد سید قدس سرہ عزم
بیت اللہ کا کئے اپنے بڑے بیٹے حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کو بلا کر پوچھے ای بابا شاہزادہ
صاحب میں اپنی خلافت و جانشینی تجھکو دیتا ہوں تو کیا کہتا ہی آپ نے کہا کہ یہ بار گران اوٹھانا مجھسے
نہ ہوسکیگا پھر آپ اپنی چھوٹے فرزند حضرت سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ سے پوچھے ای بابا
حضرت صاحب میں اپنی خلافت و جانشینی تجھکو دیتا ہوں تو کیا کہتا ہی آپ بھی اپنے بڑے بھائی کے مانند
عذر کئے پس حضرت نے تجویز کی کہ تمام مشائخین بیجاپور کو جمع کرکے اپنے داماد حضرت مولانا محمود زبیری
قدس سرہ کو جو تمام علوم ظاہری و باطنی میں کمل اور اپنے وقت میں لاثانی تھے اپنا خلیفہ و جانشین
کریں ایکروز حضرت اپنے حجرے میں قیلولہ فرماتے تھے اور حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی
قدس سرہ آپکے پیر مشت زنی کرتے کرتے عرض کئے کہ آپ ہماری حق تلفی کرتے ہیں مجرد اس
بات سننے کے حضرت اوٹھ بیٹھے اور فرمائے ای بابا میان صاحب میں تمہاری کیا حق تلفی کیا
آپ عرض کئے خلافت و جانشینی فرزندون کا حق ہے آپ بھائی مولانا محمود زبیری کو دیتے ہیں ایسا
صورت میں ہماری حق تلفی ہے حضرت نے فرمایا ای بابا میان صاحب میں بابا شاہ صاحب اور بابا حضرت
صاحب کو خلافت و جانشینی دینے کہا تو وہ قبول نہیں کئے اور کہے کہ یہ بار گران اپنے سے اوٹھانا
ہو نہیں سکتا اور تمہاری دفعہ سے بابا میان دیکھکر تم سے نہ کہا کیونکہ یہ خلافت و جانشینی کا بار گران اوٹھانا
تم سے نہ ہوسکیگا اب تو کیا کہتا ہی آپ عرض کئے کہ اگر نظر توجہ ہوجائیگا تو تمام بار گران آسان ہوجائیگا
جیسا کہ قطب الاقطاب حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ ایک نظر عاشق کی چالیس چلون
سے بہتر ہی حضرت مجرد یہ بات سننے کے اپنے جگر گوشے کو زمین پر لٹا کے آپ سینہ سینہ مبارک کو زبان
مبارک سے چاٹے اسکے ساتھ ہی کدورت قلب اور حب دنیا و جاہ و حشمت دفع ہوئے اور دل مانند
آئینہ کے صفا ہوا اور آپ ایسے عارف یکتا ہوگئے جو اوس زمانے میں کوئی دوسرا آپکے مانند نہ تھا

Muhammad Tanzil Razvi Nagarchi

اور طبقات آسمان و زمین سب آپ پر منکشف ہوئے پہر حضرت جبہ و خرقہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ جو حضرت شیخ عبد العظیم مکی قدس سرہ نے حضرت کو عنایت کئے تہے آپکو عطا کئے اور باز ظہر کے واسطے حجرے کے باہر تشریف لائے تو گویا صورت و شباہت دونوں بزرگوار ونکی ایک ہی تہی کوئی نہ پہچانا کہ یہہ کون ہیں اور وہ کون ہیں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تہے کہ اوسوقت حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ نے اپنے والد بزرگوار سے تین درخواستیں کیں پہلے یہہ کہ مجہکو علم نہیں ہے علم عنایت ہو دوسری یہہ کہ میرے دروازے پر ہاتہی رہے اور گہر کے اندر فاقہ رہے تیسری یہہ کہ کوئی شخص مجہپر سبقت نہ لیجاسکے حضرت میران محمد سعید مدرس قدس سرہ نے فرمایا ان شاء اللہ تعالی ایسا ہی ہوگا پہر اپنی زبان مبارک حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کے مونہہ میں دی اور فرمایا کہ اسکو چوسو پس آپ نے چوسا اسکے ساتہہ ہی سب علم حاصل ہوگیا اور بعد اسکے دوسری دونوں درخواستوں کا بہی برابر ظہور ہوا بلکہ اوسکا اثر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ تک باقی تہا **نقل** ہے کہ اگر کسی نے حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کے جناب میں بے ادبی کی توفی الفور اوسکی سزا پائی چنانچہ حضرت میران محمد سعید مدرس قدس سرہ کے عرس شریف کے روز تمام خادمان و مریدان وغیرہ بزرگوں کے مزاروں کے مانند آپکے سر مبارک پر صندل چڑہاتے تہے قاضی شہر اور علمای ظواہر اس رسم کو بدعت جانکر مانع و مزاحم ہوئے آخر اون سے کچہہ نہ ہوسکا بلکہ اوسکے بدلے میں اونہوں نے خود سزا پائی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تہے کہ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے بعد فتح بیجاپور جب شہر کے اندر آکے چندے قیام کیا اس اثنا میں روز عرس شریف آیا اور حسب عادت جلسہ منعقد ہوا لوگوں نے بادشاہ کو اس جلسہ کی کیفیت سے آگاہ کیا بادشاہ نے اس فعل کو خلاف شرع شریف جانکر اپنے اکابروں سے ایک کو روانہ کیا کہ جاکر اس فعل کو موقوف کریں جب وہ آئے تو یہاں بڑا مجمع تہا اونکو دم مارنیکا یارا نہ ہوا خاموش شہر کو گئے بادشاہ

نے تھوڑا وقت انتظار کرکے اپنے وزیر کو بھیجا یہ بھی ویسا ہی مجلس میں بیٹھ گئے آخر بادشاہ خود آئے اوسوقت حضرت کے مریدین سے بارہ سو شخص مسلح بیٹھے تھے عالمگیر کے آنیکی خبر سنتے ہی حضرت کے جناب میں عرض کیئے کہ حکم ہو تو غلامان ابھی بادشاہ کا کام تمام کر دیتے ہیں حضرت نے فرمایا تم چپ رہو وہ شریعت کا حکم جاری کرنے آیا ہے اگر مجھ سے واقعی میں خلاف شرع فعل صادر ہوتا ہے بیشک حکم شرع شریف جاری کرنے دو تم کو اسمین کچھ دخل نہیں غرض بادشاہ مجلس میں داخل ہوتے ہی صندل چڑہانا شروع ہوا اوسوقت بادشاہ نے سرعت سے آگے بڑھکے خود ہی صندل چڑہایا جبکہ وہ رسم ختم ہوئی بادشاہ واپس چلے گئے مقربان بادشاہی نے عرض کی کہ جہان پناہ تو اس رسم کی موقوفی کے لئے تشریف لے گئے تھے لیکن یہ کیا راز ہی کہ خود ہی صندل چڑہانے میں شریک ہوگئے بادشاہ نے کہا کہ یہ فعل خلاف شریعت ہونے سے اسکو موقوف کرانا چاہا جب کہ میں اوس مجلس میں داخل ہوا دیکھا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مجلس میں تشریف رکھتے ہیں اور خود اپنے دست مبارک سے صندل چڑہاتے پس مجکو سوا اُسے صندل چڑہانے کے گذر نہ ہوئی اس رسم کے جاری ہونیکی کیفیت یہ ہے کہ مشائخین میں دستور ہی جب کوئی شیخ نقل مکان کرتا ہی تو اوسکا جانشین یا خلیفہ اوسکا سالانہ عرس کرتا ہے اور اوسکے مزار پہ صندل چڑہاتا ہے ویسا ہی جب حضرت میران محمد سید قدس سرہ نے مدینہ منورہ میں نقل مکان فرمایا تو آپ کے جانشین حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کو لازم ہوا کہ اپنے پیر کا عرس کرے پس آپ نے بیجاپور میں عرس کیا اور دیکھا کہ صندل چڑہانیکی رسم باقی رہجاتی ہے تو اپنے سر مبارک پر ہی چڑہانے ارشاد فرمایا اوسوقت سے آپ انتقال مکان فرمانے تک ہر سال شوال کی چوبیسوین کو اپنے والد بزرگوار کا عرس شریف میں صندل ایسا ہی چڑہایا جاتا تھا چونکہ یہ فعل عادت کے خلاف تھا اسکو اہل ظاہر عبادت پر محمول کرکے معترض ہوئے لیکن اونکی حقیقت کو نہیں سمجھے عرس کیا ہی ہندوستان میں عرف کہ عروسی یعنے شادی ہے اور اس سے اونکے ارواح مقدسہ کی خوشنودی ہی اسکی تفصیل کتاب اوراد میں

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

میں لکھی ہے بالفعل اس قول کے ثبوت میں دو حکایتیں جو اس کتاب میں موجود ہیں بس ہیں ایک حضرت
شاہ علاء الحق قادری قدس سرہ کے احوال میں ہے اور دوسری حضرت ستی تقاصہ عرف ستی صاحبہ
رحمۃ اللہ علیہا کے حالات میں ہے حاصل کلام عرس کا کرنا اور صندل کا چڑھانا جو حقیقت میں صاحب قبر کی رسم
عروسی ادا کرنا ہے ضروری ٹہرا اب اس موقع پر مزار شریف تو یہاں موجود نہ تھا لیکن حضرت سلطان
سید عبد الرحمن قدس سرہ کو آپ کے والد ماجد نے سید محمد کے خطاب سے مخاطب کر کے اپنے مرید و
معتقدین کو فرمایا تھا کہ آپکو عین سید محمد جانیں یہ ارشاد اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عین وجود اپنے
والد کے ہو گئے تھے اس خیال سے آپ نے اپنے پر صندل چڑھوانا ٹہرایا اور چونکہ قبروں کے سرہانے
صندل چڑھایا کرتے ہیں اسلئے آپ نے اپنے سر مبارک پر چڑھوانا قرار دیا کہ یہ مرتبہ موتو قبل ان تموتو
ہے حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کے وفات شریف کے بعد آپ کے فرزند و جانشین
حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ جو اپنے والد کے عین وجود دعوی تھے اس رسم کو جاری
رکھے غرض یہہ رسم مسلسل آجتکی تاریخ تک جاری ہے یعنی آپکی اولاد میں جو مکان کے سجادہ نشین ہوتے
ہیں انکے سر پر شوال کی چوبیسویں کو صندل چڑھایا جاتا ہے **نقل** ہے کہ حضرت شمس الدین
صوفی خلیفہ حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ فرماتے تھے کہ اگر کسیکو حضرت غوث الثقلین محبوب
سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ کے روئے مبارک کا مشاہدہ کرنا ہو تو میرے مرشد کی صورت مبارک کا تصور
کرے **نقل** ہے کہ جب حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ نے نفس رحمانی تصنیف کی
اسپر بعض علمای بیجاپور نے آپ سے مباحثہ کا قصد کیا آخر وہ بھی کنہ فہمی کے قایل ہو کے آپکے مرید و
زمرہ میں داخل ہوئے مکتوبات رحمانی بھی آپ نے ہی اپنے فرزند دلبند حضرت سلطان سید علی
محمد حسینی قدس سرہ کے نام پر تحریر فرمائے ہیں **واضح** ہو کہ حضرت سلطان سید عبد الرحمن
قدس سرہ کے حال میں ایک کرامت جو ظاہر ہوئی یہ ہے کہ بیجاپور کے مسجدوں اور گنبذوں

وغیرہ بالکل شکستگی مین پہنچنیکے باعث گورنمنٹ نے یہہ اشتہار دیا تہا کہ جو لوگ ان اماکن کے وارث مین ایک مہینے
کے اندر کلکٹر کی کچہری مین آکے ایک اقرار نامہ لکہدین کہ اپنے علاقہ کی مسجد یا گنبذ کو مرمت کرکے اچھی حالت مین
رکہینگے ورنہ وہ اماکن ہمارے علاقہ مین آجاوینگے پہر بعد اونکے کسیکا دعوی نہ چلیگا جو لوگ اس اشتہار سے واقف ہوے
وہ خود رجوع ہوکے اپنے اماکن انگریزی قبضہ سے بچالئے اور جنکے وارث کلکٹر کے پاس جاکے اپنا حقیت ثابت کئے نہین
اونکے علاقہ کے مساجد اور گنبذین انگریزی قبضہ مین آگئین پہر وہان کسیکو تصرف کا اختیار باقی نہین رہا ازانجملہ
حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ کی گنبذ شریف بہی ہے کہ جسکے لئے بعض صاحب حقیت کا دعوی
پیش کئے لیکن اونکا دعوی ثبوت کو نہین پہونچنے سے مسترد کردیا گیا اور درگاہ شریف انگریزی قبضہ مین آگئی
چونکہ وہان کوئی خبرگیران باقی نہین تہا گنبذ شریف کا دروازہ بہی لوگ نکال لئے تہے اور اوسکو بکرے باندہنے
کی جگہہ بنائے تہے اسلئے انجنیر کے طرف سے دروازے کی جگہہ ایک دیوار اٹہادیگئی تہی اور فقط ایک آدمی
بدقت اندر گسنے قابل راستہ چہوڑا گیا تہا جب یہہ کیفیت کسی صاحب کی زبانی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
کے سماعت مین آئی تو بالکل بیقرار ہوگئے آخر ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ ایکہزار تینسو سات ہجری مین
بیجاپور تشریف لیگئے اور وہان اہتمام کرکے نیا دروازہ تیار کروایا گیا دریافت سے معلوم ہوا کہ بغیر انجنیر کے
اجازت کے دیوار توڑکر دروازہ نہین لگاسکتے ہین پس انجنیر کو اس کام کی اجازت کے لئے خط لکہا گیا تو وہ صاف
کہدیا کہ مین حکم نہین دونگا اس جواب کے آنے سے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ اوسشب بہت بیقرار رہے اور
اودہر حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ ناخنہ مین سونٹا لئے ہوئے انجنیر کے خواب مین پہونچے
اور یہہ کہکر دہمکاگئے کہ میرا فرزند دروازہ لگانے اجازت چاہتا تو تو نہین دیتا اسکے ساتہہ ہی وہ گہبرا کر اوٹہا
اور علی الصباح حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے پوچہا کہ آپ دروازہ لگانا چاہتے ہو آپ نے فرمایا ہان فقیر تو
اسی کام کے لئے آیا ہی پہر وہ پوچہا کیا دروازہ تیار ہے آپ نے فرمایا ہان پس انجنیر نے اوس دروازہ
کو دیکہکر بعض لکڑیان اوسکی پختہ نہ تہی تو نہین نکالدینے کہا اور حاضرین سے کہا کہ دروازے کے

دیوار توڑ دوا سکے ساتھہ ہی دیوار توڑ دیکے مٹی پتھر وغیرہ نکالدیکر صاف کر دئے اوسوقت انجنیر نے پوچھا کہ آپ
خوش ہوئے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے فرمایا کہ ہان خوش تو ہوا اب درگاہ شریف فقیر کے تحویل کر دین
تو اوسکی مرمت کراؤنگا انجنیر نے کہا میرے اقتدار جو کام تہا کیا اب یہہ کام کلکٹر سے علاقہ رکہتا ہے اوس سے
درخواست کرو یہہ کہکے وہ چلے گیا پہر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے اپنے جد امجد کا عرس کیا اور جب حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ کی زیارت کو تشریف لے گئے تو انجنیر نے
ہاتہہ پکڑکے اپنے مسکن پر لانگئے اور بڑے اخلاق سے پیش آیا اوسوقت کلکٹر دورہ مین تہا اسلئے آپ او درخواست
ڈپٹی کے پاس بہیجکر درگاہ شریف مین جاروب کشی اور چراغ افروزی کرنے کے لئے ایک خادم نوکر رکہکے
اور وہان کی خبر گیری اور سالانہ عرس شریف کرنے کے لئے حقائق پناہی شاہ سید روشن علی صاحب قادری رزقی
صبغۃ اللّہی کو گویا متولی کے طور پر مقرر فرمائے چنانچہ یہہ انتظام ابتک برابر جاری ہے اور حضرتنا ام المریدین
مدظلہ العالیہ خادم کی تنخواہ اور عرس شریف کا خرچ شاہ صاحب موصوف کے تحویل کیا کرتے ہین غرض حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ مدراس تشریف لانیکے بعد کلکٹر کے پاس سے جواب آیا کہ یہ گنبد سرکاری علاقہ مین
آگئی ہے اسلئے تحویل نہین کیجا سکتی پہر بمبئی کی گورنمنٹ کو لکہا گیا تو وہان سے جواب آیا کہ کلکٹر کا جواب
ساتہہ رکہکے بہیجین حضرت پیر دستگیر نے یہ کاغذات اپنے اس غلامان غلام یعنے مترجم کے پاس رہنے
فقیر نے دیکہا کہ مثل مشہور ہے قسمت نہیں ہر سر زمین جب تک وہان نہ جائے اور وہان کے اہلکار کی
رای نہ لے ٹہیک راستہ بننے والا نہین اس کام کے تردد مین تہا کہ ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۹ ایکہزار تین
سو نو ہجری مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا وصال شریف ہو گیا بعدہ فقیر کو باتفاق شاہ صاحب
موصوف ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ ایکہزار تین سو دس ہجری کے عرس شریف مین بیجاپور جانے کا اتفاق
ہوا تو حضرت شاہ ہاشم پیر دستگیر قدس سرہ کے درگاہ شریف مین جناب شاہ سید وجیہ الدین حسینی
العلوی الہاشمی گجراتی قدس سرہ نے مددگار انجنیر کو بلا کے ملاقات کرائے اور اوس سے اس بارے مین

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

سوال کیا گیا تو کہا کہ جبوقت حضرت یہان تشریف لائے اور ہم کو معلوم ہوا کہ یہہ یہان کے وارث ہین
تب سے ہم اپنے تصرف او ٹھالئے اس گنبذ کی مرمت کے لئے سرکار سے تین سو روپیہ منظور ہو چکے ہین اگر
آپ مرمت نہین کرتے ہین تو ہم کو اجازت دیدو سرکار کے طرف سے کر دینگے اگر پورا کام کرنا چاہتے ہو تو پانچ
ہزار روپیہ لگینگے اور جو بالفعل ضروری کام کرنا ہو تو ایکہزار روپیہ چاہئے افسوس ہے کہ یہہ بات حضرت پیر
دستگیر قدس سرہ کی وقت مین معلوم نہ ہوئی چونکہ سرکار نظام دکن مین درگاہ شریف کے اخراجات کے لئے
درخواست ہو کر ہے اوسکے اجرا تک یہہ کام ہونا ممکن نہین حاصل کلام کیفیت مندرجہ سے ظاہر ہے کہ یہہ
صورتین فقط حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی اور حضرت پیر دستگیر قدس اللہ اسرارہما کے کرامت سے
ہوئین ورنہ کیا ممکن تہا کہ انگریز لوگ درخواست کا جواب تحریری دیتے پہر اوسکے خلاف مین بغیر کسیکی
تحریک کے ایسا کرتے **نقل ہے** کہ ایک نسب نامہ پارینہ حضرت سید کریم محمد حسینی صبغۃ اللّٰہی
قدس سرہ کے اولاد کے پاس بمقام بیجاپور جو ہدست ہوا اسکے دیکہنے سے اور صاحب خلاصہ
صبغۃ اللّٰہی کے تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ آپنے بی بی حضرت صاحبہ قدس سرہا بنت حضرت
سید محمود جونپوری قدس سرہ سے شادی کی آپ سے ایک دختر حضرت بی بی حبیبہ صاحبہ زوجہ
حضرت شاہ عزیز اللہ فرزند حضرت سید کریم محمد حسینی صبغۃ اللّٰہی قدس سرہما اور چہے فرزند پیدا ہوئے
بیٹے حضرت سلطان سید علی محمد الحسینی قدس سرہ آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ و جانشین ہوئے
دوسرے فرزند حضرت شاہ میران صاحب قدس سرہ آپنے بیجاپور مین رمضان کی تیسری تاریخ کو
وفات فرمایا آپکے فرزند حضرت سید کریم محمد عرف شاہ حضرت صاحب قدس سرہ ہین جن کا
انتقال بیجاپور مین ذیحجہ کی ستائیسوین ۱۱۲۶ھ ایکہزار ایکسو چہبیس ہجری مین ہوا اور
جنکی تاریخ مفہوم ہے آپکے دو فرزند تہے ایک حضرت لعل صاحب قدس سرہ جنکا وصال ملباری مین
شعبان کی گیارہوین تاریخ کو ہوا دوسرے حضرت شاہ برہان صاحب قدس سرہ جنکا وفات بدنور

میں ذیحجہ کی دوسری تاریخ کو ہوا تیسرے فرزند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ آپ بمقام تاجپورہ شریف متعلقہ ارکاٹ میں شعبان کی تیسویں سنہ ۱۰۸۸ھ ایکہزار اٹھاسی ہجری میں لاولد انتقال کیے چوتھے فرزند شاہ ابراہیم صاحب قدس سرہ آپ بیجاپور میں محرم کی گیارہویں سنہ ۱۱۲۶ھ ایکہزار ایک سو چھبیس ہجری میں لاولد انتقال کئے پانچویں فرزند حضرت شاہ حبیب صاحب قدس سرہ آپ کعبۃ اللہ شریف کو روانہ ہوئے سو پھر آپکی کچھ خبر معلوم نہوئی چھٹویں فرزند حضرت شاہ برہان صاحب قدس سرہ آپ بیجاپور میں رمضان کی انیسویں کو لاولد انتقال کئے حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ نے عمر مسنون یعنے ۶۳ سال میں رحلت کی اور تواریخ رحلت یہ ہیں غم انجام معشوق رحمان شد وصل عاشق و معشوق جاہ عالی رفیع الدرجات خاتم الاولیا یہ تاریخیں ناظرین کو شبہ میں ڈالتی ہیں کہ سنہ وفات گیارہ سو انیس ہے یا بیس ہے روایت کی کثرت بیس کے طرف ہے لیکن عقل چاہتی ہے کہ انیس ہی ہو کیونکہ پانچ مادوں میں بیس کا مادہ ایک ہی ہے چونکہ وہ مادہ معنے کے رو سے بہت ہی خوب ہے اسلئے ایک عدد کی زیادتی کو روا رکھے ہونگے ورنہ چار مادے بھی ایک عدد کی کمی سے رکھے جانا ممکن نہیں معلوم ہوتا واللہ اعلم

فہرست خلفای حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ

حضرت سید علی محمد حسینی فرزند و سجادہ نشین و حضرت محمد حسین عرف امام صاحب مدرس و حضرت سید محمد جونپوری و حضرت شمس الضحی صوفی و حضرت شیخ احمد و حضرت نظام الدین علی و حضرت محمد مجتبی قادری و حضرت احمد ابوتراب و حضرت شیخ موسی و حضرت شیخ حسن و حضرت حاجی فتح محمد و حضرت باباصاحب زبیری و حضرت نورالدین محمد و حضرت شیخ عبداللہ و حضرت سید محمد و حضرت سید مخدوم و حضرت شیخ حسین و حضرت شیخ محی الدین و حضرت شیخ عبدالرحیم و حضرت شیخ عبدالسلام و حضرت باباشاہ حسین و حضرت شیخ عظمت اللہ

وحضرت شاہ زین الدین وحضرت شیخ علی وحضرت سید عبد الفتاح وحضرت شاہ محمد علی وحضرت سید بڈھے نار نولی وحضرت شیخ احمد متقی وحضرت شیخ عبد القادر وحضرت شیخ ملا ابراہیم وحضرت شیخ لاڈ محمد وحضرت شیخ حمید قدس اللہ اسرارہم اجمعین

اور حضرت کے فرزند رشید اور سجادے حضرت سید علی محمد قدس سرہ اپنے وقت کے بزرگ اور مشائخ اور رہبر عصر اور صاحب مشیخت تھے تجلیات رحمانی آپ ہی کی تصنیف سے ہے اور ارکاٹ مین آسودہ ہین اور آپکی اولاد بھی ارکاٹ مین سکونت رکھتے ہین اور خوش معاش ہین ۔

مترجم ۔ حضرت سید علی محمد قدس سرہ سنہ ایک ہزار چہتر ہجری مین شہر بیجاپور مین پیدا ہوئے کسی نے آپکے ولادت شریف کی تاریخ رضی اللہ کہی ہے آپ اپنے والد بزرگوار کے خلیفہ و جانشین ہین کتاب تجلیات رحمانی آپ ہی کی تصنیفات سے ہے نواب سعادت اللہ خان صوبہ دار محمد پور عرف ارکاٹ کے عہد حکومت مین آپ بطریق سیاحت ادھر تشریف لائے ، اور قلعہ ارکاٹ کے اندر ایک مسجد مین قیام فرمائے چنانچہ وہ مسجد ابتک آپ ہی کے نام سے مشہور ہے غرض تاج خان جمعدار ذی منصب و عالی خاندان نے حضرت سے بیعت کی اور تاجپورہ مین جو انہین کے نام سے موسوم تھا اور ارکاٹ سے ملحق ہے آپکو بڑی تعظیم و توقیر کے ساتھ لا رکھا اور وہان آپ کے لئے ایک حجرہ و خانقاہ بنوا دی اور اپنے لڑکون کے مکتب خانہ کی جگہہ ایک گنبد شریف بھی تیار کر دی اور گنبد شریف کے بازو ایک گنٹہہ کہدوا دیا اس گنٹہہ کو شفا گنٹہہ کہتے ہین کیونکہ اسکے پانی کی یہ تاثیر ہے کہ بخار والا بیمار اسکے پانی سے غسل کرے تو شفا ہو جاتی ہے اور دوسرے بیمارون کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے کہتے ہین کہ تاج خان حضرت کے عرس شریف مین گنٹہہ کے پاس کی دیوار مین سوا لاکہہ چراغون کی روشنی کرتے تھے جسکی علامت ابتک باقی ہے ۔ تاج خان بہی گنبد شریف کے پائین خانقاہ کے متصل انہین کی وصیت کے مطابق دفن کئے گئے اور اونکی قبر کا تعویذ سنگ سیاہ سے بنا یا ہوا ہے

نقل ہے کہ حضرت میوا اولیا مرید حضرت خواجہ امین الدین اعلی قدس سرہما جنکا مزار ارکاٹ مین ہے حضرت سید علی محمد قدس سرہ کے ہمعصر تھے اور اوس زمانہ مین شہر ارکاٹ مین مشائخین و فقرا اکثر تین سخن

ساٹھہ مکان تھے اور حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ ہمیشہ برہنہ رہتے تھے وہان کے بڑے بڑے مشایخین
سے اودہر جاتے تو بہی آپ کچھہ خیال نہین کرتے برہنہ ہی بیٹھے رہتے اور جب کسی وقت حضرت سید علی
محمد قدس سرہ اودہر سے تشریف لیجاتے تو آپ کے پہونچنے کے آگے ہی وہ کہتے کہ آدمی آتا
ہے کپڑا لاؤ اور کپڑا آتے ہی اپنا ستر ڈہانپ لیتے غرض ارکاٹ مین حضرت سید علی محمد قدس سرہ
کا بہت بڑا مرتبہ تہا جس کے سبب سے وہان کے تین سو ساٹھہ مکانات مین آپکا مکان سر مکان کہلایا۔
چنانچہ آجتک بہی تاجپورہ شریف کا مکان وہی سر مکان کہلاتا ہے حضرت نے عمر مسنون یعنی
ترسٹھہ سال کی عمر مین ربیع الاول کی ساتوین ۱۱۳۸ھ گیارہ سو اڑتیس ہجری مین نقل مکان
فرمایا آپکے رحلت شریف کی تاریخ و رضوا عنہ ہے کیسی آپکی ولادت و وفات دونون کی
تاریخین ایک بیت مین جمع کردی ہین ؎ رضی اللہ تولد بدان ٭ ورضوا عنہ وصال شریف
آپکا مزار شریف تاجپورہ کے گنبد کے بیچ مین ہے **نقل ہے** کہ حضرت کی اہلیہ محترمہ
حضرت بی بی اچی صاحبہ قدس سرہا بنت نواب سرفراز خان بہی ولیہ کاملہ تہین حضرت پیر دستگیر
قدس سرہ فرماتے تہے کہ ایک روز حسنپورہ سے جہان کہ آپکے چچیرے بہائی حضرت شاہ
صبغۃ اللہ ابن حضرت شاہ زین الدین قدس سرہما رہتے تہے برابر دوپہر کے وقت پچاس
مہمان تاجپورہ شریف کو آگئے یہان عادتی لوگون کے لئے کہانے کے دو دیگچے پکا کرتے
تہے حضرت سید علی محمد قدس سرہ نے اپنے اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ خوند حسنپورہ سے پچاس مہمان آگئے
ہین اسوقت کہانا تم نکالو حضرت بی بی دیگچہ کے پاس چوکی ڈالکے تشریف رکہین اور دیگچہ سے
سینی نکالکے اپنی دامنی مبارک اوڑہا دین اور خادمون سے فرمائین کہ دامنی کے نیچے سے
کہانا لے لیا کرو غرض جب باہر سے پیام آیا کہ سب مہمانون کی سربراہی ہو چکی اب کہانے کی
ضرورت نہین اسوقت آپ اوٹہین خادمون نے دیکہا تو دیگچے کا کہانا جیسے کا ویسا ہے
او ماومین سے کچہہ بہی کم نہین ہوا حضرت بی بی قدس سرہا سے دو دختر اور تین فرزند پیدا
ہوئے ایک دختر حضرت جمال شاہ بی بی قدس سرہا اہلیہ حضرت شاہ قاسم حسینی

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

فرزند حضرت سید کریم محمد قدس سرہما دوسرے دختر حضرت حبیب شاہ ابی قدس سرہما الیہ حضرت سید محمد سرخ موئی قدس سرہ بڑے فرزند حضرت سید محمد ثانی قدس سرہ سجادہ نشین دوسرے فرزند حضرت دستگیر صاحب قدس سرہ آپ موضع کاکھنڈی وانع متصل بیجاپور مین رجب کی پانچوین تاریخ کو لاولد انتقال فرمائے تیسرے فرزند حضرت سید شاہ محمود صاحب قدس سرہ آپکے دو فرزند طفلگی مین انتقال کئے اور آپ تاجپورہ شریف مین رمضان کی سولہوین سنہ ۱۱۹۰ گیارہ سنہ نود ہجری مین انتقال فرمائے کسی نے آپکی تاریخ رحلت از مخزن اسرار ہو بود لکہی ہے حضرت شاہ محمود صاحب قدس سرہ بہی بڑے صاحب کمال بزرگ تہے چنانچہ نقل ہے کہ جب حیدر علیخان معروف بہ بہادر حاکم میسور نے مقام ارکاٹ پر فوجکشی کی تو اوسوقت تاجپورہ کی گنبذ شریف کے پاس ایک نیم کا درخت تہا جو حائل نظر تہا بہادر نے حکم کیا کہ اوسکو کاٹ دین پس اوسکے کاٹنے کے لئے لوگ آئے یہہ کیفیت حضرت شاہ محمود صاحب قدس سرہ کو معلوم ہوی آپ وہان تشریف لاکے فرمایا جو شخص اس جہاڑ کو کاٹیگا وہ خود کاٹا جائیگا غرض ایک شخص نے اوس درخت پر ایک کلہاڑی ماری تو وہ خود اوسی کے پاؤن پر لگی اور انگلی کٹ گئی وہ شخص ڈرسے کنارے ہوگیا پہر ایک اور شخص نے کوشش کی تو اوسکے بہی اچہا زخم لگا آخرش بہادر کو معلوم ہوا کہ حضرت نے یون فرمایا تہا جسکا ظہور ایسا ہوا اوسکے ساتہہ ہی بہادر اوس درخت کے کاٹنے سے دست بردار ہوا۔

فہرست خلفای حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ

حضرت سید محمد ثانی سجادہ و جانشین و حضرت دستگیر صاحب و حضرت سید شاہ محمود فرزندان آنحضرت قدس اللہ اسرارہم اجمعین آپکے دوسرے خلفا کے نام دستیاب نہین ہوئے اسلئے نہین لکہے گئے اغلب ہے کہ آپکے داماد حضرت سید محمد صاحب سرخ موئی قدس سرہ بہی آپ ہی کے خلفا سے ہون۔

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

حضرت سید محمد ثانی معروف بہ دستگیر دو عالم قدس سرہ

آپ حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ کے بڑے فرزند اور سجادہ و جانشین ہے سنہ ۱۱۰۷ھ
گیارہ سو سات ہجری میں پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت و خلافت و نعمت حاصل
کئے اپنے زمانے کے بزرگوں میں نہایت جلیل القدر تھے آپ سے کرامتیں بہت سی ظاہر ہوئیں
نقل ہے کہ آپ جب سواری نکلتے تھے سو آپکی پالکی کے سامنے کے ڈنڈے کو بھوئی
اٹھاتے نہ تھے فقط پیچھے کے ڈنڈے کو اپنا کاندھا دیتے تھے حضرت اکثر ٹیپو اولیا قدس سرہ
کے مکان کو تشریف لیجاتے کیونکہ ان دونوں بزرگوں کے درمیان نہایت ارتباط تھا غرض
جب آپکی پالکی ارکاٹ میں داخل ہوئی تو حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ کشف باطن سے معلوم
کر لیکے استقبال چاہے اور سامنے کے ڈنڈے کو کاندھا دیتے اوسوقت حضرت دستگیر دو عالم
قدس سرہ فرماتے ٹیپو ڈنڈا چھوڑ دو سرک جا انہوں کہتے دستگیر چپ رہو اسمیں دخل نہ
دو آخر اسی حالت سے پالکی اونکے مکان کو پہونچتے آپ تھوڑا وقت وہاں تشریف رکھتے جب
وہاں سے رخصت ہوتے تو حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ آپکی پالکی کو ویسا ہی کاندھا دیکر خندق
قلعے ارکاٹ کے سرحد تک پہونچا کے واپس جاتے نقل ہے کہ حضرت دستگیر دو عالم
قدس سرہ بطریق سیاحت بلیور تشریف لیگئے تھے اوسی شہر میں آپ نے عمر مسنون یعنے تریسٹھ
سال کی عمر میں شوال کی پہلی سنہ ۱۱۶۹ھ گیارہ سو انہتر ہجری میں رحلت فرمائی کسی نے آپکی تاریخ
پیران پیر دستگیر ۱۱۶۹ کہی ہے غرض آپکو سونپ کر تا چبوترہ شریف کو لائے اور گنبد مبارک سید
میں آپکے پدر بزرگوار کے پہلو میں جانب شرق دفن کئے اور بلیور سے آپکی لاش اٹھا لاتے
وقت جس جس مقام پر قیام ہوتا حاکم وقت کے طرف سے وہاں مسافروں کے لئے ایک ایک
مسجد اور ایک ایک سرا بنوا دیگئی ہے حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ کو آپکے اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی صاحبنی صاحبہ قدس سرہا بنت شاہ حضرت صاحب علوی داماد حضرت شاہ
رحمی صاحب قدس سرہما سے ایک دختر حضرت بی بی حضرت صاحبہ زوجہ حضرت سید قاسم صاحب

قدس سرہ ہادر ایک فرزند حضرت ثانی شاہ صبغتہ اللہ قدس سرہ پیدا ہوئے فرزند ارجمند کو آپ نے اپنا خلیفہ وجانشین کیا شاید اپنے داماد حضرت سید قاسم صاحب قدس سرہ کو بھی خلافت سے سرفراز فرمایا آپکے دوسرے خلفا کے نام نہین ملے۔

حضرت ثانی شاہ صبغتہ اللہ حسینی قدس سرہ۔ آپ حضرت سید محمد ثانی قدس سرہ کے فرزند وجانشین ہین ۱۱۳۲ھ گیارہ سو بتیس ہجری مین پیدا ہوئے اور اپنے والد سے بیعت وخلافت ونعمت حاصل کئے آپ اپنے وقت کے اولیا مین بڑے جلیل القدر تھے آپ سے بہت کرامتین ظاہر ہوئین **نقل ہے** کہ جب حیدر علیخان معروف بہ بہادر نے ارکاٹ پر فوجکشی کی تو راؤجی نامی نے نواب کرناٹک والاجاہ جنت آرامگاہ کا دیوان اور ارکاٹ کا حکمران تھا اپنے پاس کافی فوج کے نہ ہونے کے سبب سے یہہ کام کیا کہ ارکاٹ کے تاڑ کے جھاڑونکو قد آدم کی مقدار مین باقی رکھکر اوپر سے کاٹ دیا اور اون درختون کے باقیماندہ حصہ کو فوجی لباس پہناکر دشمن سے مقابلہ کیا چونکہ اودھر یہہ کیفیت معلوم نہ تھی وہ کثرت فوج کا گمان کرکے جنگی کاروائیان جاری رکھے جب اونہین معلوم ہوا کہ یہہ فقط راؤجی کا فتور ہے فی الفور وہاں آگئے اور راؤجی کو قید کرکے نہایت بیعزتی کے ساتھہ بہادر کے پاس لے چلے اوسوقت اوس نے درخواست کی مجکو حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ کی گنبذ مبارک پر سے لیچلو عہدہ داران فوج نے ویسا ہی کیا گنبذ شریف کے سامنے سے لے چلے حضرت ثانی شاہ صبغتہ اللہ قدس سرہ گنبذ شریف کے صحن مین تشریف رکھے تھے راؤجی نے عرض کی حضرت آج تک آپکے زیر سایہ مین نے نہایت عزت وآبرو کے ساتھہ اوقات بسر کی آج اس بے عزتی کے ساتھہ گرفتار ہوکر جاتا ہون آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اب تو جیسے بیعزتی کے ساتھہ جاتا ہے ویسے ہی عزت وآبرو کے ساتھہ ابھی واپس آئیگا غرض جب اسکو روبرو لے گئے تو بہادر نے کہا کہ تونے اس قدر فتور کرکے ہماری فوجکو بہت حیران وپریشان کیا راؤجی کہا مین نے جو کچھ کیا وہ اپنے آقا نواب والاجاہ کی خیرخواہی اور نمک حلالی تھی محکوم کو لازم ہے کہ اپنے حاکم کی

اوسی طرح خیرخواہی کرے بہادر کو یہہ جواب بہت پسند آیا اوسکی خلاصی کا حکم دیا رائی جی نے پہر کہا کہ مین نہایت بے عزتی کے ساتہہ لایا گیا ہون امیدوار ہون کہ عزت و آبرو کے ساتہہ واپس کردیا جاؤن بہادر نے اوسکو پالکی مین سوار کروا کر اوسکی ہمراہی جمعیت کے ساتہہ روانہ کیا اور رائی جی کے کہنے سے فوج ہمراہی نے اوسکو پہر حضرت کی گنبد مبارک کے جانب لایا جب قریب پہونچا تو پالکی سے اوتر گیا اور حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے دولت سرا پہ حاضر ہوکر قدمبوس ہوا اور اپنے بیعزتی سے جاتے اور حضرت کے طفیل سے عزت و آبرو کے ساتہہ واپس ہونیکی پوری کیفیت عرض کی **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ جنکا مزار شریف رحمت آباد علاقہ نیلور مین واقع ہے ایکبار کسیوجہ سے خفا ہوکر نواب والاجاہ جنت آرامگاہ کو کافر کہدئے نواب صاحب نے علماء و مشائخین سے فتوے چاہا تو سب کے سب نے بموجب شرع تکفیر کرنے والے کی تکفیر کا فتوی دیا اوس فتوی کو نواب صاحب نے ارکاٹ کو بھی روانہ کیا یہ بات معلوم ہوتے ہی خواجہ صاحب گہبرائے اور معاً حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کو ایک خط ایسے القاب اداب سے لکہے جیسا چہوٹا بہائی بڑے بہائی کو لکہتا ہے اور اوسمین یہ درخواست تہی کہ اسوقت میری آبرو آپکے ہاتہہ ہے غرض جب وہ فتوے حضرت کے پاس دستخط کے لئے آیا فرمائے پہلے یہہ تو بتلاؤ کہ کسنے کسکی تکفیر کی ہے فتوی لانیوالے نے کہا کہ خواجہ رحمۃ اللہ نے نواب کی تکفیر کی حضرت نے فرمایا کہ نواب سے کہو کہ فقراء دیوانے ہین دیوانگی کی حالت مین انکی زبان سے کچہہ کا کچہہ نکل جاتا ہے اونکی بات سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے یہہ کہکے آپنے فتوی کو اپنے پاس رکہہ لیا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے ہین کہ وہ فتوی اور خط اپنے بڑے بہائی حضرت ثانی سید میران محمد مدرس قدس سرہ کے قلمدان مین ابتک موجود ہے افسوس یہہ رہا کہ اس خاکپای فقرا یعنے مترجم نے اوسکے دیکہنے کی خواہش نہ کی ورنہ وہ فقیر کو عنایت ہوگیا ہوتا جسکی پوری نقل اس موقع پہ درج کی جاتی تہی حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے عمر سمون یعنے ترسٹھ سال کی عمر مین ذیقعدہ کی چبیسوین سنہ ۱۱۹۲ گیارہ سو

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

چورانوے ہجری مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کے طرف کوچ فرمایا اور اپنے دادا حضرت سلطان سید علی محمد قدس سرہ کے پہلو مین جانب مغرب مدفون ہوئے کسی نے آپکے رحلت کی تاریخ مین یہہ قطعہ لکہا ہے۔

قطعہ

شہنشاہ دین صبغۃ اللہ کرد
ز سال وصالش بگفتا سروش
شدہ مظہر صبغۃ اللہ جہان
خورشید زہی آفتاب زمان
١١٩٤

آپکو اپنی اہلیہ شریفہ حضرت بی بی فاطمہ صاحبہ قدس سرہا بنت حضرت شاہ برہان صاحب علوی فرزند شاہ حضرت صاحب علوی داماد شاہ ولی اللہ صاحب عرف رحیمی صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین سے تین دختر اور دو فرزند پیدا ہوئے ایک دختر حضرت بی بی صاحبنی صاحبہ قدس سرہا زوجہ حضرت سید عمر مختار قدس سرہ دوسری دختر حضرت بی بی رحمان صاحبہ قدس سرہا زوجہ سید قاسم صاحب برادرزادہ حضرت سید عمر مختار قدس سرہ تیسری دختر حضرت بی بی سلطان صاحبہ قدس سرہا زوجہ حضرت بڑے صاحب قدس سرہ بڑے فرزند حضرت سید محمد ثالث معروف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ چھوٹے فرزند حضرت سید علی محمد ثانی عرف حضرت علی پیران صاحب قبلہ قدس سرہ ہین۔

فہرست خلفای حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ

حضرت سید محمد ثالث عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ فرزند کلان وسجادہ نشین وحضرت شاہ سید عمر مختار وحضرت ساقی علی صاحب وحضرت اکبر صاحب وحضرت شاہ رحمان صاحب و حضرت قطبی صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

حضرت سید محمد حسینی عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ

آپ حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بڑے فرزند اور سجادہ نشین ہین آپ ١١٧٧ھ گیارہ سو ستہتر ہجری مین پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت وخلافت

ونعمت حاصل کی اپنے والد کے کمالات کے جامع تھے آپ سے جیسا بکرامتیں ظاہر ہوئین

نقل ہے کہ ایک وقت تاچپورہ شریف کے گنبد میں ٹھیکی مچھلی جسکو مرل کہتے ہیں کثرت سے تھی اور حضرت سید شاہ امین الدین قادری عظمۃ اللہی عرف امین پادشاہ صاحب قدس سرہ جنکو حضرت دستگیر دو عالم ثانی قدس سرہ کے ساتھ کمال رسوخ تھا ایک روز یہ خیال کئے کہ تاچپورہ کے گنبد میں مرل مچھلی کثرت سے ہی وہاں چل کے کھانا چاہئے یہاں حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ نے لوگوں کو مچھلی لوٹ لینے اجازت دیدی غرض سب مچھلی لٹ چکی تو امین پادشاہ صاحب تشریف لائے حضرت نے انہیں دیکھتے فرمایا میاں امین پادشاہ تم مچھلی کھانے کے لئے آئے ہو اور یہاں مچھلی لٹ گئی شاہ صاحب نے کہا دستگیر جب تم کو معلوم ہوا کہ میں مچھلی کھانے آتا ہوں تو میرا حصہ کیوں نہیں رکھے حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ ہاں بھائی تمہارا حصہ ابھی آتا ہے اتفاقاً اوسی روز رعایا تاچپورہ کے تالاب کی مچھلی بھی لوٹے وہاں بھی اسی قسم کی مچھلی کثرت سے تھی رعایا نے دو ٹوکرے مچھلی حضرت کے خدمت میں بطریق نذر حاضر کی تو آپ نے فرمایا امین پادشاہ لو یہ تمہارا حصہ ہے پھر اوسوقت شاہ صاحب کی فرمایش پہ کچھ میٹھی اور کچھ کھٹی پکی اور کچھ تلی گئی اور باقی تقسیم کردیگئی

نقل ہے کہ حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ کی مہمان نوازی ایسی تھی کہ کسی مذہب وملت کا مسافر آئے آپ اوسکی مہمانداری کرتے تھے اگر مسلمان آتا تو اوسکو پکا ہوا دیتے تھے اور ہندو آتا تو کچا تر دیتے تھے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک وقت ایک گوسائیں آیا خیر تین روز تک اوسکو برابر برت دیا گئے اوسنے دیکھا کہ یہ بڑا فیاض دربار ہے معذرہ سب لوگوں کو فیض پہونچتا ہے پس اپنے رخصت کے وقت حضرت کے پاس گیا آپ حقہ پیتے تھے تھوڑی آگ طلب کیا تو آپ فرمائے اوٹھا لو پھر ایک تانبے کا پیسہ طلب کیا تو آدھا آنہ دیئے اوسنے اپنے چلم میں اوسکو رکھکر اور ایک خالی کئے ہوئے ناریل میں سے کچھ خاک نکال کے اوپر رکھا اور دم لگایا بعد اسکے چلم اونڈیلدیا۔ اور ٹھنڈا ہونیکے بعد اوس آدھے آنہ کو اوٹھا کر دیکھا تو سبز سونا ہوگیا تھا پس وہ سونا اور وہ ناریل حضرت کی نذر رکھکے کہا کہ تمہارے مکان کا بڑا صفیع

Muhammad Tariq Razvi Nagarchi

یہہ اپنے پاس رکہو یہہ کہکر وہ چلے گئے حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ وہ دونون چیز اپنے اطیہ
شریفہ کے تحویل کئے حضرت بی بی قدس سرہا نے وہ سونا جو اندر سوم کے ہوگیا تہا ایک خادم کے پاس
بہیجے کہ اسکا چہلا بنا لا اوس نے دیکہا کہ یہہ بہت نادر چیز ہے عرض کیا کہ یہہ بہت نفیس ہے اگر حکم ہو تو اسمین سے
غلام کچھ لیتا ہے اور اوسے مین چہلا بنا لاتا ہی حضرت بی بی نے فرمایا کہ اچھا دیا لیکن کرلیس وہ شخص
نصف سونے مین سے بطور نکانا بنا ملایا تو بری تہی بہر اسکو برابر وزن ملایا تو تب کندن یعنی بارہ بان سونا ہوا غرض اسنے
نصف سونے کا چہلا بنا کر لادیا اور حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ سے عرض کیا کہ اوسمین سے
تہوڑی خاک عنایت ہو آپ مکان کے اندر تشریف لیجا کے وہ ناریل اوٹہا لائے اور گنٹہے کے طرف
چلدئیے اوس خادم کو بہی ہمراہ بلا لے گئے وہان پہونچکر وہ خاک پانی مین اونڈیلدی یہ خادم
عجز والحاح کرتا تہا کہ خاک کو نہ پہینکین آپ فرماتے تہے ٹہرو کہتا ہون جب سب خاک پانی مین
گر گئی تو اوس ناریل مین پانی بہرکر خوب ہلا کے سٹ دئیے اور ناریل بہی گنٹہے مین پہینک دئیے
خادم نے عرض کی کہ اگر یہہ چیز حضور کے کام کی نہین تہی تو غلام کو عنایت فرما دینا تہا حضور ایسے
چیز کو گنٹہے مین ڈالدئیے آپ نے فرمایا ارے میان اب تم تہوڑی خاک طلب کئے فقیر تم کو
دیتا تو دوسرے مرید خادم بہی یہ بات سنکر آکے مانگتے اونکو بہی دینا پڑتا مشدہ مشدہ یہ خبر
ارکاٹ رانی پیٹ ویلور اور دوسرے سب اطراف وجوانب کے قریون مین شہرت ہوجاتی
کہ تاجپورہ کا دستگیر اکسیر بانٹتا ہے پہر چو طرف سے لوگ آنے لگتے جب تک وہ خاک رہی
دینا پڑتا اور جب تمام صرف ہوگئی تو کہنا پڑتا کہ ہوگئی اوس بات کو لوگ یقین نہین کرتے
اور سمجتے کہ تاجپورہ کا دستگیر جہوٹا ہے اسلئے فقیر نے ایک ہی وقت مین قصہ پاک
کردیا **نقل** ہے کہ ایک صاحب بڈہن علی نامی تاجپورہ شریف مین رہتے
تہے اونکو کیمیا کا بڑا شوق تہا اون پر حضرت کے بڑے عنایات تہے غرض ایک روز
وہ اپنے مکان مین حسب عادت بہٹا پہونک رہے تہے حضرت آنکلے اون کو بیٹہے
دیکہے اونکے کاندہون پر ہاتہ رکہکر پوچہے میان بڈہن علی کیا کرتے ہو کیا اس سے کیمیا

ہوتی ہے اونہون نے کہا دستگیر آپ یہان کاہیکو تشریف لائے ہم کچھ بھی کر لیتے ہین آپ کو
ان باتون سے کیا کام ہے حضرت نے فرمایا ار میان کہو تو اس سے کیا ہوتا ہے آخر اونہون نے
مجبور ہوکے اوس نسخہ کی تمام ترکیب بیان کی آپ نے تبسم کرکے فرمایا ارے میان اس سے
کچھ ہوتا نہیں اگر چاہتے ہو تو یون کرو تمہارا دعا بہ انکا بہت علی نے کہے کہ سمجھائے کیا چاہیے
آپنے فرمایا سب یعنے سیسہ لیکر سوہن مین گلاؤ اور تھوہڑ کے پہل کے رس مین غوطہ دو ایسا
ہی ایک سو بیس بار کرو تو وہ سخت ہو جائیگی اوسوقت فلان بوٹی مین رکہہ کر تپٹ دو تو
اکسیر ہو جائیگی صاحب مذکور اسکو دل لگی سمجھے آپ نے فرمایا ارے میان پیلے کرکے دیکھو
اگر کہے مطابق ہنوا تو دستگیر جہوٹا ہے کہو چونکہ انکے نصیب مین یہہ چیز نہ تہی انہین یہہ کام کرنے خیال
ہی نہ آیا جسوقت حضرت دستگیر دوعالم قدس سرہ کا وفات شریف ہو چکا اور لوگ آپکے کمالات و
کرامات بیان کر رہے تہے تو بدہن علی صاحب بہی حضرت کے مزاج کی سادگی کے بیان مین یہہ قصہ
بہی کہے لوگون نے اونہین پوچہا کہ تم حضرت کو ولی جانتے ہو کہ نہین اونہون نے کہا کہ بیشک وہ ولی
تہے جب ایسا ہے تو ولی کے زبان سے کبہی جہوٹ بہی نکلتا ہے وہ کہے کہ نہین لوگون نے اون سے کہا کہ
تم یہ بات کیونکر جہوٹ سمجہے اس تقریر سے اونکو خیال آیا اوس نسخہ کو عمل مین لائے جب ایک سو بیس غوطے دئے تو سخت ہو گئی
اب باقی رہا خاک بنانا اوسکے لئے حضرت نے جو بوٹی فرمائی تہی وہ بہول گئے جسکا رنج اونہین جیتے تک رہا
حضرت دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ نے عمر مسنون یعنے ترسٹھ سال کے عمر مین جمادی الاول کے
تیسوین ۱۲۴۰ سنہ ایک ہزار دوسو چالیس ہجری مین رحلت فرمائے جسوقت آپکا جنازہ اوٹھا ابر سایہ
کئے ہوئے تہا اور آپکی سواری کا گہوڑا جنازہ کے آگے اشک ریزان چلتا تہا اور دانہ چارہ
چہوڑ دیا تہا آپ کا مزار مقدس گنبذ شریف کے اندر آپکی والد بزرگوار یعنے حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ کے بازو سے مغرب کے طرف واقع ہے حضرت دستگیر دوعالم قدس سرہ کو آپکی اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی شاہزادی بی صاحبہ بنت احمد صاحب سے ایک دختر زوجہ غوث پیران صاحب فرزند
حضرت سید عمر مختار قدس سرہا اور دو فرزند ایک حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث قدس سرہ

Mohammad Farhan Razvi Nagarchi

دوسرے حضرت سید محی الدین قدس سرہ پیدا ہوئے حضرت سید محی الدین قدس سرہ انتقال کئے اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی ثالث اپنے والد بزرگوار سے بیعت و خلافت و نعمت حاصل کرکے سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث قدس سرہ کو تین دختر اور تین فرزند پیدا ہوئے ایک دختر بی جانی صاحبہ زوجہ صاحبجو صاحب فرزند حضرت سید غوث پیرا نصاحب صبغۃ اللّٰہی بن سید عمر شاہ صاحب محضا میسوری قدس سرہما سے منسوب اون سے ایک فرزند سید محمد عرف پیرا پوتا بعمر بارہ سال رحلت فرمائے اور اوس بی بی کے رحلت کے بعد دوسرے دختر سلطان بی صاحبہ منسوب گئے اون سے ایک دختر صاحبزادی بی صاحبہ زوجہ سید ولی محی الدین صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی خلیفہ سید علی محمد الثانی الحسینی عرف پیران صاحب قبلہ پیدا ہوئے اور تیسرے دختر نے کم عمری میں رحلت کی اور ایک بڑے فرزند حضرت سید محمد صاحب عرف دستگیر صاحب بعمر سات سال رحلت کئے دوسرے فرزند حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ اپنے والد کے خلیفہ و سجادہ نشین ستائیس سال کی عمر میں بتاریخ ۲۷ شوال سنہ ہجری میں لاولد انتقال فرمائے تیسرے فرزند حضرت سید علی محمد الحسینی عرف پیر انصاحب سجادہ نشین حال اور اپنے منجھلے بھائی سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ سے بیعت و خلافت پائے اور اونکی انتقال کے بعد آپ سجادہ نشین درگاہ شریف ہوئے آپ اپنے بزرگون کی ایک نشانی ہین اور حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کے اولاد مین فقط آپ باقی رہگئے ہین۔ خداتعالیٰ انکی صد و بست سال کی عمر کرے اور آپ سے بھی نسل آپکے بزرگون کے فیض جاری کرائے آپکو دو صاحبزادے ہین ایک سید محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ دوسرے سید برہان الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ خداوند کریم اون دونون کے عمرون مین برکت دیوے اور ان سے خاندان صبغۃ اللّٰہی کا سلسلہ تا قیام قائم و دایم رکھے آمین ثم آمین ۞

فہرست خلفائے حضرت سید محمد ثالث عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ

حضرت سید علی محمد ثانی عرف علی پیران صاحب قبلہ چھوٹے بھائی اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث بڑے فرزند اور سجادہ نشین حضرت سید محی الدین صاحب چھوٹے فرزند اور حضرت سید محمد غوث بھانجے اور داماد اور خانصاحب برادر سید عبد القادر قلعہ دار بنگلور اور سید کریم محمد عرف حضرت صاحب و محمد قاسم مدنی و یقین شاہ و غلام عبد القادر و سید حبیب اللہ قدس اللہ اسرارہم۔

حضرت سید علی محمد ثانی الحسینی قدس سرہٗ

آپ حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے فرزند اور حضرت سید محمد حسینی عرف دستگیر دو عالم ثانی قدس سرہ کے چھوٹے بھائی اور خلیفے ہیں آپکے والد بزرگوار قدس سرہ کے وفات کے وقت آپکی عمر شریف چار سال کی تھی آپ اپنے بڑے بھائی حضرت دستگیر دو عالم ثانی قدس سرہ سے تربیت پاکے علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور ہوئے بیعت و خلافت و نعمت اور اجازت جمیع سلاسل سے سرفراز ہوگئے آپکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ زبان زد خاص و عام ہیں آپکو اپنے مولی کے طرف ایسے مستغرق تھے کہ دنیوی معاملات سے ذرا بھی خبر نہیں رکھتے تھے چنانچہ **نقل ہے** کہ ایک روز مدار الامراء دیوان نواب کرناٹک آپ کے حضور میں حاضر تھے ایک شخص آکے تسلیم کیا آپ اپنے عادت کے مطابق جو ہر کس و ناکس کی تعظیم کے لئے برپا اوٹھا کرتے تھے اوسکے لئے بھی اوٹھے دیوان صاحب کو بھی طوعاً و کرہاً حضرت کے ساتھ اوٹھنا پڑا اوس شخص نے کسی کام کے لئے تعویذ درخواست کی تو آپ نے عنایت فرمائی اور پوچھا کہ بابا تمہاری گذران کیونکر ہے اوسنے عرض کی حضرت دو چھوکریوں کو رکھ لیکر عزت و آبرو سے گذر اوقات کرلیتا ہوں آپ نے تاسف کرکے فرمایا پھر کیا کروگے بابا کہیں بھی چار روز گذار لینا ہے غرض وہ شخص چلا گیا اور دیوان صاحب بھی چلے گئے تو حاضرین میں سے بعض نے عرض کی یا حضرت آپ نے اوس شخص کو تعظیم دی آپ نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا اوسنے حضور میں جو بیان کیا کہ دو چھوکریوں کو رکھا ہوں اس سے کسبن یعنی طوائف مراد ہیں ملا نکی آمدنی سے اسکا گذران ہوتا ہے ایسے کو تعظیم جیسی آپ نے پوچھا وہ مسلمان ہے کہ نہیں حاضرین نے کہا وہ مسلمان ہے حضرت نے فرمایا الحمد

فقیر نے سلمان کی تعظیم کی **نقل** ہے کہ ایک بزرگ سید احمد نامی جو ابدال سے تھے ہندوستان
سے میسور کو آئے اونکی عادت یہہ تھی کہ جو شخص اونکے روبرو گیا اوسپر توجہ کرتے اوسکے قلب سے
اللہ کی آواز آنے لگتی اور اگر وہ کسیکا مرید نہین ہی تو ان کا مرید ہو جاتا ورنہ طالب ہی ہو جاتا غرض
میسور کے کل مشایخین اوس بزرگ کے طالب ہو گئے اوس زمانہ مین حضرت کو اودہر تشریف
لیجانیکا اتفاق ہوا تو یہہ کیفیت سنکر آپ بہی اونکے مکان کو جانیکا قصد کئے تا دیکہین کہ وہ
کیسے ہین ایسے مین آپ کی بڑی بہن اہلیہ شریفہ حضرت سید عمر مختار قدس سرہما نے کہا بابا
وہ شخص آکر ہمارے سب چھوکرون کو کہنچ لیا ہے پھر تو کیون اوسکے پاس جاتا ہے آپ نے
فرمایا بڑی بی اگر وہ نون ویسے ہین تو کیا عیب ہے اونکی جوتیان اوٹہائینگے غرض آپ اونکے
مکان کو تشریف لے گئے اوسوقت اونکے مرید طالب سب حاضر ہین حضرت روبرو ہوتے ہی سید
احمد صاحب نے آپ پر دور سے ہی توجہ کی اس سے کچہہ نہ ہوا جب آپ نزدیک پہونچے تو پہر اونہون
نے توجہ کی اس سے بہی کچہہ نہ ہوا آخر حضرت اونکی مجلس مین پہونچکر سلام علیک کہہ کے بیٹہہ گئے سید
صاحب نے پہر توجہ کی اس سے بہی کچہہ نہ ہو سکا آخر مجبور ہو کے اپنی گود سے تکیہ اوٹہا کے ایک
طرف رکہہ دیکے حضرت کے روبرو آکے بیٹھے اور مراقب ہوئے حضرت اوسوقت پان کہاتے تھے
تھوک دیکر آپ بہی مراقب ہوئے ایک پہر کے بعد سید صاحب عاجز ہو کر مراقبہ سے سر اوٹہائے
اور کہے یہہ ڈہال آڑی لانا کیا ہے حضرت نے فرمایا اگر تمہاری تلوار اصیل ہے تو ڈہال کو کاٹ
دیگی ورنہ اوٹ جائیگی اسکے ساتہہ سید صاحب اوٹہہ کے اپنی جگہہ پر بیٹہہ گئے اور حضرت
السلام علیکم کہہ کے اوٹہہ گئے اور اپنی بہن کے مکان کو تشریف لائے تو حضرت بی بی بیقرار رہیں اور
برہنہ سر قبلے کے جانب منہہ کرکے اپنی دامنی مبارک اوٹہا کے بارگاہ الٰہی مین دعا کر رہے ہین
جب حضرت اندر تشریف لیگئے تو حضرت بی بی پوچہے بابا کیا تو بہی اودہر ہو گیا حضرت
فرمائے بڑی بی نہین ہوا ایسے مین حضرت بی بی کے فرزند حضرت سید محمد صبغۃ اللّٰہی قدس سرہٗ
اور دوسرے صاحبان حضرت کی پیٹہہ سے پونہچے اور یہہ واقعہ بیان کئے حضرت سے آپکی

بہن نے پوچھا باوا وہ کیا بات تھی آپ نے فرمایا بڑی بی اوس وقت اپنے کو دیکھے اور مین اپنی
پیر کو دیکھا یہان اونکی دال نہین گلی عاجز آ گئے اسکے ساتھہ حضرت بی بی نے آپکو چوتر سے
پر بٹھلا کے آپ پر سے تین بار تصدق ہوئے **نقل** ہے کہ آپکو دنیا سے نہایت
تنفر تھا آپ کے مریدین و معتقدین جو کچھہ مبلغ بطور نذرانہ کے پیش کرتے آپ اوسکو خادم
کے پاس دیدیتے اور کبھی حساب آمد و خرچ کا نہین پوچھتے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے
تھے کہ ایک وقت حضرت نیلور کے جانب تشریف لیگئے تو آپ بھی ہمراہ تھے راستے مین نذر نیاز
بہت سے آتی تھی تو خادم اوس مبلغ کو بغیر اجازت صرف کر لیتا اور جب پوچھتے کہ باوا کچھہ ہے
تو کہتا ہو گیا یہہ بات حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کو ناپسند ہوئی آپ ہر روز اوس سے
آمد و خرچ کا حساب لینے لگے چنانچہ ایک روز آپ روپئے گن رہے تھے اور حضرت ٹہلتے ہوئے
اودہر تشریف لائے اور فرمائے بنے تو اپنی انگلی دیکھہ آپ دیکھے تو جس انگلی سے روپے
گن رہے تھے اوس پر سیاہی آئی ہے حضرت فرمائے بنے اسکے گننے سے انگلی پر اتنا داغ آیا
ہے تو تو اس قدر اوسکے طرف متوجہ ہو گیا ہے اس سے دل پر کتنا داغ جما ہوگا۔
نقل ہے کہ جب آپ مقام میسور تاریخ نہم شوال ۱۲۶۰ھ ایک ہزار دوسو ساٹھہ
ہجری مین اس دار فانی سے رہگرای عالم جاودانی ہوئے آپکو چہ مہینے کی مدت سے وہان
سونپا کر کے بعد انقضای مدت یعنی ایک سال کے بعد آپکی لاش مبارک کا صندوق دفن کے
لئے تا چبوترہ شریف کو لائے دفن کے روز ارکاٹ اور ویلور اور رانی پیٹ اور بنگلور اور
مدراس وغیرہ اطراف و اکناف سے لوگون کا مجمع کثیر ہزارہا آدمیون کا جمع ہوا تھا اور اکثر
اشخاص کو یہہ گمان تھا کہ سونپ کر عرصہ ہوا ہے معلوم نہین اتبک جسد مبارک کا کیا حال ہے پردہ
بکر کے لاش کو قبر مین اوتارنا چاہئے۔ حضرت سید محمد صاحب صبغۃ الٰہی بن سید عمر مختار
قدس سرہ نے فرمایا کہ آپ سادات عظام اور مشایخ کرام شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ
کے اولاد مین پردہ کے کچھ ضرورت نہین غرض جب آپکی حسب ارشاد صندوق لاش مبارک

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

کھولا گیا سبحان اللہ بحمدہ جسد مبارک کے کفن پر ایک داغ بھی نہیں تھا اور لاش مطہر ایسی تھی
کہ گویا آج ہی روح مبارک قبض ہوئی ہی اور ابھی متنہ پہنایا گیا ہے آپکو تاج چبوترہ شریف میں
گنبذ کے باہر جانب مشرق گنبذ کے دیوار کے پاس دفن ہوئے ہیں **نقل ہے** کہ جب آپ مقام
میسور میں علیل ہوئے اور رحلت کے تین روز پہلے سب کو جمع کرکے آپنے زمین پر ہاتھ مارکے یہہ آیت
پڑھی بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ یعنے یہہ اشارہ تھا کہ ہم یہیں رحلت کرینگے بعد تین روز کے
جب وقت قریب آیا اور آپ چہرہ مبارک کو ایک جانب پھیرے ہوئے عبدیت اور عبودیت کے
مقام میں تھے پیر دستگیر قدس سرہ کا فرماتا تھا کہ میں نے الا اللہ کہا تو حضرت نے کچھ جواب نہ
دیا پھر الا اللہ کہا جب بھی جواب نہ ملا تیسرے بار الا اللہ کہا تو حضرت نے آنکھیں کھولکر یہہ
الفاظ ارشاد فرمائے کہ مجھکو معلوم ہے حضرت سید محمد صاحب صبغۃ اللہی اسکی تشریح بیان فرمائے
کہ حضرت الا اللہ کہنے کے وقت مجھکو معلوم ہے کرکے جو ارشاد فرمایا فقط اپنے صاحبزادہ
مستقبل کے طمانیت کے لئے کیونکہ جو لوگ کہ خاصان خدا ہیں وقت اخیر دیدار الہی کے شوق
اور یاد کے قربت کی اشتیاق میں اپنے کو فنا کر دیتے ہیں اور ذات صحبت قائم رکھتے ہیں
اور الا اللہ دیا ہو دیا جی کہنا کیا ہے گویا اوسکو اپنے سے علیحدہ سمجھنا ہے آپکی اہلیہ شریفہ حضرت
بی بی سلطان صاحبہ بنت سید تقی صاحب علوی فرزند شاہ برہان الدین صاحب علوی اور آپکو دو فرزند
ہوئے ایک میران سید محمد الثانی الحسینی قدس سرہ دوسرے فرزند سید السادات قبلۃ المحققین مرشدنا
مولانا حضرت سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری والشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ العزیز
حضرت میران سید محمد الثانی الحسینی قدس سرہ آپ حضرت سید علی محمد الثانی قدس سرہ کے فرزند اور
پیر دستگیر قدس سرہ کے بھائی آپکو اپنے والد بزرگوار سے خرقہ خلافت اور علوم ظاہر و باطن سے
سرفرازی ہوئی آپکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مشہور عالم ہے آپکی رحلت ۱۹ ماہ محرم
سنہ ۱۲۹ھ ہے آپکا دفن اپنے والد بزرگوار کے بازو ہوا ہے اور آپکی بازو جانب مشرق سید محمد
صاحب صبغۃ اللہی بن سید عمر صاحب قدس سرہ کا دفن ہوا ہے **نقل ہے** کہ جب آپ کی

[illegible]

روح مبارک پرواز کی تو کنار مبارک پیر دستگیر قدس سرہ کے آغوش میں تھا بعد رحلت ہر دو تجہیز و تکفین کیا پیر دستگیر نے وہاں کر پائینی دونوں

ذکر پیر دستگیر سید السادات منبع الحسنات برہان الحق والدین حضرت مرشدنا مولانا سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ

ابن حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی القادری عرف پیران صاحب ابن حضرت ثانی شاہ سید صبغۃ اللہ الحسینی القادری ابن حضرت سید محی الدین الثانی القادری عرف دستگیر صاحب ابن حضرت سید علی محمد الحسینی القادری ابن حضرت سلطان سید عبد الرحمن الحسینی القادری ابن حضرت میران سید محمد مدرس الحسینی القادری برادر زادہ مرشد اولیاء ابرار اولاد رسول اللہ حضرت شاہ سید صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔ آپ صاحب مشیخت فرید العصر وحید الدہر اہل عرفان یکتائی زمن جامع علوم ظاہری و باطنی حلیم الطبع صاحب جود و سخا مستغنی بدر منیر سپہر شریعت و طریقت آفتاب عالمتاب برج حقیقت و معرفت تھے اور باپ کے پردہ عالمقام کر گئے بعد مسند رشد و ہدایت پر متمکن رہے اور خاندان صبغۃ اللہی کے چراغ۔ آپ کا مولد شریف ۲۲ شعبان ۱۲۲۵ھ سن یکہزار دو صد و پچیس ہجری میں ہوا۔ آپکی ولادت کی تاریخ۔ مصرعہ۔ ضیائی دیدہ سید علی بلند مکان۔ ہے ۱۲۲۵ آپ ستر ا سال کی عمر شریف میں اپنے والد بزرگوار سے خرقہ خلافت اور شغل و اذکار و نعمت جمیع سلاسل عالیہ قادریہ و شطاریہ و چشتیہ و خلوتیہ و فردوسیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و مداریہ و اویسیہ و زنگیر پوشیہ و طبقاتیہ اور تمامی علوم ظاہری و باطنی سے کامل بہرہ ور ہوئے آپ کی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مشہور خلائق ہیں آپکی ذات بابرکات سے ایک عالم فیضیاب تھا خطہ مدراس تو کیا بلکہ اطراف و اکناف دور و دراز تک جن کا نظیر نہ تھا وہ کونسا فرد بشر ہوگا جو آپ سے مستفید نہ ہوا ہو آجکی روز اگر آپ کے مریدین کا شمار کیا جاوے تو ہزارہا کے نوبت پہونچیگی دوسرے لوگوں کے قطع نظر صدہا امراء و علماء ہمیشہ آپکی خادموں میں موجود رہیں خاندان والا جاہی کے اکثر اہل خاندان آپ ہی کے خادم اور آستان بوس رہے چنانچہ عالیجناب نواب معلی القاب حاتم دوران فیاض زمان نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ ادام اللہ اقبالہ۔ اور آپ کے دونوں

Mohammad Farid Razvi Nagarchi

بہادر نواب غلام محمد غوث خان بہادر و نواب محمد عبد العلی خان بہادر اور آپکی والدۂ شریفہ نواب خورشید النسا بیگم صاحبہ اور آپکی فرزندان اور محلات وغیرہ سب حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کے خادموں سے ہیں اور نواب غوثیہ بیگم صاحبہ اور جناب رحیم النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب عظیم جاہ بہادر مرحوم پرنس اول ارکاٹ اور دیگر بہت سے بیگمات وغیرہ آپکی خادم اور مطیع و فرمانبردار ہیں لیکن اس خاندان میں آپکی عقیدت اور محبت میں جناب پرنس آف ارکاٹ سے کوئی سبقت نہیں لیجا سکا اور انکے بعد دیگر مریدین میں جناب مولوی حاجی احمد علی صاحب دیوان پرنس آف ارکاٹ کمال محبت دلی اور خلوص قلبی رکھتے تھے چنانچہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ آپکو اپنے تحریرات میں بہائی صاحب لکھا کرتے تھے اور وقتہار علت آپکو اپنے خانگی امورات میں وصی کر دئے ہیں حضرت پیر دستگیر سادات عظام شیخ کرام فیض رسان ہر خاص و عام تھے اور متصف بخلق محمدی اور متخلق باخلاق اللہ تھے چنانچہ جو شخص حضرت سے قدمبوس ہوتا تھا وہ اپنے دل میں یہی سمجھتا کہ مجھسے بڑہکر کسی پر آپکی شفقت نہیں جود و کرم کی یہ حالت تھی کہ ہر روز صدہا لوگ اس آستانہ سے فیضیاب ہوتے تھے اور بہتسے غربا جو آستانہ مبارک پر پڑے ہی رہتے تھے آپ ان لوگوں کو بھی وہی کہانے عطا فرماتے تھے جو خود تناول فرماتے تھے اور آپ نے اپنے کہانے میں اور دوسرونکے کہانے میں کچھہ تفرقہ نہ فرمائے الغرض حضرت پیر دستگیر جامع جمیع اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ تھے بقول مولف تفرحات ربانی۔

شعر

مرشد کامل عیاں ہیں سید برہان شاہ
سر حق کے رازداں ہیں سید برہان شاہ

غوث اعظم کے تصدق سے مریدوں کے تمام
حشر کے دن پاسبان ہیں سید برہان شاہ

ہیں فنا فی اللہ کے اسرار اون پہ منکشف
واقف راز نہان ہیں سید برہان شاہ

صبغۃ اللہی مکان کی روشنی ہے آپ سے
نور شمع خاندان ہیں سید برہان شاہ

روز محشر پاؤں لغزش پائے میرا کیا مجال
دستگیر بیکسان ہیں سید برہان شاہ

کیا عجب راہ ضلالت سے نکل آؤں اگر
میری رہبر گمرہان ہیں سید برہان شاہ

خطۂ مدراس کو حاصل نہ کیونکر ہو شرف
پیر کامل میرے وہان ہیں سید برہان شاہ

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

آپکی ارشادات اور تصرفات کثرت سے ہین اس مترجم خاکپای غلامان خاندان صبغۃ اللہی کی کیا طاقت ہی جو اون سب کو احاطہ تحریر مین لا سکے بقول مولف مذکور

شعر

یہہ ذات وہ ہی جس سے مریدونکو ہی شرف	تحریر وصف پاک کرون کیا مجال ہے

لیکن میان چند کرامات اور تصرفات منجملہ تصرفات ربانی تبرکاً تیمناً واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج ذیل ہین۔

نقل ہے کہ جناب حضرت شاہ باقی صاحب قبلہ صبغۃ اللہی جو حضرت کے ماموں صاحب جناب سید محمد صفا قبلہ صبغۃ اللہی کے خلیفہ مکرم ہین بیان فرماتے ہین کہ جبکہ حضرت مرشدنا قدس سرہ واسطے کتخدائی اپنے ہمراہ والد بزرگوار مرشدنا جناب سید علی محمد الحسینی عرف علی پیران صاحب قبلہ قدس سرہ کے رونق افزوز میسور ہوئے آثار علوی درجات و مقامات تقدس آیات آپکے حالات سے ظاہر ہے اور جذبہ و حال چنانچہ مرشد کی و مولائی قدس سرہ اکثر اوقات بوقت تعلیم و تلقین اور تربیت کے یہی فرماتے تھے کہ میر اسمعیل **کشف و شہود** کے اعلی مدارج پر پہونچگیا **منبر حسبم** حقیقت مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا ہر ایک کلام اور ہر ایک حرکت اوہام تصرفات سے خالی نہین تہا اور تا وقت رحلت پیر دستگیر قدس سرہ کے مراتب و مدارج مین کیسکو آپ پر ترجیح نہین تہے اور ہر ایک شخص آپکے روبرو سرنگون تھا +

نقل ہے کہ ایک صاحب اہل عرب مکہ معظمہ زاد اللہ برکاتہ کے رہنے والے بہت ذی کمال تہے ہمیشہ اونکی تمنائے دلی یہی تہی کہ خاندان عالیہ قادریہ میں کسی پیر کامل سے بیعت حاصل کیا چاہیئے بہت کچہہ تلاش اور تجسس کی مگر راہ منزل مقصود کی نہ پائی ایک روز بیت الحاج زاری کے ساتھ بارگاہ ایزدی مین التجا کی کہ یا رب العالمین میری تمام عمر خواہش بیعت مین صرف ہوئی تو مسبب الاسباب کسی سبب سے کسی مرشد کامل کے بیعت سے سرفراز کرا دے اسی تصور خیال میں رات کو سوگئے پس کیا خواب دیکہتے ہین کہ ایک محفل آراستہ ہے اور اوس محفل مین حضرت غوث الصمدانی قطب ربانی میر محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تشریف رکھتے ہین

اور حاضرین مجلس تھے ہین۔ یہہ عرب صاحب پیشگاہ عالی مین حاضر ہوئے اور اپنی استدعا ظاہر کی ارشاد ہوا
کہ ملک ہند مین شاہ سید برہان الدین حسینی صبغۃ اللہی موجود ہے جاکر اون سے بیعت کرو اونہون نے پھر
عرض کی کہ اون حضرت کو مین نے دیکھا نہین کیسے کامیاب ہونگا چونکہ حاضرین محفل مین حضرت پیر
قدس سرہ بہی تشریف رکہتے تہے جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے آپکو دکہلا کر صورت شناسی کرا دی
اوسوقت حضرت کے وہ لباس زیب تن تہا جو وقت بیعت پہنا کرتے ہین پس وہ عرب صاحب خواب
سے بیدار ہو کر حضرت کے تلاش مین رہے اور راتدن بارگاہ الٰہی مین اونکی یہی التجا تہی کہ خداوند حضرت
ممدوح ملک ہند مین کس مقام مین ہین مجہہ کو وہان پہونچا دے جب ایام حج مین اطراف و اکناف اور
ممالک دور دراز کے حجاج مکہ معظمہ مین جمع ہوئے اہل مدراس بہی موجود تہے سب کی جوئندہ یابندہ
دریافت سے معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح مدظلہ العالی مدراس مین تشریف رکہتے ہین وہ صاحب بہی
مکہ معظمہ سے روانہ ہو کر مدراس کو آئے اور حضرت کے دولت سراے عالی پر واسطے حصول قدمبوسی
کے حاضر ہوئے جب حضرت حجرۂ خاص سے باہر تشریف لائے وہی لباس زیب تن تہا کہ جس لباس سے
جناب محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کی شناخت کرائی تہی پس وہ عرب صاحب چہرۂ
مبارک دیکہتے ہی قدمبوس ہوئے اور دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور راہی مکہ معظمہ زاد اللہ برکاتہا
کے ہوئے چنانچہ یہہ واقعہ شہر مدراس مین مشہور و معروف اور اکثر حضرت کے مریدون اور عقیدتمندون
کو معلوم ہے +

نقل ہے ایک صاحب تقی نواز خان نامی مدراس مین اکثر یہی کہا کرتے کہ ہر کس و ناکس کے
مرید ہونے مین کیا ہے اگر کوئی پیر کامل مرشد ملے تو البتہ مرید ہونا چاہئے اور حضرت پیر قدس سرہ
سے بد اعتقادی تہی ایک روز خواب دیکہا کہ مدراس مین جامع مسجد والا جاہی مین ایک جنازہ
لائے ہین اور اوسکے ہمراہ ہزارہا مخلوق ہے اور حضرت رسالت پناہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
بہی جنازہ کے ہمراہ ہین یہہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہمراہ دیکہتے ہی کمال تحیر
اور شوق سے ہر ایک ہمراہیون سے دریافت کرتے تہے کہ یہہ جنازہ کس بزرگ کا ہے

Mohammad Hanif Rozazi Nagarchi

جسکے ساتھہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین لوگون نے بیان کیا کہ تم کیا نہین جانتے یہہ جنازہ شاہ برہان الدین حسینی کا ہے پس صاحب مذکور خواب سے بیدار ہوتے ہی اپنے خیالات فاسد کم اعتقادی پر متنبہ ہوکر خدمت عالی مین بہت عجز و انکسار سے حاضر ہوکر حقیقت حال عرض کی اور دولت بیعت سے سرفراز ہوئے ؛

نقل ہے کہ محمد قادر اسد عرف قادر بادشاہ صاحب ساکن ارکاٹ جو حضرت پیر قدس سرہ کے مریدون سے ہین بیان کرتے ہین کہ ہر سال حضرت تاجپورہ تشریف لیجانے کے وقت میرے مکان تشریف لاتے تہے ایک سال حضرت حسب معمول ارکاٹ کی مسجد مین رونق افروز ہوئے مین نے دعوت کی چونکہ حضرت کو دہی کہانے کی بہت خواہش تہی اور اکثر میرے مکان کا دہی تناول فرمایا کرتے اسلئے مین نے اہلخانہ کو کہدیا کہ دہی اچہا جمایا جاوے حضرت جب تشریف لائے دسترخوان بچہایا گیا اوسوقت معلوم ہوا کہ فراموشی سے دہی نہین جمایا گیا ہے فقط دودہ موجود ہے مجہہ کو بہت تاسف ہوا لاعلاج ہوکر وہ دہی ایک پیالہ مین ڈالکر دسترخوان پر لا رکہا بعد ایک لحظہ کے جب دودہ کے پیالہ کے طرف خیال کیا تو پیالہ مین خالص دہی عمدہ جمایا ہوا تہا بعدہ مین نے بہرحال حضرت کے خدمت مین عرض کیا حضرت نے دعاے خیر فرمائے ؛

نقل ہے کہ جناب حضرت شاہ باقی صاحب قبلہ صبغۃ اللہی بیان فرماتے ہین کہ جس روز حضرت قدس سرہ نے بمقام مدراس برخوردار محمد محمود کو بیعت سے سرفراز کیا ایک پہول کا ہار جو وقت بیعت حضرت کے گلے مبارک مین ڈالا جاتا ہے وہ ہار حضرت نے برخوردار مذکور کے گلے مین ڈالکر سرفراز کیا برخوردار مذکور نے اوس ہار کو بکمال ارادت اور صدق دلی سے تیمنًا و تبرکًا اپنے قلمدان مین احتیاط سے رکہکر بمسطیع قصبہ گنگاوتی مقام مسکونہ کو لایا مین نے استفسار کیا کہ تم میرے واسطے کیا تحفہ لائے اوسنے کہا کہ بجز بیعت کے تحفہ تو کچہہ نہین مگر حضرت نے اپنے گلوے مبارک سے ایک ہار پہولون کا جو عطا فرمایا ہے البتہ لایا ہون پس جاے نظر اور محل تامل ہے خیال کیا جاے کہ یوم بیعت سے دہ روز یوم نہم تہا جب برخوردار مذکور قلمدان لائے اور میرے روبرو وہ کہولا اوس

وقت مخدوم علیہ مدرس فارسی اور دوسرے مدرس بندہ راقم بھی موجود تھے اونکے روبرو وہیں نے
وہ قلمدان کہولا اور حمایل پھول اوسکے نکالا۔ خدا آگاہ ہے بعینہ اللہ گواہ کہ اوسیطرح تمام پھول حمایل مذکور کے
تازہ تھے گویا اوسی روز بازار سے لاکر تیار کیا گیا ہے۔ اللہ نظر کرنیکی جا ہے کہ کہاں مدت ڈیڑھ روز اور
کہاں تازہ رہنا پھول کا قطع نظر اسکے قلمدان مقفل کہ اوسمین ہوا کی بھی گنجایش نہیں تھی ۞

نقل ہے کہ جسوقت عالیجناب نواب مرزا افروز حسین خان بہادر المخاطب بجناب نواب
خیر النسا بیگم صاحبہ قبلہ زید عزہا کے زمانہ میں نے نہایت سعی سے یہ جبہ مبارک حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر دہلی سے لاکر بسبب اعزاز و تعظیم و توقیر کے کوہ طیبہ اسم پر رکھا اور
مدراس کو نیا درگاہ جبہ مبارک بنایا اور کوہ شریف پر ایک مکان عالیشان اور جبہ مبارک کے رہنے
کے لئے ایک عمدہ قبہ شریف تیار کروایا لیکن نواب ممدوح کو یہ تردد تھا کہ ابکی جو پہلا سال ہے ۱۲ ربیع الاول
کے روز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک ہے اس جبہ مبارک کی زیارت کس بزرگ کے
ہاتھ سے کرواؤں اسی تصور اور فکر میں ایک روز نواب ممدوح نے عالم رویا میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک
میدان نورانی ہے اور اوسمین ایک مکان عالیشان بنا ہوا ہے اور اوسکے عقب ملحق ایک اور
بھی مکان ہے اور ہزارہا مخلوق کی آمد و رفت ہے میں نے دریافت کیا کہ یہ مکان کسکا ہے معلوم ہوا کہ
یہ مکان حضرت شاہ سید برہان الدین الحسینی صاحب کے رشتہ کا ہے پس میں بھی اوس قصر عالیشان
کے اندر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مسند لگی ہوئی ہے اور اوسپر ایک بزرگ خوبصورت نیک سیرت
تشریف رکھے ہیں اور اون بزرگ کے عقب مکان ملحقہ میں ایک دروازہ ہے جسپر ایک چلمن چھوٹی
ہوئی ہے اور یہ مشہور ہے کہ اوس چلمن کے مکان میں حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف
رکھتے ہیں اور اون بزرگ کے پاس حضرت ممدوح مدظلہ العالی بھی تشریف رکھتے ہیں میں بھی
روبرو حضوری میں بیٹھ گیا اون بزرگ نے میرے طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جبہ مبارک کی
زیارت شاہ سید برہان الدین الحسینی کے ہاتھ سے کرواؤ بعدہ چلمن کے اندر مکان سے
فاتحہ دینے کے لئے اون بزرگ کی طلبی ہوئی اونہوں نے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ۔۔۔

Mohammad Hanif Raza_Nagori

تصرف دیکھا فرمایا کہ اندر جاکر فاتحہ دو پس حضرت اندر گئے اور بتعمیل حکم بجالائے من بعد اندر سے دو ہندو ایک ایک
رکابی میں پانچ پانچ لڈو شیرینی کے رکھے ہوئے باہر آئے اور کہیں ایک حصہ مجھ کو عطا ہوا اور یہ پیام دیا گیا
کہ یہ تبرک فقط تم کو دیا گیا ہے اور دوسرا حصہ معلوم نہیں کہ کسکے نام کا تھا وہ شیرینی ایسی نورانی
مزہ دار تھی کہ میں نے کبھو اپنی عمر میں نہیں کھائی تھی بعد بیداری علی الصباح میں نے یہ خواب
حضرت پیر قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی اور خواستگار تشریف آوری بروز عرس شریف
کوہ طیبوارم کا ہوا اور میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ خواب صحیح صحیح عرض کیا ہے اسلئے حضرت نے اس
روز تشریف آوری جبہ مبارک کی مجاورت کو اقبال فرمایا۔ واضح ہووے کہ جبکہ عقب کے مکان میں
حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تھیں اور فاتحہ دینے کیلئے اندر سے طلبی ہوئی اور پیر قدس سرہ
نے حسب اجازت اندر جاکر فاتحہ دیا اور دونوں کا ذکر ہیں حضرت کے مرشد ہیں جو عوام سے کہتے
ہیں تو جو بزرگ مسند پر تشریف رکھتے تھے یقیناً حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے کیونکہ عقب کے مکان
میں بی بی فاطمۃ الزہرا کا رہنا اس امر کو ثابت کرتا ہے اور حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے جد
اعلیٰ اور مرشد کو جو دست بدست سینہ بسینہ دولت خلافت پہنچی ہے حقیقت میں حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ مرشد ہی ہیں مگر افسوس ہے کہ مرزا صاحب مرحوم کی حیات مستعار نے وفا نہ کی قبل زیارت
تشریف بتاریخ غرہ صفر ۱۲۰۶ سنہ ہجری اس دار فانی سے انتقال فرمایا اور راوی طیبوارم کے جاکر جبہ
شریف کے قبہ مبارک کے روبرو مدفون ہوئے بہر حال تاریخ موعودہ پر جناب مرزا اسمٰعیل خانصاحب
ہمشیرہ زادہ مرحوم اور پیر دو صاحبزادگان نوابصاحب مغفور اعنی جناب مرزا اولاد حسین خانصاحب
و جناب مرزا خورشید حسین خانصاحب کے اقتضا سے ۱۲ ربیع الاول ۱۲۰۶ سنہ ہجری کو جو عرس مبارک
ہوا حضرت پیر قدس سرہ نے مرحوم کے خواب کا ایفاء وعدہ فرمایا اور بذاتہ کوہ شریف پر جاکر جبہ
مبارک کی زیارت کروائی ❖

نقل ہے کہ محمد بہاء الدین صاحب کا بیان ہے کہ ایک منشی صاحب کے مکان میں کچھ تقریب
تھی حضرت پیر قدس سرہ کو بھی دعوت تھی حضرت کو بعد الفراغ وظائف وغیرہ تشریف لیجانے کو

عرصہ ہوا۔ صاحب خانہ نے یہہ تصور کیا کہ حضرت کے ہمراہ شاید دو تین خادم ہونگے اسی مقدار کے موافق کہانا علیحدہ نکال کے رکہا اور باقی سب دعوتیون کو کہانا کہلا دیا بلکہ کہانا ہی ختم ہوچکا بعدہ حضرت تشریف لائے آپکے ہمراہ دس پندرہ خادم تہے جسمین مین بہی شریک تہا صاحب خانہ بہت متفکر ہوا کیونکہ اوس نے فقط دو تین خادمون کے موافق کہانا نکال رکہا تہا اور یہہ دس پندرہ آدمی جب حضرت نے اوسکے تردد کو ملاحظہ کیا ارشاد فرمایا کہ فی الحال جس قدر کہانا موجود ہے بستر خوان پر لا رکہو اور اوسپر پارچہ سفید اڑہا دو اور سب کے سامنے خالی رکابیان رکہہ دو جبکہ صاحب خانہ تعمیل حکم بجا لایا حضرت نے اپنے دست مبارک سے ہر ایک خادم کے رکابی مین بمقدار اون کے غذا کے کہانا ڈالا سب نے بسیری تمام کہایا اور بہی کہانا بچ رہا ٭

نقل ہے کہ مولف تصرفات ربانی کا بیان ہے کہ چونکہ مکان کے تمام اہل و عیال کو حضرت قدس سرہ سے بیعت حاصل ہے ایک سال قصبہ راجگور مین بیماری ہیضہ شائع ہوئی اور اوسی بیماری سے مولف مذکور کی اہلیہ کلان بیمار ہوئین بہت کچہ معالجہ کیا گیا مفید مدعا نہ ہوا ایک ہی دن مین زیست کی امید منقطع ہوگئی بیمار کو تلقین کیگئی کہ اسوقت امورات دنیوی کا ہرگز خیال نہ کیا جانے جو کچہہ تصور ہے حضرت پیر کے مشاہدہ کا ہے اسوقت حضرت کا مشاہدہ بہت کام آئیگا اور اسی تصور و خیال مین حل مشکلات ہوکر سعادت دارین نصیب ہوگی جب آدہی رات گذر گئی بیمار کی حالت ابتر ہوی اور آنکہین بلا حس و حرکت دیوار سے ٹکٹکی لگائی ہوی تہین گویا کہ حالت نزع ہے مولف مذکور یہہ حال دیکہکر کلمۂ طیب پڑہنا شروع کیا اس عرصہ مین بیمار نے یک دونون ہاتہون کو اوٹہا کر اپنے منہہ تک لایا اور پڑہتی ہون پڑہتی ہون کہتے ہوئے کلمۂ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہکر ہاتہون کو اپنے منہہ پہ پہیر کر سو گئی - اور بعد الدریافت کہا کہ مین ابہی حضرت پیر کے مکان مین تہی حضرت نے ایک لوٹہ کے ہاتہہ سے پان منگوایا اور دعا پڑہکر مجہہ کو عطا کرکے ارشاد فرمایا کہ کلمہ پڑہکر پی جاؤ مین نے پڑہتی ہون کہکر کلمۂ طیب پڑہکر پی لیا اور ہوشیار ہوئے بس اسکے ساتہہ ہی بیمار کا حال لحظہ بلحظہ دن بدن صحت پاتا گیا بلکہ آٹہہ روز کے عرصہ مین ایسی صحت ہوی کہ گویا بیمار ہی نہ تہی

منقول ہے کہ حاجی محمد داؤد صاحب ملیدار ساکن گلبرگہ شریف فی الحال جنکی دوکان رایچور
مین ہے اور حضرت پیر دستگیر مرشدنا قدس سرہ سے بیعت حاصل ہے اپنے مرید ہونے کا
واقعہ بیان فرماتے ہین کہ مین نے قبل بیعت رایچور مین ایک خواب دیکھا کہ مین کسی مکان
مین گیا ہون اور وہ مکان ایسا ہے کہ مین نے کبھی نہین دیکھا تھا اور اوس مکان مین ایک
طرف ایک حجرہ ہے جسکا دروازہ بند اور اوس حجرہ کے دروازہ کے اوپر ایک تختہ
آویزان جسپر اوپر اللہ کا نام اور اوسکے نیچے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک تحریر ہے
مین وہان جاکر بیٹھا اس عرصہ مین حجرہ مذکور کا دروازہ کھلا اور اندر سے ایک بزرگ
پاک صورت گورا رنگ سفید ریش باہر تشریف لائے اور میرے ہاتھ مین ایک قرآن شریف
دیا میری آنکھ کھل گئی بعدہ مین اس خواب کی تعبیر اور اوس مکان کی تلاش اور تجسس مین
تھا کہ یا الٰہی وہ مکان کہان ہے اور وہ بزرگ کون ہین اونکی قدمبوسی حاصل کرون بعد
چند روز کے مین اپنے دوکان کے خرید سامان کے لئے مدراس جانے مستعد ہوا تو میرے
پیر بھائی حضرت فقیر محمد صاحب نے جو ضلع رایچور مین ملازم سرکار نظام خلد اللہ ملکہ مین
ایک عریضہ دیکر یہہ فرمایا کہ میرے مرشد حضرت سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری
الشطاری صبغۃ اللٰہی مدراس ترملکھڑی محلہ جام بازار مین تشریف رکھتے ہین دریافت
کرکے پہونچا دینا اور تم بھی اقدام بوسی سے مشرف ہونا کہ اسمین یک کرشمہ دو کار مقصود ہے
جبکہ مین مدراس گیا تو اپنے کاروبار خانگی مین یہہ عریضہ پہونچانے کی فرصت نہین ہوئی
بہرحال جو روز واپسی رایچور کا تھا مین اپنے مقام پٹن سے ترملکھڑی کو آیا اور دریافت
کرکے حضرت کے دولت خانہ پر حاضر ہوا چونکہ حضرت اوسوقت برخاست کرچکے تھے وہان
حاضرین مین سے مسمی بہاء الدین صاحب نے حضرت کے خدمت مین میری حاضری کی
اطلاع کرائی اور مین دولت خانہ مین بیٹھا تو مکان مبارک وہی ہے جو خواب مین دیکھا
تھا اور حجرہ بھی ویسا ہی بند ہے اور اوپر تختہ بھی آویزان ہے جسپر اللہ اور محمد

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکہا ہوا ہے پس مین دیکہتے ہی کمال درجہ معتقد ہوا اور بیعت مسرت حاصل ہوی اس عرصہ مین حجرۂ مبارک کا دروازہ کہلا حضرت باہر تشریف لائے جب دیکہا تو آپ ہی ہین جنہون نے مجہکو عالم رویا مین قرآن شریف مرحمت فرمایا تہا پس فوراً دیکہتے ہی قدمبوس ہوا اور عرلیفہ جناب فقیر محمد صاحب کا خدمت مین گذرانا اور خواستگار بیعت کا ہوکر بیعت سے سرفرازی حاصل کیا گو کہ ارادہ اوسی روز واپسی رائچور کا تہا مگر اور دو تین روز خدمت مین حاضر رہکر اپنے مقام رائچور کو واپس آیا حضرت پیر قدس سرہ نے مولف تصرفات ربانی کے روبرو ارشاد فرمایا کہ باوا حاجی داؤد صاحب نے بیعت کے وقت جب اس فقیر کے ہاتہہ مین ہاتہہ ملایا بیہوش تہا خدا اوسکو ہدایت نیک دی اور حاجی صاحب موصوف کا فرمان ہے کہ بیعت کے وقت میرا ہاتہہ حضرت پیر دستگیر کے ہاتہہ مین کیا تہا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مین تہا سبحان اللہ بحمدہ کیون نہ ہو قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ یعنے اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ جو لوگ ہاتہہ ملاتے ہین تجہہ سے وہ ہاتہہ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتہہ اوپر اونکے ہاتہہ کے ہے پس پیر کامل مرشد واصل ہون تو ایسے ہون اور مرید ارادتمند ہو تو ایسا ہو جزاکم اللہ خیرا +

مترجم برادرم مولوی تجمل حسین خان بہادر کا اظہار ہے کہ جسوقت مین اپنے پیرو مرشد مولانا و مرشدنا مولوی محمد عبد الغفور خان مجددی نقشبندی شاہجہانپوری مدظلہ العالی کے خدمت بابرکت مین غرض ملازمت کے حصول کے لئے مدراس سے مقام بیگم پور ضلع علیگڈہ کو گیا تو جناب پیرو مرشد نے اثنای تقریر مین مجہہ سے استفسار فرمایا کہ کیا مدراس مین بہی کوئی مشائخین سے ہین مین نے کہا ہان جناب سید شاہ برہان الدین الحسینی قادری ہین پیرو مرشد نے پہر پوچہا کہ کیا بہت معمر ہین مین نے کہا ہان آپنے فرمایا کیا طریقہ قادری

مین بیعت لیتے ہین مین نے کہا ان بعدہ آپنے پوچھا کہ اور کون ہین مین نے اور دو ایک نام
لئے آپ نے دوسرے اسما سنکر مکدر ہوکر اور تنفر ظاہر کرکے فرمایا ان لوگون کا ذکر موقوف کرو
اور وہ بشاشت آپ کے چہرہ پر پائی نہ گئی جو ابتداے ذکر کے وقت تھی پس جب ہی سے
میرا اعتقاد حضرت پیر دستگیر سے زیادہ ہوگیا اور ہمیشہ مریدین کے موافق آپ کی خدمت مین
حاضر ہونے لگا۔

نقل ہے کہ بہادر موصوف کا یہ بیان ہے کہ مین ایک روز بیٹھے واہی خیالات سے
پراگندہ خاطر ہوکر حضرت قدوتنا شیخ سید برہان الدین الحسینی القادری الشطاری حقیقۃ الٰہی
کے خدمت بابرکت مین شب کے وقت حاضر ہوا کہ کچھ اپنے روداد بیان کرون قبل اسکے کہ
مین کچھ کہون حضرت نے مجھسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بابا اس دل کو اللہ تعالیٰ نے یہ جوہر
عطا فرمایا ہے کہ جسطرف پھیر دو پھر جاتا ہے اور جس طرف رجوع ہوتا ہے اوسی طرف انسان
کو مشغول کردیتا ہے پھر جب دلکی ایسی حالت ہے تو دوسرے جانب سے اوسکو پھیرکر اور
خیالات فاسدہ اوس سے دور کرکے نیک جانب مین اور خدا کے یاد کے طرف کیون نہین
پھیرتے ہو۔ بہادر معزز کا بیان ہے کہ حضرت پیر دستگیر نے اس بیان کو اس خوبی کے ساتھ
ادا فرمایا کہ میری تشفی ہوگئی اور اپنے خیالات سے باز آیا

نقل ہے کہ بہادر معز کا بیان ہے کہ حضرت پیر دستگیر کے جناب مین مین اکثر
حاضر ہوا کرتا تھا اور جب حاضر ہوتا تھا کسی عمل کی اجازت مجھکو عطا ہوتی تھی چنانچہ
ایکبار مین بعض افکار سے پریشان ہوکر جب خدمت بابرکت مین حاضر ہوا آپ نے
کمال شفقت سے **یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً**
للہ کے پڑھنے کی اجازت عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ فی الفور جاکر شروع کردو
مین نے حسب الحکم اوسی طرح جس طریق سے حکم ہوا تھا شروع کیا جب چلہ ختم ہوا آخر روز
مین مجھکو خواب مین نظر آیا کہ مین بعض ہمراہیون کے ساتھ مقام کوٹھم کو حضرت حسیم

Mohammed Hanif Razvi Nagarchi

انصاری رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لئے روانہ ہوا ہون جسوقت وہان کشتی سے اوتر کر روضہ
مبارک کے جانب چلا تو دیکھا کہ اوسطرف سے ایک بزرگ نوجوان گندم رنگ دُبلے میانہ قد لباس
قادریہ پہنے ہوئے اودہر سے تشریف للتے ہین لوگون نے مجھہ سے کہا کہ یہی بزرگ اس جگہہ کے
قطب ہین جب مین نے لوگون سے یہہ بات سنے تو اون سب کا ساتھہ چھوڑ کر اون بزرگ کو سلام
کرکے اونکے ساتھہ ہولیا اور اپنے حل مقاصد کے لئے عرض کرتا ہوا پیچھے اونکے چلا اور اون بزرگ نے
حیلہ حوالہ کرنا شروع کیا مگر مین نے اپنا ارادہ نہ چھوڑا آخر وہ بزرگ اس جلدی کے ساتھہ روانہ
ہوئے کہ اونکے پاؤن کے نیچے سے زمین سرکنے لگی ہی اور اونہین کے نشان قدم پہ پاؤن رکھتا
ہوا اوسی جلدی کے ساتھہ چلدیا اور ایک آن کے آن مین ہزارون کوس کی مسافت قطع
کرکے اون بزرگ کے ہمراہ ایک درگاہ مین پہونچا وہان جاکر اون بزرگ نے مزار پر پہولون
کی چادر چڑہائے اور فاتحہ دیکر درگاہ سے باہر جانا چاہتے تہے کہ مین نے اونکا دامن پکڑ لیا اور
اوس مزار کے قسم دیکر اپنی حاجت چاہی اوسوقت اون بزرگ نے فرمایا کہ تو نے بہت بڑی قسم
دی ہے اسلئے مجبوراً ایک چیز تم کو دیتا ہون تو ہر روز سہ ہر شب کو طہارت کامل کے ساتھہ پڑہا کر
اور ہر شب غسل کیا کر تیرے مطالب حل ہوجاوینگے یہہ فرماکر ایک کاغذ جیب سے نکالکر مجھہ کو
عطا فرمایا جب مین نے چاہا کہ اوس کاغذ کو پڑہون کہ ناگاہ مجھہ کو گہر کے لوگون نے کسی کام کے
لئے خواب سے بیدار کردیا مین نہایت پریشان ہوکر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خدمت مین حاضر
ہوا اور ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو بڑا کم نصیب ہی کہ ایسی دولت تیرے ہاتہہ سے جاتی رہی
مین نے عرض کیا کہ پہر اوسکے حصول کی کوئی صورت بیان فرمائے آپ نے فرمایا کہ اب اوسکے حصول
کی اسکے سوا کوئی صورت نہین کہ تو حضرت تمیم انصاری رضی اللہ عنہ کے درگاہ مین جاکر وہان
التجا کر مین حسب الحکم وہان گیا تین دن تک کمال عاجزی سے التجا کرتا رہا تیسرے روز خواب
مین کسی بزرگ نے آکر فرمایا کہ تو مدینہ منورہ کو جا تیرا مقصد وہان حاصل ہوگا مین نے جب یہہ
کیفیت حضرت سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ جا تجہکو اب مقصد حصول ہونیکا راستہ مل گیا

Mohammad Hanif Rasvi Nagarchi

نقل ہے کہ تاریخ بیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹ھ تیرہ سو نو ہجری گذرتے ہی اکیسوین کی شب کو مزاج اقدس حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا بیمار ہوا فوراً حکیم محمد غوث صاحب کا علاج شروع ہوا اوسوقت تو گونہ تشفی ہوئی لیکن اطمینان بخش نہین چونکہ فقیر مترجم حضوری مین حاضر ہی تہا چو طرف خطوط و تار برقی بموسومہ خلفا و مریدین روانہ کئے گئے اوسکے دوسرے روز ہی شاہزادہ روشن علی صاحب قادری معہ اہل و عیال رائچور سے مدراس آگئے اور شاہزادہ صدر عالم صاحب قادری کوٹمتور سے اور شاہزادہ حیدر علی صاحب قادری و شاہ امین الدین صاحب قادری ارکاٹ سے اور شاہ حضرت قادری خطیب اودہونی سے یکی بعد دیگرے حاضر ہوئے اور مریدین اور معتقدین کے آمد ہی چو طرف مثل ارکاٹ و نلور و ویلور و بنگلور و میسور و رائچور و حیدرآباد وغیرہ وغیرہ اور دور دراز اطراف و اکناف سے شروع ہوئے لحظہ بلحظہ و دم بدم جوق جوق قدمبوسی کے لئے حاضر ہوتے اور مشرف ہوکر جاتے تہے اور ایام بیماری مین ہی بیعت کے لئے لوگون کی کثرت ہونے لگی ہر روز صبح و شام بیعت کا جلسہ ہوتا روزینہ صدہا آدمی مرید ہوتے یہانتک کہ چہوٹے چہوٹے کم عمر بچون کو بہی لاکر حضرت کی خادمی مین داخل کئے چنانچہ اونہین ایام مین حاجی مولوی سید محمد اسحق صاحب ملقب طرازش خان بہادر بہی جو سرآمد علمای مدراس اور بہت مسن معمر تہے اور علوم دینیات مین کوئی انکا نظیر نہین تہا حاضر خدمت ہوکر حضرت کے دست مبارک پر طالب ہوئے غرض ایام علالت مین بارہ سو اشخاص سے زاید دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور سلسلہ بیعت تا ختم زیست روزینہ برابر جاری تہا

نقل ہے کہ جبکہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کی بیماری روز بروز ترقی پانے لگی اور علاج مفید مزاج اقدس نہین ہوا تو دوسرے حکما حضرت کے علاج کے لئے مستعد ہوئے لیکن حکیم محمد غوث صاحب خود ہی معالج رہے تاہم کسیطور سے بیماری مین افاقہ نہین ہوا بلکہ ترقی کے آخرش پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ نے رحلت کے آٹھ روز پیشتر سے دوا اور غذا ہر دو ترک فرمائے اور ہمیشہ عالم استغراق اور محویت مین رہتے تہے اور یوم رحلت تک نصایح اور وصیتین جاری تہین اور ہر ایک کے حق مین دعای خیر فرماتے تہے حالانکہ مزاج شریف مین ضعف از حد

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

تہا لیکن عبادت الٰہی اور وظایف برابر جاری تہا۔

نقل ہے کہ ذیحجہ کی اٹہارہوین تاریخ سنہ ۱۳۰۹ ایکہزار وسہ صد و نو ہجری یوم چہارشنبہ کے صبح سے آپ نے اپنے کو بالکلیہ متوجہ درگاہ کبریائی کیا بعض خلفا اور مریدین صادق الاعتقاد نزدیک موجود تہے اوسوقت کا حال بیان نہین کیا جاتا قابل دید تہا وہی لوگ جانتے ہین جو کہ رحلت کے وقت نزدیک تہے افسوس صد افسوس کہ قریب گیارہ بجے دن کے ذکر ہو کے ساتہہ روح اقدس قفس عنصری سے پرواز کرکے اعلیٰ علیین مین محو ذات بالذات ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ برادرم مولوی تجمل حسین خان بہادر کا بیان ہے کہ مین اوس روز آٹہہ بجے کے قریب سو گیا تہا خواب مین کیا دیکہتا ہون کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ حضرت شاہ سید برہان الدین الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی نے اس دار فانی سے عالم جاودانی کے طرف رحلت فرمائی ہے بمجرد اس خواب وحشت اثر کے میرے آنکہہ کہل گئے اور بدحواس ہو کر گہر کے باہر نکل آیا اور اپنے ملازم کو فی الفور دریافت حال کے لئے روانہ کیا تہوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت کا وصال ہو گیا ہے اوسوقت جو کچہہ کہرام ہر خاص وعام مین برپا تہا حد بیان سے باہر ہے اور ہزارہا مریدین و معتقدین جوق جوق آخری دیدار مبارک کے لئے آرہے تہے اور چشمہ چشم جوی اشک بہا رہے تہے تمام روز اور ساری رات یہی حالت رہی کہ ایک جوق آیا اور ایک جوق گیا کثرت اژدہام سے لوگون کو حضرت تک پہونچنے کا رستہ نہین ملتا تہا دوسرے دن پنجشنبہ کے صبح تاریخ ۱۹۔ ذیحجہ کو سات بجے تابوت مبارک مکان سے اوٹہایا گیا اوس روز خلایق کی کثرت اس قدر تہی کہ جسکے اہتمام کے لئے پولیس کے پیادہ اور سوار ہمراہ تہے صدہا دوکانین بند ہوگئین تہین اور ہر ایک ہندو اور مسلمان اوس چادر گل سے جو تابوت پر اوڑہائی جاتی تہی تبرکاً دو دو چار چار پہول لیکر چلے جاتے تہے یہان تک کہ متعدد چادرین اوڑہائے گئین اور سب کے سب پہولون سے خالی ہو گئین یون ہی با تزک و احتشام جامع مسجد والا جاہی مین تابوت مبارک آٹہہ بجے پہونچا اور حضرت میران شاہ سید محمد الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی جو حضرت شاہ سید کریم محمد الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے اولاد مین امام ہوکر اوس جم غفیر کے ساتہہ نماز پڑہائے اور وطن

اوسی اژدہام کے ساتھ اسٹیشن ریلوے پر دس بجے تابوت مبارک لیگئے چونکہ اوس روز میونسپالٹی
کے طرف سے مکان سے اسٹیشن تک آب پاشی ہوی تھی اور اسٹیشن کے پلاٹفارم پر بانات کا فرش ہوا تھا
اور اسپشل ترین تیار تھی تابوت مبارک سوار کردایا گیا چونکہ اسکے پیشتر رات کو اور صبح کے معمولی گاڑی
مین صدہا آدمی تاچپورہ شریف کو جاچکے تھے اسپشل ترین مین بھی نوابصاحب پرنس آف ارکاٹ
اور اونکے برادران اور دوسرے امراو اعزای مدراس وخلفا و فقرا و مریدین ومعتقدین بھی
سوار ہوئے اور ساڑہے دس بجے گاڑی جانب ارکاٹ چلی۔ ایک بجے ارکاٹ کے اسٹیشن
پر پہونچی وہان سے تابوت کو اتار کر اوسی اژدہام کے ساتھ پیادہ پا لے چلے بلکہ نواب پرنس آف ارکاٹ
بھی مکان سے مدراس کے اسٹیشن تک اور ارکاٹ کے اسٹیشن سے تاچپورہ شریف تک جو قریب نو میل
کا فاصلہ ہے باوجود سواری خاص ہمراہ رہتے ہوئے اپنے عقیدتمندی اور محبت دلی سے پیادہ پا
تابوت مبارک کے ساتھ تھے یہ اعتقاد اور خلوص قلبی اوروں سے ہونا محال ہے پس رانی پیٹ
اور ارکاٹ پر سے ہوتے ہوئے تاچپورہ شریف کو لیگئے ہر ایک شخص آپکی رنج ومفارقت سے
گریان تھا یہان تک کہ ابر رحمت نے بھی اپنے قطرات چند ماتم زدون کے اجسام گرد آلود پر ٹپکائے
وہان اس اژدہام کثیر کے علاوہ اطراف واکناف کے خلایق اور تمام مشایخین ارکاٹ وویلور
وغیرہ حاضر تھے بعد نماز عصر آپکو اپنے والد ماجد مرشد نا سید شاہ علی محمد الثانی الحسینی القادری عرف
علی پیران صاحب قدس سرہ کے پائین حسب وصیت آپکے مدفون کئے افسوس ہے کہ ایسا
آفتاب عالمتاب سپہر ولایت وکرامت زمین مین پوشیدہ ہو گیا اگرچہ بظاہر جسم شریف ہماری
نظرون سے فنا ہو گیا لیکن روح پاک اعلیٰ علئین مین مقام لاخوف علیہم ولاہم یحزنون مین
مستقر ہے اور فیض آپ کا جسطرح عالم حیات مین مریدین ومعتقدین پر جاری تھا اب بھی
بحال ہے ✦

نقل ہے کہ جب حضرت پیرو مرشد قبلہ قدس سرہ کے تصرفات وکرامات تو زبان زد
خاص وعام ہے لیکن بوقت فاتحہ چہلم شریف جسوقت کہ نوابصاحب بہادر پرنس آف ارکاٹ

اور حضرت پیران صاحب قبلہ مدظلہ العالی دو سہ روز قبل ذریعہ اسپشل ٹرین داخل ارکاٹ ہوی۔ وہان امساک باران کے وجہ سے پانی کی بہت تکلیف تہی اور تاجپورہ شریف مین گنبذ مبارک کے سامنے کے کنہٹہ مین جس سے کہ تمام خلایق وہان کی سیراب ہوتی ہے پانی بالکل نہین تہا فقط اندرونی کنہٹہ ایک چہوٹا سا چشمہ ایسا باقی تہا جس سے سربراہی پانی کی فاتحہ کے لئے ممکن نہین تہی اور گورنمنٹ انگریزی کے طرف سے نواب صاحب بہادر کی سربراہی کے لئے تحصیلدار وغیرہ کا مداران جو حاضر تہے انہون نے دس پندرہ بنڈیان پانی کے سربراہی کے لئے مقرر کرنیکی تجویز کئے اور کنہٹہ کے اندر سے کیچڑ نکالنے کی بہی فکر ہوی یوم جمعہ بعد نماز اسی تردد اور تفکرات مین تہے کہ بوقت چہار گہنٹہ روز ابر رحمت نے جوش کیا اور پانی برسنا شروع ہوا تہوڑے ہی عرصہ مین کنہٹہ پانی سے لبریز ہوگیا اور جسقدر کہ ترددات درپیش تہے سب بجای خود رہے۔ طرفہ یہہ کہ وہ بارش اطراف واکناف مین نہین فقط تاجپورہ شریف پر ہی تہی پس یہہ تصرف اور کرامت حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کے تہی جو پانی کی تکلیف رفع ہوگئی۔

نقل ہے کہ فاتحہ چہلم شریف کے روز یہہ تجویز ہوگئی تہی کہ شب کو مہمانون کے کہانے کی سربراہی اور صبح کو اذن عام کے ساتہہ کہانا کہلایا جاوے چنانچہ شب کو بعد مغرب مہمانون کا کہانا شروع ہوا اسکے ساتہہ ہی صدہا ہزارہا آدمی کی آمد شروع ہوی اور جوق کے جوق دسترخوان کیطرف رجوع ہوئے چونکہ حضرت قدس سرہ کی عادت شریفہ تہی کہ کوئی ہو کہ آپکی آستان سے محروم نہین جاتا تہا یہی سبب تہا کہ تمام شب کہانا پکتا رہا اور مخلوق کہاتے رہے اور پہر صبح شام تک دسترخوان بچہا رہا ادہر کہانا پک رہا تہا اور ادہر لوگ کہا رہے تہے اس اہتمام مین آفرین ہے اون مریدان راسخ الاعتقاد پر جو سربراہی مین مصروف تہے خصوصا سید غلام رسول صاحب اور محی الدین حسین صاحب عرف میان جان جنکی محنت اور مشقت کا اندازہ نہین کیا جاتا۔ خدا انکو جزای خیر دیوے واضح ہو کہ فاتحہ کے موجودہ اسباب اور سرمایہ کے خیالات عظام مین کافی نہی کہ رات اور دن دو وقت کی سربراہی اذن عام کے ساتہہ ہو سکیگی

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

یہہ فقط حضرت پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ کا تصرف اور کرامت ہے۔

نقل ہے کہ حضرت کی عمر شریف وقت رحلت پچاسی سال کی تھی اور آپکی چار اہلیہ شریفہ تھیں اولہٗ ثانی ثالث رابعہ و دورانی ام المریدین حضرت ہاشم بی بی صاحبہ جن سے ایک بی بی صاحبہ مدظلہا بنت حضرت سید عبدالرحمن صاحب عرف صاحب پیر صاحب مرحوم اولاد حضرت ہاشم پیر دستگیر صاحب قدس سرہ بیجاپوری کے ہیں۔

نقل ہے کہ اگرچہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے کوئی اولاد ظاہری چھوڑ کر نہیں گئے لیکن آپکی ہمشیری بھتیجی پیران صاحب قبلہ اعنی حضرت ثانی سید شاہ علی محمد الحسینی القادری الملقب صبغۃ اللہی مدظلہ العالی نبیرہ حضرت سید محمد الحسینی القادری دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ حضرت کے جانشین موجود ہیں اور یہی حضرت تاجپورہ شریف کے سجادہ ہیں خدا انکی عمر میں برکت دیوے ذی خلق و ذی مروت اور بہت حلیم الطبع ہیں کیوں نہ ہو کہ خاندان صبغۃ اللہی کے آپ ایک جزو اعظم ہیں اور یہی اب اس خاندان کے چراغ ہیں جو عادت کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے وقت میں مریدین و خلفا و معتقدین کے ساتھ تھے وہی بحال رکھے ہیں اور تمام خلفا اور مریدین و معتقدین خصوصاً نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ اور ان کے بھائی صاحبان وغیرہ آپ سے بھی ویسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں۔

اسامی خلفا

نقل ہے کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خلفا گیارہ ہیں جو گیارہ کا عدد بہت مبارک ہے خداوند کریم انکا سلسلہ قیامت [illegible] باقی رکھے

پہلی خلیفہ سید شاہ محمد الحسینی القادری [illegible] صبغۃ اللہی ہیں جو حضرت سید شاہ محی الدین اول حسینی کے فرزند اور حضرت سید شاہ زین الدین الحسینی القادری ابن سید محمد میران حسینی الحسینی القادری قدس سرہ کی اولاد سے ہیں اور حضرت پیر دستگیر کے ہم جد بزرگوار

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

ہین خلیفہ صاحب موصوف بتاریخ ۲۰ محرم سنہ ۱۲۹۴ یکہزار و دوصد و نود و چہار ہجری بمقام مدراس دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور اوسی سال نہم شوال کو بمقام تاجپورہ شریف حضرت داداپیر قدس سرہ کے عرس شریف مین نعمت خرقۂ خلافت سے ممتاز ہوئے۔

دوم دوسرا خلیفہ مترجم ہذا فقیر حقیر خاکپای فقرا شاہ سیف اللہ قادری الشطاری صبغۃ اللہی ہے سنہ ۱۲۸۰ یکہزار و دوصد و ہشتاد ہجری نبوی مین مرشدنا مولانا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور رفتہ رفتہ بعد مرور سنین و شہور جادۂ فقر مین قدم دہرنے کا شوق دامنگیر ہوا اور اوس حال مین ناگور شریف کو جاکر چلہ کشی مین مصروف ہوا اور بدستگیری حضرت شاہ الحمید قادری ولی بادشاہ گنج سوائی گنج بخش اور مرشدین کامل کے نوین شوال سنہ ۱۳۰۴ یکہزار و سہ صد و چہار ہجری کو حضرت داداپیر صاحب قبلہ قدس سرہ کے عرس شریف مین بمقام تاجپورہ شریف خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوا۔

سوم تیسرے خلیفے حضرت سید شاہ محی الدین حسین قادری والشطاری صبغۃ اللہی مخلص وقار فرزند میر امام علی رضوی ہین جو علوم عربیہ و قرآت و تصوف اور فن شاعری مین دستگاہ کامل رکہتے تہے اور جناب فیضمآب سیدی حضرت سید محمد الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی ابن حضرت سید عمر مختار قدس سرہ سے سلسلۂ عالیہ قادریہ مین آپ کو بیعت حاصل تہی اور بتاریخ ۲۶ رجب سنہ ۱۳۰۴ یکہزار و سہ صد و چہار ہجری روز پنجشنبہ بمقام مدراس حضرت پیر دستگیر مولانا مرشدنا قدس سرہ کے دست مبارک سے خرقۂ خلافت زیب تن کئے اور بتاریخ ۲۲ محرم سنہ ۱۳۰۸ ہجری آپنے داعی اجل کو لبیک پکارا

چوتہے حضرت سید شاہ حمید علی رضوی قادری الشطاری صبغۃ اللہی ہین جو حضرت سید شاہ جلال بخاری قادری سہروردی عرف مخدوم جہانیان جہان گشت قدس سرہ کے اولاد سے ہین اور وطن آپ کا ارکاٹ ہے آپ ہی بتاریخ نوین شوال سنہ ۱۳۰۴ یکہزار و سہ صد و چہار ہجری بمقام تاجپورہ شریف حضرت داداپیر صاحب قبلہ قدس سرہ

کے عرس شریف میں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے دست مبارک سے خرقہ خلافت کے سرفرازی
پنجم پائی۔ پانچوین خلیفے شاہ حضرت صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی خطیب جامع مسجد ادہونی
من مضافات مدراس ہیں آپ بھی بتاریخ ۱۰ محرم ۱۳۰۶ھ یکہزار وسہ صد و شش ہجری بروز
دوشنبہ بمقام مدراس دولت بیعت و خرقہ خلافت سے سرفرازی حاصل کئے۔

ششم چھٹے خلیفے حاجی سید روشن علی قادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ہیں وطن اصلی آپ کا
اودگیر ضلع محمد آباد بیدر علاقہ نظام دکن ہے اور فی الحال سکونت ضلع رائچور میں ہے
آپ سادات جلیل القدر کے اولاد سے ہیں نہایت کریم النفس صاحب اخلاق حمیدہ
ہیں اور تصرفات ربانی آپ ہی کی تالیف سے ہے اور مترجم فقیر کو آپ سے رابطہ مؤدت
و اتحاد بدرجہ کمال حاصل ہے اور بتاریخ پندرھوین رجب ۱۳۰۱ھ یکہزار و سہ صد و یک ہجری
روز دوشنبہ بمقام مدراس آپ نے مولانا و مرشدنا پیر دستگیر قدس سرہ کے خدمت
بابرکت میں حاضر ہو کر دولت بیعت سے سرفرازی پائے اور جب پیر دستگیر قدس سرہ
بیجاپور کے عزم سے رائچور میں رونق بخش ہوئے تو وہاں صدہا مریدین دولت بیعت
سے سرفرازی پائے اور بتاریخ اکیسوین جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ یکہزار و سہ صد و ہفت
ہجری روز چہارشنبہ بمقام رائچور بقرار داد مجلس مشائخین و حضار حضرت پیر دستگیر
قدس سرہ نے دست مبارک سے خرقہ خلافت طریق شطاریہ و جمیع سلاسل علویہ عالیہ
پہنایا اور تمامی اذکار و اشغال سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔

ہفتم ساتوین خلیفے سید عزیز اللہ الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی جاگیردار
موضع نندیال تعلقہ بھاگے واڑی ضلع بیجاپور ہیں آپ حضرت میران سید محمد مدنی
الحسینی قادری کے بھانجے سید محمد شریف صاحب کے اولاد سے ہیں آپکے اجداد میں
ایسے خاندان صبغۃ اللّٰہی سے مرتبہ خلافت حاصل تھا جسوقت کہ حضرت پیر دستگیر قدس
سرہ قصبہ رائچور و گلبرگہ شریف ہوتے ہوئے اپنے جد اعلیٰ حضرت سلطان سید عبد الرحمن

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ابن حضرت سید میران محمد مدرس الحسینی القادری
قدس سرہ کے زیارت کیلئے بیجاپور رونق افروز ہوئے خلیفہ صاحب موصوف کے درخواست
و اصرار پرسنہ قدیمی تسلسل کے لحاظ سے بتاریخ ۱۱ رجب ۱۳۰۷ھ یکہزار و سہ صد ہفت ہجری روز
دوشنبہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے اپنے جد اعلیٰ کے گنبد مبارک کے روبرو خرقۂ خلافت
سے سرفراز فرمایا ۔

ہشتم آٹھوین خلیفے حاجی مولوی شاہ ظہیر الدین احمد قادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی ہین آپ نواب
غوث بیگم صاحبہ کے داماد ہین اور معززین ارکان کرناٹک فیملی سے ہین اور نہایت ذی خلق و
بامروت ہین اور بہت قابل ذی علم ہین جبکہ نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ
ہمراہی پیر و مرشد قبلہ واسطے زیارت قبور مرشدین کے تاجپورہ شریف کو تشریف لیگئے
تھے اوسوقت بتاریخ ۲ ذیحجہ ۱۳۰۷ھ یکہزار و سہ صد و ہفت ہجری حسب خواہش آپ کے حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ نے خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا اور آپ یوم خلافت سے اپنے
حال قال مین ہین ۔

نہم نوین خلیفے شاہ امین الدین صاحب قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی جو ارکاٹ مین
تشریف رکھتے ہین آپ بہت کریم النفس ذی اخلاق صاحب علم و مروت ہین آپ کے اجداد
بھی مشائخین سے ہین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے آپ کو لایق عطای خلافت دیکھکر
بتاریخ نوین شوال ۱۳۰۸ھ یکہزار و سہ صد ہشت ہجری حضرت دادا پیر صاحب قدس سرہ
کے عرس شریف مین خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا ۔

دہم دسوین خلیفے سید محی الدین الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی عرف صاحب پیران
ہین آپ فرزند ہین سید احمد حسین صبغۃ اللّٰہی عرف قاعد میران صاحب قادری کے
جبکہ آپکے والد کی رحلت ۱۳ رمضان ۱۳۰۸ھ ہجری کو ہوئی فاتحہ چہلم مین بتاریخ ۲۴ شوال کو
حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے آپکے والد کے درخواست اور وصیت کے موافق آپ کو

بمقام مدراس محلہ کرمباکم مین خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا ۔

گیارہوین خلیفہ آنحضرت شاہ سید صدر عالم صاحب قادری و شطاری عفی عنہ اللطیف ہین آپ عالیخاندان مشائخین سے ہین بہت دیندار صاحب اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ رکہتے ہین نہایت عقیدتمند مرد صالح ہین اور مترجم فقیر سے مخلصانہ محبت دلی ہے مسکن آپکا مقام کوئمبتور ہے اور آپ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے نقش رحمانی کا سبق پڑہے ہین تاریخ نوین شوال سنہ ۱۳۰۹ ایکہزار وسہ صد و نو ہجری حضرت دادا پیر صاحب قبلہ قدس سرہ کے عرس شریف مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے خرقۂ خلافت شطاریہ و جمیع سلاسل علویہ عالیہ سے سرفرازی فرمائے

نقل ہے کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے رحلت کے بعد بہت تاریخین لکہے گئے ہین اگر ان سب کو تحریر کیا جاوے تو ایک دفتر ہوگا اسلئے تبرکاً و تیمناً چند تاریخین درج ذیل کئے جاتے ہین

من نتائج افکار حاجی حافظ جناب خورشید احمد صاحب دام اقبالہ عظیم جاہ بہادر

گئے آج دنیا سے برہان شاہ	بحکم قضائے خدائے غفور
کئے نقل جب شاہ برہان دین	تھی اٹھارہوین ماہ حج کی ضرور
جمعرات اونیسوین ماہ حج	جنازہ ہوا داخل تا جور
ہوی جبکہ مدفون وہ بعد عصر	زمین بنگئی آسمان بے قصور
رجوع ایک عالم تہا اون کی طرف	یہہ تہا خاص تر فضل رب غفور
کہان ایسے ہوتے ہین صاحب کمال	نہین ہے نظیر اونکا نزدیک و دور
وہ آل محمد ہین عالے وقار	وہ حامی ہمارے ہین یوم النشور
ہوی روح جب داخل باغ خلد	وہان ہی ستہے تیار غلمان و حور

کہا سال رحلت کا خورشید نے
گئے واہ پیر آج جب سے حضور
۱۳۰۹

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

من نتایج جناب محمد عبد اللہ صاحب اخضر تخلص

صبح بدھ کے دس بجے اٹھارویں ذیحج کی تہی	جب گئے جنت مین یہہ مقبول علام الغیوب
حرف منقوطہ مین اخضر نے کہا سال مسیح	آفتاب تاجپورہ ہو چکا والله غروب

من نتایج افکار محمد صفی الله خان بہادر تخلص صفا

شاہ برہان دین قطب زمان	جب روانہ ہوئے بہ خلد برین
سن مغموم اون کی رحلت کا	دل کہا بجھہ گیا چراغ دین ١٣٠٩

ذکر حضرت سید کریم محمد قدس سرہ آپ حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ کے چھوٹے فرزند ہین اپنے والد بزرگوار کے فضایل وکمالات کے جامع تہے اور اپنے والد کے مرید اور خلیفے ہین اور حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ کے گنبذ کے پاس علیحدہ گنبذ مین آسودہ ہین آپکا عرس جمادی الاخری کے چوبیوین کو ہے اور سال رحلت ایکہزار وایکسو پانچ ہجری ہے آپکی اولاد بیجاپور اور راجپور اور آرکاٹ مین ہین۔ **مترجم** آپکی فضائل وکرامات کثرت سے ہے بعض حالات منجملہ نسخہ خلاصہ صبغۃ اللہی جسکے مولف آپکے پوتے سید عبد اللہ الحسینی القادری صبغۃ اللہی ابن حافظ سید علی محمد ابن شاہ قاسم حسینی ابن سید کریم محمد ابن میران سید محمد مدرس الحسینی قدس سرہ ہین درج کئے جاتے ہین۔

نقل ہے کہ آپ صاحب کمال تہے اور متوکل اور ہمیشہ شغل واذکار مین مشغول رہتے تہے کاسب اور محقق تہے آپکی ریاضت اور زہد وتقوی مشہور خلایق ہے اور آپ علم تکسیر اور دعوت مین یکتا تہے +

نقل ہے کہ آپ شہر کے باہر جنگل مین شغل مین مشغول رہتے تہے چنانچہ رات کے وقت شیر آکر آنحضرت کی حفاظت کرتے +

Mohammad Hanif Raza Nagarchi

نقل ہے کہ بعض اوقات آنحضرت اپنے مریدون سے فرماتے کہ میں آتش سے نہین ڈرتا ہون لیکن آتش دوزخ سے خایف ہون۔ بسبب آنحضرت کے مسند خلافت پر بیٹھنے فیض ہدایت کا دروازہ ہر خاص و عام پر کہل گیا۔ آنحضرت متوکل تہے کچہہ معیشت نہین رکہتے تہے کاسب اور شاغل تہے

نقل ہے کہ ایک روز آنحضرت کے پاس کوئی شخص تعویذ چاہا تاکہ بادشاہ کے نزدیک مقرب ہو اوسکی غرض قبول ہوئی دو تعویذ لکہی ایک اوسکے طالب کو دئے تہوڑے عرصہ مین علی عادل شاہ بادشاہ کا وہ مقرب ہوا اور مرتبہ اعلیٰ کو پہونچا۔ اور دوسرا تعویذ طاقچہ مین رکہدئے تہے اوس روز آپ کے دیوانخانے مین لوگون کی کثرت زیادہ ہوئی اکثر لوگ تمام وقت ہجوم کرتے تہے آنحضرت لوگ اسکے ہجوم سے دق ہوکے تصور کئے کیا سبب ہے جو میرے دیوانخانے مین لوگ ہجوم کرتے ہین اور انکی کثرت سے اپنے شغل و اشغال مین خلل واقع ہوتا ہے معلوم کئے کہ اوس تعویذ کا سبب ہے پہر بلا توجہہ کے وہ تعویذ نکال کے گہر کے متصل ایک شور پانی کی باولی تہی اوس مین ڈالدئے اوسکے تاثیر سے اوس باولی کا پانی میٹہا ہو گیا اہل شہر اور جامع مسجد کے اطراف رہنے والے اوس روز سے اوس باولی کا میٹہا پانی لیجاتے ہین اور ایک لمحہ لوگ کو کبہی اوس سے فرصت نہین۔

نقل ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ حضرت شاہ سید صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ کے برادر زادہ جب بیجاپور سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تمام مشایخین شہر ملاقات کو آئے اور کہے کہ سید محمد صاحب یہان سے جاتے ہو اور برکت دار الظفر بیجاپور کے اپنے ہمراہ لیجاتے ہو آنحضرت فرمائے کچہہ اندیشہ نہ کرین میرا چہوٹا بیٹا سید کریم محمد کو چہوڑ کر جاتا ہون تا اس بلدہ کو جب تک نہ پہونچے ویسا ہی تا زیست حضرت سید کریم محمد کے بلدہ مذکور آباد اور تمام اہل بلدہ پر فراغت تہی۔ بعدہٗ عالمگیر بادشاہ شاہ جہان آباد دہلی سے آکے سکندر عادل شاہ سے یہہ بلدہ لیا اس وقت تین علامتین ظاہر ہوئے۔ ایک یہہ کہ عالمگیر بادشاہ اپنی حکمرانی جاری کیا تمام سکنائے بیجاپور بے معیشت ہوئے۔ دوسری یہہ کہ ایسی قحط سالی رو دی کہ روپیہ کو تین سیر املے فروخت ہوتے تہے۔ تیسری یہہ کہ وبا ایسی پیدا ہوئی اگر گہر مین دس

آدمی ہو تو ہمیں ایک باقی نہ رہتا ایک سبب ہے جسکی وجہ بیجاپور برباد ویران اور تاراج ہو گیا ؎

نقل ہے کہ حضرت کے زوجہ شریفہ بی بی حاجی صاحبہ بنت سید زبیری صاحب جو بیجاپور کے رئیس مشایخون سے مشہور تھے آپ کو ایک دختر سیدہ حسینی صاحبہ جنکو اپنے برادر زادہ حضرت شاہ ولی ارشد المعروف بالحسینی القادری مصنفہ اللہی کو منسوب کیا اور ان سے ایک فرزند حضرت حاجی حسینی صاحب پیدا ہوئے اور چہار فرزندان سید عبد القادر و سید محمد و سید شاہ قاسم و سید شاہ عزیز اللہ آپ حافظ قرآن اور ... اور حضرت ... صاحب ... تھے جب آپکی رحلت کا وقت قریب ہوا اپنے دونوں فرزندان حضرت ... قادر ... حضرت سید محمد صاحب کو خرقہ خلافت سے سرفراز ... حافظ قرآن اور عالم تھے ہر دو کو تمام ارشادات سے سرفراز فرما کے شب جمعہ ... تلاوت قرآن مین مشغول رہکر یوم جمعہ صبح کے وقت بتاریخ چوبیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۰ گیارہ سو ... شہادت کے ساتھ جان بحق تسلیم ہوا آپکا مزار بیجاپور مین جامع مسجد کے قریب گنبد مین آسودہ ہین آپکی مفصل حالات آپکی نواسے حضرت حاجی حسین صاحب قادری قدس سرہ نے اپنی تصنیف رسالہ ... مین تحریر فرماتے ہین ؎

نقل ہے کہ منجملہ آپکے چار فرزندون سے ایک جانشین سید عبد القادر صاحب قادری تھے آپکی زوجہ شریفہ بنت نواب ... خان آپکے ایک فرزند سید کریم اللہ ... ایام طفلگی مین انتقال کئے اور آپکی رحلت ۱۲ محرم کو ہے اور مزار بیجاپور مین جامع مسجد کے قریب واقع ہے انکی رحلت کے بعد دوسرے فرزند حضرت حافظ سید محمد صاحب قادری تخلص فراقی مصنف مرآت الحق جانشین ہوئے آپکی زوجہ شریفہ زینب صاحبہ بنت حضرت قادر صاحب جو مشایخ ... سے تھے آپکو ایک فرزند و دو دختر ... فاطمہ صاحبہ زوجہ حضرت حمید صاحب قادری ساکن ... ہوئی دوسرے بی بی صاحبہ زوجہ حضرت سید صاحب قادری ساکن ... تھے اور فرزند حسینی صاحب قادری مصنفہ اللہی ہین جنکی رحلت ۱۱ ربیع الاول و مزار شریف قصبہ رائچور علاقہ نظام اردو قلعہ آثار شریف کے احاطہ کے اندر واقع ہے آپکی تاریخ رحلت فی حفظ اللہ ہے آپکے تعمیر
۱۱۴۴

آپکی رحلت ۹ شوال سنہ ۱۱۴۴ یکہزار و یکصد و چہل و چہار ہجری کو ہوئی مزار بیجاپور مین قریب جامع مسجد واقع ہے اور

Muhammad Hasan Razvi Nagarchi

فرزند صاحبزادہ سید عزیز اللہ صاحب قادری ہیں انکی زوجہ شریفہ سید بی صاحبہ بنت حضرت
سلطان سید عبد الرحمن حسینی القادری ابن سید محمد حسینی [illegible] آپ کے
تین فرزند سید عبد الرحمن صاحب و سید ناظم صاحب و سید یوسف صاحب اور ایک
دختر [illegible] صاحبہ زوجہ سید [illegible] صاحب فرزند [illegible] صاحب [illegible] آپکی رحلت ۲۰ ربیع الاول
سنہ ۱۱۴۶ یکہزار یکصد و چہل و شش ہجری مزار شریف بیجاپور میں جامع مسجد کے قریب واقع
ہے آپکی تاریخ رحلت [illegible] رفت سوی [illegible] عزیز اللہ [illegible]
۱۱۴۶
آپکے چوتھے فرزند حضرت شاہ قاسم حسینی القادری ہیں انکی زوجہ شریفہ جمال بی بی صاحبہ
بی بی بنت حضرت سید علی محمد الحسنی ابن حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی القادری صبغۃ اللٰہی
ہیں آپکو چہار فرزند حافظ سید علی محمد صاحب اور شاہ زین الدین صاحب و شاہ عبد الرحمن
صاحب و حافظ سید کریم محمد صاحب اور ایک دختر حبیب صاحبہ زوجہ سید مصطفیٰ صاحب
آپکی رحلت ۱۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۶ یکہزار یکصد و نود و شش ہجری اور آپ بمقام لالہ پیٹ
ساٹھ گڑہ میں گنبد شریف میں آسودہ ہیں آپکی تاریخ رحلت شاہ قاسم خلد رفتہ وہے۔
۱۱۹۶
نقل ہے کہ حضرت سید کریم محمد الحسنی القادری صبغۃ اللٰہی کے فرزندوں کی اولاد
میں اسوقت خاص بیجاپور رہیں سید امین اللہ حسینی صاحب اور سید بدر حسینی صاحب ہیں
اور سید جمال الدین حسینی صاحب اور اونکے فرزندان سید مرتضیٰ صاحب و سید حسینی پاشاہ
صاحب و سید زین الدین صاحب و سید برہان الدین صاحب ہیں اور سید [illegible] و سید پیر حسینی
صاحب اور اونکے فرزندان سید محمد صاحب اور سید دستگیر صاحب ہیں اور سید یوسف
حسینی صاحب اور اونکے فرزندان سید غوث محی الدین صاحب و سید عبد اللہ صاحب
و سید امین الدین صاحب ہیں اور یہ حضرات بیجاپور کے درگاہ کے خدمت گذار ہیں اور
فتح پور میں معاش بھی ہے اسلئے فتحپور والے کہلاتے ہیں۔ اور بمقام ساٹھ گڑہ علاقہ
مدراس سیدہ شاہ محمد غوث حسینی القادری عرف غوث پیران صاحب اور اونکے

فرزند ان ہین اور بمقام ناور علاقہ مدراس سید شاہ محی الدین حسینی القادری عرف میر
غوث صاحب اور اون کے فرزندان سید شاہ عبد الرزاق حسینی القادری و سید شاہ
عبد الغفار حسینی القادری عرف سید صاحب ہین اور سید محمد الحسینی القادری کی فرزند
سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی القادری مرحوم برادر بزرگ خوشہ مہ صاحب موجود ہین

اور بمقام خاص مدراس میران سید شاہ محمد الحسینی القادری اور اون کے فرزندان سید شاہ
محمد حبیب اللہ حسینی القادری و سید شاہ محمود الحسینی القادری حاضر ہین اور سید ابراہیم
حسینی القادری و سید شاہ احمد حسینی القادری علاقہ حیدرآباد مین ملازم ہین۔

ان حضرات کے علاوہ حضرت سید کریم محمد الحسینی القادری صبغۃ اللہی قدس سرہ کے
فرزندون کے اولاد بہت مقامات پر ہین اونکا داخلہ مترجم فقیر کو ملا نہیں اسلیئے جس قدر
داخلہ ملا درج کیا گیا ہے۔

حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہین آپ بیجاپور کے بڑے
اتقیا و اولیا و محدثین اور مشہور مدرسین سے ہین آپ اپنے زمانے کے شیوخ و علماء بزرگان
سے صحبت و ملاقات رکھکر فیوض و برکات حاصل کئے اور خرقہ طریقت اور خلافت عیدروسیہ
شیخ الکاملین سید الواصلین حضرت شیخ محمد عیدروس قدس سرہ سے جو بڑے شیوخ سے
ہین حاصل کئے اور علم حدیث شیخ المحدثین مفتی الانام ببلد اللہ الامین حضرت شیخ شہاب الدین
ابن حجر شافعی مصری مکی مصنف صواعق محرقہ سے پڑھے اور سند لئے اور قطب الاقطاب
سید السادات حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ آپ سے کچھہ پڑھتے ہین۔

نقل ہے کہ آپ اپنے مولد و مسکن ملک پورب سے ہجرت کرکے شہر بیجاپور خاندیس
مین اقامت رکھتے تھے اور طلبا کی تعلیم مین مشغول تھے بادشاہ قدردان اہل کمال سلطان
ابراہیم عادلشاہ آپکے فضایل و کمالات کا شہرہ سنکر خطوط لکھکر آپکو تشریف آوری کی

[illegible]

Mohammad Irfan-e-Razvi Nagarchi

کی درخواست کی حضرت شیخ بادشاہ کی خواہش و تمنا دیکھکر بیجاپور تشریف لائے بادشاہ اور
اہل شہر آپکے سکونت کو اپنے شہر اور ملک کی شہرت اور ناموری کا موجب خیال کرکے آپکی
اقامت سے بہت خوش ہوئے خاص و عام سے بہت لوگ آپ سے علوم ظاہری و باطنی سے مستفیض
ہوئے آپ اپنے وطن سے اس ملک کے طرف ہجرت کرنیکا یہہ سبب بیان کرتے ہین کہ
ملا شیخ نصیر آپکے داماد اور شاگرد علامہ روزگار تھے اونکے ذہن کی ذکاوت اور فہم
کی رسائی اور طبیعت کی جولانی اس درجہ مین تہی کہ اوس سے زیادہ ممکن ہی نہتی اور قوت
حافظہ ایسا تہا کہ اگر کوئی کتاب ایکبار اونکے نظر پڑتی تو مدت العمر ایک حرف اور ایک
نقطہ اوسکا فراموش نہوتا اگر معقول علوم سے ایک مسئلہ بہی اونکے کان مین پڑتا تو کبہی بہولا
نہین جاتا ایک روز فقہ کی کتاب کے درس مین کسی مسئلہ مین اشکال کئے حضرت شیخ
اوسکا جواب اصول کے دلائل سے ادا کئے اونکے خاطر کی تشفی نہوئی اور انکا فہم رسا قبول
نہین کیا پہر بہی اشکال کی تقریر بیان کئے شیخ جواب مین کہے کہ امام اعظم مجتہد ہین حضرت
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شیخ نصیر کہے مقولہ ہے نحن رجال و هم رجال پس امام
قول کو کیونکر تسلیم کرون اس بات سے حضرت شیخ کے خاطر پر بار آیا اور کہا کہ حضرت امام
اعظم سے ہمسری اور برابری کا دعوی کرتا ہے پہر غصہ کی حالت مین مکان کے اندر جاکر برہنہ
شمشیر ہاتہہ مین لیکر شیخ نصیر کے سر پر پہونچے شیخ نصیر نے یہہ صورت جو دیکہی خیال کیا کہ
شیخ کا غصہ انکے پاس سے نکل جانے بغیر نہین تہمیگا پس اس حالت مین بہتر دیکہا کہ ترک
وطن کرکے گہر سے باہر آئے اور مسافرت اختیار کئے حضرت شیخ بہی اونکا پیچہا کرکے خود بہی
ہجرت کئے جس منزل اور جگہ مین اونہون اوترتے تہے حضرت شیخ اوس منزل مین پہونچکے
ملا نصیر کو دریافت کرتے غرض یون ہی سراغ لیتے ہوئے اور پیچہا کرتے ہوئے برہانپور خاندیس
پہونچے جب شیخ نصیر دیکہے کہ اس قدر بڑی مسافت پر بہی اپنا پیچہا نہین چہوڑتے اور
یہانتک پہونچے پس وہان دم نہین لیکر بیجاپور کے طرف آئے اوسوقت شہر بیجاپور صلحا و

Muhammad Hamid Razvi Nagarchi

فضلا و علما اور اہل کمال جسقدر مشہور و معروف ہیں تمام ملا محمد کوثر علم الاثر سے ملاقات کرکے علوم
اصول و فروع میں مباحثہ کرکے مراجعت فرماتے اور ہر ہند و بیرونی ممالک شہرت آپکی ہوئی شہر مناظرہ
اور ترتیب اور الزام دینے طلبا اور اہل علم اور مکتب متواتر بہت سی ہزار لگئے دو اصل تمام عجب عالیشان
نہ پارے ہے رضیت حق الیکے آگے قدم بڑھاتے کسی جنگل میں ایک ضعیفہ بڑھیا کو دیکھے کہ دونوں
ہاتھ وارث کی پوچھے کہ خون حیض کتنے طرح کے رنگ ہوتے ہیں شیخ تفسیر فکر میں پڑگئے
وہ بڑھیا کہی افسوس ہے تمہاری فقہ دانی اور دانش پر کہ اسی فقاہت پر حضرت امام اعظم
سے برابری کی لاف اور دعوی کرتے ہو یہ جملہ اتنا کہہ کر چلی گئی شیخ تفسیر اس سخن کا بہت
اثر ہوا اور بیہوش ہوگئے جب افاقہ ہوا تو دیکھے کہ وہاں کوئی نہیں ہے غرض حضرت شیخ علم اللہ
محدث قدس سرہ سے فیض تدریس اور افادہ بیعت و ارشاد دونوں جاری ہوئے اور
آپ ذیحجہ کی گیارہویں ۱۱۵۶ ایک ہزار ایکسو چھپن ہجری میں رحلت فرمائے اور شہر پناہ کے
باہر اللہ پور کے دروازہ کے طرف مصطفی باغ میں اوس گنج علم کمال کو امانت زمین کے
سپرد کئے اور یہی تاریخ استاد اہل حدیث کہے ہیں آپکے اولاد و اخلاف میں بہت سے
علما اور صدر ساوی اور اہل اللہ اور بزرگان ہوئے ہیں آپکے فرزند شیخ عارف حضرت
شیخ ابو حنیفہ قدس سرہ صاحب ولی اور صاحب مشیخت تھے بیعت اور تلقین جاری رکھے تھے
آپکے مزار کے مقام سے اطلاع نہ ہوئی

حضرت شیخ ابو المعالی قدس سرہ آپ حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ کے بڑے فرزند تھے
آپ مجذوب سالک تھے شب و روز استغراق و محویت میں رہتے تھے بعض وقت اپنے
والد بزرگوار کی زیارت کو جاتے اور وہاں مستغرق بیٹھتے یہانتک کہ شب ہو جاتی اور
شہر پناہ کا دروازہ بند ہو جاتا لوگ آپکے آنے سے مایوس ہوتے جب طلوع صبح ہوتی تو
آپ اپنے حجرے میں سے نکلتے آپسے دو فرزند رشید پیدا ہوئے آپکا مقام قدم شریف آپکے
والد ماجد کے نیچے پر واقع ہے۔

حضرت شیخ ابو تراب مدرس قدس سرہ آپ بیجاپور کے مشہور بزرگ
اور نامور فاضلوں اور صالحوں اور دیندار مشائخوں سے ہیں اور علوم معقول و منقول ارشاد
العلما حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ سے تکمیل کی آپ سے لوگ آپ کے فیض تدریس
سے بہرہ مند علوم و کمالات ہوئے آپکی تدریس اور کمالات کا شہرہ تمام دنیا میں علی الخصوص
ممالک ہند و دکن میں پہونچگیا اور آپکے شاگرد مشہور علماء اور اہل کمال میں گذرے ہیں
کہ حضرت وقت طلوع آفتاب سے تا نصف النہار درس دیتے تھے اور گھڑیال رکھ دیکر ہر
شاگرد کو ایک گھڑی کا سبق جاری رکھتے تھے ہر شاگرد کو علوم فروع و اصول اور معقول و
منقول کی تحصیل ہوتی ایک فن میں ایسا ماہر اور بے نظیر کر دیتے کہ اسکے ماسوا اوس
فن میں دوسرا شخص نظر نہیں آتا اور ملا نظام حضرت کے فیض علم کے خوشہ چینوں سے
ہیں اور بادشاہ عالمگیر ملا نظام کے شاگرد ہیں کہتے ہیں کہ بادشاہ عالمگیر حضرت کے
فضائل و محامد و کمالات و مناقب اپنے استاد ملا نظام سے سنکر آپکی ملاقات کا مشتاق
اور آرزومند ہوا چنانچہ قلعہ بیجاپور فتح کیا اوس وقت حضرت رحلت فرما چکے تھے بادشاہ کمال تمنا
کے ساتھ آپکے روضہ میں زیارت کی نیت سے نہایت ادب اور عاجزی کے ساتھ
زیارت کیا اور پھول چڑھایا حضرت کی رحلت صفر کی بیسویں سنہ ایک ہزار چھیاسی ہجری میں ہوئی
اور آپکا مرقد شریف آپکے دادا حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ کے گنبد کے پیچھے
مشہور ہے آپکی آل سے سید مرتضی و سید عبد اللطیف و سید محمود و محمد آلی محلہ کے موجود ہیں

حضرت قاضی اعز الدین محمد قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے اکابر اور
علمای اہل تدریس اور مشاہیر قضات صاحب دیانت سے ہیں اور حضرت شیخ ابو
تراب مدرس قدس سرہ کے حقیقی بھائی ہیں آپکی ذات مبارک سے زہد و تقوی کمال
کو پہونچا تھا آپ کے وجود سے عدل و دیانت رونق پائی تھی سلطان محمد بادشاہ کے
زمانہ میں منصب قضا کرتے تھے شریعت کے احکام اور حدود نہایت احتیاط اور

Mohammed Harif Razvi Nagarchi

راستی کے ساتھ جاری کرتے تھے کہتے ہین کہ ایک شخص آپکے روبرو جھوٹی قسم کھاکے گیا اور رستے مین اوس جھوٹی قسم کے سزا مین مرگیا **نقل** ہے ایک شخص حضرت کے کتب خانہ کا داروغہ تھا اور وہ ایک عامی شخص تھا لکھنا پڑھنا بالکل نہین جانتا تھا دار القضا مین مقدمات قضایا رجوع ہوتے تو حضرت کتب فقہ اور فتاوی کتب خانہ سے طلب فرماکے مسئلہ نکالتے اور وہ داروغہ دکھنی زبان مین اوس مسئلہ کا مضمون اور اوس کتاب کا نام معہ فصل اور باب کے یاد کرلیتا تھا اور ہر قضیہ مین جو مسایل نکلتے ازبر رکھتا تھا چند روز مین اوسکو مسائل فقہ مین اس قدر ملکہ ہوگیا کہ اپنے وقت کا فقیہ ہوگیا اگر کوئی شخص اوس سے مسئلہ پوچھتا تو فی الفور جواب مین کتاب کے نام اور فصل و باب کے قید کے ساتھ وہ مسئلہ دکھنی زبان مین بیان کرتا اگر کوئی امتحان کے لئے کتاب نکالکے دیکھتا تو مسئلہ اوسکے بیان کے مطابق نکلتا جب عالمگیر بادشاہ بیجاپور پر قابض ہوا تو یہہ شخص لشکر کے علماء سے مباحثہ کرتا اور ایسے دقیق سوالات کرتا کہ وہ لوگ جواب مین تامل کرنا پڑتا عالمگیر بادشاہ اوسکا کمال سنکر اپنے حضور مین طلب کرکے چند مسائل پوچھا اور اوسکی فقاہت معلوم کرکے شولاپور کے قاضی کا عہدہ اوسکو دیا غرض حضرت قاضی عز الدین محمد قدس سرہ کے کمالات و فضائل حد شمار سے باہر ہین آپ ربیع الاول کی پانچوین کو رحلت فرماکے اور بادہولی مین آپکا مزار ہے ۔

حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ آپ علمای ربانی اور اہل کمال ظاہری و باطنی سے تھے ابراہیم عادلشاہ کے زمانے مین احمد آباد گجرات سے بیجاپور تشریف لائے **نقل** ہے کہ آپکے ایام پیری مین ایک شیخ نصیر جو علامۂ روزگار تھے اور بیجاپور مین وارد ہوئے تھے اور یہان کے علما اونکے مقابلے اور مناظرے سے عاجز آگئے تھے اور انہون اس شہر کے مدرسون کو مباحثے مین الزام دیتے تھے بعض اعیان اور اہل شہر حضرت مولانا کی خدمت مین عرض کئے کہ اگر آپ شیخ نصیر سے جو بڑا تیز طبع اور بیمثل معقولی ہے ایک جلسہ فرمائین تو یقین ہے کہ اوسکا زور ٹوٹ جائیگا اور اس شہر

Mohammad Hanif Raza Nagarchi

کا نام و عزت بحال رہی چونکہ حضرت شیخ بڑی عمر کے سبب سے ضعیف ہو گئے تھے تدریس و
تعلیم اور افادہ و افاضہ کو موقوف کر کے گوشۂ خلوت میں اپنے خالق جل شانہ کی عبادت و طاعت
میں مشغول تھے اس بات سے ہم پریشان ہوئے چنانچہ بعضے پیری کا عذر کر گئے اور کہے کہ شیخ
نصیر جوان آدمی ہے اوسکی طبیعت فوارے کے مانند اوچھلتی اور جولانی کرتی ہے اوسکو
تمام معلومات نہایت کامل طور سے حاضر ہیں اس کبر سنی میں جو حافظہ میں فتور آگیا ہے
اور تمام قوی مدرکہ گھٹ گئے ہیں یہ فقیر اوس سے مباحثہ کرنے کا عہدہ قبول نہیں کر سکتا اس مقدمہ
میں معذور رکہو جب کہ وہ لوگ نہایت الحاح و عاجزی کئے تو بمضمون واما السائل فلا
تنہر موافق التماس قبول کئے اور دو تین روز پہلے علمی تحقیقات کاغذ کے پرزون پر لکہ کے
جیب میں رکہ لئے اور مجلس مقرری میں پہونچے شیخ نصیر نے طائی کے کمال دعوے
اور دانشمندی کے کمال نخوت سے دقائق علوم میں سخت سوالات کرنا شروع کئے
اور نہایت لمبی اور فصیح تقریر کرنے لگے جب اونکا سوال اور تقریر تمام ہوئی تو حضرت
مولانا اپنے جیب سے ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالے شیخ نصیر دیکہے تو اوسمین اپنے
سوال کا جواب مختصر لکہا رہا اوس میں جب چند ... پھر شیخ نصیر دوسرے علم کا
بحث اور اشکال کئے تو حضرت مولانا پھر ایک ٹکڑا کاغذ کا جیب سے نکال کر دیتے جسمین
اونکے اشکال کا جواب تھا جب دو تین بار یہ حالت دیکہے تو بحث اور مناظرے سے
باز آئے اور کہے کہ عارفان حق سے مناظرہ اور مباحثہ بیہودہ ہے نکلیگا یہ جواب کا
طریق علم ظاہر کے مباحثہ کرنے والوں کے حدود میں نہیں ہے پس آپ سے آپ
اٹھ کر بلا اختیار حضرت کے قدموں کو بوسہ دیکر محظوظ ہوئے اور آپکی بزرگی اور باطنی
کمالات کے قائل ہو کر چلے گئے حضرت مولانا کی رحلت صفر کی چودھویں کو ہوئی سنہ
وفات معلوم نہ ہوا آپ شہر پناہ کے باہر چمن پلی کے دروازہ کے طرف قاسم نالا کے
نزدیک مدفون ہیں اور آپکی بزرگ بی بی اور تین فرزند آپ ہی کے پاس مدفون ہیں اور

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

آپ کے چھوٹے بھائی حضرت میان رحیم محمد جو نہایت تقوی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے شہر پناہ کے باہر زیر ہرہ پورہ مدفون ہین ۔

حضرت قاضی احمد ادہم نہیری قدس سرہ آپ یہان کے علمای صدر سے ہین آپ باوجود ظاہری فضائل کے باطنی کمال سے بہی خالی نہ تھے اور شیخ المشائخین حضرت شیخ جان اللہ ملقب بہ عطاء اللہ قدس سرہ سے جو بار قدبر برہانپور تشریف لائے ہین سلسلہ سہروردیہ مین ارادت و خلافت حاصل کئے اور چند روز کمال تحقیق اور دیانت و احتیاط کے ساتہ یہان کے عہدہ قضا پہ رہے نقل ہے کہ ایکبار حضرت آپ کے قضا کے زمانہ مین ایک بڑھیا آپ کے محکمہ مین فریاد کے لئے آئی لوگون کی کثرت کے سبب سے فریاد کرنیکی فرصت نپائی پس آپ کے حرم سرا مین گئی دیکہے کہ آپکی بی بی آپ کے لئے ترکاری چن رہی ہین کہتے ہین کہ حضرت کا تقوی اور احتیاط اس حال مین اس درجہ پہونچا کہ کہانی شبہ سے بہی مثل حرام کے پرہیز کرتے تہے اسلئے آپکی بی بی کے سوای دوسرے کسی کو کہانا پکانے کا کام سپرد نہین کرتے تہے تا کہ کہین دوسرون سے احتیاط مین قصور واقع ہو غرض وہ بڑھیا آپکی بی بی کے پاس جاکے اپنا حال بیان کرنے لگی جسطرح سے کہ عورتون کی عادت ہے وہ بہی ترکاری چننے مین شریک ہوئی اور کہے کہ جب حضرت کہانا کہانے آئین میرا حال عرض کرین حاصل کلام حضرت اپنے عادت کے وقت پر مکان مین کہانا کہانے آئے اور پہلا ہی لقمہ جو منہ مین لئے دسترخوان پر تہوک دئیے اور کہے کہ کیا ہے جو آج اس کہانے سے شبہ کی بو آتی ہے آپکی بی بی کہے کہ معاذ اللہ ہر روز جو احتیاط کیا جاتا ہے وہی آج بہی کیا گیا آپ فرمائے اگرچہ کہ ایسا ہی ہے لیکن شبہ سے مخلوط ہوگیا ہے اوسوقت بی بی خیال کرکے کہے کہ کہانیکی تیاری مین کوئی بات عادت کے خلاف نہوئی سوائے اسکے کہ ایک بڑہیا فریاد کے لئے آئی تہی محکمے مین نہین جاسکے مکان مین آئی اور مجہہ سے حقیقت حال بیان کرکے ترکاری چننے مین شریک ہوئی

Mohammad Hanif Raza Nagarchi

اور کہتے کہ آپ کے دو بیٹے و اقوال و بیان کرو حضرت نے فرمایا کہ یہی تھی جو شہر کی نوابی تھی یہ کیا
کسی بھی تو تمہارے قضا پر مجرموں کا نون کا تغیر ہو نہ سکے فیصلے واجبی طور سے دینا مجھے لازم ہے
وہ فریادی مجھے جو نیاز آتی ہی تھی اور میرا فیصلہ ہی فقیر جو حق کرنے منفعت کے واجب تہا ہتا کی
حفظ کے کام میں جو وہ شریک ہوتی ہیں ایک نفع ہی جو اوس سے مجھکو پہونچا نفع کا حاصل
کرنا عین رشوت ہے اگر یہ لقمہ کہاتا تو خدا اسکے پاس ماخوذ اور گنہگار اور رشوتی ہوتا پس آپ نے
عہدہ قضا سے استعفا دیا آپ رجب کی بارھویں ۱۰۹۳ سنہ ایکہزار چورانوے ہجری میں سرای فانی سے
عالم باقی کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کا مزار رنگین مسجد کے قریب مشرق کی طرف دو تیر پرتاب کے
فاصلہ پر چند قدم پر ہے جو تکیہ میں شہید پر واقع ہے آپکی اولاد و اقارب بھی وہیں مدفون ہیں۔

حضرت مولانا محمد زبیری ثانی قدس سرہ آپ عالم پرہیزگار اور بڑے عارف تھے
اور اپنے چچا مولانا قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ سے استفادہ علوم حاصل کئے بعد اسکے اپنے
خانوادہ سید السادات حضرت سید شاہ قدس سرہ سے بھی تحصیل علم کئے اور آپ ہی سے بیعت و
خلافت لیکے طالبوں اور مستفیدوں کو علوم کشفی و یقینی سے سرفراز کرتے تھے اور دکھنی زبان میں رسالہ
کشف الاسرار سلوک میں تصنیف فرمائے ہیں حضرت شیخ علی قدس سرہ مصنف فوائد شیخیہ آپ کے
شاگردوں اور مریدوں سے ہیں اور محمد حسین قدوسی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگردوں سے ہیں
اور حضرت مولوی محمد حسین عرف امام صاحب مدرس قدس سرہ جنکا مزار محمد آباد بیدر میں مشہور ہے آپ
کے شاگرد رشید اور خلیفے ہیں کہتے ہیں کہ عالمگیر بادشاہ امام صاحب مدرس سے ملاقات کرکے اونکے
فضائل و کمالات دیکھکر کہا کہ مجھکو ملک دکن سے جو تحفہ ملا ہی ایک محمد حسین ہیں اور پھر دوسرے
وقت آپ کی تعریف میں بادشاہ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہ شخص جو علم و کمال میں ایسی شان رکھتا
ہی اوسکا استاد و مربی کیسا ہوگا حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ کا وصال شوال کی تئیسویں ۲۳ سنہ ۱۰۸۸
ایکہزار اٹھاسی ہجری میں واقع ہوا اور آپ کا مرقد شہر پناہ کے اندر باغ بہشت مشہور بہ نہال
باغ میں آپ کے مرید جو محمد یوسف نذر کئے تھے واقع ہے اور آپ کے فرزند محمد عبد اللہ حسینی

مین تحصیل علوم کے گئے تھے بارہ سال کی عمر مین وفات پائے اور اپنے والد بزرگوار کے پاس مدفون ہوئے اور شیخ محمد فرزند حضرت قاضی محمد ابراہیم قدس سرہ کا جو آپ کے چھوٹے بھائی ہین وہین مدفون ہین حضرت شیخ محمد [illegible] آپکی اولاد سے شیخ محمد صاحب [illegible] فرزند [illegible] صاحب [illegible] صاحب دستگیر تھا اور محی الدین بادشاہ صاحب کے تین فرزند عبدالرحیم صاحب و عبدالقادر صاحب و عبداللطیف صاحب زبیری کانگیں مسجد والے بیجاپور مین موجود ہین ؛

حضرت شیخ محمد عرب قدس سرہ آپ صاحب باطن اور مشہور بزرگ اور حافظ قرآن تھے سلطان علی عادلشاہ ثانی آپ کے پاس کچھ پڑھے ہین کہتے ہین کہ مست ہاتھی کو آپکے پاس لائے تو آپ اپنا دست مبارک اوسکے سر پہ پھیرے اوسی وقت اوسکی مستی اوتر جاتی مزار آپکا حضرت مولانا قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ کے ٹیلے پہ مشرق طرف واقع ہی آپکے تین فرزند رشید صاحب کمال اور حافظ قرآن تھے اون کے اسماء گرامی یہہ ہین حضرت شیخ عبدالقادر اور شیخ عبدالغفور حافظ اور حضرت شیخ ابراہیم اوستاد سکندر عادلشاہ قدس اللہ اسرارہم حضرت حافظ عبدالغفور قدس سرہ قرأت اور خوش آوازی مین بے نظیر تھے اور بادشاہ عالمگیر بیجاپور فتح کرنے کے بعد حضرت حافظ عبدالغفور قدس سرہ سے ملاقات کرنے کو قلعہ بیجاپور کی [illegible] آتے تھے آتی ہی حافظ عبدالغفور ہین اور اپنی بیٹیاں [illegible] کہتے ہین کہ بادشاہ عالمگیر نماز مین آپکے الحان اور خوش آوازی سے مست اور بیخود ہو جاتے اور اپنی جگہ سے حرکت کرتے اور بعد کہتے کہ حافظ جی ایسا نہ پڑھنا چاہے کہ نماز تباہ ہوتی ہی **نقل ہے** کہ ایک عرب آپکا لہجہ اور قرأت سننے کے شوق اور ولولے سے اپنا ملک چھوڑکے آپکے پاس آئے اور اپنا شوق بیان کئے حضرت سورہ ہود شروع کئے جب سورہ تمام ہوا اوس عرب کی روح بھی پرواز کر گئی آپ بھی عالمگیر بادشاہ کے لشکر کے ساتھ تھے اور وہین وفات کئے اور حضرت شیخ ابراہیم قدس سرہ بیجاپور کی حصار کے اندر صفا بازار مین متصل اپنے حویلی کے جسمین اب شیخ محی الدین مفتی کی اولاد رہتی ہین مدفون ہین ؛

حضرت شیخ منصور قدس سرہ آپ اہل اللہ اور کاملان اہل عوت سے تھے

اور عملیات و تصنیفات کے اثر فیضان اپنے وقت کے ممتاز تھے سلطان عادلشاہ اور سکندر عادلشاہ انکا بہت اعزاز و اکرام کرتے تھے آپکا مزار شریف بیجاپور ہی میں ہی اور ملک الشعراء شیخ نصرتی بیجاپوری آپکے حقیقی بھائی ہیں وہ بھی مدفون ہیں آپکی اولاد میں سید محمود صاحب اور رضا صاحب جنت نگر باغ والے گوگی گے میں موجود ہیں

حضرت شیخ اسمعیل محدث قدس سرہ آپ بیجاپور کے مشہور متقیون اور مشہور محدثون سے ہیں اور قدوۃ العارفین مرشد الکاملین حضرت شیخ شمس الدین محمد ملتانی قدس سرہ کے اولاد امجاد سے ہیں اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ کے بزرگون سے ہین آپکا مزار مبارک شہر بیجاپور میں حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے روضہ کے قریب واقع ہے۔

حضرت شیخ عبد الرحمن متقی قدس سرہ آپ ابراہیم عادلشاہ کے مبارک زمانے مین اپنے مولد گجرات سے اس شہر خیر میں تشریف اوری کا پرتو ڈال کے اپنے زہد و تقوی کے برکات سے اس ملک کے رہنے والون کو بہرہ ور کیئے ورع و تقوی آپکی خمیر ذات مین تھا اور جمعیت دنیا پائی آپ سے فخر کرتی تھی ریاضت اور اکل حلال کی کوشش مین بے نظیر تھے اور شبہات سے پرہیز کرتے اور اوامر الہی کی اطاعت مین مدت العمر نہایت درجہ مین کوشش کرتے تھے نقل ہے کہ کاملون کے شیخ اور پرہیزگارون کے فخر حضرت شیخ علی متقی گجراتی قدس سرہ جنکے تقوی اور بزرگی کے حکایتین مشہور ہین حضرت شیخ عبد الرحمن قدس سرہ کے کسب حلال سے ایک پیسہ بھی بالاجرا طلب کئے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ ایک بزرگ آپکے تقوی اور احتیاط اکل حلال کا شہرہ سنکر دہلی سے بیجاپور آئے اور چندے آپکی صحبت مین رہے حضرت غرہ ذیحجہ سنہ ایک ہزار اٹھتر ہجری مین تقوی کا دفتر تمام کرکے پہلا ہی قدم روضہ رضوان مین رکھے عمر شریف آپکی اسی سال کے قریب تھی مزار مبارک فتح دروازہ کے باہر ہے

حضرت قاضی عبد اللہ قدس سرہ آپ ابراہیم عادلشاہ کے زمانے مین

اپنے وطن گجرات سے بیجاپور میں وارد ہوئے تقویٰ اور پرہیزگاری و فقہ دینی کے کمال سے مشہور ہوئے اور
آپ جناب قطب الاولیاء حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ کے بھتیجے اور خلیفہ
ہیں اور حضرت شاہ حبیب اللہ قدس سرہ سے بھی مستفاد ہوئے اور حضرت مولانا
حبیب اللہ الٰہی قدس سرہ کے ساتھ صحبت اور دوستی رکھتے تھے آپکا مزار فتح
دروازے کے باہر ہے۔

حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ آپ عالم ربانی فقیہ محدث تھے اور حضرت قاضی
عبداللہ قدس سرہ کے داماد اور بھتیجے ہیں آپکا مزار اور حضرت سید عبدالرحمن والد حضرت
سید محمد قدس اللہ اسرارہما کا مزار فتح دروازے کے باہر ایک ہی چبوترے پر واقع
ہیں اور آپ کے اولاد بیجاپور میں موجود ہیں۔

حضرت شیخ مجتبیٰ عرف بڑے صاحب منوری قدس سرہ جو شاہجہاں
وقت سے تھے اور بڑی معاش رکھتے تھے جنکا مزار حصار کے اندر جامع مسجد کے پاس
واقع ہے اور آپ کے مزار پر گنبد بنائی گئی ہے آپ حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ کے
پوتوں سے ہیں اور آپ کی اولاد موضع منور میں رہتے ہیں شہر ...
اولاد میں ... عرف بڑے صاحب وغیرہ موجود ہیں۔

حضرت قاضی عسکری رحمۃ اللہ علیہ آپ نہایت قاضی اور متقی اور پرہیزگار
اور اہل اللہ تھے آپکا اسم مبارک سید احمد تھا اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ میں بیجاپور کے قاضی
تھے آپکا حال تفصیلوار نہیں معلوم ہوا شہر پناہ کے اندر آرام فرماتے ہیں لیکن آپ کے مرقد
کا مقام بھی نہیں معلوم ہوا۔

حضرت قاضی سیف اللہ قدس سرہ آپ بیجاپور کے مشہور قاضیان
رفیع الدرجات سے ہیں نہایت بزرگی اور بکمال تقویٰ اور پرہیزگاری سے موصوف تھے
سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے میں بیجاپور کے قاضی رہے آپ کے احوال کی تفصیل دستیاب

Mohammad Hanif Razi Nagarchi

نورولی اوپر آپ کے مزار کا پتہ نہیں ملا لیکن شہر پناہ کے اندر واقع ہی۔

حضرت شاہ النگی مجذوب قدس سرہ آپ مشہور مجذوبوں اور سید گان خوش وقت سے تھے اور محو رہتے اور کمال بیخودی میں مستغرق رہتے تھے محرم کی دسویں کو حلقہ شہر کے اندر شہر پناہ کے اندر فتح دروازے کے پاس ہی آپکی بہت فتح نظر آتی تھی جذب اور استغراق کیفیتی تھین۔

حضرت شاہ ننگے مجذوب قدس سرہ آپ اصل مجذوبوں اور بیہوش مستانوں سے تھے بے قیدانہ گذران رکھتے تھے اور مقید بستر نہیں رکھتے تھے اور جناب ابو السادات حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سے فیض پائے تھے اور حضرت شاہ النگے مجذوب قدس سرہ کے ہمعصر تھے نقل ہے کہ بیجاپور کی سلطنت کی تباہی اور انقلاب کے آگے حضرت شاہ ننگے قدس سرہ کہتے تھے کہ مغل کو بلاتا ہوں اور بیجاپور اسکو بخشتا ہوں حضرت شاہ النگے قدس سرہ فرماتے کہ اگر مغل کو بلاتا ہے تو تجھکو دو بدوبہ پہنائیگا غرض دونوں بزرگوں کے سخن کی صداقت دنیا مین ظاہر ہوی بیجاپور کی سلطنت سکندر عادل شاہ کے ہاتھ سے جاتی رہی اور عالمگیر کے قبضہ مین آئی تو حضرت شاہ ننگے قدس سرہ کا جذب اور برہنگی اور ستر سے بے قیدی سنکر عالمگیر آپ کو بلائے اور پیشتر ڈھانپنے کہے انہون نے قبول نہین کئے آخر جامہ ڈال پہنائے اور انکو جہان برہنہ دیکھتے ستر ڈھانپ لیتے آپکی رحلت صفر کی بائیسوین کو ہوی قلعہ ارک کی خندق پر جنوب کے طرف مدفون ہین۔

حضرت میان بھولا فقیر قدس سرہ آپ فقرای آگاہ اور درویشان ملامتی سے تھے سلطان محمد عادل شاہ سپہ سالار رستم زمان آپکا معتقد تھا آپکے احوال کی تفصیل نہین ملی اور آپ کی قبر ابراہیم عادل شاہ کے مقبرے کے قریب مشرق طرف اوپر کی جانب واقع ہے۔

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

حضرت میان خاکسار قدس سرہ آپ فقرای صاحب کمال اور اہل باطن سے تھے آپ کے احوال کی تفصیل نہیں ملی اور قبر بیجاپور میں واقع ہے اور آپ کے حرفہ پرگنہ میں ہے اور مزار شکستہ مرمت طلب ہے

حضرت شاہ محمود برہنہ لنگ قدس سرہ آپ اہل کمال فقرا اور ریاضت کش وصاحب باطن درویشون سے تھے اور خانوادہ مداریہ کی اجازت رکھتے تھے اور مداری ملنگ فقیرون کے طریق اور طرز پہ تھی عمر شریفا تجرید میں گذاری اور حضرت صاحب زنجانی قدس سرہ سے جو ایک واسطے سے حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ کے مرید اور خلیفے ہیں ارادت اور خلافت حاصل کئے تھے عمر شریف آپکی دو سو سال سے زیادہ تھی آپکا مزار حصار کے باہر بیجاپور میں واقع ہے ؛

حضرت شاہ محمد جنگلی قدس سرہ آپ اہل کمال بزرگون کے زمرے سے تھے جادہ مشیخت پر متمکن تھے خانوادہ طبقات کی خلافت اور اجازت رکھتے تھے ربیع الثانی کی اٹھائیسوین کو رحلت کئے اور مزار آپکا شہر پناہ کے باہر بیجاپور میں ہے اور شاہ جنگلی کا تکیہ اور مکان مشہور ہے متبرک ہے آپکی اولاد حسینی پیر و شمس الدین و صلاح الدین وغیرہ فقیر پیر عرف تکیہ شاہ جنگلی میں موجود ہیں اور اہل معاش ہیں اور آپکا سالانہ عرس ہوتا ہے ؛

ذکر اولیائی مستوران بیجاپور رحمۃ اللہ علیہم

حضرت بی بی خوندبا صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا آپ اس شہر کے کاملہ اور واقفہ بی بیون سے ہین اور شیخ الشیوخ حضرت عین الدین گنج العلم جنیدی قدس سرہ کی دختر کرامت مظہر ہین ولیہ دوران اور حافظہ قرآن تھین آپ سے کرامتین ظاہر ہوئین اور پچالی اور بستی باصاحبہ کے نام سے بھی مشہور ہین آپکا مزار شریف حضرت گنج العلوم قدس سرہ کے درگاہ کے متصل مشرق کے طرف دو تیر پرتاب کے فاصلہ پہ واقع ہے اور آپ کے

بازو میں آپ کے فرزند مدفون ہیں اور چوگنبدی بنائی گئی ہے **نقل ہے** کہ اوس زمانہ میں ایک چور کسیکا گھوڑا چورا لیکر جاتا تہا راستہ میں آپ کے روضہ کے پاس پہونچا تہا کہ صبح کی روشنی نمود ہوئی مذکور چور پریشان اور گہبرا ہو کر آپ کے روضہ کے صحن میں پڑ گیا اور سر ارادت زمین پر رگڑنے لگا اور آہ وزاری کے ساتھ التجا کرنے لگا اسوقت اس گنہگار کی جان اور آبرو بچا لو اوس بی بی کی کرامت سے اوس گھوڑے کی شکل اور رنگ بدلکر اور صورت اور رنگ ہو گیا اس سے کوئی شخص اوسکا مزاحم نہ ہوا پس وہ شخص نہایت خوش ہو کر اپنی جان اور آبرو کے خوف سے بے فکر ہو کے آپ کے مزار شریف پر چوگنبدی بنایا اور روز عرس ربیع الثانی کی پانچویں ہی آپ کے والد بزرگوار حضرت گنج العلم قدس سرہ پہلے اوس مقام پر مدفون ہوئے تہے بعد اسکے نقل فرمائے چنانچہ آدہی قبر شریف چوگنبدی کے باہر اور آدہی اندر اب بہی اسجگہ ہذی نظر آتی ہے اور حضرت گنج العلم قدس سرہ کے نقل کرنے کا سبب آپ کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے ۔

حضرت بی بی شمسہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا آپ بہی اللہ کے ولی اور کامل عصر اور اپنے زمانے کے رجال کے تاج تہے آپ قطب آفاق خاتم سلسلہ چشتیہ حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسودراز قدس سرہ کے بزرگ خاندان سے ہیں بلند مقامات اور مشہور کرامات رکہتے تہے آپکے احوال کی تفصیل نہ ملی آپکا مزار نوہرہ پور کے دروازے کے باہر فخر آباد میں مشہور ہے اور مرقد مبارک پر گنبد بنائی گئی ہے عرس شریف رجب کی سولہویں کو ہے گنبد کے اندر چار قبریں مردوں کے ہیں اونمیں سے ایک قبر حضرت شاہ حسن فخر آبادی قدس سرہ کی ہے جو آپکے قرابتداروں سے تہے مستر جسم

آپکی اولاد نہیں ہے لیکن سالانہ عرس اہل محلہ کرتے ہیں ۔

حضرت راجی لولشتی رحمۃ اللہ علیہا آپ اس ملک کے عارفہ اور واصلہ بی بیوں سے ہیں آپ سے کرامتیں صادر ہوئیں آپ کا مزار مغربی احاطہ کے دیوار کے

Muhammad Hanif Razvi Bagarchi

باہر روضۂ حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے باب کے کونے کے طرف واقع ہے
نقل ہے کہ آپ مدفون ہوئے سو شب کو کفن چورانے والے آپ کے قبر شریف کے پاس
آئے اور قبر کہول کے کفن نکال لینے مستعد ہوئے تو اس ولیۃ اللہ کی کرامت سے اون کی
بینائی جاتی رہی اندہے ہوکے واپس چلے گئے آپ کے وفات کی تاریخ اور سنہ سے خبر نہین ہوئی

حضرت بی بی نعیمہ مشہور بڑی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ یہان کے کامل بی بیون سے ہین اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے والدہ ہین
اور صاحب کرامات تہین اور آپ نے اپنے فرزند رشید حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ
سے دست بیعت وارشاد لین حضرت مولانا قدس سرہ کے ملفوظ مین لکہا ہے کہ جب سے آپ
مرید ہوئین رات دن وظیفہ اور ذکر مین مشغول ہوئین اور ایسی صفائی حاصل ہوی کہ اکثر
اوقات بیداری مین عالم غیب اور ارواح کو دیکہتین اور حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہین
کہ جب آپ کی رحلت ہوی تو مین نے چاہا کہ شجرہ آپ کے دست مبارک مین دون ایسے مین
دفعتہً شجرہ جو دوسرے شخص کے ہاتہ مین تہا گم ہو گیا اور ایسا گمان ہوا کہ آپ نے
نہایت جلدی سے ہاتہ کفن سے باہر نکال کے شجرہ لے لین ہر چند ڈہونڈہا نہ ملا جب
کفن کہول کے دیکہا تو شجرہ آپ کے دہنے ہاتہ مین ہی تہا سنہ ۱۰۳۵ھ وصال ایکہزار پینتیس ہجری
ہے نوشتۂ دوم آپ کی تاریخ ہے اور حضرت مولانا قدس سرہ کی گنبد مین حضرت
کے دہنے جانب آپ کا مزار شریف واقع ہے۔

حضرت ستی تفاحیہ عرف ستی ماصاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ ولیۃ اللہ اور صاحب کشف وعرفان اور تاج رجال تہین اور یہان کے
بی بیان صاحب کرامت سے تہین آپ کے غیبی واردات اور معاملات اور مکاشفات
بہت سے ہین اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ سے بیعت
کرکے آپ کی صحبت مین رہین اور ہر وقت اپنی عمر سے خبر دیتین کہ اس قدر باقی ہے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

اور مرض موت تک دو بار تجلی حق تعالیٰ دیکھیں اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زیارت سے اور روحیت سے کئی بار مشرف ہوئیں اور بعد اس کے بیعت شریف کا تکرار ہو رضا
کی علی الاکمل فان اللہ یحبہم ویحبونہ مرض موت میں عالم علوی کے
کھانا کھانے پانی پینے سے بے خبر رہیں تھیں جمادی الثانی کی ساتویں سنہ بارہ سو چھتیس ہجری کی
دار البقا کو روانہ ہوئیں اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کی درگاہ سے متصل
مغربی احاطہ کی دیوار سے لگے باہر تربت کے کونہ کی طرف [illegible] گنبد دفن کے
قریب ہیں جو گنبد کی [illegible] ہیں آسودہ ہیں اور حضرت مولانا قدس سرہ ان کی تاریخ ایمانها حسنه
الجنان فرماتے ہیں حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس ولیۃ اللہ
کی زیارت کے روز فقیر بعض لوگ کے ہاتھ صندل گلاب اور عطر اور پھول اور سبزہ وغیرہ
دیکھکر منع کیا اور وہ رسم و تعظیم [illegible] کو خوش آتی ہے کچھ منع کیا اور اسی شب خواب میں
دیکھا کہ گویا وہ ولیۃ اللہ ایک گنبد میں بیٹھی ہیں اور خادمہ ان کے پاس آ کے کہتی ہے کہ
زیارت کے لئے پھول سبزہ اور گلاب و صندل لائے تھے لیکن [illegible] ہوئے [illegible]
میں ہی فقیر یہ سمجھا چونکہ منع کیا تھا اسلئے فقیر کو سناتے ہیں انتہی نفعنا اللہ ببرکاتها
(نفع دے ہمکو اللہ اس بی بی کی برکتوں سے

حضرت بی بی قادریہ رحمۃ اللہ علیہا - آپ بھی اس [illegible] کی کامل
اولیا سے ہیں بلند مقامات اور کامل [illegible] رکھتی تھیں مقصود المراد والمعبود حضرت پیر دستگیر
شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ میں لکھا ہے کہ حضرت ایک فقیر کو دیکھے کہ سوائی حضرت بی بی [illegible]
کے جو سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ کی اولاد سے تھیں وہ [illegible] کسی اور
عورت کی تعظیم نہیں کرتے تھے اس عالیجناب بی بی کے احوال کی تفصیل اور وصال کی تاریخ اور
سنہ سے اطلاع نہ ہوئی لیکن آپ کا مزار مبارک بیجاپور کی شہر پناہ کے اندر [illegible]

حضرت بی بی صالحہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا - آپ بھی [illegible] اکابر [illegible]

Mohammad Rafi Natarchi

عارفہ اور واصلہ بی بی ہوئی ہیں اور پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کی اہلیہ محترمہ تہیں اور آپنے لیلۃ القدر دیکہا نقل ہے کہ ایک شب آپ حجرہ مین عبادت اور اشتغال مین مشغول تہیں شب قدر کے انوار علامات ظاہر ہوئے جہاڑ پہر سب سجدہ مین گئے اور آپ نے اس معاملہ کے ثبوت کے لئے اپنی دامنی مبارک ایک جہاڑ پر ڈالدی جب وہ جہاڑ سجدہ کی حالت سے اوٹہہ کے بیدہا ہوگیا تو دامنی مبارک جہاڑ کی انی پر لٹکتی تہی صبح کو سب لوگ اپنے آنکہون سے دیکہے مرقد مبارک آپکا گنبد کے اندر پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے بازو سے واقع ہے اگرچہ خطہ شریف بیجاپور مین اولیا آسودہ ہین سو بعض مشہور اولیا اور بزرگون کے کچہ ایک حالات اور کرامات کی تحریر ختم ہوئی اور چند متقیون اور اہل اللہ عالمون اور قاضیون اور درویشون اہل کمال کے تہوڑے سے حالات بہی لکہے گئے لیکن اس شہر مین اور اسکے باہر بہت سے اولیاء اللہ مدفون ہین جنکے حالات معلوم نہین نہ مزارات اسلئے فقیر حقیر کے دل مین آیا کہ اسمای مبارک مشایخون اور اولیا اور مجذوبون اور فقیرون اور عالمون اور مومنون اور دنیا دارون کے جو عارف ربانی حضرت شاہ ابو الحسن ثانی قادری قدس سرہ ۱۰۹۶ سنہ یکہزار چہیانوے ہجری مین قلم بند ہوئے تہے اس مختصر مین داخل کرے اسلئے ویسا ہی کیا گیا اللہم انفعنا بہم کاتہم واحشرنا فی زمرتہم اور بعض مقام ترتیب قدیم مین تبدیل کیگئی مثلاً چونکہ اس فہرست کی ایک جدول بنانا مناسب معلوم ہوا لہذا جدول ذیل تیار کیگئی جو بجای خود ایک مختصر کتاب تذکرہ ہے اس جدول مین پانچ خانے ہین پہلے مین نشان صفحہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان بزرگون کے حالات اس کتاب مین ہین تو کس صفحہ مین دوسرے مین نام تیسرے مین جنکے وفات کی تاریخ وسن معلوم ہوا درج ہے چوتہے مین جنکے مزار کا مقام معلوم ہوا لکہا گیا پانچوین مین کیفیت ضروری درج ہے اس جدول کے آخر مین چند نام جو اصل کتاب مین موجود نہین تہے داخل کئے گئے غرض یہہ جدول ان بزرگوارون کا فاتحہ سالانہ کہنے والون کے لئے بطور ایک اعراس نامے کے کام دیگی اور زایرون کے لئے آسانی سے بطور ایک رہبر شفیق کے مزارات کے مقام اور حالات بتلادیگی ❊

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

الٰہی بحرمت آثار شریف حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
۲۳	شیخ معبری گنبد والے	۲۱ رجب	اندرون قلعہ ارک متصل شاہ محل	مرقد پر سقف چوبین اور دوسرے طرف احاطہ
۲۷	شیخ الدین گنج محمد مخدوم شیخ عین الدین اعلی	۱۶ ذی الحجہ	نزد فتح دروازہ	مرقد پر گنبد ہے۔
۳۲	سلطان شیخ ضیاء الدین غزوی	۱۲ شعبان	نزد روضہ حضرت شاہ گنج العلوم قدس سرہ	مرقد پر گنبد ہے۔
۳۳	شاہ حافظ حسینی	۱۲ صفر	قریب محل آثار شریف	مرقد پر گنبد ہے
۳۴	شاہ حمزہ حسینی	۸ شعبان	ایضاً	مرقد پر گنبد ہے۔
۱۹	حاجی رومی	۱۲ ذی الحجہ ۵۵۶ھ	شہر پناہ کے حصار کے اندر قلعہ ارک کے پاس شمال کی طرف شاہ پیٹھ میں	مرقد بالا چبوترہ ہے۔
۲۱	پیر نصر اللہ ولی	۲۴ رجب	شاہ پیٹھ کے دروازہ کے پاس حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ کے گنبد کے قریب	مزار پر گنبد ہے
	شاہ حیدر نجفی	.	.	.
	سید علی بنگالی	.	.	.
	قلندر علی	.	.	.
۷۹	شاہ قاسم قادری	۲۷ محرم	بازار میں جنید خان کے مسجد کے صحن میں قریب ... محل	مرقد پر گنبد ہے
۹۴	شاہ قاسم حسینی علوی	۹ رمضان	شہر پناہ کے اندر بادشاہ پورہ میں	مرقد پر چاندی کی گنبد ہے لیکن عرش ...
۱۱۸	شاہ برہان الدین حسینی	۷ ذیقعدہ	اپنے دادا شاہ قاسم حسینی کے گنبد میں	"
	میاں عبدالغفور عاشق	.	.	.

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

نمبر	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
۲۵	پیر مقصود	ششم شعبان	مشہور بغلانے انور اللہ پر سے دروازہ کے پاس کے بازار میں	مرقد پر چونہ گچ کی گنبد ہے
	پیر بہرا بہر	۔	نزدیک فصیل دروازہ بادشاہ پور	۔
	شیخ محمد سراج جنیدی	۔	روبرو مسجد جامع کلاں جانب مشرق	مرقد چبوترہ پر ہے
۱۲۱	شاہ حضرت حسینی	۱۷ شعبان	ابو تراب بازار	مرقد پر گنبد ہے
	خواجہ معین	۔	۔	۔
۲۳	پیر میٹھے	۱۱ رجب	بیرون شہر پناہ شرقی جانب فتح دروازہ	مرقد چبوترہ پر ہے
۱۲۵	شاہ عبد السلام شطاری	۔	متصل مسجد نوابیت حویلی نانا پور	مرقد پر چونہ گچ کی گنبد ہے
۱۲۲	شیخ عبد الصمد خورد	۵ محرم سنہ ہجری	اندرون گنبد شیخ حمید صاحب	۔
	سید مصطفیٰ سجادہ	۔	شیخ حمید صاحب کی درگاہ میں	۔
	فرید شاہ	۔		۔
۹۱	شاہ عبد الرزاق	۲۲ ربیع الثانی	مکہ دروازہ کے پاس	مرقد پر گنبد ہے
	خواجہ عبد الرحیم	۔	متصل مسجد نوابیت بازاری مرقد شاہ عبد السلام شطاری سے	۔
	شیخ کمال قادری	۔		۔
۴۰	شیخ حمید الدین	۲۲ ذی الحجہ سنہ	نیا باغ میں	مرقد پر گنبد ہے
۴۱	شیخ لطف اللہ	۱۱ ربیع الثانی	نیا باغ میں	مرقد پر گنبد ہے
	شیخ عبد الصمد بزرگ	۔		۔
	سید احمد قادری عرب	۔	۔	۔
	شیخ احمد برقع پوش	۱۰ ربیع الاول	متصل دروازہ شاہ پور	مرقد پر چونہ گچ کی گنبد ہے عرس ہوتا ہے
	سید عبد اللہ گجراتی	۔	۔	۔
۱۳۲	سید جعفر سقاف عرب	۲۰ ذیقعدہ	نوباغ کے قریب	مرقد پر سقف ہے جو ہر عرس ہوتا ہے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

سنہ	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	سید جعفر	۰	۰	۰
	بڈھے شاہ	۰	۰	۰
۱۲۶	سید محمد قطب عثمانی ترک	۱۱ ذی الحجہ	مکہ دروازہ کے پاس	مرقد پر چوکنڈی چاندنی کی
	سید مغربی	۰	۰	۰
	شیخ علی مشائخ	۱۱ ربیع الاول	روضہ قاضی ابراہیم کے پائیں	۰
۱۳۱	سید سلطان حسن بخاری	۲۳ محرم	تالاب جہنگ کے باولی کے پاس جانب شمال درگاہ ہاشم دستگیر	مرقد بالای چبوترہ ہے
	شیخ عبدالعلی	۰	۰	۰
	شیخ ابوالمعالی جونپوری	۰	۰	۰
	حاجی شیخ فتح اللہ بوہری	۰	۰	۰
	شیخ عبداللطیف بن شیخ محمد خوب	۰	۰	۰
	سید محمد توکل	۰	۰	۰
	سید ابوبکر عرب	۲۲ شعبان	در بیرون متصل محل آثار شریف	مرقد بالای چبوترہ عرس ہوتا ہے
	شاہ عبدالعزیز قادری	۰	۰	۰
	شیخ زین الدین	۰	۰	۰
۲۲	پیر جھنبا	۲۰ ذوالحجہ	شہر پناہ کے اندر متصل قبر مادر سلطان دروازہ بیرون بیجاپوری خان کی حویلی کے پاس جانب شمال	مرقد بالای چبوترہ ہے
	پیر پیو والے	۰	بخشی کے حویلی کے پاس	مرقد بالای چبوترہ ہے
	پیر بالے	۰	"	"
۷۶	خانوزاد الدین صحیحی	۰	۰	۰
	شیخ جمال محمد قادری	۰	۰	۰
۱۲۶	سید محمد بخاری	۹ ذی الحجہ	اندرون شہر پناہ علی باغ میں	مرقد بالای چبوترہ عرس ہوتا ہے

سلطان باغ جونپوری [illegible] ولد [illegible] عرس ہوتا ہے

نمبر	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	سید علی بخاری	•	•	•
۳۸	شاہ باز حسینی	۱۷ ذوالقعدہ سنہ	شاہ پیٹ مین	مرقد پر چوگنبد ہے عرس ہوتا ہے
	ملا یوسف مجذوب	•	•	•
	شاہ اسمعیل مجذوب	•	•	•
	میر لعبدل مجذوب	•	•	•
	لال خان لکر مجذوب	•	•	•
	محمد سید بخاری مجذوب	•	•	•
	شاہ محمد مجذوب	•	نیا باغ مرقد شاہ بہائی کے پاس	•
	النگی مجذوب	۱۹ محرم سنہ	فتح دروازہ کے پاس	مرقد بالای چبوترہ ہے
	شاہ لنگی مجذوب	۲۲ صفر سنہ	قلعہ ارک کے خندق پر	مرقد پہ چوگنبدی ہے
	شاہ نوکل مجذوب	•	•	•
	شاہ عبد الصمد مجذوب	•	•	•
	شاہ لاڑ محمد مجذوب	•	•	•
	شاہ عثمان مجذوب	۲۴ صفر سنہ	شاہ پور دروازہ کے پاس	مرقد پر سقف چوبین ہے
۴۰	سید علی شہید	•	قاضی محمد ناز کے مکان کی پیچھے صفا بازار مین	مرقد بالای چبوترہ ہے
	پیر باباجی شہید	•	〃	در گنج شہیدان
	شیخ میان شہید	•	〃	〃
	ہفت شہید	•	قلعہ ارک کے خندق پر اکبر خان محمد ارکے گھر کے پاس	بالا چبوترہ سات قبریان ہین
	میان دادل جی	•	•	•
	ملا محمد زبیری	۲۳ شوال سنہ	باغ تہال باوے	مرقد بالای چبوترہ ہے

[illegible]

[illegible]	نام	تاریخ وسنہ وفات	مقام مرقد	کیفیت
	قاضی ابراہیم بربری	۱۳ ماہ رجب سنہ [illegible]	رنگین مسجد کے پاس مشرق کی طرف	″
	قاضی عسکر	•	•	•
	قاضی سیف اللہ شہید	•	•	•
	شاہ بلواجی	•	•	•
	سید محمد	•	•	•
	سید قطب	•	•	•
	سید آتا کے (?)	•	قلعہ کے دروازہ کے سامنے مسجد کے بازو جانب جنوب	مرقد پر چبوترہ ہے۔
	سید مجیب (?)	•	•	•
	شیخ منصور	•	دکھنیہ باغ متصل درگاہ عبد الرزاق قادری	مرقد پر چبوترہ ہے۔
	عبد الرحمن عبد [illegible]	•	متصل آثار شریف عقب مکان نظیر حسین [illegible]	″
	سید نعیم عرف خضر (?)	•	•	•
	بی بی قادریہ	•	•	•
	بیچاپی بیج (?)	•	اندرون فتح دروازہ	مرقد پر چبوترہ ہے
	بی بی صاحبہ	•	•	•
	چاند بی بی	•	•	•
	شہزادہ بہلول لنگی صاحب (?)	•	فتح دروازہ نزد بابا لنگی مجذوب	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	صاحبنی صاحبہ	•	•	•
	عالم صاحبہ	•	•	•
	سلطان محمد عادل شاہ	۲۶ محرم سنہ ۱۰۶۷ ہجری (?)	بادشاہ پور میں	مرقد پر چاندنی کی گنبد ہے
	خان محمد وزیر سلطنت [illegible]	•	مکہ دروازہ کے پاس شاہ عبد الرزاق کے گنبد کے پائین	″ سنہ ۷۵

[illegible]

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

نمبر	نام بزرگ	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	علی عادلشاہ بزرگ	[illegible] ہجری	نوباغ میں متصل روضہ [illegible]	مرقد پر چوکنڈی ہے
	علی عادلشاہ خورد	۱۳ شعبان سنہ [illegible] ہجری	شاہ پیٹھ میں	مرقد پر نیم گنبد [illegible]
	ابراہیم [illegible]	•	•	•
	مرزا [illegible] الملک	•	•	•
	ملک یاقوت [illegible]	•	متصل آثار شریف	مرقد پر چوکنڈی ہے
	[illegible]	۱۷ رمضان سنہ [illegible]	قریب جامع مسجد [illegible]	مرقد پر چوکنڈی ہے
	[illegible]	•	•	•
	غالب شاہ	•	•	•
	حضرت شاہ	•	•	•
	قدم رسول	•	زہرہ پور کے دروازہ کے باہر	اسوقت شیخ [illegible] گنبد کے پاس ہے
	شاہ عبد الواحد حسینی	•	•	•
	بدر شاہ	•	•	•
	[illegible] شاہ	•	•	•
	حبیب اللہ شاہ	•	•	•
۳۸	[illegible] اللہ حسینی	•	ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ [illegible] طرف	مرقد پر گنبد ہے
۱۲۹	شاہ نور اللہ	در سنہ ۱۰۶[illegible] ہجری	مولانا حبیب اللہ کے روضہ کے قریب جنوب کے طرف	مرقد بالائی چبوترہ ہے
۱۱	شاہ عبد اللطیف قادری	در سنہ [illegible] ہجری	ایضاً اپنے والد [illegible]	۱۱
[illegible]	شاہ عتیق اللہ قادری	در سنہ [illegible] ہجری	ایضاً مشرق کے طرف	۱۱
	میاں شیخ اسحاق [illegible]	•	•	•
	حاجی نعمت اللہ	•	•	•

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ حسن	۰	۰	۰
۶۳	مولانا حبیب اللہ صوفی اللکنی	۱۰ شعبان سنہ ۱۰۶۲ھ	مقبرہ ابراہیم عادلشاہ کے طرف جانب مغرب فاصلہ پر ہے	مرقد پر گنبد ہے
	میاں تاج محمد	۰	۰	۰
	سید عابد	۰	۰	۰
	سید عبدالرحمن قادری آغا	۰	۰	۰
	شاہ عبدالغنی قادری	۰	۰	۰
۷۸	شاہ علاءالحق	در سنہ ۱۰۱۳ھ	بیجاپور کے حصار کے باہر زہرہ پور میں	۰
	میاں شریف اولاد شاہ خلیفہ	۰	درگاہ شمس صاحب کے تھوڑے فاصلہ پر	
۷۷	شیخ نظام الدین	۰	درگاہ شمس صاحب کے پاس	مرقد پہ چوکنڈی ہے
	سید احمد قادری	۰	۰	۰
۰	بی بی بنت الاولیاء شمس عبد	۱۷ رجب	زہرہ پور میں درگاہ مشہور ہے	مرقد پہ گنبد ہے
	شاہ محمود	۰	۰	۰
۳۹	شاہ حسن فخرآبادی	۰	زہرہ پور میں ہے	۰
	سید احمد کربلائی	۰	۰	۰
	شیخ عبدالستار	۰	۰	۰
	میاں رحیم محمد	۰	شاہ نواز خان کے گنبد کے پاس	۰
	شاہ مرتضی بن شاہ ہاشم علوی	۹ ذی الحجہ سنہ	شاہ ان صاحب کے گنبد کے پاس جانب شمال	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	شاہ ابوطالب حسینی	۰	۰	۰
	سید علی محمد با واسطہ	۰	۰	۰
	سید علی قدس اولاد شاہ جنید حسینی	۰	۰	۰
	شاہ بڑے	۰	۰	۰

[illegible]

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ نور الدین محمد	•	•	•
	شرف موجود	•	•	•
	شیخ اسمٰعیل محدث قادری	•	مولانا حبیب اللہ صاحب کے گنبد کے پاس مغربی دیوار کے باہر	مرقد بالای چبوترہ ہے
	شیخ یوسف	•	•	•
۱۴۸	محمد شریف سلہ	•	روبرو گنبد زید کریم محمد الحسینی الکلبی صبغت قریب جامع مسجد	مرقد بالای چبوترہ ہے
	میاں بہولا فقیر	•	مقبرہ عادل شاہ کے پاس سمت شرقی	•
	باوا برہنگ	•	•	•
	شاہ چنگی	•	تکیہ محمد افضل پور واقع بیجاپور	مرقد بالای چبوترہ ہے
	فتح خان مجذوب	•	•	•
	راجی نوشتی	•	مولانا حبیب اللہ کے گنبد کے پاس مغرب کی طرف	•
	امینہ شاہ	•		•
	والد قاضی علی	•	•	•
	قاضی زین العابدین	•	•	•
	قاضی محمد امین	•	•	•
	محمد حسین خطیب باغ شاہ پور	•	•	•
	ملا عبد الرحمن بیونرا	•	•	•
	ابو محمد مثنوی خان	•	•	•
	ابراہیم عادل شاہ سلہ	۱۱ محرم سنہ ۱۰۳۷ ھ	روضۂ ابراہیم سلہ در نورس پور	بالای مرقد گنبد ہے
	نواب مصطفی خان		درگاہ حضرت شاہ امین الدین اعلیٰ کے ریتے میں جبلے کے اندر (spans next row)	مرقد پہ چوکنڈی ہے (spans next row)
	نعمت خان عالی نہ دار	•		
	عزیز خان سر نوبت	•	•	•

سلہ [illegible]

سلہ [illegible]

Mohammad Hanif Razvi Nagori

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	محمد خان ویلور	-	.	.
	عیلخان آتا بیگی	.	.	.
	اعتبار خان سر نوبت	.	مولانا حبیب اللہ کے گنبد کے پائین متصل	مرقد پر گنبد ہے
	شاہ صفی اللہ عرف شاہ بندگی	.	.	.
	سید مصطفی صاحب	.	.	.
١٢١	شاہ میران جی شمس العشاق	.	شاہ پور کے ٹیلہ پر متصل گنبد حضرت امین الدین علی قدس سرہ	مرقد پر گنبد ہے
	شاہ برہان الدین جانم	١٥ جمادی الثانی	شاہ پور کے ٹیلے پر	مرقد پر گنبد ہے
١٢٢	شاہ امین الدین اعلیٰ	٢٤ رمضان	شاہ برہان الدین کے گنبد کے پاس	مرقد پر گنبد ہے
١٢٤	شیخ محمود خوش دہان	.	شاہ امین الدین اعلیٰ کے درگاہ میں	.
١٢٥	شاہ غنی	.	شاہ پور کے تالاب پر مغرب کے جانب	.
١٢٥	شاہ شریف رنگریزان	غرہ رمضان	شاہ امین الدین درگاہ کے نزدیک	مرقد پر گنبد ہے۔
	سید نور محمد قاضی عرف زنگ	.	.	.
	شاہ علی خعانی	.	.	.
	میان سیدا مجذوب	.	.	.
	میان بنگالے مجذوب	.	.	.
	میان خاکسار	.	بہلول پورہ میں	مرقد پر گنبد ہے
	میان داؤد	.	.	.
	میان شاہ محبت	.	.	.
	میان محمود	.	.	.
	میان بنگالے فقیر	.	.	.
	سید میران شہید	.	.	.

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

[illegible]	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	ست علی	•	•	•
	غلام علی	•	•	•
	شاہ محمد مکی خطیب جامع مسجد	•	•	•
	قاضی سعید	•	•	•
	ملا ملک	•	•	•
	ملا ظہوری	•	بخشی کے حویلی کے قریب ایک باغیچہ میں روضہ کے اندر حاطہ بین	فرش زمین ہے
	بہلول خان	•	•	•
	موسیٰ خان	•	•	•
	ملا غیاث	•	•	•
	شاہ نواز خان	•	بیرون شاہپور دروازہ در درگاہ حضرت امین الدین اعلیٰ	مرقد پر گنبد ہے
	دیانت الملک شاہ نواز خان	•	•	•
	نور الدین محمد شاہ نواز خان	•	•	•
	احمد خان سر نوبت	•	•	•
	فتح خان راستگو	•	•	•
	شاہ باز خان	•	•	•
	سید محمد بخاری	•	•	•
	سید عظمت اللہ	•	•	•
۱۱۶	شاہ مصطفیٰ بن شاہ ہاشم علوی	۱۱ شعبان	شاہ راجو کے گنبد کے پاس	•
	شاہ حبیب اللہ نوشاہ بادہ	•	•	•
	میاں محمد اشمی	•	•	•

[illegible] ملا ظہوری [illegible] ہندوستان [illegible]

علاوہ [illegible] دروازہ [illegible]

نمبر شمار	نام	تاریخ عرس و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ جمال اللہ	۔	۔	۔
	شیخ علی	۔	۔	۔
	سید احمد زرین	۔	متصل آثار شریف جانب شمال	مرقد بالاے چبوترہ
	شاہ باقر ذاکر	۔	۔	۔
	مولانا محمد منیر نیرنگ	۱۳ جعفر	قاسم تالاب پر	مرقد بالاے چبوترہ ہے
۲۵	شیخ ابراہیم سنگانی	۱۰ محرم ہجری	شمالی قبرستان میں	۔
	جاندار خان	۔	۔	۔
	میران خان	۔	۔	۔
	بڑے ملک	۔	۔	۔
	مخدوم خان	۔	۔	۔
	یوسف خان	۔	۔	۔
۸۶	شاہ ابوالحسن قادری	۱۴ ربیع الثانی	آغا پورہ کے پاس	مرقد پر چوکھنڈی کی وضع سے ہوتا ہے
۸۹	شاہ مصطفیٰ قادری	۱۵ شعبان	شاہ ابوالحسن قادری کے درگاہ میں علیحدہ چبوترہ پر	مرقد بالاے چبوترہ ہے
	سید میران	۔	شاہ ابوالحسن قادری کے درگاہ کے باہر	مرقد بالاے چبوترہ
	سید علی محمد	۔	〃	〃
	شاہ عبدالقادر قادری	۔	〃	〃
۱۳۱	شاہ نعمت اللہ قادری	۔	〃	〃
	سید میران خواجہ اولیا	۔	۔	۔
	قاضی سید علی	۔	۔	۔
	راجہ حاشمہ	۔	۔	۔

[illegible]

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ ابوالقاسم	.	.	.
	شاہ محمد	.	.	.
	شاہ محی الدین	.	.	.
	سید نور اللہ	.	.	.
	سید احمد	.	.	.
	سید اسمٰعیل	.	.	.
	سید لطف	.	.	.
	سید محمود	.	.	.
	سید جعفر قادری	.	.	.
	شیخ علم اللہ محدث	۱۱ ذوالحجہ سنہ ۱۰۲۴ھ	شہر پناہ کے باہر اللہ پور کے دروازے کی طرف محلہ [illegible] باغ میں	.
	شیخ ابوالکمال بن شیخ علم اللہ	.	اپنے والد کے پاس	.
	شیخ ابوتراب	۲۰ صفر سنہ ۱۰۸۶ھ	اپنے دادا شیخ علم اللہ کے پاس	.
	میاں فیوض	.	.	.
	شاہ موسیٰ قادری	.	اللہ پور دروازہ کے باہر علی مونڈہ کے پاس	مرقد بالای چبوترہ ہے
۱۲۸	شاہ مصطفیٰ قادری	۱۰ ربیع الاول [illegible]	جامع مسجد کے قریب [illegible] گنبد عبدالرحمن قادری	مرقد بالای چبوترہ ہے
	پیر مٹھے فتحپوری	.	قریب فتحپور	مرقد بالای چبوترہ
	شاہ محمد خلیل اللہ	.	[illegible] شاہ علم اللہ [illegible] درگاہ احاطہ میں	مرقد بالای چبوترہ
	سید احمد اللہ سید [illegible]	.	[illegible] کے پاس قریب درگاہ [illegible] دستگیر صاحب	مرقد بالای چبوترہ
	سید لطیف	.	.	.
	قطب شاہ	.	.	.
	شیخ یوسف	.	.	.

نمبر شمار	نام	تاریخ ولادت و وفات	مقام مزار	کیفیت
	شیخ حسین فقیر سیاح		.	.
	حافظ ... علی	.	.	.
	شاہ لعل شہید فیل	.	.	.
	سدی عنبر مجذوب	.	.	.
	بادشاہ صاحب مجذوب	.	.	.
	شاہ بہائی	.	.	.
	مخدوم صاحب	.	.	.
	شاہ قاسم مجذوب	.	.	.
	شیخ سلطان گوشہ نشین	.	.	.
	مٹھے سوداگر	.	.	.
	سدی عنبر حبشی	.	.	.
	صاحبہ راجہ	.	.	.
	امۃ السلام	.	.	.
	امۃ الحفیظ	.	.	.
	امۃ المجید	.	.	.
	اچھو صاحبہ	.	.	.
	بی بی عائشہ	.	.	.
	راجی صاحبہ	.	.	.
	بڑے بی بی صاحبہ	.	.	.
۸۲	حضرت شاہ مرتضیٰ قادری	سلخ جمادی الثانی	فتح دروازہ کے باہر	مرقد پر چھوٹی گنبد ہے عرس ہوتا ہے
	قاسم بی بی [illegible]	.	اندرون گنبد شاہ مرتضیٰ قادری	.

[illegible]

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ محمود داماد ایضاً	•	شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے باہر	مرقد بالای چبوترہ
	شاہ حسین	•	ایضاً	"
	شاہ حافظ عبدالقادر خلیفہ ایضاً	•	ایضاً	"
	میر زین الدین	•	•	•
	علی میاں	•	•	•
	حاجی ذاکر	•	شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے پائیں جانب متصل	•
	میر آثار	•	•	•
	سید عماد	•	•	•
	حالتے میاں	•	•	•
	خوب محمد	•	•	•
	سید فرید	•	•	•
	میاں باہ شاہ	•	•	•
	شیخ محی الدین واعظ	•	•	•
	مولوی عبدالرحمن متقی	•	شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے احاطہ کے اندر	•
	شیخ احمد مدرس	•	•	•
۱۴۳	سید عبدالرحمن	•	بیرون شہر پناہ بطرف فتح دروازہ	مرقد بالای چبوترہ
۱۴۴	سید محمد	•	•	•
	شاہ ہدایت اللہ صوفی	•	•	•
	میاں حمزہ فقیر	•	•	•
	شاہ بہادر	•	•	•
	حاجی سید	•	•	•

ھ
آپ حضرت شاہ صبغت اللہ بختیاری کے
اللہ قدس سرہ کے
حقیقی بھانجے ہیں ۱۲
ھ حضرت سید عبدالرحمن
آپ سید محمد کے فرزند
قدس سرہ
ہیں ۱۲

Mohammad Hanif Razvi Naqarchi

صفحہ	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شیخ صلاح	.	.	.
	سید وجیہ ذاکر	.	.	.
	میاں عبدالرحیم ذاکر	.	.	.
	عزیز شاہ	.	.	.
	شیخ سلیمان	.	.	.
	قاضی عبداللہ	.	.	.
	باوا الاک مجذوب	.	.	.
	شاہ صبغۃ اللہ مجذوب	.	.	.
	ستی حُریرہ	.	.	.
	مرزا عنایت اللہ	.	.	.
	حیدر آقا	.	.	.
	مقصود آقا	.	.	.
	اخلاص خان بزرگ	.	بیرون فتح دروازہ قریب گنبذ شاہ مرتضیٰ قادری	مرقد پر گنبذ ہے ؎۱
	ابراہیم خان	.	.	.
	اللہ بخش	.	.	.
	شیخ حسن رضا سرمست	.	.	.
	شیخ ابو علوفہ سرمست	.	.	.
	شیخ ابوالقاسم سرمست	.	.	.
	شیخ عبدالعزیز سرمست	.	.	.
	شیخ احمد سپاہ انگیز	.	.	.

؎۱ [illegible]

[illegible] دروازہ سے باہر ۱۲

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

صفحہ	نام	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شیخ عبدالقادر سرمست	۰	۰	۰
۱۳۸	سید احمد نظیر	۰	ساڑواڑ دروازہ کے پاس	مرقد بالائے چبوترہ
	سید احمد عیدروس	۰	۰	۰
	جمیع سادات عرب	۰	۰	۰
	شیخ احمد برقی	۰	بہمنی دروازہ کے اندر باغ میں	مرقد بالائے چبوترہ
	میاں عبدالرحمان متقی	۰	۰	۰
	شاہ ابو غیب مجذوب شنزرگ	۰	۰	۰
	شاہ سیر نابینا	۰	۰	۰
	شاہ ابراہیم بزرگ	۰	۰	۰
	شاہ حضرت ٹھانہ دار	۰	۰	۰
	وفا خان	۰	۰	۰
	حسن رومی خان	۰	۰	۰
	سید شمعا خادم آثار شریف	۰	۰	۰
	شاہ مرتضیٰ حسینی علوی	۱۲ ربیع الآخر ۱۱۹۱ھ	اندرون احاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ	مرقد پر بنگلہ چوبی ہے
	شاہ ہاشم حسینی علوی	۱۶ رجب جمادی الثانی سنہ ۱۱۵۱ھ	”	”
	شاہ وجیہ الدین حسینی علوی	۷ جمادی الاول سنہ ۱۱۸۰ھ	”	”
	شاہ محمد غوث حسینی علوی	۲۹ صفر سنہ ۱۱۸۹ھ	”	”
	شاہ عبداللہ حسینی علوی	۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۰۰ھ	روبرو درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ	مرقد بالائے چبوترہ
	شاہ وجیہ الدین ثانی علوی	۵ ربیع الاول	در احاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ	”
۱۱۶	شاہ نعیم اللہ قادری علیہ	۰	درنو بازار	مرقد پر گنبد ہے

Mohammad Hanif Razvi

نمبر	نام	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ قطب الدین صفوی	•	در احاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ	•
	شاہ حسین صفوی	•	"	•
۱۲۹	شاہ حضرت قادری	۱۳ / محرم	عقب جامع مسجد در مکان ناخدا سور	مرقد بالا سے چبوترہ "
۱۳۰	شاہ کریم اللہ قادری	•	•	مرقد پر چوکھنڈی ہے
	شاہ رضوی	•	•	•
۱۲۱	سید عبد الرحمن الحسینی قادری	۱۱ / ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۰ھ	قریب جامع مسجد	مرقد پر گنبد ہے
۲۰۶	سید کریم محمد حسینی قادری	[illegible]	"	"
۱۵۸	سید حاجی حسن قادری	۱۸ / رجب	سی بازار میں	"
	شاہ ابراہیم بغدادی	۷ / شعبان	محلہ حکمی بازار قریب جامع مسجد	مرقد بالا سے چبوترہ
	سید عبد الرحمن الدید ابو بکر نقیبہ	•	عرب واڑی متصل آثار شریف	"
۱۳۸	سید زین مقبل	•	شاہ پیٹھ میں	"
	سید عبد اللہ مقبل	•	"	"
	سید علوی بروم	•	در روضہ سقاف محلہ لشکر بازار	"
	مولانا سید عبد الرحیم	•	عرب واڑی متصل آثار شریف	"
	مولوی خلیل الرحمن صدر	•	سی بازار میں پائین شاہ قاسم قادری	"
	محمد اکرم صدر	•	"	
	سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۱ ھ	نیا بازار میں پائین درگاہ شاہ نعیم اللہ قادری	"
	محمد اکبر	•	سی بازار میں پائین درگاہ شاہ قاسم قادری	"
	شیخ محمد عرب	•	•	•
	شیخ ابراہیم ولد شیخ عرب	•	•	•

صفحہ نمبر	نام	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	سید عبداللہ عیدروس [1]	۔	متصل آثار شریف در باغ شاہ گنج	مرقد بالائے چبوترہ
	شمس الضحیٰ صوفی [2]	۱۱ ربیع الثانی سنہ	دولت کوٹے مین	مرقد پر گنبذ ہے
	سید ابوتراب [3]	۲۰ محرم سنہ	سی بازار مین پائین درگاہ شاہ قاسم قادری	مرقد پر چوکھنڈی ہے

اللّٰھم اجعلنا من عبادك الصالحين المرحومين واحشرنا فی زمرة اولیائك المقربين وقع الفراغ من تالیف هذا الموجز المسمّی بروضة الاولیاء بیجاپور فی الیوم الرابع من العشرة الاولی من الشهر التاسع من السنة الثانیة من العشر الخامسة من المائة الثالثة من الالف الثانی من هجرة النبویة علی صاحبها افضل الصلوة والتحیة منا ومن سائر البریة

غفر اللّٰه لمولفه وکاتبه بحو جبیبه وعترته

ترجمہ الٰہی گردان ہمکو تیرے رحمت کئے گئے بندون سے اور اوٹھا ہمکو تیرے مقرب دوستون کے زمرے مین فراغت ہوئی تالیف سے اس مختصر کے جسکا نام روضۃ الاولیاء بیجاپور ہے چوتھے روز پہلے دہے سے نوین مہینے کے دوسرے سال مین پانچوین دہے کے دوسرے ہزار کے تیسرے سو مین یعنے چوتھی رمضان المبارک سنہ ۱۲۴۲ ہجری نبوی صاحب پر جسکے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بہترین درود وسلام ہو ہمارے طرف سے اور تمامی خلق کے طرف سے بخشے اللہ مولف کو اسکے اور کاتب کو اسکے طفیل سے اپنے حبیب کے اور انکی آل کے

حاشیہ سلہ آپکا سالانہ عرس سید حسین صاحب عیدروس منگولی والے کرتے ہین۔ ۱۲ سلہ۲ آپ حضرت سید عبدالرحمن حسینی القادری صبغۃ اللّٰہی قدس سرّہ کے خلیفے ہین حضرت ممدوح کا عرس اور آپکا عرس ایک ہی تاریخ گیارہوین ربیع الثانی کو ہے۔ آپکی وصیت یہ کہ پہلے صندل مرشد کی مزار پر چڑہا کر مجھکو چڑہانا۔ اسکی تعمیل آپکی اولاد سے عبداللہ صاحب اور انکے برادران کرتے ہین ۱۲ سلہ۳ آپکا سالانہ عرس سید عبداللطیف صاحب اور سید مرتضیٰ صاحب کیطرف سے ہوتا ہے ۱۲

خاتمہ کتاب

فقیر حقیر کمترین ازلی حاجی سید شاہ روشن علی قادری وشطاری صبغۃ اللٰہی مرید وخلیفہ سید السادات منبع السعادات قبلۃ المحققین برہان الحق والدین پیر دستگیر مرشدنا ومولانا حضرت سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری شطاری صبغۃ اللٰہی قدس سرہ خدمت مین عاشقان اولیائے خدا وپیروان راہ ہدا ناظرین با تمکین کے حسب ذیل عرض رسا ہے۔

ف ا شہر دار الظفر بیجاپور مین پہلے پہل حضرت حاجی رومی صاحب قدس سرہ کہ جنکا وفات ۵۵۵ ہجری مین ہوا تشریف لائے۔ پھر اوس زمانہ سے اولیاء اللہ کی آمد شروع ہوئی ہر سمت سے یکی بعد دیگرے اس کثرت سے وہان جمع ہوئے کہ جنکا پورا حساب کوئی بتلا نہین سکتا لیکن جناب فضیلت مآب محمد ابراہیم صاحب قادری وشطاری ہاشمی بیجاپوری خلیفہ فیض یافتہ سید السادات حضرت سید شاہ عبد اللہ الحسینی العلوی القادری وشطاری ہاشمی قدس سرہ نے جلیل القدر اور نامور اولیا اور علما کا احوال فارسی زبان مین مختلف کتابون سے ۱۲۴۵ ہجری مین فراہم کر کے روضۃ الاولیائے بیجاپور نام رکھا وہ کتاب اسوقت بہت عدیم الوجود ہو گئی تھی اوسپر علاوہ یہ کہ فارسی زبان نہین ہونیکے باعث ہر شخص اوس سے بہرہ یاب نہین ہو سکتا تھا۔ غرض اتفاقات زمانہ سے بڑی تلاش کے بعد کتاب موصوف ملگئی اور فارسی ہی ما طبع کروانا شروع کر دیا گیا تھا او نھین ایام مین برادر دینی معرفت آگاہ فضیلت دستگاہ حضرت شاہ سیف اللہ صاحب قادری وشطاری صبغۃ اللٰہی اچپور سے تشریف لائے اور فقیر کے خواہش کے موافق آٹھ مہینے تک فقیر کے مکان پر تشریف رکھکر بڑی جانفشانی اور محنت کے ساتھ اردو زبان مین ترجمہ فرمایا اور آخر کتاب مین ایک فہرست جسکو حضرت سید شاہ ابو الحسن ثانی قادری بیجاپوری قدس سرہ نے اپنے کشف باطن ومعلومات سے بزرگان دین وعلمائے حق الیقین اور بادشاہان عادل شاہی اور وزرا ومقربان سلطانی کی مرتب فرمایا تھا شاہ صاحب موصوف نے اوسکو پانچ خانونکی جدول مین ترتیب دیا۔ اور یہ جدول ان بزرگونکی فاتحہ سالانہ کرنے والونکے لئے بطور اعراس نامہ کے کام دیگی اور زایرونکے لئے بطور ایک رہبر شفیق کے اون بزرگون کے مزارات کے مقام اور راہ بتلائیگی۔

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

ف۲ جبکہ شاہ سیف اللہ صاحب قادری مدراس مراجعت فرمائے اس فقیر نے آپ سے اسکی طبع کا حق حاصل کر کے طبع کا کام مطبع صبغۃ اللہی مین شروع کر دیا پانچ چھے فارم طبع ہوئے تھے کہ اس عرصہ مین شاہ صاحب موصوف بیمار ہوکر بتاریخ اٹھارھوین ذیحجہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری بمقام مدراس گرائے عالم جاودانی ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون اور بتاریخ اونیسوین ۱۹ ذیحجہ سنہ مذکور کو اُنکی وصیت کے موافق اُنکے بھائیون نے تاجپورہ شریف لیجا کر حضرت مرشدنا پیر دستگیر قدس سرہ کے پائین خانقاہ کے روبرو دفن فرمائے اور فقیر بھی شریک دفن تھا۔ اگر شاہ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ اور اُنکی حالات تفصیل کے ساتھ لکھی جائین تو شاید ایک جداگانہ تذکرہ ہوجائیگا لیکن مختصر اور خلاصہ یہ ہے کہ آپ شاغل اور کاسب اور نہایت حلیم الطبع اور خلیق و راحم تھے اور دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش امارت آبائی کو ترک فرما کر عزلت اختیار کئے۔ آپنے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین بیعت حاصل کی اور سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین خرقہ خلافت سے سرفرازی پائے جس کا ذکر رسالہ التصرفات برہانی مین درج ہے اور سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین رحلت فرمائے اور یوم بیعت سے رحلت تک اسی طریقہ فقیر بسر کئے اور اُنکی عمر قریب پچاس برس کی تھی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میان میرا بیٹا ہے اور ہمیشہ اُنکو میان کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ پس یہی کشش تھی جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کی رحلت بمقام مدراس اٹھارھوین ۱۸ ذیحجہ اور شاہ صاحب کی بھی رحلت بمقام مدراس اٹھارھوین ۱۸ ذیحجہ۔ اور حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا دفن شریف اونیسوین ۱۹ ذیحجہ بوقت عصر بمقام تاجپورہ شریف اور شاہ صاحب کا دفن بھی اونیسوین ۱۹ ذیحجہ بوقت عصر بمقام تاجپورہ شریف حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے عین عرس مبارک کے روز ہوا سبحان اللہ بحمدہ کشش مرشدی ہو تو ایسی ہو خداوند کریم ہر ایک طالب کو نصیب کرے آمین ؎

چاہتے ہین جسکو بلاتے ہین یون * شربت دیدار پلاتے ہین یون *

شاہ صاحب مرحوم کو اوسی بیماری مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا عالم رویا مین ارشاد ہوا کہ خلافت دو مگر آپ اس فکر مین تھے کہ مین کسکو دون جب وقت قریب پہونچا اور عالم رویا مین تاجپورہ شریف کی طلبی ہوئی اوسوقت آپنے اپنے بھائی شاہ محی الدین حسین صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللہی کو جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے مرید اور فیض یافتہ تھے تعمیل حکم مرشدی بجالا کر خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ اور آپکا حسب و نسب بھی اسی خاندان والاجاہی مین شامل ہے۔

ف۲۳ یہ حالت غمناک بھی تاسف و رنج سے خالی نہیں ہے کہ ایک تو پہلے ہی سے حضرت مرشدنا مولانا پیر دستگیر قدس سرہٗ کے رحلت کا داغ خلفا و مریدون و معتقدون کے دل سے محو نہوا تھا کہ چوبیسوین رمضان ۱۳۱۲ ہجری کو حضرت اُم المریدین زاہدۂ زمان رابعۂ دوران حضرت پیرانی بی بی صاحبہ بھی بمقام مدراس بگرای عالم بقا ہوئیں سے داغ پر داغ ہوا۔ آپکے تابوت شریف کو بھی مثل تابوت مبارک حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کے نواب صاحب پرنس آف آرکاٹ دام اقبالہ نے کمال اعتقاد سے دوسرے روز پچیسوین رمضان کو بذات خود ہمراہ رکاب رہکر مدراس سے تا جبورۂ شریف کو بذریعہ گاڑی اسپیشل لیگئے اور حضرت ممدوحہ درگاہ شریف کے احاطہ کے اندر مسجد کے باز وملحق دیوار غربی زیر زمین آسودہ ہو۔

غ۲۴ ذکر خاندان والاجاہی

اگرچہ نواب صاحب ممدوح کے عقیدت مندی کا ذکر صفحہ ۱۸۵۔ اور ۱۹۹ مین درج ہے لیکن اسموقع پر فقیر کو مناسب معلوم ہوا کہ ایسے عقیدتمند کریم و خلیق نواب کا خاندانی خطاب اور آبائی مجملی تھوڑا سا حال اور آپکے اعتقاد کا ذکر ناظرین کتاب کے پیش کرون۔ (آپ کا خطاب آبائی یہ ہے)........

عظیم جاہ عمدۃ الامرا امیر الامرا سراج الامرا مدار الملک عمدۃ الملک عظیم الدولہ سعد الدولہ محمد منور خان بہادر ذوالفقار جنگ سپہ سالار امیر آرکاٹ۔ اور آپ فرزند نواب معزز الدولہ بہادر کے اور یہہ فرزند نواب عظیم جاہ بہادر امیر آرکاٹ اول کے ہین۔ اور یہہ فرزند نواب عظیم الدولہ بہادر نواب کرناٹک کے ہین اور یہہ فرزند نواب امیر الامرا اور برادرزادہ نواب عمدۃ الامرا فرزند نواب محمد علی خان والاجاہ حاکم کرناٹک کے ہین نواب صاحب عالی مناصب اپنے آباواجداد کے (جو صوبہ ملک کرناٹک پایان گھاٹ کے تھے) قائم مقام ہین۔ تاریخ مجملی انکی یہہ ہے۔ کہ پہلے نواب انورالدینخان سراج الدولہ جو امرا مشہور دہلی کے ہین (جنکا سلسلہ نسب منتہی ہوتا ہے حضرت ناصر الدین رضی اللہ عنہ تک جو پوتے ہین خلیفہ ثانی امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور نواسے ہین امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے) نواب آصف جاہ بہادر والی ممالک دکن کے حکم سے باجازت بادشاہ دہلی ملک کرناٹک کے منصب صوبہ داری پر مقرر ہوئے۔ جب یہہ نواب ۱۱۶۲ ہجری مین نواب ہدایت محی الدینخان بہادر و فرانس کے معرکہ مین سرزمین ارکاٹ پر شہید ہوئے۔ انکی نعش کو

حیدرآباد کے آصف نگر میں پائین آپکے مرشد شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے دفن کیے گئے - نواب والاجاہ محمد علی خان بہادر
شہید مرحوم کے فرزند نے (جو نواب محمد منور خان بہادر کے پشت پنجم کے جد ہیں) سنہ ۱۱۶۳ ہجری میں بحکم والی ملک دکن
نواب آصف الدولہ غازی الدین خان بہادر بموجب فرمان احمد شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ستائیسوین ۲۷ ربیع الاول
سنہ ۱۱۶۴ ہجری اپنے والد شہید کی مسند ریاست کرناٹک پر (جسکا نام اب مدراس ہے) جلوس فرمایا اور فرانس کو
بارہا شکست دی اور انگریزوں کے ساتھ عہدنامہ کیے اور انکو ضلع چنگل پٹھ و کنجی وغیرہ جسکی تحصیل اوس وقت تیرہ ۱۳ لاکھ روپیہ
سالانہ تھی اور اب چالیس ۴۰ لاکھ روپے ہوگی انعام جاگیر عطا کیے اور بہت سی جمعیت پیادہ و سوار توسط انکے
نوکر رکھے اور سالانہ چھبیس ۲۶ لاکھ روپیہ تخمیناً انکی تنخواہ دیتے رہے - جب سنہ ۱۲۱۱ ہجری میں نواب والاجاہ جنت
آرامگاہ کا انتقال ہوا انکے بڑے فرزند نواب عمدۃ الامرا مسند نشین حکومت ہوئے جب سنہ ۱۲۱۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۱ء
میں نواب عمدۃ الامرا رحلت پا گئے تو سرکار انگریزی نے نواب عظیم الدولہ بہادر کو جو نواب امیر الامرا مرحوم فرزند
دوم نواب والاجاہ اور برادر زادہ حقیقی نواب عمدۃ الامرا کے تھے منتخب کرکے نواب کرناٹک کا خطاب دیکر سالانہ
بارہ ۱۲ لاکھ روپیہ وظیفہ خاص اور ساٹھ لاکھ روپیہ متعلقوں کیلئے معاش جاری کی اور ایک عہدنامہ بھی منعقد ہوا - جب نواب
عظیم الدولہ بہادر سنہ ۱۲۳۴ ہجری میں رحلت فرمائے انکے بڑے فرزند نواب اعظم جاہ بہادر مسند ریاست کرناٹک پر جلوس فرمائے
جب یہ نواب بھی سنہ ۱۲۴۰ ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہے انکے فرزند غلام محمد غوث خان بہادر کو جن کا سن
صرف ۴ مہینوں کا تھا انگریزوں نے تخت کرناٹک پر بٹھلایا اور وہی معاش مقررہ بالا بحال رکھا اور انکے سن شعور تک انکے
عم بزرگوار نواب عظیم جاہ بہادر فرزند دوم نواب عظیم الدولہ کو نائب مختار بنایا - اور سنہ ۱۲۵۹ ہجری میں نواب غلام محمد غوث خان
بہادر کو کاروبار ریاست مفوض ہوا - جب سنہ ۱۲۷۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۵ء میں یہ نواب لاولد انتقال کیا تو سرکار انگریزی نے
وہ خطاب نواب کرناٹک کا موقوف کردیا اور ملازموں کو تا قید حیات اور قرابتداروں کو دو تین پشت تک جو دونوں کا
جملہ سالانہ چار پانچ لاکھ روپیہ کا معاش جاری کیا - اور نواب مرحوم کے چچا نواب عظیم جاہ بہادر جو دعویدار مسند
کرناٹک کے تھے ۲۴ شعبان سنہ ۱۲۸۳ ہجری مطابق یکم جنوری سنہ ۱۸۶۷ء میں انکو ادائے قرضہ کیلئے ستائیس ۲۷ لاکھ روپیہ نقد اور تین ۳ لاکھ روپیہ
سالانہ معاش مقرر کرکے خطاب پرنس آف آرکاٹ یعنی امیر آرکاٹ کا سرکار انگریزی سے اس شرط سے عطا
کہ خطاب امیر آرکاٹ نسل بعد نسل جاری رہے - اور نصف معاش یعنے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ علاوہ جاگیرات

ساجدون کے اونکے قایم مقام اور اولاد مین استمراراً باقی رہے - اور یہہ بہی معلوم ہو کہ نواب عظیم جاہ کو چار فرزند تھے - اول ظہیر الدولہ بہادر - دوسرے انتظام الملک منتظم الدولہ - تیسرے حاجی عمدۃ الدولہ - چوتھے معزز الدولہ - یہہ تین فرزند خیر ایک مادری ہین - سرکار قیصر ہند کے فرمان مین یہہ قرارداد ہوا کہ بعد انتقال نواب عظیم جاہ نوبت بنوبت ان سے ہر ایک فرزند اگر زندہ رہے تو قایم مقام ہو - اور بعد انتقال ہر چہار فرزند کے پوتون مین قایم مقام اخیر یعنے نواب معزز الدولہ بہادر کے فرزند کلان - انکے بعد انکے فرزند کی اولاد مین سلسل جاری رہے - جب سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۱۸۷۴ع مین نواب عظیم جاہ نے انتقال کئے انکے اکبر اولاد نواب ظہیر الدولہ بہادر بخطاب امیر ارکاٹ اور معاش ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سالانہ سے کامیاب ہوے - اور یہی نواب ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مطابق یکم جنوری ۱۸۷۷ع مین دہلی کے جلسۂ قیصریہ مین شریک تھے انکو خطاب اعلیٰ درجہ نجم الہند بھی عنایت ہوا - القصہ نواب ظہیر الدولہ بہادر ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۶ ہجری مطابق ۱۷ جون ۱۸۷۹ع مین انتقال کئے - انکے بعد نواب انتظام الملک فرزند دوم نواب عظیم جاہ بہادر منصب آبائی ارکاٹ پر قایم ہوے انکے سامنے ہر دو برادر یعنی نواب حاجی عمدۃ الدولہ بہادر و نواب معزز الدولہ بہادر انتقال فرمائے اور نواب انتظام الملک بہادر بھی ۵ رمضان سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق ۶ مئی ۱۸۸۹ع مین جب اس دنیائے فانی سے رحلت کئے انکے بھتیجے یعنی نواب معزز الدولہ بہادر کے فرزند کلان نواب محمد منور خان بہادر مسند امارت ارکاٹ پر جلوہ افروز ہوئے خدا انکو قایم و دائم رکہے اور یہہ نواب کو بھی چار فرزند ہین - پہلے فرزند کلان محمد علی خان بہادر - دوسرے محمد عبدالمجید خان بہادر - تیسرے محمد انور خان بہادر - چوتھے غلام محی الدین خان بہادر سلمہم اللہ تعالی عن طوارق الحدثان -

اگرچہ حضرت مرشدنا پیر دستگیر کے ہزارہا مریدان راسخ الاعتقاد ہین اور معززان شہر اور امراء اور رئیسان کرناٹک اور خاندان والاجاہی کے عمائدین اور بیگمات محلات وغیرہ کیا ادنی اور کیا اعلی آپکے بے حد معتقد اور جان نثار ہین جن کے اعتقاد مین کچہ شک نہین جو حق آستانۂ مرشدی سے دل و جان سے بجا لاتے ہین لیکن نواب صاحب معز الیہ کا رسوخ اعتقاد اور خلوص دلی و محبت قلبی کی خدمت گزاری اور رہی ہے اس عقیدت سندی کا ظہور ہر ایک سے ہونا امر محال سے ہے حالانکہ حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کا

اور حضرت پیرانی بی بی صاحبہ قدس سرہا کا وصال شریف ہو چکا مگر نواب صاحب ممدوح کی حسن عقیدت وخدمت گزاری مین فرق نہ آیا ابتک وہی خدمت گزاری جاری ہے جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے وقت مین جاری تھی۔ اور حضرت ثانی سید شاہ علی محمد الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللہی عرف پیر انصاحب قبلہ مد ظلہ العالی کو بجاے پیر دستگیر قدس سرہ کے تصور فرماتے ہین اور آپکے صاحبزادگان لابد اقبال بھی حضرت پیر انصاحب قبلہ سے نہایت عقیدتمندی کے ساتھ پیش آتے ہین۔ خداے عزوجل ونکی عمر و دولت مین خیر و برکت دیوے آمین ثم آمین۔ ایند دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

ف۵ دکن اور جنوبی ہندوستان مین اس کتاب ترجمہ روضۃ الاولیاے بیجاپور کے اسقدر شایقین ہین کہ شاید مسلمانون کی آبادی مین کوئی مقام ایسا نہوگا کہ جہان کہین دو چار شخص بھی نہ نکلین۔ اور خاندان صبغۃ اللہی کے مریدون و معتقدون کیلئے تو ایک خزانہ دارین ہے جس سے اپنے مرشدون کے تمام حالات مسلسل معلوم ہوتے ہین۔

ف۶ اس خاتمہ کے اتمام کے بعد ایک فہرست اولیاے رائچور قدس اللہ اسرارہم کی جن قدر کہ اسماے گرامی انکے بہدست ہوئے معہ کوائف ضروری و تاریخ اعراس درج کیگئی ہے تا شایقین اس سے بھی محروم نہ رہین

اطلاع

چونکہ یہہ کتاب فی الحال زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اسلیئے تاجران کتب و مہتممان مطابع التماس ہے کہ بھائی شاہ صاحب مترجم نے اس فقیر کو حق طبع عنایت فرمایا ہے حضرات اسکی طبع کا قصد نفرمائین جسقدر جلدین مطلوب ہون مطبع صبغۃ اللہی رائچور سے اور مدراس مین سو لو محمد حبیب اللہ صاحب عرف خالق صاحب ساکن ترکلکھڑی اکبر بادشاہ کے کوچہ سے اور بیجاپور مین اسید عباس صاحب قادری علاقہ کچی محل سے اور گلبرگہ شریف مین شیخ احمد صاحب منیار کی دوکان سے بترسیل زر نقد و یا بذریعہ ویلیو طلب فرماسکتے ہین **قیمت فی جلد عہ سکہ کلدار۔** محصولڈاک ذمہ خریدار۔

یہہ بھی اطلاع ہو

کہ پہلے نقشی صفحے کے عنوان کے دائرہ مین شاہ سیف اللہ قادری کے نام پر لقط سید سہو کاتب سے لکھا گیا ہے

Muhammad Hafiz Razvi Nagarchi

تقریظ منظومہ

منجانب جناب فضیلت مآب مولوی معنوی تجمل حسین خان بہادر المتخلص بہ ایمان دامت افضالہ مرید خلیفۂ
شاہ سیف اللہ صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللہی نور اللہ مرقدہ مترجم کتاب ہذا و داماد نواب انتظام الملک بہادر مرحوم

بعد حمد جنابِ ربِ غفور — نعتِ سرتاج انبیا ہے ضرور
اونپر اور آلِ پاک پر اونکی — رحمتِ حق کا ہو نزول و وفور
عرض ہے خدمتِ معلّیٰ مین — اونکی جو ذی خرد ہین اہلِ شعور
ذکرِ خاصانِ حق عبادت ہے — جی کو راحت ہے اِس سے دلکو سرور
اِس سے گمراہ راہ پاتے ہین — اس سے مقہور ہوتے ہین مغفور
طلبِ حق کا شوق بڑھتا ہے — ہوتے ہین سب برائیون سے نفور
اِنکا طالب خدا کا طالب ہے — اِنسے جو دور ہے خدا سے دور
جسکی لازم ہے سبکو پابندی — ہے انھین کا طریق اور دستور
انکی راہِ سلوک سے ہو حصول — جذب کشف و شہود و شرحِ صدور
اِس بنا پر تو کئین بزرگون نے — کتب اِس فن مین سیکڑون مسطور
اونکے منجملہ ہے کتاب نفیس — روضۃ الاولیاء بیجاپور
اوسمین ابرار و اتقیا کا حال — خوبی و عمدگی سے ہے مذکور
فارسی ہے مگر جو اوسکی زبان — لوگ اکثر ہین فہم سے مجبور
اسلئے جب برادرِ اکرم — مونسِ حالِ خاطرِ مہجور
متقی نیک عارفِ کامل — زہد و تقوی و علم مین مشہور
یعنی آگاہ شاہ سیف اللہ — ہوئے جا کر زمیں رائے چور
پیرِ سجادت پناہ والا شان — خاصۂ بارگاہِ ربِّ غفور
فیض بخش طریقۂ شطّار — رازدارِ سرائرِ مستور

شاہ روشن علی یگانۂ خلق — صاحبِ خلق و ہمتِ موفور

رہین اشفاق اوسکے راقم پر — یو ہین تا روزِ بعث و یومِ نشور

ہوئے اون سے مصر کہ اردو مین — ترجمہ اوسکا کیجئے مسطور

ز رہِ اشفاق سے اونھون نے بغور — اپنے ذمّے لیا یہ کارِ ضرور

ترجمہ اوسکا عام فہم کیا — پاس اللہ کے ہوے ماجور

اور کچھ جابجا اضافہ کیا — کر کے تحقیق خوب تا مقدور

مرشدون کا جو رہ گیا تھا حال — گئے آخر مین درج جملہ امور

پس بتعجیل سابقہ صحت کے — طبع ہونے لگا اونھین کے حضور

آئے مدراس پھر وہ ہو کے علیل — سب کی آنکھون سے ہوگئے مستور

ہوئی تھی کتاب کامل طبع — کر سدھارے بہشت کو مغفور

اور پائینِ تربتِ مرشد — تاجپورے مین وہ ہوے مقبور

دے خدا خلد مین مقامِ رفیع — قبر اونکی ہو نور سے معمور

الغرض وہ کتابِ بابرکات — چھپ گئی کاملاً علی الدستور

طبع کی ابتدا تھی جس مین — دوسرے مین تھا انتہا کا ظہور

مجھکو دونون سنین کی پیمان — فکرِ تاریخ جب ہوئی منظور

کہدیا۔ ذکرِ حالِ اہلِ طریق — روضۃ الاولیاء بیجاپور

۱۳۱۳ھ — ۱۳۱۵ھ

ایضاً قطعۂ تاریخ منجانبِ مطبع

باتصحیحِ تمام و بجہد سعی و اہتمام — گردید طبع تذکرۂ اولیاے دین

پرسیدمش ز مصرعِ تاریخ انطباع — گفتا دلم کہ تحفۂ ابرار و عارفین

۱۳۱۵ھ

ف — حسب هذه ابجد و غیرہ کے مذکور کے پانچ عدد دئے گئے جسطرح کہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر کے دیوان کا تاریخی نام مراۃ الغیب ہے۔ اور حریری نے مقاماتِ حریری مین ایک مقام جو غیر منقوط ہے لکھا ہے اوسمین ت اور ذ کو ہائے مہملہ قرار دیا ہے - فافہم

تذکرہ اولیائے رائچور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد واحد بیچون وخالق کن فیکون و نعت خاتم النبوت متقیع الامم سرور عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمترین ازلی فقیر حقیر حاجی سید شاہ روشن علی قادری و شطاری صبغۃ اللہی خدمتمیں عاشقان خدا و طالبان راہ ہدا کے گذارش کرتا ہے کہ چونکہ روضۃ الاولیاء بیجاپور میں بہت سے واصلان حق اور بزرگواران محقق اور اولیائے کامل کے حالات درج ہیں جنہوں نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین بیجاپور کی عزت بخشی فرمائے ہیں اسلئے فقیر کی تمنائے دلی بھی مقتضی اس بات کی ہوئی کہ قصبہ رائچور علاقہ نظام میں بھی اکثر اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے مزارات متبرکہ ہیں جن سے خطہ رائچور کو پایہ افتخار حاصل ہے اور یہ وہ حضرات متقدمین سے ہیں جنکہ دیدہ زمانہ سلف کے بستان تھا اور حضرت منتجب الدین زر زری زر بخش اور نگ آبادی قدس سرہٗ کے بھیجے ہوئے حضرت صوفی سرمست قدس سرہٗ کے ہمراہ (جنکا مزار قصبہ ساگر تعلقہ شوراپور ضلع لنگسگور میں ہے) اکثر اولیاء اللہ دکن میں تشریف لائے اور وثاق سے منتخب ہوکر حضرت شیخ سالار صاحب امام الاولیا قدس سرہ اور حضرت شیخ یونس صاحب بخشی اولیا اور حضرت شیخ احمد علم بردار قدس سرہٗ وغیرہ دیگر اولیای کرام رائچور میں بھی رونق افروز ہوکر ضلالت کفر کو روشنی ایمان سے منور فرمای اور اسکے تئیں جنگ وجدل میں بہت سے حضرات درجہ شہادت سے بھی سرفرازی پای اور علاوہ ان حضرات کے

دوسرے بزرگان دین کا بھی جو متاخرین سے ہیں سوا اسکے رائچور میں
ہو گذرے ہیں پس فقیر نے مناسب سمجھا کہ ان تمام حضرات متقدمین اور
متاخرین کے اسماء گرامی کی ایک فہرست مرتب کرکے ہدیۂ ناظرین کروں
تاکہ ایک یادگار باقی رہے لیکن افسوس اس امر کا رہا کہ ان حضرات متقدمین
کی تاریخی حال کی کوئی کتاب ملی نہیں اگر کہیں تھی بھی تو عند التلاش معلوم
ہوا کہ بوسیدہ ہوکر تلف بلکہ مفقود ہو گئی مگر ہاں قصبہ رائچور میں جناب قاضی
غلام حسین صاحب جنکا سن ۸۵ سال کا تھا اور آپ رائچور کے قاضیان قدیم الدہر
سے تھے اور آپ بڑے معلومات والے تھے اور خاندانی بھی تھے اور
آپکو ضروریات دین کا بھی علم اچھا تھا اور بہتیرے اولیاء متقدمین کے حالات اور تاریخی
واقعات سے خوب ماہر تھے جنکا نظیر فی زمانہ اطراف و اکناف میں نہیں تھا
افسوس ہے کہ قاضی صاحب ممدوح بھی بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۷ ہجری اس جہان
فانی سے رحلت فرمائے پس فقیر نے اپنی تمنائے دلی کو پورا کرنیکی غرض سے اونکی
حیات میں ایک فہرست اولیاء متقدمین کی اونکے ضروری حالات کے ساتھ
مرتب کیا تھا جبکہ برادر دینی حقایق آگاہ معرفت دستگاہ بھائی جناب شاہ
سیف اللہ قادری شطاری صبغۃ اللہی نے بمقام رائچور ترجمہ روضۃ الاولیاء
بیجاپور سے فراغ حاصل کیا تو بھائی صاحب ممدوح کا ارادہ بھی خواہش
اس فقیر کے اسباب پر آمادہ ہوا کہ ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور کے طبع
بعد ایک فہرست اولیاء کرام اور بزرگان عظام رائچور کے جو متقدمین
اور متاخرین سے ہیں اخر کتاب میں شامل کرے لیکن تاسف کا مقام
کہ بھائی صاحب ممدوح بھی مدراس تشریف لیجاکر بتاریخ ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری
راہگرائے عالم جاودانی ہوئے اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے ترجمہ روضۃ الاولیاء

بیجاپور سے طبع کا کام ختم ہو چکا ہے تو فقیر نے اپنی خواہش کے موافق مد بعہد
تعلقداری جناب میر لیاقت علی صاحب فہرست مذکورہ کو کامل مرتب کر کے
معہ تاریخ اعراس و مقامات مزارات و بعض حالات ضروری معہ اسماء خدمتیان
موجودہ بطور ضمیمہ ترجمہ آخر کتاب میں شامل کر دیا ہے تاکہ شائقین زائرین
کے لیے ایک رہبر تحقیق کے موافق کام دیوے اور ہر ایک مزار کے مقام کا
پتہ بتلا دیوے اور ان حضرات کے وسیلے سے اس فقیر کی نجات دارین ہو

تذکرہ اولیاء متقدمین رائچور

۱ ذکر حضرت شیخ پیر بیابان صاحب قدس سرہ — انکو مرتبہ قطبیہ حاصل تھا
اور سنہ میں جبکہ ملک بھورا راجا کہ ہندو تھا رائچور میں تشریف لا کر اندرون
قلعہ ارک پہاڑ کے نیچے بیابان میں جو نیچے دیوال تھی اور اب ایک پتھر کے بیل کا سر
ٹوٹا ہوا ہے اسکو پشت فرما سے اور چند روز رہے اور گوشہ نشینی لے اور
آپکے بھائی حضرت جنیدہ حسینی صاحب اور استاد شیخ دوانی صاحب بھی ہمراہ تھے انکا
حضرات کی مزارات وہیں پہاڑ پر ہیں اور حضرت جنیدہ حسینی قدس سرہ کے
گھوڑی کا مزار بھی وہیں ہے و تا حال درخت کو زائرین جھنڈیاں اپنی
لباس طہوسہ باندھتے ہیں اور یہ مشہور ہے کہ حضرات موصوف کے مزارات
کے پاس ایک درخت تھا اوس سے شکر گرتی تھی اور اب بھی ایک درخت
نیم کا ہے جو نصف حصہ کے مزارات پر ہے اور اسکا پتہ میٹھا ہے اور دوسرے
نصف حصہ کا پتہ کڑوا ہے — آپکے مزارات اندرون قلعہ ارک پہاڑ
پر ہیں کہ بازو مغربی سمت یائی دیواریں علحدہ علحدہ واقع ہیں اور
آپکا سالانہ عرس جنیدہ صاحب مجاور کے طرف سے تاریخ ۱۶ رجب المرجب
ادا ہوا کرتا ہے —

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

ذکر حضرت شاہ ابوطہ حسینی قدس سرہٗ آپ بھی زمانہ قدیم میں
رائچور تشریف لائے صاحب کشف و کرامات تھے مشہور ہے کہ ایک گوسائین
نے آپ سے مقابلہ کر کے اپنا استدراج ظاہر کیا اور آپ نے اپنی کرامات سے اوسکو
عاجز کیا وہ گوسائین مسلمان ہوا اور آپ کی پائین دفن ہے آپکا
مزار رائچور میں جانب بائب درمیان شمال و غرب ملحق سڑک بیلوی
وابستہ منگلاپور ایک مقبرہ کے احاطہ کے اندر واقع ہے جہان کہ اہل
اسلام کے قبور کثرت سے ہیں آپکی تاریخ وصال ملی نہیں

ذکر حضرت مخدوم شیخ سالار صاحب قدس سرہ سنا جاتا ہے کہ آپ
شاہ نصیر الدین چراغ دہلی کے بھانجی ہیں اور آپکے زمام الاولیاء کا
لقب تھا اب جہان کہ آپکا مزار ہے وہ ابتدا میں دیول تھی بعد حلت
آپ اپنے تصرفات کے زور سے وہان دفن ہوئے اور حاکم وقت
جو اہل ہنود سے تھا عاجز ہوکر اوس دیول کو چھوڑ دیا مسلمانون نے اوسکو
مسجد بنائی اب وہ جامع مسجد قلعہ کے نام سے مشہور ہے آپکا مزار
قلعہ ارک کی اوسی مسجد میں متصل دیوار شرقی واقع ہے آپکا سالانہ
عرس تاریخ ۱۲ رجب کو امام صاحب ابن شیخ حسن صاحب مرحوم امام مسجد خیل
کیا کرتے ہیں۔

ذکر حضرت شیخ میان صاحب قدس سرہٗ مشہور ہے کہ آپ
حضرت شیخ سالار صاحب قدس سرہ کے بھائی ہیں آپکی مزار کے پاس
دامن کوہ میں ایک کوٹھی ہے آپ وہان چلہ کشی فرمایا کرتے تھے آپکا
مزار قلعہ ارک کے جانب شرق شیخ بابا کے پہاڑ کے دامن میں محمد جام
نائکی صحن مسجد میں واقع ہے آپکا عرس بھی ۱۲ رجب کو امام صاحب مذکور کرتے ہیں

ذکر حضرت شیخ یونس صاحب قدس سرہٗ آپ زمانہ قدیم میں رائچور
تشریف لائے آپ صاحب کشف و کرامات اور بخشی اولیا کے لقب سے
مشہور ہیں آپکا مزار اندرون قلعہ ارک آثار شریف کے صحن میں
واقع ہے تاریخ عرس ملی نہیں —

ذکر حضرت شیخ علی شہید صاحب قدس سرہٗ آپ زمانہ قدیم میں تشریف
لائے اور کافروں کے جنگ میں شہید ہو کر سر بقبلہ مدفون ہیں مشہور
ہے کہ نواب داراجاہ بہادر کے وقتمیں کسی مولوی صاحب نے سر بہ قبلہ مزار پر
اعتراض کر کے قطب رو بنوای دوسرے دن عادت کے موافق سر بہ قبلہ
ہو گئی آپکا مزار رائچور میں جانب مغرب اندرون احاطہ باغ سرکاری پائیں
دیوار مسجد جانب شمال واقع ہے تاریخ عرس معلوم نہیں —

ذکر حضرت شاہ کمل پوش صاحب قدس سرہٗ آپ کے حالات اور تاریخ
عرس معلوم نہیں آپکا مزار ریخ نبے کے پہاڑ کے متصل جانب جنوب تالاب عام کے کنارے
ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے وہاں واقع ہے —

ذکر حضرت پیر بالی صاحب قدس سرہٗ آپ بھی قدماؤں میں ہیں مشہور ہے
کہ اگر کسی کے پیٹ میں سول کا درد ہو تو تین وقت مزار پر تصدق کرائیں تو درد
جاتا رہتا ہے آپکا مزار باہر قلعہ کے فتح دروازہ کے سامنے جسکو کابلی دروازہ
بھی کہتے ہیں مقبرہ میں واقع ہے آپکا سالانہ عرس تاریخ ۴ شعبان کو
محمد محی مجاور حسینی علم ادا کرتا ہے —

ذکر حضرت پیر علاء الدین صاحب قدس سرہٗ آپ قدیم بزرگوں سے
ہیں مشہور ہے کہ آپکی مزار کے پاس کے پیلو کے درخت سے شکر گرتی تھی انگریزی
عمل سے موقوف ہے آپکا مزار اندرون فتح دروازہ شرقی دیوار کے پاس واقع ہے

Hanif Razvi Nagarchi

آپکا سالانہ عرس ابو صاحب ولد محی الدین صاحب تاریخ ۱۶ رجب کو کیا کرتے ہیں

ذکر حضرت شاہ میر حسن صاحب و حضرت شاہ میر حسین صاحب قدس سرہ۔
آپ ہر دو حضرات گھوڑی سوار تھے چنانچہ آپکے گھوڑی کی سموں کے نشان اب تک پتھر پر موجود ہے اور ایک تصرف جاری ہے کہ اگر کسی کے مکان میں سانپ نکلے تو آپکی مزار کی مٹی لاکر مکان میں ڈالیں تو سانپ نکل جاتا ہے آپ ہر دو حضرات کے مزارات رایچور قلعہ ارک اندر جانب شمال ایک ہی جائے واقع ہے آپکا سالانہ عرس تاریخ ۱۲ ربیع الثانی کو سلطان صاحب قادری پیش امام جامع مسجد بازار رایچور و عبدالکریم صاحب خطیب باتفاق ادا کرتے ہیں۔

ذکر حضرت شیخ احمد علم بردار قدس سرہ۔ آپ قدما و نسبی ہیں آپکو خدمت علم برداری کی تھی آپکا یہ تصرف مشہور ہے کہ اگر کسی کو چوتھیا باری بخار آوے تو بیمار کو چار وقت سے باری تک آپکی مزار کے تصدق کروائیں تو بخار جاتا رہتا تھی آپکا مزار قلعہ رایچور کے جانب شمال متصل لال پہاڑی قریب مقبرہ شاہ کریم اللہ صاحب قدس سرہ واقع تھی۔ آپکا عرس مرتضی صاحب ساکن محلہ نور دریا تاریخ ۱ شعبان کو کیا کرتے ہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ ابدال حسینی عرف پیر ٹولہ صاحب قدس سرہ آپ قدیم اولیا ہیں اب آپکی جہاں مزار ہے مشہور تھی کہ وہ ہنومان کی دیول تھی آپ نے اس میں ہنومان کو بھگا کر وہاں اپنا قیام فرمائے چنانچہ وہ ہنومان ایک مقام تالاب میں پڑا ہے آپ کا مزار اندرون دروازہ ارک قلعہ چھوٹی سے گنبد میں واقع ہے سالانہ عرس تاریخ ۲۱ رجب المرجب کو میر حسین مرحوم کے فرزند شاہ اللہ صاحب ... کیا کرتے ہیں اور آپ کے ہمراہین سے میمون نعمت اللہ شاہ ... اکرشن صاحب وغیرہ کے مزارات بھی آپکی پائین بازو کے چبوترہ پر ہیں

جانب شرق واقع ہی

ذکر حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ انکی حالات او تاریخ عرس معلوم نہین ہی انکا مزار اندرون ارک قلعہ آثار شریف کے صحن مین حضرت شیخ یونس صاحب بخشی اولیا کے پائین واقع ہی۔

ذکر حضرت شاہ حسن صاحب غوری مجذوب قدس سرہٗ آپ بہی زمانہ قدیم مین تشریف لائے انکا یہہ تصرف مشہور ہی کہ اگر کسی کے گھوڑے کو گدھے کی بیماری ہو تو بیمار گھوڑی کو تین وقت مزار کے تصدق کرین تو بیماری جاتی رہتی ہی انکا مزار اندرون قلعہ ارک جانب مغرب متصل فصیل واقع ہی آپ کے عرس کی تاریخ معلوم نہین۔

ذکر حضرت سید شاہ احمد صاحب قدس سرہٗ آپ بہی قدمائے نسی مین انکی حالات نہین انکا مزار قلعہ ارک اندرون دروازہ سبلانی لب سٹرک جانب شمال ہی تاریخ عرس مقرر نہین حسن محی الدین نامی سالانہ فاتحہ کرتا ہی

ذکر حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہٗ آپ بہی زمانہ قدیم کے ہین مشہور ہے کہ آپ ذکر آرہ کرتے تہے انکو حالت ذکر مین سر تن سے علحدہ ہوتا ہوا وقت کسی نے دیکہہ لیا آپ ویسا ہی جان بحق ہوئے چنانچہ سر کو اور تن کو جو علحدہ علحدہ دفن کئے وہ علامت اب تک موجود ہی انکا مزار قلعہ کے باہر لشکر بازار مین عقب مسجد دہونڈی ایک مقبرہ کے احاطہ کے اندر واقع ہی سالانہ عرس تاریخ ۲۲ شعبان کو سمیون حاجی صاحب وچند اصحاب دلاور خان وخواجہ بہائی دہونڈی باتفاق ادا کرتے ہین۔

ذکر حضرت معصوم شہ صاحب قدس سرہ آپ کے حالات ملی نہین لیکن مشہور ہی کہ آپ بہی حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہ کے زمانہ کے ہین انکا مزار بہی حضرت قدس سرہ

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

مقبرہ کے احاطہ کے اندر جانب شرق واقع ہے تاریخ عرس علیحدہ مقرر نہیں لیکن صاحبان فوق الذکر ۲۴ شعبان کو آپ پر بھی صندل چڑھایا کرتے ہیں۔

ذکر حضرت ولی پیر صاحب قدس سرہ آپ بھی قدماؤنسی ہیں انکی حالات و تاریخ عرس معلوم نہیں انکا مزار لشکر بازار میں لب سڑک جانب جنوب بازو دوسری مقبرہ حضرت پیر قابلی صاحب قدس سرہ کے نزدیک جہاں کہ ایک تعویذ موجود ہے واقع ہے

ذکر حضرت شیخ برہان شہید قدس سرہ آپ قدیم اولیاؤنسی ہیں اور اسی زمانہ میں شہید ہوئی ہیں فی زمانہ ایک فقیر صاحب انکی مزار کے پاس بے ادبی کی حرکات کئے ایک شمشیر برہنہ نکلی فقیر صاحب فرار ہوگئے انکا مزار قلعہ ارک جامع مسجد کے اندر سمت جنوب کے قبور دفنین واقع ہے انکی عرس کی تاریخ ملی نہیں۔

ذکر حضرت شاہ پیر گدائے صاحب قدس سرہ آپ بھی قدیموں سے ہیں مشہور ہے کہ جو شخص انکی پناہ میں آیا شیطان اوسپر غالب نہیں ہوتا چنانچہ ایک ذکر مشہور ہے کہ ایک صاحب حالت جنب میں تھے اور اوسی پر اگر رات کو غسل کئے شیطان نے حملہ کیا وہ صاحب حضرت کے مزار کے پاس آگئے ویسا ہی شیطان غائب ہو کر چلا گیا مزار قلعہ ارک کے اندر قاضی صاحب کے مکان کے پاس آشتین دیوی جانبکی سڑک پر جانب شمال واقع ہے تاریخ عرس معلوم نہیں

ذکر حضرت شاہ سیلانی صاحب قدس سرہ آپ بھی زمانہ قدیم کے ہیں اور مشہور ہے کہ آپ صاحب کشف و کرامات تھے آپکا مزار قلعہ ارک کے جانب مغرب روبرو دروازہ سیلانی مسجد کے بازو ایک گنبد میں واقع ہے انکا سالانہ عرس ۱۱ رجب کو کوٹ تلاروا سید حسینی پیران صاحب مرحوم کے طرف سے ادا ہوا کرتا تھا۔

۲۴۳ و ۲۴۴
ذکر حضرت شاہ ہنگر صاحب و حضرت شاہ کبیر صاحب قدس اللہ اسرارہم
آپ قدیم اولیاؤں سی ہیں اور آپ ہر دو حضرات اندرون قلعہ ارک جانب مغرب
واقع فصیل دروازہ سیلابی بسمت قبلہ ایک ہی جا ہی مدفون ہیں انکی عرس کی
تاریخ معلوم نہیں ہی

۲۴۵
ذکر حضرت شاہ کریم اللہ صاحب قدس سرہٗ آپ بھی اوسی قدیم زمانہ کے
ہیں انکی حالات اور تاریخ عرس بھی نہیں انکا مزار قلعہ رائچور کے باہر جانب شمال
لال بہاڑی کے نزدیک حضرت شیخ احمد علم بردار کے نزدیک قریب کچہری
جدید اوّل تعلقداری واقع ہے مشہور ہی کہ وہاں بہت شہدا مدفون
ہیں انکا عرس سالانہ رتنی صاحب ساکن رائچور تاریخ ۱۷ رمضان کو کرتے ہیں

۲۴۶
ذکر حضرت اللہ غنی صاحب قدس سرہٗ آپ بھی قدماؤں سی ہیں حالات
معلوم نہیں انکا مزار نورنگ دروازہ قریب دوسری مسجد واقع ہی

۲۴۷
ذکر حضرت شیخ محمد حالی صاحب قدس سرہٗ۔ انکی حالات معلوم نہیں
مزار انکا واقع ہے برج ارک قلعہ متصل کوہ شیخ لال ہی۔

۲۴۸
ذکر حضرت شیخ یحییٰ صاحب قدس سرہٗ آپ بھی قدماؤں سی ہیں انکی حالات
و سال وصال معلوم نہیں انکا مزار عیدگاہ کے قریب اور کچہری جدید کے پیچھے جانب
مغرب واقع ہی۔

۲۴۹
ذکر حضرت سید شمس عالم حسینی صاحب چشتی قدس سرہٗ آپ جناب سید
شاہ جنید حسینی صاحب قدس سرہٗ کے فرزند ہیں انکا مزار قصبہ گوگی تعلقہ شاہ پور
ضلع گلبرگہ میں واقع ہی انکو بیعت و خلافت اپنی والد بزرگوار سے حاصل
ہی آپ ہمیشہ عالم استغراق میں رہا کرتے تھے انکی کشف و کرامات اکثر
زبان زد ہی جسکی تفصیل کی اس مختصر میں گنجائش نہیں لیکن دو ایک کرامتیں

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

جنکو فقیر کاتب نے حضرت فقیر صاحب جو بیت معرا دریا کی سجادہ گدی تھی اور انسی اور
قاضی صاحب مرحوم رائچور سے معلوم کیا ہی درج ذیل کرتا ہی۔ نقل ہے
کہ جبکہ آپ مقام گوگی میں تھی ایک روز اپنی والد بزرگوار کے حسب الحکم وضو
کیلئے پانی لا رہی تھی اتفاقاً ایک کوا وہ پانی پیکر اوڑا حضرت کے والد نے
فرمایا کہ کوے نے پانی پیا ہی اسکو بدل دیو آپنے عرض کیا کہ اسکی دنوکا
پانی کوا پیئی اور اسکو زندہ رہی یہ سنکر دیہہ فقرہ زبان مبارک سی
نکلنے کی وہ کوا زمین پر گرا اور مرگیا۔ آپکی والد بزرگوار نے یہ واقعہ
دیکھکر فرمایا کہ اب تمکو اجازت ہی کہ کسی اور مقام پر جا کر رہو۔ نقل ہے
کہ آپکو رخصت کرتے وقت آپکی والد نے دو تار پہل دیکر فرمایے کہ یہ لیکر جاو
اور جہاں کہیں تم شب کو مقام کروگی صبح کو ان پہلونکو دیکھنا اگر انہیں سے
شاخیں نکلیں تو سمجھنا کہ وہی تمہاری سکونت کا مقام ہی ورنہ آگے
بڑھنا۔ پس آپ حسب ارشاد اپنی والد بزرگوار کے گوگی سی روانہ ہو کر منزلیں
کرتے ہوئی رائچور تشریف لائی وہ شب گزاری صبح کو حسب عادت پہلونکو
دیکھی تو شاخیں نکلی ہوئیں تہیں پس آپنے رائچور ہی میں سکونت اختیار
کئے اور وہ تار کہ شاخیں اوسی میدان میں جہانکہ اب آپکی درگاہ شریف
ہی نصب کی گئیں اور یہ درخت زمانہ حال تک تھی پندرہ بیس سال کے
پیشتر بجلی کے صدمہ سے گرپڑی لیکن انکا نشان ابتک موجود ہی۔
نقل ہے کہ آپ ہمیشہ ایک نیم کے درخت کے نیچے حالت استغراق میں تشریف
رکھتے ہی ایک روز اوسوقت کہ حاکم کی جورو تفریح مزاج کے لئے سیر کو
نکلی اور وقت واپسی حضرت کے قیام گاہ کی طرف سی آئی کہتی ہیں کہ حضرت
کے سامنے کے دو دانت ایسی لمبے تھے کہ لب مبارک سی باہر نکلی تھی غرض جبکہ

وہ عورت انکو دیکھی اور کہی کہ فقیر بہت خوب صورت ہیں مگر دو دو دانت کیا بری طرح
سامنے آئے ہوئی ہیں خیال کرتی ہوئی اپنی مکان تک آئی نہ پائی تھی کہ اوسکی
سب دانت گر پڑے اوسنے مکان پر اپنی شوہر سے یہہ واقعہ بیان کیا
اور یہہ بھی کہا کہ فلان مقام پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے اوسکی دانت لمبے
دیکھ کر مین نے حقارت کی تھی اوسکی شوہر نے کہا کہ تو فی الفور اونہیں حضرت
کے پاس جا اور اپنی سرگذشت بیان کرکے الحاح و زاری کے ساتھ
معافی کی درخواست کر اور عرض کر کہ میرے دانت آگے کے مانند ہو جائیں
پس وہ عورت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی دیکھی کہ آپ اوسی حالت استغراق
مین بیٹھے ہوئے ہیں تھوڑی دیر وقت کے بعد آپ اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور اونہوں نے اپنی
حالت عرض کی منتظر ہے ارشاد فرمایا کہ گری ہوئی تمام دانت منہہ مین
ڈال لے اس حکم کے ہوتے ہی ساتھ ہی اوسنے سب دانت منہہ مین ڈال لئے
اور وہ سب آگے کے مانند اپنی مقام پر جم گئے اوسی روز سے وہ عورت
آپکی نہایت معتقد ہوگئی اور اوس نے آپکا مقبرہ تعمیر کردیا اور اوسی
مقام پر ایک مسجد اور ایک مسافرخانہ بھی بنوایا اور وہاں ایک
باولی بھی کھدوایا جو اب تک موجود ہے۔ حال مین اعلیٰ حضرت بادشاہ دکن
تعلقدار ایسالوق نے اپنی اہتمام سے منجانب سرکار درگاہ کے سامنے ایک
نگارخانہ معہ حرم (عالم پناہ) اور نوبت خانہ جانب مشرق تیار کروایا ہے
لکھتی ہین کہ حضرت نے اٹھارہ سال کے عمر مین پندرہوین صفر سنہ ۸۹۲ ہجری مین انتقال
مکان فرمایا کسی نے آپکی تاریخ (بیشک شمس عالم بود او) کہی ہے پس مطابق ۸۹۲
دستور مشائخین آپکا عرس تاریخ مذکور کو ہوا کرتا ہے اور سرکار نظام کے
طرف سے یکم بہمن ماہ الہی سنہ فصلی کو آپکا میلہ بڑی تکلف سے ہوا کرتا ہے

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

جسمیں دور دور سے لوگ آیا کرتے ہیں ہنود بھی اُنکی معتقد ہیں نذر و نیاز
چڑہایا کرتے ہیں اُنکا مزار رایچور کے جانب شمال پر عرس جہاڑ ولی کنجنٹ
کے سڑک پر واقع ہی اور اب سید شمس عالم حسینی صاحب درگاہ کے سجادہ
و خدمت گزار موجود ہیں اور سرکار سے زمین انعام کے علاوہ پچیس روپیہ
ماہوار خدمت کے لیے مقرر ہے۔

ذکر حضرت شیخ جلال صاحب قدس سرہ زبان زد خاص و عام ہی کہ
رایچور کے جانب ایسان درمیان مشرق و شمال پہاڑ پر مسجد کے بازو
مکان کے صحن میں بالای چبوترہ اُنکا مزار ہے - اور مکان کے اندر اُنکی
اوستاد حضرت شاہ حسین بلخی کا مزار ہے اور بعض لوگ اُنکی مزار چلہ ہی کہتی
ہیں واللہ اعلم - لیکن رایچور کے جانب شمال بفاصلہ ۴۴ میل جو یادگیر
واقع ہے وہاں سے جانب مغرب بھیماندی کے پری موضع گلبرم
تعلقہ شاہ پور میں حضرت سید جلال الدین صاحب ڈونگری برادر زادہ حضرت
سید شمس عالم حسینی قدس سرہ کا مزار ہی اونکی اولاد میں سید حمید الحسینی صاحب
ڈونگری جو بہت معمر تھی اونکی زبانی فقیر کاتب نے سنا تھی کہ یہہ حضرت
سید جلال الدین صاحب اپنے چچا حضرت سید شمس عالم حسینی کی زیارت کو
رایچور جاکر اوس پہاڑ پر چلہ کشی فرمای تھی اسی لیے یہہ پہاڑ اُنکی نام
سے مشہور ہے - اور یہہ بھی سنا جاتا ہی کہ جب اُنکی اوستاد کا انتقال
ہوا تو انہ وہاں مکان دفن کئے اور بعد روانگی اُنکی آپ کے مریدین اور
معتقدین نے صحن میں چلہ بنا دیئے تا کہ یادگار باقی رہے اور اُنکا عرس
تاریخ ۲۴ ذی قعدہ کو حسین صاحب اور اونکی دو فرزندان مسمون محمد خواجہ حسین
کرتے ہیں - اور شیخ جلال جادم کا حال میں انتقال ہوا ہے -

اونکو سرکار سے انعام زمین کی سند علاوہ بعد عرس کے شیخ جلال [illegible] زمین [illegible] واللہ اعلم بالصواب

ذکر حضرت کمل پوش صاحب قدس سرہ بعض لوگ آپکا یہی نام کہتے ہین واللہ اعلم آپکی حالات اور تاریخ وصال معلوم نہین اہلہ محلہ کبھو کبھو عرس کیا کرتے ہین آپ کا مزار رایچور کے جانب شمال آبادی سے تہوڑی فاصلہ پر درمیان پہاڑ سید جلال صاحب و درگاہ حضرت سید شمس عالم حسینی ایک ویران مسجد کے صحن مین واقع ہے اور سنا جاتا ہے کہ وہان شہداؤنکی قبور بھی ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بھی قدماؤن سے ہین۔

واضح ہو کہ ابتدا مین اولیا متقدمین جو ایک جماعت کثیر کے ساتھ فیروز بنگر عرف رایچور تشریف لائے قلعہ کے باہر جانب شمال لال پہاڑی کے نزدیک جہانکہ اب کچہری جدید اول تعلقداری تیار ہوی ہے قیام پذیر ہوی اور بعد جنگ و جدل وہان سے اپنا اپنا مقام مقرر فرمالئے جنمین کہ اب اونکی مزارات متبرکہ واقع ہین اور علاوہ ان حضرات کے بہت سے اولیاء اللہ کے نام و مقام مزارات معلوم نہین جو اندرون و باہر قلعہ اور گرد نواح لال پہاڑی کے آسودہ ہین فقیر کاتب کو جسقدر اسمای گرامی کی معلومیت قاضی صاحب مرحوم سے حاصل ہوئے تھے تذکرہ ہذا مین درج کیا ہے باقی علم خداوند کریم کو ہے۔

تذکرہ بزرگان متاخرین رایچور

ذکر حضرت سید شاہ معروف قمیصی القادری قدس سرہ

آپ حضرت سید شاہ قمیص بن ابو الحیات قدس سرہ کے فرزند ہین جنکا مزار اقدس بمقام ساڈہورہ علاقہ پنجاب مین ہے آپ جناب غوث الصمدانی میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اولاد سے ہین آپ اپنے اپنی خادمونکو ہمراہ لئے ہوی موضع کاڈلور جو رایچور سے دس میل کے فاصلہ پر ہے

Muhammad Hanif Razvi Nagarchi

تشریف لائے آپنی تصرفات سے وہاں کی دیول کو ویران کرکے اپنا قیام فرمائے انکا مزار موضع مذکور میں جانب مغرب ایک چھوٹے سے پہاڑی پر واقع ہے سال وصال ملا نہین انکا عرس سالانہ ۲۲ محرم کو ہوا کرتا ہے وہانکی سجادہ سید شاہ صاحب محی الدین قادری مرید و خلیفہ سید شاہ معروف پیر صاحب قادری ابن سید شاہ غنی پیر صاحب قادری ساکن رائچور موجود ہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ میران قادری قدس سرہ (۳۳) آپ سید شاہ معروف قمیص القادری قدس سرہ کے فرزند ہیں اور موضع مذکور میں اوسی پہاڑی پر اپنے والد بزرگوار کے پائین مدفون ہین تاریخ رحلت ۱۴ شوال ہے

ذکر حضرت سید شاہ علی قادری قدس سرہ (۳۴) آپ بھی سید شاہ میران قادری قدس سرہ کے فرزند ہیں انکا مزار بھی اوسی موضع کے پہاڑ کی نیچے واقع ہے تاریخ رحلت ۱۴ صفر ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ (۳۵) آپ فرزند ہیں سید شاہ میران قادری قدس سرہ کے انکا مزار موضع مذکور میں اوسی پہاڑ کی نیچے پائین شاہ معروف قمیص القادری کے واقع ہے تاریخ رحلت ۲۲ ربیع الثانی ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ معروف قادری قدس سرہ (۳۶) آپ سید شاہ علی قادری قدس سرہ کے فرزند ہیں اور آپ موضع کاڈلور سے رائچور تشریف لاکر اپنا قیام فرمائی رائچور میں بہت سے امرا و معززین انکی خادم ہوئین تھی انکا مزار رائچور کے جانب مشرق ایک پہاڑ پر واقع ہے انکا مقبرہ مسمی نور محمد صاحب جمعدار ملازم سرکار نظام اور معزز و غنی تھا سنہ ۱۱۶۶ ہجری میں تیار کیا ہے اندرون احاطہ مقبرہ چبوترہ کے درمیان میں انکا مزار ہے انکی رحلت ۲۲ ذی الحجہ ۱۱۶۵ ہجری میں ہے کسی نے آپ کی تاریخ (اسد اللہ غالب) کہا ہے۔

۱۱۶۵ھ

ذکر حضرت سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ آپ فرزند کلان اور جانشین ہین سید شاہ معروف قادری ممدوح کے اور حاکم وقت سے موضع یابلدی جاگیر آپکو مدد معاش کے لیئے عطا ہوئے ہے آپکا مزار رائچور مین اوسی پہاڑ پر مقبرہ مین اپنے والد بزرگوار کے سیدہی بازو جانب مغرب چبوترہ پر واقع ہے آپکی رحلت ۱۴ جمادی الاول ۱۰۵۶ھ ہجری مین ہے آپکی تاریخ رحلت کسی نے (ذہی آفتاب رفت) کہا ہی۔

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری قدس سرہ آپ فرزند ہین سید شاہ قمیص قادری ممدوح کے۔ اور آپکی خرق عادات اور تصرف ایام طفولیت مین ہی ظاہر ہوئی چنانچہ ذکر مشہور ہے کہ اپنے مردہ ایک بلی کو زندہ کیا اور دیگر ان مین تصرف سے آگ روشن کی اوسوقت آپکی والد بزرگوار شاہ قمیص قادری قدس سرہ نے فرمایا چراغ کے سامنے مشعل روشن کرتے ہو پس تیرا سال کے عمر مین ہی آپنے رحلت فرمائے سن وصال معلوم نہین ہر جب کو آپکی فاتحہ ہوتی ہین آپکا مزار اوسی پہاڑ کے مقبرہ مین اپنے دادی صاحبہ یعنی اہلیہ شریفہ حضرت شاہ معروف قادری قدس سرہ کے بازو جانب مشرق واقع ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ آپ بھی فرزند ہین سید شاہ معروف قادری قدس سرہ ساکن رائچور کے آپکا مزار بھی اوسی پہاڑ پر مقبرہ کے اندر اپنے بھائی سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ کے سیدہی بازو جانب مغرب چبوترہ پر واقع ہے آپکی تاریخ رحلت ۱۱ جمادی الاول ہے

ذکر حضرت سید شاہ خضر قادری قدس سرہ آپ بھی سید شاہ معروف قادری ساکن رائچور کے فرزند ہین آپکا مزار موضع کاڈلوریتیا سید شاہ معروف قادری قدس سرہ کے پہاڑی کے نیچے واقع ہی تاریخ رحلت ملی نہین

ذکر حضرت سید شاہ قمیص محی الدین قادری قدس سرہٗ آپ
اعظم الفقرا کے لقب سے مشہور تھے اور آپ سجادہ اور جانشین فرزند ہیں سید
شاہ قمیص قادری بن سید شاہ معروف قادری ساکن رائچور کے - انکی رحلت
۹ صفر ۱۲۳۸ ہجری میں ہوئے انکی تاریخ کسی نے (مقدم شد ز اعظم الفقرا) کہا ہے انکا
مزار رائچور کے پہاڑ پر اوسی مقبرہ کے اندر سید عبدالرزاق قادری کے سیدھی ۱۲۳۸
بازو جانب مغرب واقع ہے -

ذکر حضرت سید چاند پیر قادری قدس سرہٗ آپ فرزند ہیں سید شاہ عبدالرزاق
قادری قدس سرہٗ کے - انکا مزار بھی رائچور کے پہاڑ پر اوسی مقبرہ کے اندر
سید شاہ محمد قادری ابن سید شاہ قمیص قادری کے بازو جانب مشرق
واقع ہے سنہ وصال ملا نہیں اور آپ کے فرزند سید شاہ معروف
قادری قدس سرہٗ گدوال میں آسودہ ہیں اور ان کے فرزند حضرت سید شاہ
چاند پیر صاحب قادری اور اونکی برادر زادہ فرزند سید شاہ عبدالقادر
قادری سلمہ موجود ہیں اور آپ کو ایک جاگیر موضع ڈونگر رام پور تعلقہ رائچور
میں سرکار نظام سے اجرا ہے

ذکر حضرت سید شاہ حبیب اللہ قادری قدس سرہٗ - آپ بھی فرزند
ہیں سید شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہٗ کے - آپ کا مزار رائچور کے
پہاڑ پر مقبرہ کے اندر اپنی بھائی سید چاند پیر قادری کے بائیں بازو جانب مشرق
طرف واقع ہے تاریخ رحلت ملی نہیں

ذکر حضرت سید شاہ غیبی پیر قادری قدس سرہٗ آپ سجادہ اور
جانشین فرزند ہیں سید شاہ قمیص محی الدین قادری قدس سرہٗ کے انکی
رحلت سلخ ربیع الاول ۱۲۸۳ ہجری میں ہوئی آپ کا مزار بھی رائچور کے پہاڑ

ہے مقبرہ کے اندر قریب دروازہ جانب شرق واقع ہے۔ انکی فرزند اور جانشین
حضرت سید شاہ معروف پیر صاحب قادری مدظلہ اور انکی فرزند سید شاہ حسین صاحب قادری
عرف صاحب حسین صاحب موجود ہیں اور موضع پالمیدا تعلقہ رائچور جاگیر سرکار نظام
سے بحال ہے۔ اور حضرت سید شاہ معروف پیر صاحب قادری کے اور دو فرزند
ایک سید قمیص پیر قادری تاریخ سلخ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری کو رحلت کر گئے مزار انکی
پہاڑ کے مقبرہ کے اندر اپنی دادا کے پائین جانب مشرق واقع ہے اور دوسری
فرزند سید غنی پیر قادری چودھویں تاریخ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۰ ہجری میں وفات فرمائے
انکا مزار مقبرہ مذکور کے نیچے ایک دوسرا مقبرہ ہے جسکو سید امام علیخان المخاطب
داؤد علیخان نے سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ کے اہلیہ شریفہ کے واسطے سنہ ۱۱۲۷ ہجری
میں بنوایا تھا اور اب بیبی صاحبہ کا مقبرہ کرکے مشہور ہے وہاں واقع ہے

ذکر شریف حضرت سید عبد الرحیم قادری قدس سرہ آپ سید شاہ قمیص بن
سید شاہ میران قادری ممدوح کے اولاد سے ہیں جنکا مزار کاڈلور میں ہے
انکی رحلت ۲۶ ذی قعدہ کو ہے انکا مزار اچھو میں شاہ معروف قادری
کے مقبرہ کے نیچے حضرت پیر صاحبہ کے مقبرہ میں واقع ہے

ذکر شریف سید حضرت حسینی صاحب قادری قدس سرہ۔ آپ سید عبد الرحیم
قادری ممدوح کے چھوٹے بھائی ہیں آپکی رحلت ۲۰ جمادی الاول کو ہے
آپ حضرت بڑے صاحبہ کے مقبرہ میں اپنے بھائی سید عبد الرحیم قادری کے بازو
مدفون ہیں انکو تین فرزند ایک سید ابو البرکات صاحب جو ملازم سرکار نظام
تھے اور اپنی ملازمت کے مقام پر ہی رحلت کر گئے انکو اب چار فرزند ہیں ایک
سید عبد الرحیم صاحب قادری دوسرے سید عبد القادر صاحب قادری تیسری
سید شاہ صاحب محی الدین صاحب قادری سجادہ درگاہ کاڈلور چوتھے فرزند

Mohammad Hanif Razvi Nagarhi

سید ابو الیث صاحب قادری موجود ہین دوسرے فرزند سید صاحب محی الدین قادری
جنکی رحلت ۱۵ ربیع الثانی کو ہے مزار آپکا سید عبد الرحیم صاحب قادری کے بازو
واقع ہے تیسرے فرزند سید وہاب پیر قادری مرید و خلیفہ سید شاہ نبی پیر
قادری کے تھی انکی رحلت ۴ محرم ۱۳۱۲ مین ہے انکا مزار شاہ معروف قادری
کے مقبرہ مین پائین مرشد ایک قبر کے فاصلہ پر جانب مشرق واقع ہی۔ واضح
ہو کہ یہان ذکر خاندان قمیصیہ ختم ہوا۔

ذکر حاجی الحرمین حضرت شمس الدین سید شاہ حسین البصری القادری قدس سرہ
انکا قدیم وطن بصرہ ہے پہلی آپ بیجاپور تشریف لائی اور جبکہ بادشاہ عالمگیر
نے بیجاپور فتح کیا وہان سے رائچور رونق افروز ہوئی اور بادشاہ سے
موضع ہونسور جو رائچور سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے جاگیر مید اکیے اور جائے سکونت
رائچور کے آبادی کے اندر جانب جنوب ایک حجرہ اہل محلہ نے انکی عبادت
کرنے اور نقشہ جات وغیرہ لکھنے کے واسطے تیار کر دی جو اجتک وہ محلہ حجرہ کے نام سے
مشہور ہے بعدہ باہر کے قلعہ کے نورنگ دروازہ کے اندر محلہ کوٹ تلار کو جو اصل
ہنود کی سکونت گاہ تھی افضل خان وزیر نے جو انکا مرید تھا ہندوں سے خالی کرواکے
انکی قیام کے لئے مقرر کیا اپنے وہان مکان آثار شریف وغیرہ تیار فرماکر سکونت فرمائے
انکی رحلت ۱۵ رجب کو ہی اور مزار انکا اوسی موضع ہونسور مین ایک مقبرہ کے اندر
واقع ہی اور وہان ایک مسجد بھی ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین قادری قدس سرہ آپ فرزند مین سید شاہ حسین صاحب
قادری قدس سرہ کے انکی رحلت ۹ شوال کو ہی انکا مزار رائچور مین درمیان جنوب
و مشرق آبادی سی باہر افضل خان وزیر کے مسجد کے عقب ایک ٹیلہ پر بالائی
چبوترہ درمیان مین واقع ہی۔

ذکر خاندان حسینی بصری

Mohammad Hanif Raza Naqshbandi

ذکر حضرت سید شاہ حافظ حسین عرف شاہ صاحب قادری قدس سرہٗ
آپ فرزند ہین سید شاہ محی الدین قادری قدس سرہ کے آپکی رحلت ۱۶ شعبان کو ہے آپکا مزار اوسی ٹیلہ کے مشرق کے طرف مسجد کے باز و چھوڑ کے ایک چھوٹی سی گنبد مین واقع ہی۔ یہہ گنبد افضل خان وزیر نے اپنی مرشد سید شاہ حبیب قادری قدس سرہ کے واسطے تیار کیا تہا جب پہلی آپکا انتقال ہوا تو اوسی مین آپکو دفن کئے۔

ذکر حضرت سید عبدالقادر سبزپوش قدس سرہ آپ فرزند ہین سید شاہ محی الدین قادری اور بہائی ہین سید شاہ حافظ حسین قدس سرہ کے آپکی رحلت ۔۔ ربیع الثانی کو ہے آپکا مزار رایچور کے جانب جنوب اوسی ٹیلہ پر اپنی والد کے بائین باز و جانب مشرق واقع ہے۔

ذکر حضرت سید حسین عرف فقیر اللہ قادری قدس سرہ
آپ فرزند ہین سید شاہ حافظ حسین قدس سرہ کے اور بھتیجہ ہین سید عبدالقادر سبزپوش کے تاریخ رحلت ۵ ربیع الاول ہے اور مزار آپکا جانب جنوب ٹیلہ مذکور پر اپنے چچا سید عبدالقادر سبزپوش کے بائین باز و جانب مشرق واقع ہی اور آپکو ایک فرزند سید خواجہ محی الدین قادری اور انکی فرزند سید فقیر اللہ قادری یہہ ہر دو بزرگوار موضع اولیاء مین آسودہ ہین اور سید فقیر اللہ کے فرزند سید شاہ نبی محی الدین صاحب قادری اور انکے دو فرزندان ایک سید شاہ محمد قادری دوسری سید حسین پیر قادری رایچور مین موجود ہین یہہ حضرات اولیاء والے کہلاتے ہین۔

ذکر حضرت سید شاہ حافظ نبی محی الدین قادری قدس سرہٗ
آپ فرزند ہین سید شاہ فقیر اللہ قادری قدس سرہ کے آپکی رحلت ۱۱ ربیع الثانی

کو ہے مزار آپکا اوسی ٹیلہ پر سید شاہ محی الدین قادری کے مسجد کے بازو
واقع ہے ۔

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید شاہ
حافظ نبی محی الدین قادری کے تاریخ رحلت ۷ محرم ہے مزار آپکا افضل خان
کے مسجد کے بازو سید شاہ حافظ حسین قادری کے گنبد کے پائین واقع ہی

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین عرف نبی شاہ صاحب قادری
قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید شاہ محمد قادری قدس سرہ کے تاریخ رحلت ۱۵ صفر
کو ہی مزار رایچور کے جانب جنوب اوسی ٹیلہ پر سید شاہ حافظ محی الدین
قادری کے پائین واقع ہی ۔

ذکر حضرت سید حسینی پیر قادری قدس سرہ آپ فرزند ہیں نبی شاہ صاحب
ممدوح کے تاریخ رحلت ۱۳ صفر ہے اور اپنی والد کے پائین مدفون ہیں
انکو تین فرزندان ایک سید شاہ محمد قادری اپنی والد کے جانشین سجادہ نشین
دوسری قادر بادشاہ قادری تیسری سید محی الدین قادری موجود ہیں

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری عرف محمد علی صاحب قدس سرہ
آپ سید عبدالقادر پیر پوش ممدوح کے پوترہ ہیں تاریخ وصال ملی نہیں ۔
آپکا مزار اوسی ٹیلہ پر سید فقراللہ صاحب قادری کے پائین واقع ہی

ذکر حضرت شاہ پیری صاحب قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید
محمد قادری عرف محمد علی صاحب کے تاریخ وصال ملی نہیں اپنی والد کے
سیدہی جانب اوسی ٹیلہ پر جانب مغرب مدفون ہیں اب آپکی اولاد کرنول
مین موجود ہے واضح ہو کہ کوٹ تلار والے صاحبان اور پلیاڑ والے صاحبان
ایک ہی خاندان کے ہیں ۔ ذکر خاندان کوٹ تلار ختم ہوا ۔

۵۸

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری ملقب بہ نور دریا قدس سرہ

آپکا وطن اصلی نا معلوم شاید بیجاپور ہو تو عجب نہین کیونکہ طریق چشتیہ مین حضرت امین الدین اعلی بیجاپوری قدس سرہ سے آپکو خلافت حاصل ہی اور حضرت ممدوح کی رحلت ۱۰۸۵ھ ہجری مین ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکا زمانہ بھی دو سو برس سے زاید کا ہی اور طریق قادریہ مین سید فرید الدین قادری قدس سرہ سے خرقہ خلافت عطا ہوا ہی غرض آپ بہمنی رایچور تشریف لائے اور صاحب کشف و کرامات تہی - آپکی نور دریا کے ملقب ہونیکی یہہ وجہہ مشہور ہے کہ آپ ہمیشہ حالت استغراق مین رہتے تہے ایک روز اپنی حجرہ خاص مین جانماز پر بیٹہے بیٹہے عادت کے خلاف جانماز کے کونہ کو زور سے دبائے اور تہوڑے دیر کے بعد چہوڑ دی تو آپکا لباس پانی مین تر تہا خادمون نے پوچہی کہ دستگیر آج خلاف عادت یہہ واقعہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری بہائی کا جہاز ڈوب رہا تہا اوسنی مجہکو یاد کیا اسلئی اوسکی جہاز کو جو بہنور مین پڑتا تہا جانماز کے کونے سے دبا دیا اور وہ جہاز بچگیا - جب دیکہا گیا تو آپکی ملبوس کے آستین کا پانی مثل دریا کے پانی کے کڑوا تہا - بعدہ ایک عرصہ کے جبکہ وہ خادم آکر یہہ حقیقت بیان کیا تو یہہ واقعہ کی تاریخ اور وقت اور اوسکی جہاز کے بچنے کی تاریخ و وقت ایکہی تہا جب سے آپکا لقب نور دریا ہوا - اور یہہ بھی روایت ہی کہ اس واقعہ کے سبب سے عالم کشف مین جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ سی نور دریا کا لقب عطا ہوا ہے واللہ اعلم - آپکی تاریخ رحلت ۱۱ ذی قعدہ ہے آپکا مزار رایچور کے مشرقیہ آبادی سی ملحق ایا باولی کے نزدیک ایک احاطہ کے

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

اندر درمیان میں چبوترہ پر واقع ہے اور وہاں آپکی بحر نبیرا جاب اور خادمونکی مزارات کثرت سے ہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ آپ فرزند کلان ہیں سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے آپکی رحلت کی تاریخ ملی نہیں آپکا مزار اپنی بھائی سید امین الدین قادری کے بائیں باز و جانب مشرق دوسری چبوترہ پر واقع ہے آپکو اولاد نہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ امین الدین قادری نور دریا قدس سرہ آپ فرزند منجھلے ہیں سید شاہ محمد قادری نور دریا کے آپکی رحلت ۱۱ صفر کو ہے آپکا مزار اپنے والد کے بائیں باز و مشرق رویہ ایک ہی چبوترہ پر ہے آپکو بھی اولاد نہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ سلطان پیر قادر نور دریا قدس سرہ آپ چھوٹے فرزند ہیں سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے تاریخ رحلت ملی نہیں آپکا مزار اپنی والد کے سیدھی باز و جانب مغرب دوسرے چبوترہ پر واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری متوکلی نور دریا قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید سلطان پیر قادری قدس سرہ کے آپ کی رحلت ۲۱ رجب کو ہے آپکی مزار اپنے تایا سید محمد قادری کے بائیں علحدہ چبوترہ پر واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین پیر قادری نور دریا قدس سرہ آپ فرزند سید شاہ محمد متوکلی کے ہیں اور داماد ہیں سید ادریس قادری جاگیردار ننگم ونے کے آپ کے رحلت کی تاریخ ۱۲ محرم کو ہے آپکا

مزار اپنے والد کے بائین علیحدہ چبوترہ پر واقع ہے۔

تیسرے

ذکر حضرت سید شاہ قادر پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ بھی فرزند ہین سید شاہ محمد متوکلی کے آپکی رحلت ۲۶ رمضان کو ہے آپکا مزار اپنے والد کے بائین بازو دو مزار کے فاصلہ پر جانب مغرب پر تیسری مزار واقع ہے

چوتھے

ذکر حضرت سید امین پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ فرزند ہین سید قادر پیر قدس سرہٗ کے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنے والد کے سیدھی بازو ہو کر سے فاصلہ پر جانب مغرب اوسیے احاطہ مین واقع ہے اور آپکے فرزند سید محی الدین پیر قادری موضع گھٹ علاقہ گدوال مین آسودہ ہین اور انکے فرزند سید حمید قادری نور دریا ادہولی مین رہتے ہین

پانچوین

ذکر حضرت سید شاہ ولی پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ فرزند ہین سید محی الدین پیر قادری کے آپکو اولاد نہین تاریخ رحلت نہم ربیع الثانی ۱۲۳۶ ہجری ہے آپکا مزار اپنے والد کے بائین بازو جانب مشرق واقع ہے

چھٹے

ذکر حضرت سید شاہ امام پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ بھی فرزند ہین سید محی الدین پیر قادری کے اور نواسے ہین سید ادریس قادری جاگیردار کے آپکا مزار سید سلطان پیر قادری کے مزار کے سیدھی بازو جانب مغرب آخر چبوترہ پر واقع ہے اور آپکے فرزند سید شاہ ولی محی الدین قادری نور دریا ہین جنکا مزار ادہولی مین ہے اور اب انکے فرزند سید شاہ محمد صاحب قادری نور دریا سجادہ نشین درگاہ اور انکو ایک فرزند سید ولی محی الدین قادری خورد سال پالگور مین موجود ہین

Mohammad Hanif Razvi Nagarshi

ذکر حضرت ۶۸ سید شاہ ہادی ندیم قادری قدس سرہٗ اپ بہائے ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا کے اور نانا ہین سید شاہ معروف ثمینیے القادری قدس سرہما ساکن رائچور کے آپکا وصال ۱۱ صفر کو ہے آپکا مزار اپنے بھتیجے شاہ بڑے صاحب قادری کے روضہ ہین واقع ہے

ذکر حضرت ۶۹ سید شاہ بڑے صاحب قادری قدس سرہٗ

آپ برادر زادہ ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا کے آپکی رحلت سلخ محرم کو ہے آپکا مزار رائچور کے جانب مشرق آبادی سے ملحق ایک ستیان قبر ہے جہانکہ کثرت سے قبور ہین اپنے چچا سید شاہ ہادی ندیم قادرے قدس سرہٗ کے بازو جانب مغرب واقع ہے اور یہہ قبرستان شاہ بڑے صاحب کے روضہ کے نام سے مشہور ہے اور یہہ روضہ سید شاہ ہادی ندیم قادرے کے نواسے سید شاہ معروف ثمینیے القادری ممدوح کے اولاد مین سید شاہ معروف پیر صاحب قادری کے قبض و تصرف مین ہے اور آپ ہی کے اجازت سے ہر کوئی وہان دفن ہوتا ہے۔

ذکر حضرت ۷۰ سید شاہ میران قادری قدس سرہٗ اپ بہی سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے قرابت مین ہین سنا جاتا ہے کہ آپکو ہمیشہ بہاجی اور روٹی کی بہت خواہش تہی اسلئے آپکا نام (ساگ روٹی کے میران) کر کے مشہور ہے تاریخ وصال ملی نہین آپکا مزار باٹی کٹہ محلہ مین گہوڑو سیلہ کے عاشور خانہ کے نزدیک راستہ پر ایک چہار دیواری کے احاطہ کے اندر واقع ہے

ذکر حضرت ۷۱ سید شاہ محی الدین قادری معرفت نور دریا قدس سرہٗ آپکے نام پر لفظ معرفت نور دریا اس غرض سے ہے کہ آپکو خاندان

نورودریا سے خلافت حاصل ہے اور اپکی رحلت ۲۵ شعبان کو ہے آپکا مزار آبادی جنوبی رائچور کے محلہ حجرہ مین کٹ کالوہ کی مسجد کے صحن مین واقع ہے اور وہان آپکے خادمونکے مزارات بھی ہین اور آپکے بھائے سید قادر بادشاہ کی مزار رائچور کے جنوب رویہ کوٹ تلار کے حضرات کے قبور کے ٹنڈہ کے پرے ایک مقام ہے جسکو قادر گنڈہ کہتے ہین واقع ہے انکی رحلت کی تاریخ ۲۱ رجب ہے اور آپ آپکی اولاد مین سید محی الدین قادر مرید وخلیفہ سید شاہ محمد صاحب قادری نوردریا رائچو مین موجود مین

ذکر حضرت سید اوروس قادری قدس سرہٗ آپ سید شاہ محی الدین پیر قادری نوردریا قدس سرہ کے خسر مین انکو ایک جاگیر موضع ننگم دینے تعلقہ پینے کنڈہ ضلع کرنول مین ہے اور اب وہ جاگیر آپکے نواسے سید امام پیر قادر نوردریا کے پوترے سید شاہ محمد صاحب قادری نوردریا کے قبض وتصرف مین ہے انکا سالانہ عرس ۲۱ رجب کو صاحب ممدوح کے طرف سے ہوا کرتا ہے آپکا مزار شیخ جلال صاحب کے پہاڑ کے بازو مغرب رویہ ایک دوسری چھوٹے پہاڑ پر واقع ہے اور وہان آپکی دختر بانو بی بی صاحبہ مالک جاگیر یعنے سید شاہ محی الدین پیر قادری نوردریا کے اہلیہ کا مزار بھی ہے۔ یہان خاندان نوردریا کا ذکر ختم ہوا

ذکر حضرت سید شاہ حسین پیر قادری صبغۃ اللہی آپ فرزند سید کریم محمد عرف بادشاہ کتا قادر ابن سید محمد قادر ابن سید کریم محمد قادری صبغۃ اللہی ابن سید میران محمد مدرس قادری صبغۃ اللہی برادر زادہ سید شاہ صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم کے ہین اور خاندان صبغۃ اللہی حضرت شاہ قدس سرہٗ ممدوح کے نام نامی سے منسوب ہے جنکا مزار اقدس

[illegible]

[illegible]

مدینہ منورہ مین جنت البقیع حضرت ابراہیم فرزند رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کے قبہ مبارک کے پایین واقع ہے اور آپ وہان بنواب رسول اللہ کے نام سے مشہور
ہین اگرچہ اس خاندان کا ذکر ترجمہ روضۃ الاولیا بیجاپور مین صفحہ نشان ۴ سے
نشان ۵ تک اور صفحہ نشان ۸ سے نشان ۱۰ تک تفصیل کے ساتھ درج ہے
لیکن چونکہ شہر رائچور مین سید حسن پیر قادری صبغۃ اللہی قدس سرہ کا مزار ہے
اسلئے اس تذکرہ مین آپ کے نام نامی سے شروع کرکے آپکے خلفا و نکا ذکر ہے
درج کیا گیا ہے نقل ہے کہ پہلی آپ بیجاپور سے رائچور تشریف لا کر پنچ بی بی
پہاڑ کے جانب جنوب ایک دوسری پہاڑ پر جہانکہ حضرت کمل یونس قدس سرہ
کی مزار ہے وہان ایک گوی مین سکونت اختیار فرماے اوسوقت نواب
بسالت جنگ بہادر کی عملداری تہی رات کو نواب ممدوح کو عالم رویا مین
آپکی طلبی کے لئے اشارہ ہوا بہادر معزنے آپ خود جا کر آپکو بلا کر لاے
اور ساتھ مواضع دمئے و پنور و خانہ پور و جلدلی و نگن خان و وڈی کنکنو
و کوٹہ گدہ جاگرات مدد معاش عطا کئے اور آپ اندرون قلعہ ارک اثار شریف
کے محلہ مین سکونت فرماے نقل ہے کہ آپنے اثار شریف بہی لا کر قدیم
اثار شریف کے احاطہ کے اندر ایک مکان ۱۲۲۸ ہجری مین تیار کروا کر
رکہے اور اثار شریف کے دروازہ کی چوکہٹ کی پیشانی پر حسبہ عبارت ذیل کندہ فرما ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۲۸ ھ سے انا فتحنا لک فتحا مبینا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہیبت الاثر نایب رسول اللہ

اب اس مکان کے اثار شریف کا حجرہ افتادہ اور شکست ہو گیا ہے نقل ہے
کہ بیگن پلی کے نواب کی بیگم آپکی مرید تہی بعد رحلت آپکے اونہے آپکے مقبرہ کا
احاطہ تیار کروایا ہے اور سنا جاتا ہے کہ جسوقت مقبرہ کے شمال سو دیوار کا

[illegible]

پایہ کہود اگیا اسوقت ایک مزار برآمد ہوئی جسمین نعش معہ کفن سالم
موجود تہا استخارہ سے معلوم ہوا کہ آپکا نام سید احمد صاحب قدس سرہٗ ہے
جنکا ذکر اسی تذکرہ مین نشان ۱۴ مین درج ہے یہی وجہ ہے کہ انکا مزار
نمایان نہین ہے نقل ہے کہ رایچور مین آپکے چہار خلفا مشہور ہین۔
ایک قاضی محمد غوث قادری صبغۃ اللہی دوسرے خطیب محمد سلطان قادری
صبغۃ اللہی تیسرے عاشور بیگ قادری صبغۃ اللہی چوتہے عارف علی شاہ قادری
صبغۃ اللہی اور آپکو فرزند نہین فقط دو صاحبزادیان تہی آپکی رحلت
۱۲ ربیع الاول کو ہے سنا جاتا ہے کہ آپکی رحلت حیدرآباد سے آتے
وقت راستہ مین کسی مقام پر ہوئی وہان سے نعش کو رایچور
لائے اور قلعہ ارک کے اندر آثار شریف قدیم کے جنوب رویہ حضرت
شیخ یونس صاحب بخشی اولیا قدس سرہ کے پائین مدفون کیے اب جہانکہ
آپکا مقبرہ واقع ہے اور وہان آپکے عزیز اقارب کے مزارات بہی ہین

ذکر حضرت قاضی محمد غوث قادری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ

آپ قاضی غلام حسین صاحب مرحوم ساکن رایچور کے ہم جد اور سید حسین صاحب کے خلیفہ
ہین تاریخ رحلت ملی نہین۔ آپکا مزار اندرون قلعہ ارک جامع مسجد کے صحن کے
ملحق مشرق رویہ واقع ہے واضح ہو کہ آپکے فرزند اور خلیفہ بادشاہ حسینی صاحب
قادری صبغۃ اللہی ہین جنکا مزار حیدرآباد مین ہے اور انکے چار خلیفہ ایک حافظ رسول خان
قادری صبغۃ اللہی دوسرے غوث صاحب قادری صبغۃ اللہی تیسرے مہر علی شاہ قادری
صبغۃ اللہی ان تینون حضرات کے مزارات حیدرآباد مین ہین اور مہر علی شاہ
قادری کے خلیفہ حضرت نبی شاہ صاحب تقی القادری صبغۃ اللہی کمل پوش
حیدرآباد مین موجود ہین جنکے خلیفہ سید امام الدین قادری صبغۃ اللہی

جنکا مزار موضع دیون پلی تعلقہ رائچور میں ہے اور یہیں وہاں خطیب محمد جمال الدین قادری صبغۃ اللہی ابن خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللہی کے اور اب انکی فرزند سید احمد صاحب دیون پلی میں موجود ہیں اور سنا جاتا ہی کہ آپ کے اجداد ادہونی کے معززین سے ہیں واللہ اعلم۔

ذکر حضرت خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ

آپ بھی سید حسین پیر قادری قدس سرہ کے خلیفہ ہیں اب آپکی پوتری خطیب محمد سلطان صاحب قادری ہیں امام جامع مسجد بازار قصبہ رائچور موجود ہیں تاریخ رحلت معلوم نہیں مزار بازار کے جامع مسجد کے صحن میں واقع ہے اور انکی فرزند خلیفہ خطیب محمد جمال الدین قادری صبغۃ اللہی ہیں جنہوں نے موضع دیون پلی جاگیر پیدا کئے اور حاضر حال سلطان الدین صاحب قادری کے ہمجد ہیں انکا مزار قلعہ ارک کے اندر حضرت میر حسن و میر حسین صاحب قدس سرہما کے مزارات کے پاس ہے۔

ذکر حضرت باشو بیگ قادری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ

آپ رائچور کے ساکنین سے ہیں اور سید حسین پیر قادری کے خلیفہ ہیں تاریخ وصال معلوم نہیں مزار قلعہ ارک کے اندر جانب شرق میاں صاحب قدس سرہ کی درگاہ او مسجد کے نیچے تلار باولے کے پاس واقع ہی۔

ذکر حضرت عارف علیشاہ قادری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ

آپ بھی خلیفہ ہیں سید حسن پیر قادری قدس سرہ کے اور آپ ہمیشہ مرشد کے خدمت میں رہا کرتے تھے آپکی بھتیجے گلزار علیشاہ قادری صبغۃ اللہی اور انکی بیٹے بہار علیشاہ قادری صبغۃ اللہی یعنی دونو حضرات آپکی پائیں مدفون ہیں آپ کے تاریخ وصال ۱۰ رجب ہے انکا مزار قلعہ کے باہر جانب شمال آباد ہے

آبادی سے ملحق مجرے جدید اوّل تعلقداری کے جانگی راستہ پر منہ کے کاخانجات
کے پاس جہانکہ ایک مسجد اور ایک باولی ہے چبوترہ پر درمیانین واقع
ہے اور وہاں کثرت سے قبور ہیں اور اب یہہ قبرستان سید محی الدین
و سید دادا عرف محمد میاں صاحب کے قبضہ و تصرف میں ہے

ذکر حضرت سید شاہ ولی اللہ قادری صبغۃ اللہی قادر قدس سرہ

آپ سید حسین پیر قادری قدس سرہ کے دادا سید کریم محمد قادری صبغۃ اللہی
کے بیٹے بہائی سید شاہ زین الدین قادری صبغۃ اللہی کی اولاد سے ہیں
اور حضرت سید حسین پیر قادری نے آپکو تربیت کر کے خرقہ خلافت دیے اور
بعد رحلت سید حسین پیر قادری کے آپ ہی قابض جاگرات رہی۔ تاریخ
رحلت ملی نہیں آپکا مزار قلعہ ارک کے اندر آثار شریف کے احاطہ میں حضرت
شیخ یونس صاحب چشتی اودیا کے مزار کے بازو تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے
آپکی فرزند سید حسین عرف مرشد پیران قادری صبغۃ اللہی جنکی رحلت بمقام
بیتور ضلع ساگر میں ہوئی اور وہیں آپکا مزار ہے اور اب مرشد پیر الصاحب کے
دو فرزند ایک سید قادر بادشاہ قادری دوسری سید کریم اللہ صاحب
قادری موجود ہیں چونکہ منجملہ سات مواضع کے پانچ مواضع پہلی سے
ضبط سرکار ہیں تھی اور مرشد پیر الصاحب کے زندگی تک دو مواضع دمتی بحال
اجرا رہی بعد رحلت آپکی سنا جاتا ہی کہ اب فقط ایک موضع دمتی
بحال واجرا ہے۔

ناظرین کو عبارت ذیل کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ خاص رائچور میں خاندان
صبغۃ اللہی سے کون کون حضرات اولادی اور کون کون خلفاء نسبی اور
کس قدر مریدان موجود ہیں واضح ہو کہ حضرت سید محمد میران مدرس حسینی

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

القادری صبغۃ اللٰہی قدس سرہ کے تین فرزندان ایک بڑے فرزند سید شاہ
زین الدین حسینی القادری صبغۃ اللٰہی جنکا مزار ملک یمن کے جنگل میں صحیح
دوسرے منجھلے فرزند سید شاہ عبدالرحمان حسینی القادری صبغۃ اللٰہی جو بیجاپور
آسودہ ہیں تیسرے فرزند خورد سید شاہ کریم محمد حسینی القادری
صبغۃ اللٰہی جو بیجاپور میں مدفون ہیں منجملہ ان تینوں حضرات کے سید کریم محمد
قادری کے پوتے سید حسن میر قادری صبغۃ اللٰہی جو رائچور تشریف
لائے اونکا اور اونکے خلفاؤنکا ذکر عبارت بالا میں بیان کردیا گیا ہے
اور سید شاہ زین الدین قادری صبغۃ اللٰہی کے اولاد جو مرشد پیر المصاحب
اور اونکے والد میں بھی لکھدیا گیا ہے۔ اگرچہ ان حضرات کے مریدین
بھی رائچور میں ہیں لیکن منجھلے فرزند سید شاہ عبدالرحمان قادری صبغۃ اللٰہی
کے اولاد میں حضرت پیر دستگیر مرشدنا مولانا سید شاہ برہان الدین حسینی
القادری صبغۃ اللٰہی قدس سرہ جبکہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری میں گلبرگہ شریف
و بیجاپور کے روانگی کے وقت جو رائچور تشریف لائے صدہا مریدین
دست بیعت سے سرفراز ہوئے۔ اور پیر دستگیر کے خلفاؤں میں فقیر مولف
رائچور میں ہے۔ واضح ہو کہ ذکر خاندان صبغۃ اللٰہی کو بیان ختم ہوا۔

ذکر حضرت سید نور الدین حسینی قدس سرہ۔[۱]

آپ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے اولاد سے ہیں آپکے اجداد سید شاہ حاجی حسینی اور انکے فرزند سید شاہ حمزہ حسینی قدس سرہا جنکا ذکر ترجمہ روضۃ الاولیا بیجاپور کے صفحہ ۳۳ و ۳۴ میں درج ہے بیجاپور میں آسودہ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ بیجاپور سے رائچور تشریف لائے آپکی حالات اور تاریخ وصال ملی نہیں آپکا مزار رائچور کے جنوب برویہ پیر گرہ کے راستہ پر عام

[۱] مصنف لطائف اشرفی

کے پاس واقع ہے

ذکر حضرت سید بدر الدین حسینی قدس سرہ آپ فرزند ہین سید نور الدین حسینی قدس سرہ کے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنے والد کے پاس ہے

ذکر حضرت شاہ سید حمزہ حسینی عرف حسینی پیر قدس سرہ آپ سید بدر الدین حسینی قدس سرہ کے فرزند ہین اور سید شاہ چاند پیر قادری ابن سید شاہ معروف قادری ساکن گدوال جنکا ذکر خاندان قمیصہ کے نشان ۲۴ کے متن کی عبارت مین درج ہے نانا ہین آپکی تاریخ وصال ملی نہین آپکا مزار بھی اپنے والد کے پاس ہے واضح ہو کہ ان تینون حضرات کے مزارات کے مقام کی خدمت رسول شاہ بن فتح شاہ طبقات کے طرف سے ادا ہوا کرتی ہے

ذکر حضرت شاہ عبد اللہ شاہ صاحب قدس سرہ محلہ گھال واڑ مین جو ایک مسجد پختہ ہے آپ ہی کی تیار کی ہوئی ہے مسجد کے دروازہ پر ایک پتھر جو کندہ کیا ہوا ہے اوسکے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے یہ بتخانہ تھا اوسکو آپنے توڑ کر مسجد بنایا اور یہ مسجد آپکا خادم موسومہ بختی اور غلام محمد کے اہتمام سے تیار ہوئی ہے اور اس مسجد کی بنا تاریخ ۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۹ مین ہو کر تاریخ یازدہم ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۰ ہجری کو بائیس مہینے کی مدت مین اتمام پائی - آپ بڑے اہل کمال اور صاحب دعوت تھے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اوسی مسجد کے احاطہ کے اندر جانب شمال دوسرے قبور کے درمیان مین واقع ہے واضح ہو کہ یہ مسجد قدیم سے سید معروف پیر صاحب حسینی قادری کے قبضہ و تصرف مین ہے اور اس مسجد کا کل انتظام اور اندرون احاطہ کے کسی کی دفن کی اجازت دینا و باہر کی زمین کا قبضہ و ملگیات تیار شدہ کی آمدنی مسجد کے خرچ مین صرف کرنا حضرت ممدوح ہی کے متعلق ہے

Ghulam Hanif Razvi Nagarchi

ذکر حضرت بغدادی صاحب قدس سرہٗ ۸۳ آپکا وطن معلوم نہین
شاید بغداد شریف ہوگا سنا جاتا ہے کہ آپ اپنی ایک دختر کو ہمراہ لیکر
سیاحت کرتے ہوئے رایچور تشریف لائے اور حضرت سید شاہ قمیص قادری
قدس سرہ کے اہلیہ شریفہ جو کاملہ اور عارفہ بی بی ہوئیں ہے نہین آپکے بستان
فیض نشان کو جاے امن اور اپنی دختر کی عصمت کی پرداخت کے
خیال سے آپکے دیوان خانہ مین آکر دختر کو اندر روانہ کئے اور آپ
دیوان خانہ مین رہے اور آپکے نزدیک زر نقد سے کچہ طلائی ہون
تہی - وہ بی بی صاحبہ کے پاس روانہ کرکے دختر کی کتخدائی کے خواستگار
ہوے اس عرصہ مین آپکی رحلت ہوی تاریخ وصال معلوم نہین آپکو
رایچور کے جانب مشرق ایا باولی کے غربی کونے کے تہوڑے فاصلہ پر
مدفون کئے بعدہ آپکی دختر نے بہی انتقال کی اوسکو بہی آپکے بازو
دفن کئے ہر دو مزار ایک ہی جاے ہین پس دونونکے انتقال کے بعد
بی بی صاحبہ موصوفہ نے اونکے طلائی ہون کو صرف کرکے ہر دو مزار کے
اطراف ایک مقبرہ تیار کروا دیا ہے جو اتبک موجود ہے

ذکر حضرت سید مصطفی قادری قدس سرہٗ ۸۴ دریافت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ آپ گلبرگہ شریف سے رایچور تشریف لائے اور آپ سبز پوش مشہور تہی اور یہان
حاکم وقت کے طرف سے زمینات انعام پیدا کئے جو اتبک بحال و اجرا ہین آپکی
اولاد مین سید صاحبین صاحب ابن سید کریم صاحب ابن سید حق اللہ شاہ صاحب
ابن سید مصطفی قادری ممدوح اور انکے فرزند سید محی الدین صاحب قادری سے
مرید و خلیفہ سید شاہ محمد قادری نور دریا رایچور مین موجود ہین آپکی تاریخ رحلت معلوم
نہین مزار رایچور کے جانب شمال حضرت سید شمس عالم حسینی قدس سرہ کے

Muhammad Hanif Raza Nagarchi

درگاہ کے سامنے سڑک کے مشرق رویہ واقع ہے اور اراضی انعام ان
سید صاحبن صاحب اور انکے فرزند ساکن رایچور اور سید احمد صاحب اور انکی فرزند ان
سید عمر صاحب وغیرہ ساکن گلبرگہ شریف ساوی حصہ دار موجود ہین

ذکر حضرت سید کریم صاحب قادری قدس سرہٗ آپ اور
سالگندہ کے مشائخین ہم جد ہین اور نواب رسالت جنگ بہادر کے عہد حکومت مین
رایچور تشریف لائے اور قلعہ کے نورنگ دروازہ کے اندر ایک مکان مین سکونت
اختیار فرمائے آپ اہل کمال صاحب دعوت تھے اور اکثر حاکمان وقت اپکے مطیع
رہے رایچور کے جانب جنوب بیرگرہ کے راستہ کے تھوڑے فاصلہ پر مشرق
کے طرف ایک باغ ہے جہان کثرت سے املی کے درختان نصب ہین
آپ ہی کے نام سے مشہور ہے آپ شہید ہین اپکے شہادت کا واقعہ دریافت
سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ رایچور کے مشرق رویہ آبادی مین نور محمد کے تکیہ
کے قریب ایک مسجد تھی جو ابتک باقی بھی ہے وہان رمضان شریف کے
مہینے مین نماز تراویح ہوتی تھی چونکہ اوسکے گرد و نواح مہدوی پٹھانونکے
مکانات واقع تھی تراویح کے تسبیح کی آواز اونکے ناگوار خاطر تھی چنانچہ
۲۷ رمضان کی شب کو وقت تراویح تسبیح کی آواز کو مانع و مزاحم ہوئے
اس سبب سے دنگہ و غوغا ہوا مسلمانون نے اپکو اعلام کئے آپ اپنے مکان
سے محلہ کے لوگونکو لیکر وہان گئے جنگ و جدل ہوا آپ اور آپکے
اہل محلہ قریب ساٹھ مسلمانون کے شہید ہوے اور پٹھانونکے بھی بہت سے
لوگ مارے گئے اور طرفین کے زخمی بھی ہوے بعدہ نواب راجا بہادر
کے طرف سے سرکاری فوج آئے جب جنگ و جدل موقوف ہوا وہان سے
شہید مرحوم کو ہمراہین کے شہدا کے ساتھ لیجا کر آپکے باغ مین دفن کئے

چنانچہ آپکا مزار باغ کے درمیان مین چبوترہ پر واقع ہے اور ہمراہیونکو بھی عام تالاب کے اندر ایک جا مدفون کئے جسکو اب جزیرہ کہتے ہین اور اب حضرت مرحوم کے قرابت دار ساکن گولکنڈہ اور حیدرآباد اور رایچور وغیرہ مین موجود ہین

ذکر حضرت سکندر بادشاہ قدس سرہٗ

آپکا زمانہ کسقدر مدت کا ہی معلوم نہین لیکن دریافت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ فقیر صاحب کمال تھے تاریخ رحلت معلوم نہین مگر اہل محلہ باتفاق غرہ شوال کو عرس کیا کرتے ہین آپکا مزار رایچور کے مشرق رویہ آبادی مین خواجہ گوڑا مستاجر کے مکان کلان کے پاس لب سڑک مشرق کے طرف واقع ہے

ذکر حاکمان مقتدر و معززان نامور

جبکہ فقیر مولف نے رایچور کے اولیاے متقدمین اور بزرگان متاخرین کے حالات لکھ چکا تو خیال اس امر کا آیا کہ زمانہ سابقہ مین یہانکے حاکمان وقت اور معززان جنکے قبور ابتک بطور یادگار کے رایچور مین موجود ہین اور یہانکے بزرگان دین سے کمال عقیدت رکھتے تھی اونکے نام نامی بھی درج کرون تاکہ ناظرین انکے حالات سے بھی واقف ہون

ذکر نواب طالب محی الدین خان بہادر جنگ

سنہ [illegible] ہجری مین یہہ ملک رایچور اور بیجاپور وغیرہ زیر حکومت سرکار آصفیہ کے آیا پہلے آپ ہی صوبہ دار مقرر ہوے کیونکہ انکے اسنادات سنہ ۱۱۳۹ ہجری کے دیکھنے مین آے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ بعد انکے نواب ہدایت محی الدین خان بہادر صوبہ دار مقرر ہوے تاریخ رحلت معلوم نہین آپکا مزار حضرت شاہ ابو طہ حسینی کے مزار اقدس کے جانب مغرب ایک چبوترہ پر واقع ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہدایت محی الدین خان بہادر کے عزیزون مین سے

ذکر نواب ہدایت محی الدین خان بہادر آپ ہمشیرزادہ ہین
نواب میر نظام علی خان بہادر کے آپ یہانکے حاکم مقتدر تہی اور بہت سے
اسنادات آپکے دئے ہوئے موجود ہین آپ بہی رایچور اور بیجاپور کے
صوبہ دار کہلاتے تہی تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اور طالب محی الدین
خان بہادر کا مزار ایک ہی چبوترہ پر ہے واضح ہو کہ انکے بعد نواب
شجاع الملک بسالت جنگ بہادر فرزند پنجمی مغفرت مآب آصفجاہ بہادر
کے یہ رایچور زیر حکومت آیا جب انکا انتقال سنہ ١١٩٦ ہجری مین ہوا
اور ادہونی مین مدفون ہوئے نواب داراجاہ بہادر حاکم وقت مقرر ہوئے
ذکر نواب ذوالفقار الدولہ داراجاہ بہادر آپ نواب بسالت
جنگ بہادر کے فرزند ہین بعد انتقال اپنے والد کے قابض ادہونی
و رایچور ہوئے اوس زمانہ کے بزرگوار ونسے آپکو کمال درجہ عقیدتمندی
تہی اور رایچور کے مشرق طرف ایک باغ نواب معز کے نام سے مشہور ہے
آپ سنہ ١٢٠٨ ہجری مین رحلت کئے مزار اوسیہی باغ مین بالائے چبوترہ
واقع ہے اور اب تک وہ باغ اور اوسکی تحت کے زمینات بعد انعام
اونکے متعلقین کے نام سے جو حیدرآباد مین رہتے ہین واسطے
مصارف عود و گل و عرس سالانہ سرکار سے بحال و جاری ہے
واضح ہو کہ بعد انتقال آپکے کل تعلقات آپکے فرزند خورد سال
نواب غلام حسین خان بہادر کے تصرف مین رہے بعد چند روز کے
جب کہ نواب معز کی کم عمری اور کارپردازان ریاست کی خود مختاری
کی وجہ سے انتظام مین خلل واقع ہونے سے نواب میر نظام علیخان
بہادر والی حیدرآباد نے سنہ ١٢١١ ہجری مین تعلقات رایچور و ادہونی کو

Mohammad Hafiz Nagarchi

سرکاری خالصہ مین شریک فرما دیا

ذکر نواب محمد حسین خان بہادر گہٹالہ آپ عالی خاندان امرا سے ہین رایچور مین صاحب منصب اور ذی عزت تہے اور سید شاہ معروف قادری قدس سرہٗ کے کمال عقیدتمند مرید تہے آپکے آبائی امارت اور قدیمی خاندان کا ذکر تاریخ آصفیہ اور دیگر تواریخ مین بہت تفصیل کے ساتہہ درج ہے اوسکو شریک کرنے اس تذکرہ مین گنجائش نہین — آپکے فرزند محمد برہان علیخان سبقت یاب جنگ بہادر ہین جنکا مزار حیدرآباد مین ہے انکے دو فرزند - ایک محمد گیسو دراز خان سبقت یاب جنگ بہادر گہٹالہ دوسرے محمد اعظم علیخان کامیاب جنگ بہادر گہٹالہ صاحب جاگیرات اور صاحب منصب حیدرآباد مین موجود ہین اور ہر دو بہادر معزز صاحب اولاد ہین اور خاص رایچور مین متعدد مکانات خصوص یہ مکان جسمین اب مطبع صبغۃ الٰہی ہے قدیم سے محمد حسین خان گہٹالہ کا دیوان خانہ کہلاتا ہے اور بہت سے مقامات بہی خصوص رایچور کے مشرق رویہ آبادی مین ایک باولی کے پاس کے ڈونگر و ملکا محلہ جسکا نزول سالانہ وصول ہوتا ہے اور تعلقہ رایچور کے علاقہ مین زمینات انعام وغیرہ جو ابتک بطور یادگار باقی ہے نواب کامیاب جنگ بہادر کے قبض و تصرف مین ہے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار رایچور مین اپنے مرشد سیدنا شاہ معروف قادری قدس سرہٗ ساکن رایچور کے پائین مقبرہ کے اندر واقع ہے

ذکر نور محمد صاحب یہ صاحب حاکمان وقت کے معزز ملازم تہے اور قدیم رہنے والے سالگندہ کے ہین خواب مین شاہ سیدنا معروف قادری ساکن رایچور سے مشرف ہوے اور سالگندہ سے آپکی قدمبوسی کے

اشتیاق مین رایچور آئے اور حضرت سے بیعت حاصل کی بہت اعتقاد
رکہتے تہے اور سرکار مین عزت و حرمت سے اپنی زندگی بسر کیئے رایچو مین بہت
نامور ہو گئے ہین رایچور کے مشرق رویہ ابادی مین نواب دارا جاہ بہادر کے
باغ کے جانے کے گوشہ پر ایک بنگلہ آپ ہی کے نام سے مشہور ہے
تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنے مرشد شاہ معروف قادری قدس سرہ
ساکن رایچور کے پائین مقبرہ کے اندر واقع ہے ۔

خاتمہ ۔۔ واضح ہو کہ رایچور مین ان حضرات متقدمین اور متاخرین کے
علاوہ بہت سے بزرگوارون کے قبور واقع مین جنکا نام و نشان تک معلوم
نہین اور اکثر ایسے بزرگوار بہی ہین کہ اونکے مزارات کا پتہ ہی نہین ہے
جبکہ فقیر مولف بار ثانی ۱۲۹۴ ہجری مین رایچور آیا ہمیشہ ارادہ دلی
ہے تا کہ یہانکے اولیائے متقدمین اور بزرگان متاخرین کے حالات
فراہم کرکے ایک تذکرہ لکہون مگر کسی حاکم وقت کے عہد مین اسکا
موقع ملتا نہین آیا کل امر مرہون باوقاتہا چونکہ در ینولا ترجمہ
روضۃ الاولیائے بیجاپور کے طبع سے فراغت حاصل ہوئی اسلیئے اس
تذکرہ کو بہی بعہد حکومت جناب مولوی مرزا لیاقت علی صاحب اول تعلقدار ضلع
رایچور مرتب کرکے زیور طبع سے آراستہ کیا اگرچہ متقدمین کا ذکر قاضی
صاحب مرحوم سے اور متاخرین کا تذکرہ اونکے علاوہ بتوسط دریافت
کرکے ترتیب دیا گیا ہے تاہم اگر ناظرین کو غلطی معلوم ہو تو خطاء و نسیان پر محمول فرمادین

	تاریخ طبع منجانب مالک مطبع	
تذکرہ صاحب شرف حاصل کیا ترتیب کا فکر سال طبع مین دی وہ ہاتف نے ندا		ہو گیا مشہور جب یکبارگی ہر طرف نزدیک و دور علم اسرار یقین مین اولیائے رایچور ۱۳۱۵

اسماے کتب نامور

مکتوبات رحمانی مصنفہ زبدۃ الاولیا حضرت سلطان سیدنا شاہ عبد الرحمن الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ - اس کتاب میں چار مکتوب ہین پہلا مکتوب روح کے بیانمین دوسرا مکتوب قلب کے بیان مین تیسرا مکتوب نماز کے بیانمین چوتہا مکتوب مقام محمود اور سلطان نصیرا کے بیانمین اس کتاب کی خوبی حضرت مصنف قدس سرہ کے جلالت قدر وعلوی مقام سے ظاہر ہے اور نفس رحمانی بہی انہین کی تصنیفات سے ہے اور واقعی بات تو یہ ہے کہ فی الحقیقت بے مثال اور عدیم النظیر ہے باوجود ان خوبیونکے قیمت نہایت کم یعنی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک -

بحر الحیوۃ تصنیف حضرت شیخ محمد غوث گوالیری قدس سرہ العزیز جسکا مطالعہ تو کیا نام ہی اکثر حضرات کی سماعت مین نہ آیا ہوگا یہہ کتاب ایک مقدمہ اور دس باب مین ختم ہوئی ہے مقدمہ معرفت وجود قدم و عدم شہود کے بیانمین باب اول معرفت انسان مین باب دوم تاثیرات عالم صغیر کے بیانمین باب سیوم معرفت دل مین باب چہارم معرفت جسد مین باب پنجم معرفت ایجاد انسان مین باب ششم معرفت محافظت منی مین باب ہفتم معرفت وہم مین باب ہشتم معرفت نماے جسد و علامات موت مین باب نہم تسخیرات موکلات عرفان علم ابدان وغیرہ مین باب دہم بیان شناخت انسان و ایجاد عالم وغیرہ مین - یہہ کتاب مطبع فیض الکریم مین طبع ہوکر ناتمام رہگئی تہی لہذا ہمنے اپنے مطبع مین طبع کرکے کامل کیا - قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک -

اوراد غوثیہ یہہ کتاب بہی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جسکے مصنف حضرت سیدنا محمد غوث گوالیری رحمۃ اللہ علیہ مین خوبی اس کتاب کی آگے

نام ہے اظہر من الشمس ہے اس کتاب مین متعدد وصیتونکی علاوہ نو درجہ
مین پہلا درجہ درد اور اوراد کے بیانمین دوسرا درجہ وضو اور نوافل کے
بیان مین تیسرا درجہ صوم اور اربعین کے بیان مین چوتہا درجہ خطرا
اور اوسکی ماہیت دریافت کرنے کے بیانمین پانچوان درجہ ذکر
جہر اور خفی کے بیان مین چہٹا درجہ طریق مراقبہ کے بیانمین ساتوان
درجہ تصورات اور تصدیقات کے بیانمین آٹہوان درجہ تنزلات اور ظہور
اسمای الہی اور کیانی کے بیانمین نوان درجہ تصحیح خلافت اور ارادت
اور آداب مشیخت وشناخت مرشد ومسائل طریقت وبیعت وتصحیح
سلاسل ظاہری وباطنی ومعراج کے بیانمین - یہ کتاب سالکونکے واسطے
ایک پیر شفیق ہے واضح ہو کہ ابتدا تصنیف سے تا این زمان جو چار سو
برس سے کچہ عرصہ زاید ہوتا ہے طبع ہونا تو ایکطرف بلکہ قلمی نسخہ بہی ہاتہہ
آنا نہایت دشوار تہا اوسکو فقیر نے بابرام چند محبان عقیدت نشان باعانت
جناب شاہ سیف اللہ صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی بسعی تمام وصحت الکلام
طبع سے اوسکے اپنے کارخانہ کو زینت دی ہے اسکی قیمت بنظر رفاہ عام بہت
ہی کم یعنے ۸ رکلدار محصول ڈاک ذمہ خریدار

مدینۃ المقاصد یہ شرح ہے قصیدہ بردہ کی - اگرچہ بہت سے حضرات باکمال نے
اسکی شرح زیب ارقام فرماے ہین لیکن یہ شرح قابل دید ہے اور ہر ایک
عربی شعر کی شرح فارسی اشعار مین کیگئی ہے اور مسلسل قابل فہم اور
اوسکے نکات کی ترکیب اور اوسکے پڑہنے کا قاعدہ بہت اچہی طور سے
تفصیل کے ساتہہ بیان کردیا گیا ہے اسکے مصنف جناب حضرت
مولانا حاجی شاہ باقی صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی مدظلہ العالی نے مین

Muhammad Hanif Raey Nagarchi

شرح کیا ہے آپ نے دریا کو کوزہ مین بہرا ہے اس شرح کی تعریف
جسقدر کی جاوے کم ہے ۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔
باوصف اس خوبی کے قیمت ۴ر کلدار ہے محصول ڈاک ذمہ خریدار
حضرات شائقین درصورت ضرورت مطبع صبغۃ اللہی رائچور سے یا مصنف
ممدوح سے جنکی سکونت گاہ قصبہ گنگاوتی ضلع لنگسگور علاقہ حیدرآباد
سے طلب فرماسکتے ہین

مجموعہ نعتیہ میر عصر یہ مجموعہ قصاید نعتیہ جسکے مصنف علام جناب مولوی
میر احمد علیصاحب قادری تخلص عمر ادام اللہ تعالی برکاتہ ہین ماشاء اللہ
آپکے قصائد وہ عمدہ و دلچسپ مضامین سے مملو ہین کہ دل پہڑک جائے بارک اللہ
آپکی بول چال مین وہ حلاوت ہے کہ شیرینی ہی عذب البیانی و رطب اللسانی مین
لب چاٹتی رہ جائے یون تو کہنے کو بہت گنجائش ہے اوسکی تعریف مین
زبان ہماری قاصر ہے لیکن ہمنے یہان اسی فقرہ پر اکتفا کیا ہے کہ یہہ
کلام بے شک وشبہ مقبول رسول کبریا ہے اسکا پڑہنا پڑہانا صلاح و فلاح
دارین مقصود ہے بعنہ و کمال لطفہ یہ مجموعہ طبع ہوچکا ہے اور قیمت بہی نہایت
ارزان ٹہرائی گئی ہے یعنے فی جلد ۴ر کلدار محصول ڈاک ذمہ خریدار
اسکے اوراق مختلف رنگ کے ہین

تمت بالخیر

واضح ہو کہ یہہ تذکرہ اولیاء رائچور علحدہ بہی مطبع مین موجود ہین جسکی
قیمت چہار آنہ کلدار ہے ۔

Translation of

"Rozatul Awliyae Bijapur"

1314 A.H.

Author

Hazrat Muhammad Ibrahim Sahab Bijapuri

Translator

Saiyed Shah Saifullah Sahab Qadri As-Shattari As-Sibgatullahi

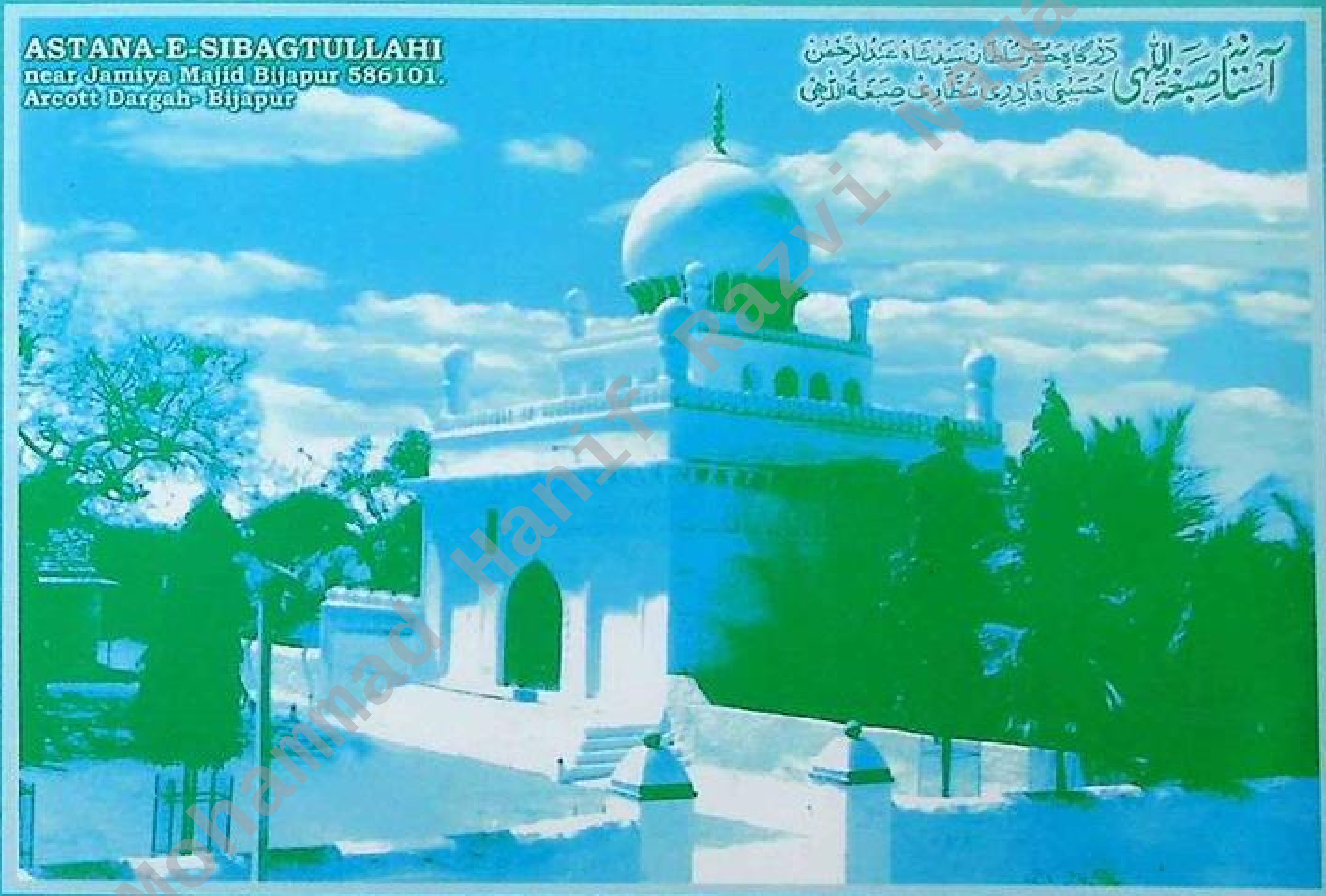

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

Hazrat PirMohammed Shah Library and Research Centre

Pirmohammedshah Road, Pankornaka, Ahmedabad-380 001. (India)